تمدنی، تہذیبی، معاشرتی، ثقافتی، اخلاقی و ایمانی لحاظ سے

اسلامی تعلیمات کا ایک خوبصورت گلدستہ

تہذیب الاسلام

(نیا ایڈیشن)

تالیف

حضرت علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ سید مقبول احمد دہلویؒ

المعراج کمپنی اُردو بازار لاہور، پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب تہذیب الاسلام
تالیف علامہ محمد باقر مجلسیؒ
ترجمہ سید مقبول احمد دہلویؒ
نظر ثانی علاّمہ عابد عسکری
ناشر المعراج کمپنی اُردو بازار، لاہور
اشاعت یکم فروری 2004ء
تعداد ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ
کریم پبلی کیشنز 38 سمیع سنٹر اُردو بازار، لاہور

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اے برتر از خیال و قیاس وگمان و وہم

وزیر چہ گفتہ اندوشنیدیم و خوانده ایم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

انتساب

یہ کتاب

''مکتبِ تشیّع کے جلیل القدر، مفکّر، محقّق، محدّث حضرت علاّمہ محمد باقر مجلسیؒ کے نام نامی معنون ومنسوب کی جاتی ہے۔ اِس اظہارِ عقیدت اور اعترافِ حقیقت کے ساتھ کہ تعلیماتِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی نشر و اشاعت کی بابت جتنی قلمی خدمات سرکار علاّمہ مجلسیؒ نے انجام دی ہیں شاید کسی اور نے نہ دی ہوں۔''

آغازِ سخن

قارئین کرام!

کتاب مُستطاب ''تہذیب الاسلام'' نئی آب وتاب اور جدید اندازِ طباعت کے ساتھ منظر عام پر آ کر آپ کے سامنے موجود ہے اور اس شہرہ آفاق کتاب کے مصنّف دنیائے اسلام کے عظیم اور جلیل القدر عالم دین حضرت علاّمہ محمد باقر مجلسیؒ ہیں۔ دنیا بھر کے شیعی وجعفری حلقوں میں علاّمہ مجلسیؒ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، شیعہ قوم کا بچہ بچہ علاّمہ مجلسیؒ کو نہ صرف پہچانتا بلکہ اُن کو اپنے محسن کے طور پر جانتے ہوئے دل و جان سے اُن کے ساتھ دلی عقیدت رکھتا ہے۔ علاّمہ مجلسیؒ نے تصنیف کے وقت اس کتاب کا نام ''حلیۃ المتقین'' رکھا تھا اور علاّمہ سید مقبول احمد دہلویؒ نے تیرہ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ کو اس کا اردو ترجمہ مکمل کیا اور اس کا نام ''تہذیب المومنین'' رکھا پھر یہ کتاب تہذیب الاسلام کے نام سے مشہور ہوئی۔ حالات نے اس کتاب کو اتنی زیادہ شہرت ومقبولیت عطا فرمائی کہ یہ تمام شیعہ گھرانوں، مدرسوں، اداروں، انجمنوں کی لائبریریوں میں موجود ہے۔ اور اس کا بڑے شوق سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اب تک یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اصلاح اور جدّت کی طرف ذرا بھر دھیان نہیں دیا گیا۔ مثال کے طور پر بعض اصطلاحات بہت پُرانی اور کچھ ایسے الفاظ بھی ہیں جو ایران وعراق کے مذہبی حلقوں میں مستعمل ہیں۔ دوسرا جو احکامات شرعیہ منسوخ ہو چکے ہیں ان کو بھی شامل کتاب کیا گیا ہے تیسرا کچھ الفاظ اس قدر سخت اور عیاں ہیں کہ خواتین اور خاص طور پر نوجوان بچیاں اُن عبارتوں کے پڑھنے سے شرم محسوس کرتی ہیں۔ کچھ احادیث جو سند کے اعتبار سے ضعیف تھیں ہم نے سرے سے اُن کو حذف ہی کر دیا ہے تا کہ کسی کو کسی قسم

کے اعتراض کا موقعہ ہی نہ ملے۔

''تہذیب الاسلام'' تمدنی، تہذیبی، معاشرتی، ثقافتی، اخلاقی وایمانی لحاظ سے اسلامی تعلیمات کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔ جسے ہم آپ مومنین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ تعلیم کے ساتھ تربیت نہ ہوتو وہ تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے۔ مہذب قومیں، مؤدب لوگ اور متمدن معاشرے ہی حقیقی خوشیاں اور مسرتیں سمیٹتے ہیں جیسا کہ ایک مشہور کہاوت ہے ''با ادب بامراد بے ادب بے مراد......''

اس کتاب میں بچے کی پیدائش سے لے کر انسان کے انتقال اور اس کے بعد تک کے تمام شرعی احکامات، اسلامی آداب بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلامی تہذیب کو احادیث کے آئینہ میں حیطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس میں کسی شخص کی ذاتی سوچ کا عمل دخل نہیں ہے......ضمناً مومنین کرام سے گذارش ہے کہ جب آپ اپنی بچیوں کو جہیز دیں ان کو قرآن مجید، نہج البلاغہ، صحیفۂ کاملہ، تحفۃ العوام، مفاتح الجنان اور تہذیب الاسلام دینا نہ بھولیے۔ اگر کسی دوست کو تحفہ دینا چاہتے ہیں تو تہذیب الاسلام کا تحفہ دیں اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے۔ مقام شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کارِ خیر اور نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائی ہے......ہم نے جدید تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے چند ضروری مقامات پر کچھ تبدیلیاں کی ہیں...... جو باتیں غیر ضروری تھیں ان کو حذف کیا گیا ہے۔

دعاؤں کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی قاری دعا کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا چاہے تو اس کو اس سلسلہ میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ الفاظ جو متروک ہو چکے ہیں اور وہ احکام جو منسوخ ہو چکے ہیں ہم نے ان کو بالکل ختم کر دیا ہے مثال کے طور پر ایران وعراق میں مشترکہ حمام ہوتے ہیں ان حماموں میں نہانے کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔ اب ہمارے معاشرے بلکہ دنیا بھر میں اس قسم کے حماموں کا وجود ہی نہیں رہا تو ان کے بارے مسائل کو ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نورہ لگانے کے احکام کو بھی حذف کر دیا گیا ہے۔ پُرانی چیزیں بالکل ختم ہو گئیں۔ بے شمار جدید چیزیں مارکیٹوں میں آچکی ہیں۔ جسمانی صفائی کے لیے ان جدید چیزوں سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ صفائی اور پرہیزگاری کے بارے میں جتنا تاکید اسلام نے کی ہے جتنا کہ ہادیانِ برحق نے کہا ہے اتنا خیال کسی مذہب میں بھی نہیں رکھا گیا۔

کچھ الفاظ تہذیب کے دائرہ سے باہر تھے ہم نے ان کی جگہ پر اشاروں، کنایوں اور مہذب انداز میں نہایت احتیاط سے بیان کیا ہے۔ تاکہ لفظ کے مفہوم ومعنیٰ کا کا پتہ بھی چل جائے اور ادب بھی ملحوظ خاطر رہے۔ ہم نے کاروبار کی بہ نسبت خدمت دین کو ترجیح دیتے ہیں۔ بحمد للہ ہم عملی طور پر اس کی پاسداری بھی کررہے ہیں ہماری کتابوں کی جدید طباعت اس کا بیّن ثبوت ہے۔ جن دوستوں نے اشاعتی وطباعتی مراحل میں ہمارے

ساتھ تعاون کیا ہے ہم اُن کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ ادارہ کی سرپرستی الحاج سیٹھ محمد آمین صاحب کر رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور ہماری ناچیز سی کاوش بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت حاصل کرے۔

دعا گو

عابد عسکری

دیباچہ

جہاں تک مخلوقات میں انسان کی نظر پہنچتی ہے گو کافی حد تک وہ کسی شے کی کُنہہ تک نہیں پہنچ سکتا تاہم اپنے آپ کو جملہ مخلوقات سے برتر اور اُن سب کو اپنے سے کمتر بلکہ اپنا چاکر پاتا ہے اور ہر شے کی کُنہہ تک نہ پہنچنے سے اور ایسے ایسے تغیرّ ات وتبدّ لات سے جن پر اپنا کوئی قابو نہیں پاتا اُسے یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کوئی ایسا متصرّ ف ہے جس کے اختیارات کی وُسعت میرے حدّ خیال سے بدر جہا بڑھ ہُوئی ہے۔ اسی متصرّ ف کا نام مختلف مذہبوں اور مختلف زبانوں میں مختلف ہے۔ اللہ۔ الوہیم۔ تنگری۔ خدا۔ نرنکار۔ جوتی سروپ۔ گاڈ وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کی جب ماہیت ہی ہماری سمجھ میں نہ آسکے تو ہم اُس کی تعریف وتوصیف کیا کر سکتے ہیں مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بِلا کسی ایسی وجہ کے جسے اس کی عنائتیں ہم پر اس قدر ہیں کہ ہم اُن کا شمار نہیں کر سکتے مثلاً اپنی اتنی مخلوقات کو اُس نے ہمارا خادم اور چاکر ہی بنا دیا ہے طرح طرح کی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کر دی ہیں تو خود بخو د دل چاہتا ہے کہ ہم اس کی مدح و ثناء میں تر زبان رہیں اور برابر اس کا شکر ادا کیا کریں۔ انسان انسانوں میں بھی بڑا فرق ہے کیا بحیثیت رنگ۔ کیا بحیثیت چال وچلن۔ کیا بحیثیت طرز معیشت وغیرہ اور جتنا اِن اُمور میں فرق ہے اُتنا ہی اعتراف عبُودیت وارادت شکر گزاری میں بھی۔ اور گہری نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اس چھوٹے سے جُثّے پر جو اکثر حیوانات سے بہت ہی کم ہے اتنی بڑی عقل دی گئی ہے تو لامُحالہ کسی امرعظیم مُہتم بالشّان کے لیے نہ فقط فکر خورد ونوش کی غرض سے اور وہ امرعظیم ہو نہ ہواَپنا اور اپنے خالق ورازق کا پہچاننا ہے اور یہ معرفت حاصل ہوگی تب ہی شکر یہ دل میں پیدا ہوگا اور بہ سبب اختلاف اطوار وعادات وہ شکر یہ مختلف طریقوں سے ادا کیا جائے گا۔ اس صورت میں اختلاف عظیم کا ہونا متصور ہے جو عقلاً کبھی ممدوح نہیں ہو سکتا۔ اِسی سے لازم آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بعض انسانوں کو اپنی معرفت میں کامل پیدا کیا ہو اور رفع اختلافِ عامّہ کے لئے اُن کو کوئی خاص طریقہ شکر گزاری کا تعلیم کر کے اس امر پر مامور کیا ہو کہ وہ دوسروں کو وہی تعلیم کیا کریں۔

یہ خیال مانند اور خیالات کے جن کا سلسلہ مسلسل دل میں گزرتا رہا کرتا ہے کبھی قابل توجہ نہ ہوتا اگر ہم اس کا مؤید بنی نوع انسان میں ایسے لوگوں کو نہ پاتے جو اس معرفت کے مُدّعی تھے۔ اس معرفت کے مُدّعی نبی یا رسول یا پیغمبر کے معزّز القاب سے مُلقّب ہوئے اور چونکہ اُن کے زمانے کے ہر درجے اور ہر کمال

کے لوگ اُن کے دعویٰ کے اِبطال سے عاجز رہے لہٰذا ان کا دعویٰ مسلّم ہو گیا اور بندگانِ خدا کو انہوں نے جو کچھ تعلیم کیا اُس کا خلاصہ یہ جتلانا تھا کہ ہمارا اور ہمارے خالق کا تعلق کیا ہے اور ہمارے آپس کے تعلقات کیا کیا ہیں۔ پھر ان تعلقات کے متعلق ذمہ داریاں کیا کیا ہیں تا آنکہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا اور ہدایت مکمّل۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اُن کے توسّط سے اپنی مخلوق کو ایک ایسا جامع اور مانع مجموعہ قوانین معرفت و شکر گزاری کا عطا فرما دیا جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر خشک و تر اُس میں موجود ہے اور وہ جُملہ حالات گزشتہ و آئندہ سے مملو ہے اسی لیے اس کا حکم ہدایت بھی تا بقائے نسل انسان دنیا پر جاری و ساری ہے مگر تاوقتیکہ اُس کا مفہوم اُس کے مقررہ مفسّرین سے نہ لیا جائے اور نہ سمجھا جائے ہر شخص اُس سے استنباط نہیں کر سکتا۔

یہ ہزارہا برس کی باتیں جن بالاختصار چند منٹ میں نظر ڈال گئے اگر اُن پر پھر ایک نظر غائر ڈالیں تو کیا یہ بات پیدا نہیں ہوتی کہ ان تمام نعمتوں کے سبب سے ہمیں خدائے تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرنا چاہئے؟ ضرور! مگر کیا ہم سے اُس کی تعریف ممکن ہے! ہرگز نہیں کیونکہ تعریف تو جب ہو سکے کہ وہ حواسِ خمسہ سے محسوس کرنے کی کوئی شے ہو اور جب ایسا نہیں تو جیسا ہمارا علم ناقص و ناتمام ہے ویسی ہی ہماری تعریف بھی ناقص اور ویسا ہی ہمارا شکر بھی ناتمام ہوگا۔ مگر جب دوسری طرف نظر جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس فرض جلیل و ذمّہ داری عظیم سے سبکدوش ہونے کی تدبیر ہمیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے تو خود آنحضرتؐ کا شکر ادا کرنا بھی ہم پر عقلاً لازم و واجب ہو جاتا ہے پس حسبِ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادائے صوم و صلوٰۃ سے اور حسبِ تعلیم الٰہی آنحضرتؐ کی تبلیغِ رسالت کا شکریہ یا اجرِ مودّت اہل بیتؑ سے ادا ہو سکتا ہے مگر فی الحقیقت نہ ہم سے صوم و صلوٰۃ ہی کماحقّہ ادا ہوتے ہیں اور نہ ہم اہل بیت+ ہی کی قدر کے کماحقّہٗ شناسا ہیں۔ کیا شکر ادا کر سکتا ہے کوئی شخص اُس خدا کا جس نے جمادات و نباتات و حیوانات ہزار در ہزار اقسام ہمارے منافع کے لئے پیدا کئے اور ہم کو اُن سے مستفید ہونے کے لئے ایسے ایسے اعضا عطا فرمائے کہ اگر ایک بھی اُن میں سے جاتا رہے تو تمام بنی نوع انسان کے باکمال لوگ یکجا جمع ہو کر ویسا عضو مہیّا نہیں کر سکتے۔

ایک سانس آتی اور ایک جاتی ہے اگر بفرض محال کوئی شخص متواتر انہیں دو نعمتوں کا شکریہ ادا کرے تو اور لاکھوں اور کروڑوں نعمتوں کے ادائے شکر کا کونسا وقت لائے۔ اسی طرح کیونکر عہدہ برآ ہو سکتا ہے کوئی بندہ احسانات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیتؑ کے احسانات سے کہ ان سب بزرگواروں نے حق اللہ اور حقُّ ال✕ عِباد کے جتلانے میں اور احکام خدا پہنچانے میں اس قدر بلیغ سعی فرمائی کہ نہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے سے دریغ کیا نہ مال کو۔ بلکہ جناب امام حسین -نے تو اپنا فرضِ منصبی اس طرح ادا کیا کہ نہ انبیائے

سابقین میں سے کسی سے بن آیا تھا نہ اوصیائے مابعد میں کسی سے ہوا۔ اِن بزرگواروں کے کلامِ ہدایت نظام کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جُزوی وکُلّی احکام انہوں نے پہنچا دیئے ہیں اور انسانی مصالح وضروریات پر لحاظ فرما کر کوئی شے حقیر سے حقیر بھی ایسی باقی نہیں چھوڑی جس کے متعلق کافی اور کامل ہدایتیں نہ فرمائی ہوں مگر اُن ہدایتوں کا جمع کرنا علمائے اسلام کا کام تھا کیونکہ اہل بیتؑ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے اُن کے مٹانے اور متفرق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

علمائے اسلام کا شکریہ بھی بقدر اُن کی سعی کے لازم وضروری ہے بالخصوص ان بزرگواروں کا جنہوں نے ثقلین کی متابعت میں حسبِ وصیّت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قِسم قِسم کی تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھائیں مگر حتیٰ الامکان اُن ہدایتوں کو جو خود آنحضرتؐ اور اُن کے برحق جانشینوں سے پہنچی تھیں ضائع نہ ہونے دیا بلکہ صدہا ہزارہا میل کی مسافتیں پا پیادہ طے کیں۔ کلفتیں سہیں اور اُن کے سُنن واقوال کو جمع اور مُدَوّن کیا۔ ایک ایک حدیث کو پرکھا مخالفین نے جو وضعی باتیں بنا دی تھیں اُن سب کو رد کیا۔ موافقین سے جو جو کچھ ملا اُس کے راویوں کی حالتیں جانچیں احادیث کی قسمیں مقرر کیں۔ المختصر آنے والی نسلوں کے لئے کافی ووافی ذخیرہ مہّیا فرمایا اور احکامِ ہدایت کو واضح وروشن طریقے سے بیان کر دیا۔

عالیجناب علاّمہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان اُن مشاہیر علماء سے ہیں۔ جن کی تصنیفات و تالیفات سے تقویتِ دین مبین وترا ویج شریعت ختم المرسلین ہُوئی۔ اُن کی تصنیف وتالیف سے بہت سی کتابیں ہیں از آنجملہ یہ کتاب بھی ہے جس میں روزمرّہ کی تمام ضروری ہداتیں حسبِ اقوال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاطیاب واحادیث اہل بیت اطہار ؑ جمع کی گئی ہیں جناب علاّمہ مجلسیؒ نے اپنے زمانے کی ضرورتوں کے مطابق احادیث کو جمع کر کے اُن کے معانی ومطالب زبان فارسی میں لکھے تھے اور اس کتاب کا نام ''حِلیۃ المُتّقِینَ'' رکھا تھا۔

حقیر پُرتقصیر نے اپنے زمانہ کی ضرورت پر نظر کر کے حِلیۃ المتّقین کی تمام حدیثوں اور دُعاؤں کا ترجمہ عام فہم اُردو زبان میں حتیٰ الامکان بامحاورہ کر دیا ہے اور اس کا نام تہذیب الاسلام المعروف بہ تہذیب المومنین اُردو ترجمہ حلیۃ المتقین رکھا ہے۔ خدا کرے کہ تمام کلمہ گو خصوصاً اور جملہ بنی نوع انسان اُردو دان عموماً اس کی ہدایتوں پر عمل کر کے فائدہ اٹھائیں اور مترّجم کے اور اُس کے والدین کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔

تنبیہ: یہ جتلا دینا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ اصلاحِ احادیث میں ہر ضرر پہنچانے والی اور نقصان رساں چیز کو شیطان سے تعبیر کیا ہے اور چونکہ ابلیس اور اس کی اولاد ہماری غفلت سے نفع اٹھا کر ہمارے

درپے آزاد ہے لہٰذا ہر نقصان اور خرابی کو شیطان سے منسوب کرنا ہی بنی نوع انسان کی جبلّی بات ہے جس سے کسی مُلک اور کسی قوم لے لوگ مستثنیٰ نہیں اور ہر زبان کے محاورے میں خود شیطان کا لفظ یا اُس کا ہم معنی موجُود ہے۔

الرّاجی الیٰ رحمۃ ربّہ الاحد عبدہ

السیّد مقبول احمد ایّدہ اللہ الصَّمد

المرقوم ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ ہجری النبوی

عرضِ ناشر

تمام تعریفیں خالق کائنات کے لئے کہ جس اس عظیم جہان کو اپنی حکمت خاصہ سے تخلیق کیا۔ اور اپنی مخلوقات کی تمام تر ضروری اشیاء کو ان کے وجود سے پہلے ہی خلق کیا۔

درود وسلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد ؑ پر کہ جو ناصر تمام مخلوقات سے افضل و برتر نہیں بلکہ خداوند عالم نے بھی ان پر فخر کیا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار بھی اس بات کا گواہ ہے کہ خدا نے بھی اپنے دعویٰ میں کوئی مبالغہ نہیں کیا۔ کیونکہ تمام انبیاء کے سردار نبی کی شریعت کیا ابلاغ و بیان کی ذمہ داری انہوں با حسن طریقہ سے انجام دی۔

کتاب حاضر (تہذیب الاسلام) نہ صرف اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بلکہ دنیا عالم کے سامنے اسلام کی حقیقت و جامعیت کو بیان کرتی ہے۔ کہ کس طرح اپنے پیروکاروں کی راہنمائی کرتی ہے کہ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ پر بھی شارع مقدس نے کتنی توجہ فرمائی ہے۔ کہ جو تہذیب الاسلام کا مطالعہ کرنے ہی سے اندازہ ہوسکتا ہے۔

ادارہ ہذا کا یہ مقصد و مشن ہے کہ آج کے اس دور میں علماء دین کی ان انتھک کوششوں کو آئندہ کی نسل تک عصر حاضر کے جدید اسلوب، اور تزئین و آرائش کے مطابق پیش کیا جائے۔ تا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد ؑ کے اس ورثہ کی حفاظت کی جا سکے۔

ادارہ ہذا کی تمام کتب انٹرنیٹ پر اردو کی مقبول ترین ویب سائٹ www.alhoda.org پر بھی دستیاب ہے۔ تا کہ یورپ و امریکہ اور مڈل ایسٹ کے مومنین بھی اس کتاب سے استفادہ کر سکیں۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو تعلیمات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد ؑ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محتاج دعا

شیخ محمد امین ساعتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ حَلّٰی اَنۡبِیَآئَہُ
الۡمُرۡسَلِیۡنَ بِاَحۡسَنِ حِلۡیَۃِ الۡمُتَّقِیۡنَ
وَابۡعَثَ نُخۡبَۃَ اَصۡفِیَآئِہٖ مُحَمَّدًا صلّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ لِتَتۡمِیۡمِ مَکَارِمِ اَخۡلَاقِ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاَکۡمَلَ فِیۡ اَوۡصِیَآئِہٖ
الۡمُنۡتَجِبِیۡنَ اَفۡضَلَ خِصَالِ النَّبِیّٖیۡنَ
فَصَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَعَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ
وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَآئِہِمۡ مِلۡأَ السَّمٰوَاتِ
وَالۡاَرۡضِیۡنَ

امابعد خاکپائے مومنین وخادم طلبائے علوم آئمۂ طاہرین محمد باقر بن محمد تقی حشرہما اللہ مع موالیہما المطہّرین صلوات اللہ علیہم اجمعین خدمت برادران ایمانی میں عرض کرتا ہے کہ بنی نوع انسان بوجہ اخلاق پاکیزہ وآداب پسندیدہ تمام حیوانات میں ممتاز ہیں اور چونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے ”بُعِثۡتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ“ (میری بعثت سے

غرض یہ ہے کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں۔)اسی وجہ سے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کے دین مبین اور شریعت میں تمام اخلاق حمیدہ مجتمع ہوں اور چونکہ کتاب عین الحیوٰۃ میں مکامِ اخلاق کا ایک مختصر حصّہ بیان ہو چکا ہے بعض مومنین نے مجھ سے خواہش کی کہ جو آداب آئمہ ؑ کے روزمرّہ کے برتاؤ میں تھے اور معتبر اسناد سے آپ تک پہنچے ہیں اُن کو اور جو احادیث آداب کے متعلق ہیں ان کے مضامین کو عام نفع پہنچانے کی غرض سے سہل فارسی زبان میں لکھ دیجئے۔ لہٰذا باوجود اس کے فرصت کم تھی اور کام زیادہ حقیر نے اخوّتِ ایمانی کے حق کی رعایت مقدم سمجھی اور اس کتاب کو چودہ ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔ چونکہ حدیث میں آیا ہے ''اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ''(نیکی کا راستہ بتانے والا اُسی درجے کا اجر پاتا ہے جیسا کہ خود نیکی کرنے والا۔) مَیں بھی امیدوار ہوں کہ داخلِ ثواب ہوں۔

ہر باب کو بارہ فصلوں پر منقسم کیا اور اس کتاب کا نام حِلیۃ المتقین رکھا ہے۔ اب جو مومنین اس کتاب کو دیکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں اُن سے اُمید ہے کہ اس عاصی کو بھی دعائے مغفرت میں یاد کرلیا کریں اور چونکہ میں خود عجز وقصور کا معترف ہوں اس لئے اگر کوئی لفظی یا معنوی خطا پائیں تو اس سے درگزر فرمائیں۔ وَاللّٰہُ المُوَفِّقُ والمُعِیْنَo

❁❁❁

لباس کے آدابُ

(۱)

لباس کیسا ہو اور کیسے پہننا چاہیۓ؟

اکثر احادیث معتبر سے ثابت ہے کہ اپنے مناسب حال نفیس اور عمدہ لباس جو طریقۂ حلال سے میّسر ہوا ہو پہننا سنّتِ پیغمبرؐ اور باعثِ خوشنودیٔ خدا ہے اور اگر طریقۂ حلال سے میّسر نہ ہو تو جو مل جائے اُس پر قناعت کرلے یہ نہ ہو کہ گوں ناگوں (طرح طرح) لباس کے حصول کی فکر عبادت الٰہی میں حارج ہو۔ اگر حق تعالیٰ کسی کی روزی فراخ کرے تو مناسب ہے کہ اُس کے مطابق کھائے، پہنے، صرف کرے اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ سلوک کرے۔ اور جس کی روزی تنگ ہو اُسے لازم ہے کہ قناعت کرے اور اپنے آپ کو حرام اور مشتبہ چیزوں میں آلودہ نہ کرے۔

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جب خداوند کریم اپنے کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے اور اُس نعمت کا اثر اُس پر ظاہر ہو تو اُس کو خدا کا دوست کہیں گے اور وہ اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں محسوب ہوگا اور اگر اُس پر کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو اُس کو دشمن خدا کہیں گے اور کفرانِ نعمت کرنے والوں میں محسوب ہوگا۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے تو وہ اِس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس نعمت کا اثر اُس بندہ پر ظاہر ہو اور وہ دیکھے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مومن کو لازم ہے کہ اپنے برادرانِ ایمانی کے واسطے ایسی ہی زینت کرے جیسے اُس بیگانے کے لئے زینت کرتا ہے جو چاہتا ہو کہ اس شخص کو عمدہ ترین لباس میں اچھی ہیئت (شکل وصورت) سے دیکھے۔

O بسندِ معتبر ثابت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا ۔ گرمی کے موسم میں چٹائی پر بیٹھا کرتے تھے اور جاڑے میں ٹاٹ پر اور جب گھر میں ہوتے تو موٹے جھوٹے کپڑے پہنا کرتے تھے مگر جب جاتے تو اظہارِ نعمت پروردگارِ عالم کے لئے زینت فرماتے تھے۔ (یعنی اچھا لباس پہنتے تھے۔)

O حضرت صادق ۔ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ زینت اور اظہارِ نعمت کو دوست رکھتا ہے اور ترکِ زینت و اظہارِ بدحالی کو دشمن۔ اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے میں اس طرح

دیکھے کہ وہ پوشاک نفیس پہنے۔ خوشبو لگائے۔ مکان کو آراستہ رکھے۔ صحن خانہ کوڑہ کرکٹ سے صاف رکھے اور چراغ سورج ڈوبنے سے پہلے روشن کرے کہ اِس سے تنگدستی زائل ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک گروہ ایسا بھی پیدا کیا ہے جن پر خاص مہربانی کی وجہ سے روزی تنگ کی ہے اور محبت دنیا اُن کے دلوں سے اُٹھالی ہے وہ لوگ اُس آخرت کی طرف جس کی طرف خدا نے اُن کو طلب کیا ہے متوجہ ہیں اور تنگی معاش و مکروہاتِ دنیا پر صبر کرتے ہیں اور جو لازوال نعمت خدا نے اُن کے لئے تیار کی ہے اُس کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جان خدا کی رضا کے لئے دے ڈالی ہے انجام اُن کا شہادت ہے پس جب عالمِ آخرت میں پہنچیں گے تو حق تعالیٰ اُن سے خوش ہوگا اور جب تک اس عالم میں ہیں جانتے ہیں کہ ایک دن موت سب کو آنے والی ہے اس لئے صرف آخرت کا توشہ جمع کرتے رہتے ہیں سونا چاندی جمع نہیں کرتے۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہنتے ہیں۔ تھوڑا کھانے پر قناعت کرتے ہیں اور جو کچھ بچتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں دے ڈالتے ہیں کہ اُن کی آخرت کا توشہ ہو۔ وہ نیک لوگوں کے ساتھ خدا کے لئے دوستی رکھتے ہیں اور بدوں کے ساتھ خدا کے لئے دشمنی۔ وہ راہِ ہدایت کے چراغ ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال۔

O یوسف بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی عبداللہ -کی خدمت میں جامہٗ خز[1]

پہن کر گیا اور عرض کی کہ حضرت جامہٗ خز کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں! حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ جس وقت حضرت امام حسین -شہید ہوئے جامہٗ خز ہی پہنے ہوئے تھے اور جس وقت جناب امیر -نے حضرت عبداللہ ابن عباس ÷ کو خوارج نہروان سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تو وہ عمدہ سے عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ اعلیٰ درجے کی خوشبو سے معطر تھے اور اچھے سے اچھے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب خارجیوں کے سامنے گئے تو انہوں نے کہا کہ تم تو بہت ہی نیک آدمی ہو پھر یہ ظالموں کا سا لباس کیوں پہنا ہے اور ایسے گھوڑے پر کیوں سوار ہوئے ہو؟ حضرت عبداللہ ابن عباس × نے یہ آیت پڑھی:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ نے حرام کی ہے وہ زینت جو اس کی اطاعت سے روکے اور پاک ہے وہ رزق جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمدہ کپڑے پہنو اور زینت کرو کہ خدا کو پسند ہے اور وہ زیبائش کو دوست رکھتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وجہ حلال سے ہو۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ سفیان ثوری جو مشائخ صوفیہ سے ہے مسجد الحرام میں آیا اور جنابِ امام

جعفر صادق - کو دیکھا کہ قیمتی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اپنے دوستوں سے کہنے لگا واللہ میں ان کے پاس جا کر اس لباس کے بارے میں انہیں سرزنش کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا اور قریب پہنچ کر بولا۔ اے فرزندِ رسولؐ خدا، خدا کی قسم نہ کبھی پیغمبر خدا نے ایسے کپڑے پہنے اور نہ آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جنابِ رسولؐ خدا کے زمانے میں لوگ تنگدست تھے۔ یہ زمانہ دولتمندی کا ہے۔ اور نیک لوگ خدا کی نعمتوں کے صرف کرنے کے زیادہ مستحق ہیں اس کے بعد آیۂ مذکورہ بالا تلاوت فرمائی اور ارشاد کیا کہ جو عطیہ خدا کا ہے گو اُس کے صرف کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہم ہیں مگر اے ثوری یہ لباس جو تُو دیکھتا ہے میں نے فقط عزّت دنیا کے لئے پہن رکھا ہے پھر اُس کپڑے کا دامن اُٹھا کر اُسے دکھایا کہ نیچے ویسے ہی موٹے کپڑے تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہ موٹے کپڑے میرے نفس کے لئے ہیں اور نفس لباس عزّتِ ظاہری کے لئے۔ اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھ کر سفیان ثوری کا جُبّہ کھینچ لیا وہ اُس پُرانی گدڑی کے نیچے نفیس لباس پہنے ہوئے تھا۔ ارشاد ہوا وائے ہو تجھ پر اے سفیان یہ نیچے کا لباس تُو نے اپنے نفس کے خوش کرنے کے لئے پہن رکھا ہے اور اوپر کی گدڑی لوگوں کے فریب دینے کے لئے۔

حدیث معتبر میں عبداللہ ابن ہلال سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا -کی خدمت می حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگوں کو وہ لوگ بہت ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں جو پھیکا۔ سیٹھا تو کھانا کھائیں۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہنیں اور ٹوٹے پھوٹے حال سے بسر کریں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ آیا تو یہ نہیں جانتا کہ حضرت یوسف -پیغمبر بھی تھے اور پیغمبر زادہ بھی اس کے باوجود دیبا کی قبائیں پہنتے تھے جس میں سونے کے تار بُنے ہوئے تھے۔ آلِ فرعون کے دربار میں بیٹھتے تھے۔ لوگوں کے مقدمات طے کرتے تھے مگر لوگوں کو اُن کے لباس سے کچھ غرض نہ تھی یہ چاہتے تھے کہ عدالت میں انصاف کریں۔ پس اس امر کا لوگوں کے معاملے میں لحاظ ہونا چاہیئے کہ وہ راست گفتار ہوں۔ جس وقت وعدہ کریں اُسے پُورا کریں اور معاملات میں عدالت کریں باقی خدائے تعالیٰ نے حلال کو کسی پر حرام نہیں فرمایا اور حرام کو خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت حلال نہیں کیا۔ پھر حضرت نے آیۂ مذکورہ تلاوت فرمائی۔ باقی حدیثیں اس فصل کے متعلق ہم نے عین الحیوٰۃ [1] میں لکھی ہیں۔

❁❁❁

(۲)

اُن کپڑوں کا پہننا جن کا پہننا حرام ہے

مردوں کو خالص ریشم اور زرتار کپڑے پہننے حرام ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ٹوپی اور جیب وغیرہ (یعنی وہ لباس جو ساتر[۱] عورتیں نہیں ہے) بھی حریرہ (ابریشمی کپڑا) کا نہ ہو اور احتیاط یہ چاہتی ہے کہ اجزائے لباس مثل سنجاف[۲] اور مغزی[۳] بھی خالصِ ریشم کی نہ ہو۔ اور بہتر یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ جو چیز ملی ہوئی ہو وہ مثل کتان[۴] یا اُون یا سوت وغیرہ ہے ہو اور مقدار اس کی کم از کم ریشم کا دسواں حصہ یا زیادہ ہو تو بہتر ہے اور اگر تانا یا بانا سوائے ریشم کے اور کسی چیز کا ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

یہ بھی ضرور ہے کہ مردہ جانور کی کھال کا استعمال نہ ہو گو اُس کی دباغت[۵] ہو گئی ہو۔ یہی علماء میں مشہور ہے نیز اُن حیوانات کا بھی پوست[۶] نہ ہونا چاہئے جن پر تزکیہ جاری نہیں ہوتا جیسے کتّا وغیرہ۔ اور جن حیوانات کا گوشت حرام ہے مناسب ہے کہ اُن کی کھال اور بال اور اُون اور سینگ اور دانت وغیرہ کل اجزا نماز کے وقت استعمال میں نہ ہوں۔ سمور[۷] سنجاب[۸] اور خز[۹] کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور احتیاط اس میں ہے کہ اجتناب کرے اگرچہ سنجاب وخز میں نماز جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جو کپڑے حرام جانوروں کی اُون کے کپڑوں کے اوپر یا نیچے بھی پہنے ہوں ان میں بھی نماز نہ پڑھیں کہ مبادا اُن میں بال چپکے رہ گئے ہوں۔

○ نابالغ بچوں کے سربراہ کو چاہئے کہ بہتر ہے کہ بچوں کو سونا اور خالص ریشم کا کپڑا استعمال نہ کرنے دے۔ ولی اطفال نابالغ کو مناسب ہے کہ اُن کو بھی طلا وحریر پہننے سے منع کرے کیونکہ بسند معتبر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے علیؑ سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں نہ پہنا کرو کہ وہ بہشت میں تمہاری زینت ہوگی اور جامۂ حریر[۱۰] نہ پہنا کرو کہ وہ بہشت میں تمہارا لباس ہوگا۔ (آنحضورؐ کا خطاب قیامت کے مردوں کے لئے ہے)

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جامۂ حریر نہ پہنو کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سبب سے

جلد کو آتشِ جہنم میں جلائے گا۔

O لوگوں نے حضرت امام جناب جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آیا جائز ہے کہ ہم اپنے اہل وعیال کو سنا پہنائیں! ارشاد فرمایاہاں اپنی عورتوں اور لونڈیوں کو پہناؤ لیکن نابالغ لڑکوں کو نہ پہناؤ۔
ممکن ہے کہ اس حدیث میں بچوں سے مراد بیٹیاں ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ نابالغ لڑکے بھی اس میں شامل ہوں۔مگر بہتر یہ ہے کہ لڑکوں کو سونے کے زیور نہ پہنائیں۔

❁❁❁

(۳)

رُوئی اوراُون کے پہننے کے بیان میں

O سب کپڑوں میں اچھا کپڑا سوتی ہے بعداس کے کتاب۔مگراونی کپڑے کوبارہ مہینے پہننااوراپنا شعارقراردے لینامکروہ ہے ہاں کبھی کبھی نہ ہونے کےسبب سے یاسَردی رفع کرنے کی غرض سے پہننابُرانہیں ہے چنانچہ بسندِ معتبرحضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روئی کا کپڑا پہنو کہ وہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم اہلبیتؑ کی پوشش ہے۔اورحضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیرکسی ضرورت اُونی کپڑا نہ پہنتے تھے۔

O دوسری حدیث میں حضرت صادق -سے منقول ہے کہ اُونی کپڑا بےضرورت نہ پہننا چاہیے۔

O دوسری روایت میں حسین ابن اکثیر سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق - کودیکھا کہ موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہیں اوراُس کےاوپراونی کپڑا۔میں نے عرض کی قربان ہوجاؤں کیا آپ لوگ پشمینے کا کپڑا پہننامکروہ جانتے ہیں۔حضرت نے ارشادفرمایا کہ میرے والداورحضرت امام زین العابدین ؑ اُونی کپڑا پہنا کرتے تھے۔مگرجب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھےتوموٹا سوتی کپڑا پہنے ہوتے تھےاورہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

O منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےفرمایاپانچ چیزیں مرتے وقت تک میں ترک نہ کروں گا۔اوّل زمین پربیٹھ کرغلاموں کے ساتھ کھانا کھانا۔دوسرا خچّر پر بےجھول کے سوار ہونا۔تیسرے بکری کواپنے ہاتھ سے دوہنا۔چوتھے بچّوں کوسلام کرنا۔پانچواں اونی کپڑا پہننا۔

ان سب کا خلاصہ اورطریق جمع یہ ہے کہ اگرمومنین شال اورپشمینے کواپنا شعارقراردیں اوراس کپڑے کا پہننا باعث اس کا ہوکہ اوروں سے ممتازہیں تویہ مذموم ہے۔ہاں اگربسبب قناعت کے یامفلسی کے باعث یاسردی رفع کرنے کے لئے اُونی کپڑا پہنیں تومضائقہ نہیں ہے۔اورمیرے اس قول کی تائیداُس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوذرغفاری سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نےفرمایا کہ آخرزمانے میں ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو جاڑے گرمی پشمینہ پہنا کریں گےاوریہ گمان کریں گے کہ ان کپڑوں کے سبب سے ہمیں اوروں پرفضیلت اوررتبہ حاصل ہومگراس گروہ پرآسمان وزمین کے فرشت لعنت کریں گے۔

- حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جامۂ کتان پیغمبروں کا لباس ہے۔
- حضرت صادق -سے منقول ہے کہ کتان پہننے سے بدن فربہ ہوتا ہے۔
- دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہ جامۂ خز ہزار یا پانچ سو درہم کو خریدتے اور جاڑے جاڑے اُسے پہنتے جب جاڑا ہو چکتا تو اُسے فروخت کر کے قیمت تصدق کر دیتے۔

❁❁❁

(۴)

اُن رنگوں کا بیان جن کا کپڑوں میں ہونا مسنون یا مکروہ ہے

کپڑے کا سب سے بہتر رنگ سفید ہے پھر زرد پھر سبز پھر ہلکا سُرخ اور نیلا اور عدسی۔ گہرا سُرخ پہننا مکروہ ہے خاص کر نماز میں اور سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا ہر حال میں سخت مکروہ ہے سوائے عمامہ اور موزہ اور عبا کے مگر عمامہ اور عبا بھی اگر سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

○ چند احادیث معتبرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سفید کپڑا پہنو کہ یہ رنگ سب سے عمدہ اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی رنگ کا کفن دو۔

○ حضرت امام جعفر صادق - سے روایت کی گئی ہے کہ جناب امیر المومنین - اکثر اوقات سفید کپڑا پہنا کرتے تھے۔

○ حفصؔ موذن نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق - کو دیکھا کہ قبر و منبر حضرت رسولِ خدا کے مابین نماز پڑھ رہے تھے اور زرد کپڑے مانند بہی (کریم کلر) کے رنگ پہنے ہوئے تھے۔

○ حدیث حسن میں زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر - کو اس ہیئت سے مکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا کہ زرد خز کا جبّہ بھی تھا اور عمامہ اور ردا بھی۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ گہرا سُرخ کپڑا پہننا سوائے دُلہا کے اوروں کے لئے مکروہ ہے۔

○ دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت صادق - سے دریافت کیا کہ میں کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ کالی ٹوپی سے نماز نہ پڑھو کہ وہ اہل جہنم کا لباس ہے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کالا رنگ سوائے تین چیزوں یعنی موزہ۔ عمامہ اور عبا کے اور سب لباسوں میں مکروہ ہے۔

❁❁❁

(۵)

کپڑے پہننے کے بعض آداب

زیادہ نیچے کپڑے پہننا اور آستینیں زیادہ لمبی رکھنا اور کپڑے کو از روئے تکبر زمین پر گھسیٹتے چلنا مکروہ اور مذموم ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت امیر صلوٰۃ اللہ علیہ بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی ا ـمیں تین کپڑے خریدے۔ پیراہن ٹخنوں تک لنگی نصف پنڈلی تک اور ردا آگے سینے تک اور پیچھے کمر سے بہت نیچی تھی۔ پھر ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور اس نعمت کے عوض اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کر کے دولت سرا تشریف لائے۔

O حضرت جعفر صادق -نے فرمایا ہے کہ کپڑے کا وہ حصّہ جو ایڑی سے گزر کر نیچے پہنچے آتشِ جہنم میں ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر سے یہ فرمایا وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ "اپنے کپڑوں کو پاک کر" فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے تو پاک و پاکیزہ ہی رہتے تھے لہٰذا مراد اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ ہے کہ اپنے کپڑے اونچے رکھو کہ وہ نجاست میں آلودہ نہ ہونے پائیں۔

O دوسری روایت میں مراد معنی یہ بھی آئے ہیں کہ اپنے کپڑے اُٹھا کر چلو کہ وہ زمین پر نہ گھِسیں۔

حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیّت فرمائی کہ خبردار اپنا پیراہن اور پاجامہ بہت نیچا نہ کریں کہ یہ علامت تکبّر ہے اور خدائے تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ روایت حسن ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -جب کپڑے پہنتے تھے تو آستینوں کو کھینچ کھینچ کر دیکھا کرتے تھے انگلیوں سے جتنی بڑھ جاتیں اُتنی کترواڈالتے تھے۔

O جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر ؓ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے کپڑے از روئے

تکبر زمین پر گھسیٹتا ہے حق تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ مرد کی شلوار نصف پنڈلی تک ہونی چاہئے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے۔ اور اس سے زیادہ آتشِ دوزخ میں ہے۔ (مراد وہی ہے تکبّر اور غرور کی غرض سے لباس پہننا)

❁❁❁

(۶)

اُس لباس کے پہننے کا بیان جو عورتوں اور کافروں کے لئے مخصوص ہو

○ مَردوں کے لئے عورتوں کا مخصوص لباس جیسے مقنعہ [۱]۔ نقاب۔ محرم [۲]۔ بُرقع وغیرہ پہننا حرام ہے اسی طرح عورتوں کے لئے مَردوں کا مخصوص لباس پہننا حرام ہے جیسے ٹوپی۔ عمامہ۔ قبا وغیرہ اور کافروں کا مخصوص لباس جیسے زنّار یا انگریزی ٹوپیاں وغیرہ مرد و عورت کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

○ حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ عورت کے لئے مرد کی شبیہ بننا جائز نہیں ہے کیونکہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مَردوں پر جو عورتوں کی شبیہ بنیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی شبیہ بنیں لعنت کی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق - سے روایت ہے کہ خدائے عزّ وجل نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبروں کو وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں کے سے کھانے نہ کھائیں اور میرے دشمنوں کے سے کپڑے نہ پہنیں اور میرے دشمنوں کی رسم و رواج کو نہ برتیں ورنہ یہ بھی میرے دشمنوں کے مانند ہو جائیں گے۔

❁❁❁

(۷)

عمامہ باندھنے کے آداب

سَر پر عمامہ باندھنا سنّت ہے اور تحت الحنک [1] باندھنا سنّت ہے اور عمامہ کا ایک رُخ آگے کی طرف اور دوسرا پیچھے کی طرف مدینہ منّورہ کے سادات کے طرز پر ڈال لینا سنّت ہے۔ شیخ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو عمامہ باندھنا سنّت ہے۔

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عمامہ عربوں کا تاج ہے جب وہ عمامہ چھوڑ دیں گے تو خدا اُن کی عظمت کھودے گا۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص عمامہ سَر پر باندھے اور تحت الحنک نہ باندھے اور پھر ایسے درد میں مبتلا ہو جائے جس کی دوا ممکن نہ ہو تو اُس کو چاہیئے کہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

○ حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ باندھا اور عمامہ کا ایک سرا آگے کی طرف ڈالا اور دوسرا پیچھے کی طرف اور حضرت جبرئیل ؑ نے بھی ایسا ہی کیا۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ بدر کے دن فرشتوں کے سَر پر سفید عمامے تھے اور اُن کے پلّے چھوٹے ہوئے تھے۔

○ حضرت صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے سرِ مبارک پر اپنے دستِ حق پرست سے عمامہ باندھا اور ایک سرا عمامے کا آگے کی طرف لٹکا دیا اور دوسرا کوئی چار اُنگل کم پیچھے کی طرف۔ پھر ارشاد فرمایا جاؤ اور آپ چلے گئے۔ پھر فرمایا آؤ چنانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے پھر فرمایا واللہ فرشتوں کے تاج اِسی شکل کے ہیں۔

○ فقہ رضوی میں مذکور ہے کہ جس وقت عمامہ سَر پر باندھے تو دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ذِكْرِىْ وَاَعْلِ شَأْنِىْ وَاَعِزَّنِىْ بِعِزَّتِكَ وَاَكْرِمْنِىْ بِكَرَمِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ تَوِّجْنِىْ بِتَاجِ

الْكَرَامَةِ وَالْعِزِّ وَالْقَبُوْلِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ میرا نام بلند کر۔ میرا رتبہ بڑھا۔ اور اپنی عزّت کا واسطہ میری عزّت زیادہ کر اور اپنے کرم سے اپنی مخلوق میں میرا اکرام زیادہ کر۔ یا اللہ کرامت اور عزت اور قبولیت کا تاج مجھے پہنا۔

O مکارمِ اخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسِيمَآءِ الْاِيْمَانِ وَتَوِّجْنِيْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَقَلِّدْنِيْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الْاِيْمَانِ مِنْ عُنُقِيْ

ترجمہ: یا اللہ ایمان کی نشانی سے میری شناخت ہو اور مجھے بزرگی کا تاج عنایت کیا جائے۔ تسلیم و رضا کا قلادہ میری گردن میں پڑا رہے اور رشتۂ ایمان آخر دم تک منقطع نہ ہو۔

اور کہا ہے کہ عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہئے۔

O جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کئی قسم کی ٹوپیاں تھیں جو پہنتے تھے۔

O اُن لمبی لمبی ٹوپیوں کے بارے میں جن کو ہرطلہ کہتے ہیں یہ وارد ہے کہ اُن کا پہننا یہودیوں کا لباس ہے علماء کا قول ہے کہ مکروہ ہے۔

O بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوپی کے نیچے کے کنارے کو اوپر کی طرف لوٹ لینا مکروہ ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس زمانے میں میری اُمّت میں تُرکی ٹوپیاں پہننے کا رواج زیادہ ہوگا زنا بھی اُن میں زیادہ ہو جائے گا۔ تُرکی ٹوپی سے ظاہرا قادوق اور بکتاشی اور اس کی مانند اور ٹوپیاں مراد ہیں۔

❁❁❁

(۸)

پاجامہ (شلوار وغیرہ) پہننے کے آداب

○ حضرت ابی عبداللہ ؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ پر وحی نازل کی کہ زمین مجھ سے تمہارا ستر برہنہ دیکھنے کی شکایت کرتی ہے پس اپنے ستر اور زمین کے درمیان کوئی پردہ مقرر کرو آنحضرتؑ نے زانو تک کا پاجامہ بنا کر پہنا۔

○ جامع علوی میں بزنطی سے روایت ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پاجامہ پہنے تین روز تک اُس کی حاجت روا نہ ہوگی۔

○ فقہ الرضا میں منقول ہے کہ پاجامہ بیٹھ کر پہنو کھڑے ہو کر نہ پہنو کہ یہ اکثر موجب ہلاکت و مرض اور سبب غم و الم ہوتا ہے اور پہنتے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَلَا تَهْتِكْنِيْ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تَخْلَعْ عَنِّيْ زِيْنَةَ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ میری ستر پوشی فرما اور میدانِ قیامت میں میری ہتک حرمت نہ ہو مجھے عفت کی توفیق عنایت کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ فرما۔

○ مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ بِهٖ رَوْعَتِيْ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْ ذٰلِكَ نَصِيْبًا وَلَا لَهٗ اِلٰى ذٰلِكَ وُصُوْلًا فَيَضَعُ لِيَ الْمَكَايِدَ وَيُهَيِّجُنِيْ لِاِرْتِكَابِ مَحَارِمِكَ

ترجمہ: یا اللہ میری پردہ پوشی کر اور مجھے خوف سے نجات دے۔ مجھے توفیق عفت عطا فرما کہ شیطان مجھ شہوت میں مبتلا کر کے میری پردہ دری میں حصّہ نہ لے اُس کو مجھ سے ہر طرح دُور

رکھ کہ میرے لئے جال نہ بچھانے پائے اور میں تیرے محرمات کا مرتکب ہو کر بداعمال و پر عیب نہ ہو جاؤں۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ انبیاءؑ پاجامہ سے پہلے پیراہن پہن لیا کرتے تھے۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کھڑے ہو کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اور آدمیوں کی طرف منہ کر کے پاجامہ نہ پہنو۔ حضرت امیر المومنین -نے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پاجامہ پہننے سے غم و اندوہ پیدا ہوتا ہے۔

(۹)

نیا کپڑا قطع کرنے اور پہننے کے آداب

○ بسند صحیح حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ جْعَلْهُ ثَوْبَ يُمْنٍ وَّتُقًى وَّ بَرَكَةٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَعَمَلاً بِطَاعَتِكَ وَاَدَاءَ شُكْرِ نِعْمَتِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَآ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ

ترجمہ: یا اللہ اس کپڑے کو باعث یمن و برکت و زہد قرار دے۔ یا اللہ جب تک میں اس کپڑے کو پہنے رہوں تیری عبادت خوبی کے ساتھ بجالاؤں تیری طاعت پر عمل کرتا رہوں اور تیری نعمتوں کا شکر یہ ادا کروں سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا کہ اُس سے میری پردہ پوشی بھی ہوتی ہے اور لوگوں میں باعث تجمل و زینت بھی ہے۔

○ بسند معتبر جناب امیر المومنین -سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی اور میں نیا کپڑا پہننے کے وقت اسے پڑھتا ہوں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مِنَ اللِّبَاسِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ بَرَكَةٍ اَسْعٰى فِيْهَا لِمَرْضَاتِكَ وَاَعْمُرُ فِيْهَا مَسَاجِدَكَ

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا ہے کہ لوگوں میں اس کے باعث سے میری زینت ہوئی۔ یا اللہ اس لباس کو ایسا برکت کا باعث قرار دے کہ اسے پہن کر میں جو کوشش کروں وہ تیری رضا طلبی اور تیری مساجد کی آبادی ہو۔

پھر فرمایا جو شخص کپڑا پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ بن جعفر -سے روایت ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اُسے مناسب ہے کہ اپنا ہاتھ اُس پر پھیرلے اور یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَآ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ

وَاَتَزَیَّنُ بِہٖ بَیْنَھُمْ

ترجمہ: سب تعرف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا کہ اُس سے نہ فقط میری پردہ پوشی ہوئی بلکہ لوگوں میں باعث جمال وزینت بھی قرار پایا۔

○ حضرت ابی عبداللہؑ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہننے کے وقت کورے برتن میں پانی لے کر بتیس (۳۲) مرتبہ سورۂ انا انزلناہ اُس پانی پر پڑھے اور اُس کپڑے پر چھڑک دے تو جب تک اُس کا تار تار باقی رہے گا روزی برابر فراخ ہوتی رہے گی۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ نیا کپڑا پہننے کے وقت ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِؐ'' پڑھا کرو تا کہ تمام آفتوں سے نجات پاؤ اور جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا وقت برابر خوشی میں گزرے گا۔

جس دنیوی چیز کو دوست رکھتے ہو اُسے زیادہ یاد نہ کرو تا کہ اُس کا خیال جاتا رہے اور جس شخص سے تمہارا کوئی متعلق ہو پیٹھ پیچھے اُسے بُرا بھلا نہ کہو کہ یہ بات اُس کے دل میں اثر کرتی ہے۔

○ بسند معتبر حضرت علی بن موسیٰ الرضا۔ سے منقول ہے کہ جس وقت وہ حضرت نئے کپڑے پہنتے تھے تو اُنہیں دائیں طرف رکھتے تھے اور پانی کا ایک جام منگاتے تھے اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور آیۃ الکرسی اور قل یا اَیّھا الکافرون دس دس مرتبہ اُس جام پر پڑھتے تھے اور وہ پانی اُن کپڑوں پر چھڑک دیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایسا کرے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا اُس کی روزی برابر فراخ رہے گی۔

○ بسند معتبر حضرت امیر المومنین۔ سے منقول ہے کہ جب خدا کسی کو نئے کپڑے عطا فرمائے اور وہ اُن کو پہنے تو مناسب ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد اور آیۃ الکرسی اور قُل ھُو اللہ اور اِنّا انزلناہُ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرے کہ اُس نے ستر پوشی کی اور لوگوں کی نظر میں آپس کو عزّت بخشی اور بہت دفعہ ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' پڑھے۔ اس شکریے کا نتیجہ یہ ہوگا جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا معصیت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہر تار کے عوض وہ ستّار (یعنی اللہ تعالیٰ) ایک فرشتہ پیدا کر دے گا جو اُس کی حمد کرے گا اور اس کے لئے استغفار اور دعائے رحمت کرتا رہے گا۔

○ بسند معتبر حضرت صادق -سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نیا کپڑا پہننا چاہے تو ایک برتن میں پانی لے کر چھتیس (۳۶) مرتبہ اِنّا انزلناہُ پڑھے اور جس وقت آیۂ تنزّل الملائکۃ پر پہنچے تو ذرا سا پانی

کپڑے پر چھڑک دے پھر وہ کپڑا پہن کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُصَلِّیْ فِیْهِ لِرَبِّیْ

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عطا فرمائی کہ لوگوں میں اس کے باعث سے زینت پاتا ہوں۔ ستر کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور اُسی سے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں۔

اور خدا کا شکر ادا کرے تو اُس کپڑے کے کہنہ ہونے تک برابر روزی فراخ رہے گی۔

❁❁❁

(۱۰)

کپڑے پہننے اور بدلنے کے آداب

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے رات اور دن عُریاں بدن ہونے کی ممانعت فرمائی ہے۔

○ حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت مرد برہنہ ہوتا ہے تو شیطان اُسے دیکھ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ اُس کو گناہ میں مبتلا کرے۔ نیز فرمایا کہ مرد جس وقت چند آدمیوں کے درمیان بیٹھا ہو اُس کو مناسب نہیں کہ اپنی ران کھولے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس وقت تم اپنا کپڑا اُتارو تو بسم اللہ کہہ لیا کرو اُس کپڑے کو جنّات نہ پہنیں اور اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو جنّات اُسے صبح تک پہنیں گے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ مسلمان عورتوں کے لئے ایسا نقاب اور ایسا پیراہن جائز نہیں ہے جس میں بدن جھلکتا رہے۔

○ حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا مقنعہ [1] اس قدر عریض تھا کہ اُن حضرتؑ کے نصف بازو تک پہنچتا تھا۔ سب عورتوں کو لازم ہے کہ ایسا ہی مقنعہ بنائیں۔

○ حضرت صادق ۔سے منقول ہے کہ ادنیٰ اسراف یہ ہے کہ ابرا اور استر یکساں ہوں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اسحاق ابن عمار نے اُنہیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ہو سکتا ہے کہ ایک مومن دس (۱۰) پیراہن رکھے! فرمایا ہاں۔ اُس نے عرض کی بیس (۲۰) پیراہن۔ فرمایا ہاں یہ اسراف نہیں ہے بلکہ اسراف یہ ہے کہ جو کپڑا زینت کے لئے رکھا جائے وہ ایسے کپڑے کے عوض میں پہنے جو معمولی حالت میں پہنتا ہو۔

○ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی دس کپڑے رکھے تو یہ اسراف ہے! فرمایا نہیں بلکہ کپڑے کی محافظت کے لئے یہ بہتر ہے۔ اسراف اُس وقت میں ہوگا کہ جس کپڑے کو حفاظت سے رکھنا چاہئے اُسے مَیلے کُچیلے موقعوں پر پہنے۔

○ حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ نئے نئے کپڑے بناتے رہنا کپڑوں کے واسطے

باعثِ حفاظت ہے یعنی وہ زیادہ عرصے تک باقی رہتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ نفیس کپڑے پہننے سے دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُجلے کپڑے پہننے سے رنج وغم دُور ہوتے ہیں۔اور نماز قبول ہوتی ہے۔

O جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ چھ ٦ چیزیں عاداتِ قومِ لوط سے ہیں۔(١) غلیل بازی،(٢) ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکنا،(٣) راستہ میں کندر چبانا،(٤) کپڑا زمین پر سے کھینچتے چلنا۔(٥) از روائے تکبر قبا اور (٦) پیراہن کے بند کھلے رکھنا۔

O بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق -کی خدمت میں آیا دیکھا کہ حضرت نے اپنے گریبان میں پیوند لگا رکھا ہے۔وہ شخص بار بار تعجب سے اُس پیوند کو دیکھتا تھا۔آپ نے فرمایا کہ اس طرح کیوں دیکھتا ہے۔اُس نے عرض کی کہ مجھے اس پیوند پر حیرت ہے۔ایک کتاب اُن حضرتؑ نے کے سامنے رکھی تھی۔فرمایا اسے پڑھ لے۔اُس میں لکھا تھا کہ جس شخص میں حیا نہیں اُس میں ایمان نہیں جسے اپنی آمدنی کا اندازہ نہیں وہ مالکدار نہیں ہوسکتا۔اور جس کے پاس پُرانا کپڑا نہ ہواُس کا نیا کپڑا نہیں رہ سکتا۔

O حضرت امیر المومنین -نے فرمایا کہ میں نے اپنے کپڑے پر اس قدر پیوند لگوائے تھے کہ پیوند لگانے والے سے مجھے شرم آنے لگی تھی۔

O حضرت صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گریبان میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی گٹھوائے اور جو سامان اپنے گھر کے لئے خریدے خود اٹھا کر اپنے گھر لے جائے تو وہ تکبّر سے محفوظ رہے گا۔

❁❁❁

(۱۱)

نعلین[۱]، موزوں اور جوتوں کے رنگ اور اُن کی کیفیت

نعلین اور جوتوں کے رنگوں میں سے سب سے اچھّا زرد رنگ ہے اور بعد اس کے سفید اور موزے کے رنگوں میں سب سے بہتر سیاہ رنگ ہے اور سفر کی حالت میں سب سے بہتر سُرخ رنگ ہے جو حضرت (یعنی سکونت) میں مکروہ ہے۔

سُنّت ہے کہ نعلین کی ایڑی اور پنجہ بلند ہو اور بیچ کا حصّہ خالی تاکہ سارا تلہ زمین پر نہ لگے۔ اس کے سوا سب مکروہ ہیں۔ ظاہراً کفش (یعنی سلیپر یا چپّل) کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

- بسند معتبر حضرت امیر المومنین ۔ سے منقول ہے کہ اچھا جوتا پہننے سے بدن بلیّات سے محفوظ رہتا ہے اور وضو و نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کی عمر دراز ہو تو ناشتہ سویرے کھائے، جوتا اچھا پہنے ردا بالا پوش ہلکا اوڑھے، مباشرت زیادہ نہ کرے۔
- حضرت صادق ۔ نے فرمایا کہ جس شخص نے اوّل نعلین پہنی وہ حضرت ابراہیم ۔ تھے۔
- حدیث معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ سپاٹ تلے کی نعلین (جوتی) جس کا سارا تلہ زمین پر لگے پہننا یہودیوں کا پہناوا ہے اور اس قسم کے جوتے کی مذمّت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔
- معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ سیاہ جوتا نہ پہنو کہ بینائی کو ضعیف کرتا اور قوتِ باہ کو سُست۔ رنج و غم پیدا کرتا ہے۔ زرد رنگ کا جوتا پہننا چاہئے کہ آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔
- یہ بھی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سیاہ جوتا پہننا موجبِ تکبّر ہے۔ جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا قیامت کے دن جباروں کے ساتھ محشور ہوگا۔
- حضرت امام محمد باقر ۔ سے منقول ہے کہ جو زرد جوتا پہنے جب تک وہ پاؤں میں رہے گا وہ برابر خوش و خُرم رہے گا۔ کیونکہ حقِ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل کی گائے کی تعریف ارشاد فرمائی ہے:

صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ

ترجمہ: گہرے زرد رنگ والی جس کے دیکھنے والوں کو سُرور حاصل ہو۔

O بسند معتبر سُدیر صراف سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں سفید جوتا پہن کر گیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے سُدیر آیا تُو نے جان بوجھ کر یہ جوتا پہنا ہے یا یوں ہی۔ پھر فرمایا کہ جو شخص بازار جا کر سفید جوتا خریدے تو پُرانا ہونے سے پہلے اُسے ایسی جگہ سے مال ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہوگا۔ راوی سُدیر سے روایت ہے کہ ابھی وہ جوتا پُرانا نہ ہونے پایا تھا کہ مجھ کو سو اشرفی ایسی جگہ سے ہاتھ لگیں جہاں کا خیال بھی نہ تھا۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ موزہ پہننے سے آنکھوں کا نُور بڑھتا ہے۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ ہمیشہ موزہ پہننا مرضِ سِل اور مرگ بد سے بچاتا ہے۔

O داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق - کو سفر میں سُرخ موزہ پہنے دیکھا عرض کیا یہ سُرخ موزہ کیسا ہے۔ فرمایا کہ یہ میں نے سفر کے لئے پہنا ہے اور کیچڑ پانے کے لئے یہ اچھا ہے۔ مگر گھر پر سیاہ رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے۔

❁❁❁

(۱۲)

نعلین۔ موزے اور جوتا پہننے کے آداب

O بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق ☆ سے منقول ہے کہ نعلین پہننے کے وقت ابتداء داہنے پاؤں سے کرنا چاہئے اور اُتارنے کے وقت بائیں پاؤں سے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر راستہ چلے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو تو شیطان اُس پر قابو پائے گا اور وہ دیوانہ ہو جائے گا۔

O عبدالرحمن ابن کثیر سے منقول ہے کہ میں جناب امام جعفر صادق ۔کے ساتھ جا رہا تھا حضرت کی نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا۔ میں نے دوسرا بند اُسی وقت آستین سے نکالا اور نعلین مبارک درست کر دی۔ اس عرصے میں حضرت اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھے رہے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی مومن کو سہارا دیتا ہے اُس عرصے میں کہ اُس کی نعلین کی مرمت ہوتی ہو تو حق تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے اُٹھے گا اُس کو ایک ناقہ تیز رَو (تیز دوڑنے والی اونٹنی) عنائت فرمائے گا۔ کہ اُس پر سوار ہو کر داخل بہشت ہو۔

O یعقوب سّراج سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ حضرت کے نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا آنحضرتؑ برہنہ پا راستہ چلنے لگے۔ اتنے میں عبداللہ ابنِ یعقوب آ گیا اور وہ اپنی نعل کا بند کھول کر حضرت کے پاس لایا۔ آپؑ نے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ صاحب مصیبت کے لئے یہ زیبا ہے کہ اپنی مصیبت پر صبر کرے۔

O عبدالرحمن ابن ابی عبداللہ نے روایت کی ہے کہ میں حضرت کی معیّت میں ایک شخص سے ملنے گیا۔ جب وہ حضرت پہنچے تو نعل مبارک پاؤں سے نکالی اور یہ ارشاد فرمایا کہ بیٹھتے وقت نعلین پاؤں سے نکال لیا کرو کہ اس سے پاؤں کو راحت پہنچتی ہے۔

O منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نعل پہن کر راستہ چلنے کو اور کھڑے کھڑے نعلین پہننے کو منع فرمایا ہے۔ ظاہراً اُس نعلین کا کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے جس کے بند باندھے جاتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں اُنہیں حضرتؐ سے منقول ہے کہ تین فعل ایسے ہیں کہ اُن کے کرنے والے کی نسبت خوف ہے کہ دیوانہ ہو جائے گا۔ (۱) قبرستان میں پاخانہ پھرنا۔ (۲) ایک موزہ پہن کر راستہ چلنا۔

(۳) تنہا مکان میں سونا۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ہمیشہ موزہ پہننا بالخورے سے بچا تا ہے۔

o فقہ الرضا میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص موزہ یا جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے ابتداء کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَطِّئْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَثَبِّتْهُمَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَلَا تُزَلْزِلْهُمَا يَوْمَ زُلْزِلَتِ الْاَقْدَامُ اَللّٰهُمَّ وَقِنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَمِنَ الْاَذٰى

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر توکل ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یا اللہ دنیا و آخرت میں میرے قدم ایمان پر قائم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں لڑکھڑاتے ہوں میرے قدموں کو ثبات دے۔ یا اللہ مجھے ہر قسم کی آفات اور تکلیفات اور ایذاؤں سے محفوظ رکھ۔

اور جب اتارے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّيْ كُلَّ غَمٍّ وَهَمٍّ وَلَا تَنْزِعْ عَنِّيْ حِلْيَةَ۔ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: یا اللہ مجھے ہر دم کا گذشتہ اور آئندہ کا رنگ دُور کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ کر۔

o مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ موزہ اور نعلین کو بیٹھ کر پہنو اور پہنتے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّوَطِّئْ قَدَمَيَّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَثَبِّتْهُمَا عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور دنیا و آخرت میں میرا قدم مستقیم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں پل صراط پر ڈگمگاتے ہوں میرے دونوں پاؤں کو قائم رکھ۔

اور اُتارتے وقت کھڑے کھڑے اُتارو اور یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَّقِیْ بِہٖ قَدَمَیَّ الْاَذٰی اَللّٰھُمَّ عَلٰی صِرَاطِكَ وَلَا تُزِلَّھُمَا عَنْ صِرَاطِكَ السَّوِیِّ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عنایت کی جس سے میں اپنے دونوں پاؤں کو تکلیف سے محفوظ رکھتا ہوں۔ یا اللہ میرے دونوں پاؤں پُل صراط پر قائم رکھیو اور انہیں صراط مستقیم ایمان سے ڈگمگانے نہ دیجیو۔

❁❁❁

دوسرا باب

مردوں اور عورتوں کے زیور پہننے سُرمہ لگانے آئینہ دیکھنے خضاب لگانے کے آدابُ

(۱)

انگشتری پہننے کی فضیلت اور اُس کے آدابُ

O مرد اور عورت کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے۔ بعض احادیث میں یہ بھی تجویز فرمایا کہ بائیں ہاتھ میں پہنے اور اگر اُس پر کوئی مقدس نقش یا متبرک نگینہ ہو تو استنجے کے وقت نکال لینی چاہئے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ انگوٹھی خواہ داہنے ہاتھ میں پہنو خواہ بائیں میں۔

O بسند معتبر حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ یہی حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے۔

O سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین ؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ! انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تا کہ تمہارا شمار مقرّبین میں ہو جائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُقرّبین کون ہیں؟ فرمایا جبرئیلؑ و میکائیلؑ۔ پھر استفسار فرمایا کونسی انگوٹھی پہنوں ارشاد ہوا کہ عقیق سُرخ کی کیونکہ عقیق سُرخ نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوتؐ کا اور تمہارے لئے اے علیؑ میرے وصی ہونے کا اور

تمہاری اولاد کے لئے امامت اور تمہارے دوستوں کے لئے بہشت کا اور تمہارے شیعوں اور فرزندوں کے لئے جنّت الفردوس کا اقرار کیا ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے سوال کیا گیا کہ جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کیوں پہنا کرتے تھے؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ پیشوائے اصحاب الیمین ہیں جن کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ دوسرے اس لئے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے اُن میں سے پہلی داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ دوسری فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ۔ تیسری زکوٰۃ دینا۔ چوتھی اپنا مال اپنے مومن بھائیوں میں تقسیم کرنا۔ پانچویں لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا چھٹے لوگوں کو بدی سے باز رکھنا۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا ہو اور اُس سے اُس کی غرض آپ کی سُنّت کی متابعت ہو تو اگر عرصۂ محشر میں اُس کو پریشان دیکھوں گا تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر آپؐ کے اور حضرت امیر المومنین ؑ کے پاس پہنچا دوں گا۔

O حضرت صادق ؑ سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سُنّت ہے۔

O حضرت امیر المومنین ؑ نے فرمایا جو شخص بائیں ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے جس پر خدا کا نام کندہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کو استنجے کے وقت داہنے ہاتھ میں پہن لے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O حضرت صادق ؑ سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک انگوٹھی پہنچائی چاہئے۔

O روایت میں وارد ہے کہ پوروں میں انگوٹھی اور چھلّے پہننا قومِ لوط کا فعل ہے۔

O فقہ الرضا میں منقول ہے کہ انگوٹھی پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسِيْمَآءِ الْاِيْمَانِ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَاجْعَلْ عَاقِبَتِيْ اِلٰى خَيْرٍ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ

ترجمہ: یا اللہ ایمان کی نشانیوں کو میری شناخت مقرر فرما۔ میرا انجام بخیر کر اور عاقبت میں بھی میرے لئے خیر ہی خیر ہو بالتحقیق تو بڑا زبردست صاحب حکمت و کرم ہے۔

O ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ سَوِمْنِیْ بِسِیْمَآءِ الْاِیْمَانِ وَتَوِّجْنِیْ بِتَاجِ الْکَرَامَۃِ وَقَلِّدْنِیْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِیْ

ترجمہ: یا اللہ ایمان کی نشانیوں سے میری شناخت رکھ، مجھے بزرگی کا تاج عنایت کر۔ تسلیم ورضا کا قلادہ میری گردن میں پڑا رکھ اور رشتۂ ایمان میری گردن سے جدا نہ کر۔

❁❁❁

(۲)

انگوٹھی کس چیز کی ہونا چاہئے؟

○ سُنّت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو۔ مَردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ لوہے فولاد اور پیتل کی انگوٹھی عورت اور مَرد دونوں کے لئے مکروہ ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے بسند صحیح منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

○ کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیرالمومنین ؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کہ وہ آخرت میں تمہاری زینت ہے۔

○ حضرت امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ سوائے چاندی کے اور کسی چیز کی نہ پہنو کیونکہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔

○ دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مرد کو لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہئے۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا پیتل کی انگوٹھی پہننے کی بھی ممانعت فرمائی۔

○ حضرت صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ نگینہ اُس پر نہ تھا بلکہ بجائے اُس کے یہ الفاظ کندہ تھے ''محمدٌ رَّسُولُ اللہ''۔

❁❁❁

(۳)

عقیق کی فضیلت

○ منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ۔چاروں انگوٹھیاں پہنتے تھے۔اوّل یاقوت کی زینت اور بزرگی کے لئے۔دُوسرے فیروزے کی فتح ونصرت کے لئے۔تیسرے حدید چینی کی قوّت کے لئے۔چوتھی عقیق کی دشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا سے منقول ہے کہ عقیق [1] فقر اور درویشی کو دُور کرتا اور نفاق کو زائل کرتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہن کر قرعہ ڈالے اُس کا پُورا حصّہ نکلے گا۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہننا مبارک ہے جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے اُمید ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہو۔

○ ربیعہ رازی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام زین العابدین۔ کو عقیق کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔میں نے سوال کیا یا مولا یہ کونسا نگینہ ہے؟ فرمایا عقیق رومی ہے۔

○ حضرت سول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اُس کی حاجتیں روا ہوں گی۔

○ حضرت صادق ۔سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی سفر میں باعث امن ہے۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ پریشان نہ ہو گا اور اُس کا انجام کار بہتر ہوگا۔

○ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک حاکم نے کسی مجرم کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے آنحضرتؐ نے اُس کے عزیز واقارت کو بُلا کر فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی اُس کے پاس پہنچا دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور وہ صاف بَری ہو گیا۔

○ جناب رسولِ خدا ﷺ سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستے میں لُٹ گیا فرمایا کہ تو

عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچاتی ہے۔

- دوسری حدیث میں بسند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا جب تک وہ ہاتھ میں رہے گی کوئی غم اُس کو نہ ہوگا۔

- ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں میں یہ پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوتؐ اور یا علیؑ تمہاری امامت کا اقرار کیا ہے۔

- حدیث معتبر میں وہاں سے منقول ہے کہ میں نے معصوم -کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس قسم کا نگینہ انگوٹھی پر لگاؤں؟ فرمایا: تو عقیق زرد و سُرخ و سفید سے کیوں غافل ہے کہ یہ تینوں پہاڑ بہشت میں ہیں۔ اُن میں سے کوہ عقیق سُرخ تو قصر جناب رُسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ افگن ہے اور کوہ عقیق زرد قصر جناب فاطمۃ الزہرا = پر اور کوہ عقیق سفید قصر جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ پر اور یہ تینوں قصر ایک ہی جگہ ہیں اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلی ہیں اور ایک ہی جگہ گرتی ہیں۔ ان کا پانی آلِ محمدؐ اور شیعیان آلِ محمد کے سوا اور کسی کو نہ ملے گا اور یہ تینوں پہاڑ خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس و تمجید کرتے رہتے ہیں اور شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے کوئی شخص اگر تینوں عقیقوں میں سے کوئی عقیق بھی ہاتھ میں پہنے گا تو اُس کے لئے بہتری ہوگی۔ اُس کی روزی فراخ ہوگی۔ بلاؤں سے بچے گا اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتا ہے اُن سب سے محفوظ رہے گا۔ خواہ شرّ بادشاہ ظالم ہو یا کچھ اور۔

- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو جناب امام محمد باقر -کے سامنے لے گئے کہ اُس کے بہت سے کوڑے لگے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو کوڑے نہ کھاتا۔

- دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جتنے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اُس ہاتھ سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔

- حدیث معتبر میں حضرت امام حسین -سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ -نے کوہِ طور پر خدائے تعالیٰ سے مناجات کیں تو زمین کی طرف ملاحظہ کیا حق تعالیٰ نے اُن کے چہرہ مبارک کے نُور سے عقیق کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذاتِ مقدس کی قسم ہے کہ میں آتشِ جہنم میں اُس ہاتھ کو عذاب نہ کروں گا جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ بشرطیکہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دوست بھی رکھتا ہو۔

- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جبرئیل -حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کیا یارسولؐ اللہ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو اور اُس کا نگینہ عقیق کا ہو۔ حضرت امیر المومنین ۔ نے پوچھا یا حضرت عقیق کونسا ہے؟ فرمایا وہ ایک پہاڑ ہے یمن میں جس نے خدا کی توحید کا، میری نبوت کا تمہاری اور تمہاری اولاد کی امامت کا اور تمہارے شیعوں کے لیے بہشت کا اور تمہارے دشمنوں کیلئے جہنم کا اقرار کیا ہے۔

O حضرت امیر المومنین ۔ سے منقول ہے کہ اُس شخص کی مجرد نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اُس شخص کی جماعت کی نماز سے بھی جس کے ہاتھ میں عقیق کے سوا اور رنگ کی انگوٹھی ہو چالیس درجے افضل ہے۔

O سلیمان اعمش سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق ۔ کی خدمت میں منصور عباسی کے مکان میں حاضر تھا۔ سپاہی ایک شخص کو جس کے کوڑے لگے تھے باہر لائے۔ حضرت نے فرمایا اے سلیمان دیکھنا اس کی انگوٹھی پر کونسا نگینہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ عقیق تو نہیں ہے۔ فرمایا اے سلیمان اگر عقیق کی انگوٹھی ہوتی تو یہ کوڑے نہ کھاتا میں نے عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا اے سلیمان عقیق کی انگوٹھی ہاتھ سے کٹنے سے بچاتی ہے۔ میں نے عرض کیا اور بھی ارشاد ہو۔ فرمایا اے سلیمان خدائے عزوجل اُس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اُس کی طرف دعا کے لئے پھیلا یا جائے میں نے عرض کیا ابھی تو سیری نہیں ہوئی۔ فرمایا مجھے تعجب ہے اُس ہاتھ سے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور سیم وزر سے خالی رہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور بھی ارشاد فرمایئے۔ فرمایا عقیق ہر بلا سے بچاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ میں اس حدیث کو آپ کے جد امجد حضرت حسین بن علی ۔ اور اُن کے والد ماجد حضرت امیر المومنین ۔ کے نام سے نقل کروں؟ فرمایا ہاں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگوٹھی پہن کر پڑھنا ہزار رکعتوں سے افضل ہے جو بے عقیق کے پڑھی جائیں۔

(۴)

یاقوت۔زبرجد اور زمرد کی فضیلت

○ تین معتبر حدیثوں میں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا ؑ سے منقول ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہے کہ یاقوت اور زبرجد کی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہننا سُنّت ہے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ زمرد کی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

○ دوسری حدیث میں جناب امام رضا ؑ سے زبرجد کی انگوٹھی کے لئے بھی یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں۔اور یہ بھی فرمایا کہ زمرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے فقیری [۱] امیری سے بدل جاتی ہے۔یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا کبھی فقیر [۲] نہ ہوگا۔

❀❀❀

(۵)

فیروزہ اور جزع یمانی کی فضیلت

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا حسن ابن علی ابن مہران سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں گیا۔اور حضرت کی انگشت مبارک میں ایک انگوٹھی دیکھی اُس پر فیروزے کا نگینہ تھا اور یہ نقش تھا۔"لِلّٰہِ الملکُ" میں نے عرض کیا کہ جناب امیر المومنین -کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اُس پر نقش تھا۔"لِلّٰہِ الملکُ" فرمایا تو اُسے پہچانتا ہے! میں نے عرض کیا نہیں۔فرمایا یہ وہی انگوٹھی ہے اور یہ نگینہ جبرئیلؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بہشت سے ہدیہ لائے تھے اور آنحضرتؐ نے یہ انگوٹھی حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو عنائت فرمائی تھی یہاں تک کہ درجہ بدرجہ ہم تک پہنچی۔

o حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جزعِ یمانی کی انگوٹھی پہننا مکروہ شیاطین سے بچاتا ہے۔

o جناب امام رضا -سے بقول حضرت امیر المومنین۔منقول ہے کہ ایک دن جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جزع یمانی کی انگوٹھی پہنے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ انگوٹھی مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھا کرو کہ جزع یمانی کے ساتھ نماز ستّر نمازوں کے برابر ہے۔یہ نگینہ تسبیح واستغفار پڑھتا رہتا ہے اور اس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔

o علی ابن محمد ضمیری کہتا ہے کہ میں نے جعفر محمود کی بیٹی سے شادی کی اور مجھے اُس سے بڑی محبت تھی مگر اُس سے اولاد نہ ہوتی تھی۔میں نے حضرت علی نقی -کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔حضرت متبسّم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی فیروزے کی لے اور اُس پر "رَبِّ لاتَذَرْنِیْ فَرْداً وَّانْتَ خَیْرُ الْوارِثِیْنَ" نقش کرالے۔تعمیل حکم کی برکت سے ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اُسی عورت سے لڑکا پیدا ہوا۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پروردگارِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگوٹھی ہو اور میرے آگے دعا کے لئے پھیلایا جائے مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے نا اُمید نہیں پھیرتا۔

❁❁❁

(٦)

دُرِّ نجف، بلور، حدید چینی و دیگر نگینوں کی فضیلت

○ بسند معتبر مفضل ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں دُرِّ نجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے گیا۔ حضرت نے فرمایا اے مُفَضّل اس نگینے کے دیکھنے سے مومنین و مومنات کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُن کی آنکھوں کا درد دُور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات پسند ہے کہ انگوٹھیاں اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اوّل یاقوت کی کہ وہ سب سے عُمدہ ہے۔ دوسری عقیق کی کہ وہ خدائے تعالیٰ اور ہم اہل بیتؑ کے لئے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔ تیسری فیروزہ کی کہ جو آنکھوں کو قوّت دیتا ہے سینے کو کشادہ کرتا ہے، دل کو تقوّت پہنچاتا ہے اور جب بندۂ مومن کسی کام کو جانے لگے اور اُس کو پہن کر جائے تو وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ چوتھی حدید چینی کی لیکن اس کے متعلق میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ اُسے ہر وقت پہنے رہے بلکہ اگر کسی شخص کے شر سے ڈرتا ہو اور اُس کی ملاقات کو جائے تو اُسے پہن کر جائے کہ اُس کے شر سے محفوظ رہے اور چونکہ حدید چینی شیطان کو دُور کرتا ہے اس واسطے اُس کا پاس رکھنا مناسب ہے۔ پانچویں اُس دُر کی جسے خدائے تعالیٰ نجف اشرف میں پیدا کرتا ہے جو شخص اُس کو ہاتھ میں پہنے تو خداوند عالم ہر نگاہ کے عوض میں جو اُس کی جائے زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اُس کے نامۂ عمل میں لکھے گا۔ اُس کا ثواب انبیا اور صالحین کے برابر ہو گا اور اگر خدائے تعالیٰ ہمارے شیعوں پر رحم نہ کرتا تو دُرِّ نجف کا ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمتیں رکھتا لیکن خدائے تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ نگینے سستے کر دیئے کہ امیر و غریب سب پہن سکیں۔ ابو طاہر کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت امام حسن عسکری -کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے جد امجد جناب امام جعفر صادق -کی ہے میں نے عرض کی تو آپ تو عقیق سُرخ سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتے۔ فرمایا ہاں اُس کی فضیلت زیادہ ہے۔ چنانچہ میرے والد بزرگوار نے خبر دی ہے کہ اوّل نگ جو حضرت آدم -نے پہنا وہ عقیق تھا۔ آنحضرتؐ نے عرشِ اعلیٰ پر نُور سے یہ لکھا ہوا دیکھا تھا:

اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَ مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُّهٗ بِاَخِیْهِ عَلِیٍّ

وَنَصَرْتُهٗ بِهٖ وَبِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

ترجمہ: میں خداہوں میرے سوا کوئی معبود یکتا نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری مخلوق میں سے میرے برگزیدہ ہیں جن کی تائید وامداد میں نے علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کے ذریعے سے کی ہے۔

جب اُن سے ترک اَوْلیٰ ہوا یعنی اُس درخت کا پھل کھالیا جس سے خدائے تعالیٰ نے منع فرمایا تھا اور زمین پر بھیجے گئے تو ان اسمائے مبارک کے توسُّل سے خدا سے دعا مانگی اور خدا نے دعا قبول فرمائی تو حضرت آدمؑ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی اور عقیق سُرخ کا نگینہ جس پر اسمائے مبارک کندہ تھے) جڑ کر داہنے ہاتھ میں پہن لی۔ چنانچہ یہی سُنّت قائم ہوگئی۔ اور اولادآدمؑ میں جتنے پرہیزگار ہیں سب اسی پر عمل کرتے ہیں۔

- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ بلور کا نگینہ بہت اچھا ہے۔
- حسین ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی -سے یہ سوال کیا کہ چاہِ زمزم میں سے جو سنگریز نکلتے ہیں اُن کی انگوٹھی پہننا اچھی ہے؟ فرمایا ہاں۔لیکن استنجے کے وقت اُتار لے اگر بائیں ہاتھ میں ہوتو۔

❁❁❁

(۷)

نگینے پر کیا کیا نقش کرنا مناسب ہے؟

O حسین ابنِ خالد نے جناب امام رضا -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آیا جائز ہے کہ کوئی شخص ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے ہو جس میں لا الہ الا اللہ نقش ہو اور استنجا کر لے۔ حضرت نے فرمایا میں یہ امر کسی کے لئے بہتر نہیں سمجھتا۔ پھر فرمایا حضرت آدمؑ کا نقش نگین تھا۔ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' جو بہشت سے ساتھ لائے تھے۔

O حضرت نوحؑ جب کشتی میں سوار ہوئے تو خدائے تعالیٰ نے وحی کی کہ اے نوحؑ اگر غرق ہونے سے ڈرتے ہو تو ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر دعا کرنا میں تم کو اور تمہارے ایماندار ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچا لوں گا۔ کشتی چلی جاتی تھی کہ ایک روز تیز ہوا چلی اور حضرت نوحؑ کو غرق ہونے کا خوف ہوا اور اس بات کا بھی موقع نہ تھا کہ ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے اس سبب سے میریانی زبان میں یہ کہا: ''اے ہیلوا یا الفا الفا یا باریا تقن'' طوفان جاتا رہا اور کشتی ٹھیک چلنے لگی۔ حضرت نوحؑ نے چاہا کہ جن کلمات سے مجھ کو نجات ملی ہے کہ وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں پس اس اک عربی ترجمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْفَ مَرَّۃٍ یَارَبِّ اَصْلِحْنِیْ۔ (اے میرے پروردگار میں ہزار مرتبہ کہتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے تو میری حالت کی درستی فرما اور صلاحیت عطا کر۔) اپنی انگوٹھی پر نقش کر لیا۔

O جب حضرت ابراہیم - کو آگ میں ڈالنے کے لئے منجنیق میں بٹھایا تو جبرئیل -کو غصّہ آیا۔ حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ تجھے غصّہ کیوں آیا؟ عرض کیا اے پروردگار! ابراہیمؑ تیرا جلیل ہے اور اُس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو تیری وحدانیت کا قائل ہو اور تُو نے اپنے اور اُس کے دشمن کو اُس پر مسلّط کر دیا ہے۔
پروردگار کی جانب سے وحی ہوئی کہ خاموش رہ معاملات میں جلدی وہ شخص کرتا ہے جو تیرے مانند بندۂ عاجز ہو اور جس کو وقت کے ہاتھ سے نِکل جانے کا خوف ہو۔ ابراہیمؑ ہمارا بندہ ہے ہم جب چاہیں اسے چھڑا سکتے ہیں جبرئیلؑ نے اُدھر سے مطمئن ہو کر ابراہیم -کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا کہ آپ کو کچھ احتیاج ہے؟ فرمایا مگر تم

سے نہیں اُسی وقت حق تعالیٰ نے زمرد کی انگوٹھی اُن کے لئے بھیجی جس پر یہ چھ کلمے نقش تھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اَسْنَدْتُّ ظَھْرِیْ اِلَی اللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ سوائے وسیلۂ خدا کے کسی شے میں کوئی قدرت وقوت نہیں ہے۔ میں نے اپنا کاروبار خدا کے سپرد کر دیا ہے میرا تکیہ و توکل خدا ہی پر ہے۔ اللہ میرے لئے کافی ہے۔

اور وحی فرمائی کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو کہ آگ تم پر سرد ہو جائے گی اور اُس کی سردی بھی ایذا نہ دے گی۔

- حضرت موسیٰ -کا نقش نگیں یہ دو کلمے تھے جو توریت سے لئے گئے تھے۔

اِصْبِرْ تُوْجَرْ اُصْدُقْ تُنْجَ (صبر کر اجر پائے گا سچ بول نجات ملے گی)

- حضرت سلیمان - کا نقش نگین تھا: سُبْحَانَہٗ مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ بِکَلِمَاتِہٖ

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے جنّات کی زبان اپنے کلمات سے بند کر دی ہے۔

- حضرت عیسیٰ -نے نقش نگیں یہ دو کلمے تھے جو انجیل سے لئے گئے تھے:

طُوْبٰی لِعَبْدٍ ذُکِرَ اللّٰہُ مِنْ اَجْلِہٖ وَوَیْلٌ لِّعَبْدٍ نُسِیَ اللّٰہُ مِنْ اَجْلِہٖ

ترجمہ: خوشحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے لوگ خدا کو یاد کریں اور بدحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے لوگ خدا کو بھول جائیں۔

- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقش نگیں تھا: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

- جناب امیر- کا نقش نگیں تھا ”لِلّٰہِ الْمُلْکُ“ (حقیقی سلطنت خدا کی ہے۔)
- حضرت امام حسن - کا نقش نگیں تھا: ”اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ“ (وہ حقیقی غلبہ خدا کا ہے۔)
- حضرت امام حسین -کا نقش نگیں تھا: ”اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ“ (ذرا شک نہیں کہ خدا اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔)
- حضرت علی ابن الحسین اور حضرت امام محمد باقر☆ جناب امام حسین -کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

O حضرت امام جعفر صادق -کا نقش نگین تھا: "اَللّٰہُ وَلِیِّیۡ وَ عِصۡمَتِیۡ مِنۡ خَلۡقِہٖ"

ترجمہ: اللہ میرا مالک ہے اور وہی اپنی مخلوقات سے مجھے بچانے والا ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - کا نقش نگیں تھا: "حَسۡبِیَ اللّٰہُ" (اللہ میرے لئے کافی ہے۔)

یہاں تک بیان فرما کر حضرت امام رضا -نے اپنا ہاتھ بڑھا کر دکھایا تو وہ جناب اپنے والد ماجد کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقش نگیں تھا: "مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ" اور جناب امیر -کا نقشِ نگیں "للہ الملک" اور حضرت امام محمد باقر -کا "العزۃ للہ"

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ بعض لوگوں نے اُن حضرتؑ سے پوچھا کہ آیا اپنے اور اپنے باپ کے نام کے سوا نگینے پر کچھ اور نقش کرنا مکروہ ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ میری انگشتری کا نقشِ نگیں ہے: اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ (اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے) اور میرے والد کا نقشِ نگیں تھا: "اَلۡعِزَّۃُ لِلّٰہِ" اور جناب امام زین العابدین -کا نقشِ نگیں تھا: "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡعَلِیِّ"۔ (سب تعریف خدائے برتر کی ہے) اور حضرات حسنین☆ کا نقشِ نگیں: "حَسۡبِیَ اللّٰہُ"۔ اور جناب امیر المومنین۔ کا نقشِ نگیں "لِلّٰہِ الۡمُلۡکُ"۔

O دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کا نقش نگیں یہ کلمات تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ ثِقَتِیۡ فَقِنِیۡ شَرَّ خَلۡقِكَ

ترجمہ: یا اللہ میرا بھروسہ تجھ پر ہے تو ہی مجھے اپنی مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کا نقشِ نگیں تھا: حَسۡبِیَ اللّٰہُ اور اس کے نیچے پھول بنا تھا اور اُوپر ہلال۔

O دوسری حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -کا نقشِ نگیں تھا:

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ: جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، سوائے خدا کے اور کسی میں قوت نہیں ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین -کا نقشِ نگیں تھا:

خَزِیٌّ وَّشَقِیٌّ قَاتِلُ حُسَیۡنِ بۡنِ عَلِیٍّ

ترجمہ: حسین ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بدبخت ہے۔

○ عبداللہ ابن سنان کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری مبارک مجھے دکھائی اُس کا نگینہ سیاہ تھا جس پر دو سطروں میں یہ لکھا تھا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اُن پر اور اُن کی اولاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔

○ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی پر کسی جانور کی تصویر نقش کرنے کو منع فرمایا ہے۔

○ جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ہر شخص کی عقل کا تین چیزوں سے امتحان لیا جا سکتا ہے۔ اوّل اُس کی ریش سے۔ دوسرے اُس کی انگوٹھی کے نقش سے تیسرے نگینہ سے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نقش کرے فقر وفاقہ کی شدت سے محفوظ رہے گا۔

ترجمہ: جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے خدا کے کسی میں قدرت نہیں میں خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

○ حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر -کا نقش نگیں تھا:

ظَنِّیْ بِاللّٰہِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ وَبِالْوَصِیِّ ذِی الْمِنَنِ وَبِالْحُسَیْنِ وَالْحَسَنِ

ترجمہ: میرا گمان خدائے برحق اور اس رسولِ امینؐ اور رسولِ خداؐ کے جانشین باکرم اور حسینن ☆ کے بارے میں نیک ہی نیک ہے۔

○ دوسری روایت میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین -کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُس پر نقش تھا:

"نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ" (اللہ سب سے بہتر قدرت رکھنے والا ہے)

○ بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت امیر المومنین کا نقش نگیں "الملک اللہ" تھا۔

○ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت کی انگوٹھی صاف اور سفید حدید چینی کی تھی اور یہ چند کلمات سات سطروں میں اُس پر نقش تھے اور لڑائیوں اور سختیوں کے وقت اُس کو پہنا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَعْدَدْتُ لِکُلِّ ہَوْلٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِکُلِّ کَرْبٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وَلِكُلِّ مُصِيبَةٍ حَسْبِيَ اللهُ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ صَغِيرَةٍ اَوْ كَبِيرَةٍ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ قَدِحٍ مَاشَآءَ اللهُ وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ مُتَجَدِّدَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ نِعَمِ اللهِ فَمِنَ اللهِ

ترجمہ: (پہلی سطر میں) میں ہر خوف وخطر کے لیے کلمۂ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوں (دوسری سطر میں) اور ہر رنج کے لیے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور (تیسری سطر میں) ہر آنے والی مصیبت کے لیے حسبی اللہ۔ اور (چوتھی سطر میں) ہر چھوٹے بڑے گناہ کے لیے استغفر اللہ۔ اور (پانچویں سطر میں) ہر جگہ چھید نے والے آئندہ وگزشتہ فکر کے لیے ماشاء اللہ اور (چھٹی سطر میں) ہر نئی نعمت کے لیے الحمد للہ، (ساتویں سطر میں) اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں علی ابن ابی طالبؑ کو ملی ہیں یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔

O اسمٰعیل ابن موسیٰؑ سے منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق -کی انگوٹھی بالکل چاندی کی تھی اور اُس پر یہ نقش تھا:

يَا ثِقَتِيْ قِنِيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ

ترجمہ: اے میرے پناہ دینے والے مجھے اپنی تمام مخلوقات کے شر سے محفوظ رکھ۔

O جناب امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر قرآن شریف کی کوئی آیت نقش کر لے وہ بخشا جائے گا۔

O ابنِ طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت ذیل صافی خادم حضرت امام علی نقی -کی زبانی قسم ابن علی سے نقل کی ہے کہ میں نے اُن حضرت سے اُن کے جدّ امجد جناب امام رضا -کی زیارت کے لیے جانے کی رُخصت مانگی۔ فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی لیتے جاؤ جس کا نگینہ زرد ہو۔ اور ایک طرف "مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اور دُوسری طرف "مُحَمَّدٌ وَّعَلِيٌّ" نقش ہو۔ اس انگوٹھی کے پاس ہونے سے چوروں اور رہزنوں اور دشمنوں کے شر سے توامان پالے گا سلامت رہے گا بلکہ ایمان کے ساتھ واپس لوٹے گا۔ صافی کہتا ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بموجب انگشتری ڈھونڈ کر لا یا۔ حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے صافی! میں نے عرض کی حضور! فرمایا: فیروزہ کی انگوٹھی بھی لیتا جا کہ طوس اور نیشا پور کے درمیان تجھے ایک شیر ملے گا جو قافلے کو روک لے گا تو اُس کے سامنے جا کر یہ انگوٹھی دکھا دینا اور کہنا کہ میرے مولا کا حکم ہے کہ راستہ چھوڑ دے۔

اس فیروزے کے ایک طرف "للہ الملک" نقش ہونا چاہئے اور دوسری طرف "اَلْمُلْكُ الْوَاحِدِ

الْقَهَّارِ" (سلطنت خدائے واحد وقہار کی ہے) کیونکہ جناب امیر المومنین -کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اُس پر "للہ الملک" نقش تھا اور جب خلافت ظاہری اُن حضرت کو حاصل ہوگئی تو آپ نے "اَلْمُلْکُ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" نقش کرالیا ایسا نگینہ درندے سے محفوظ رکھتا ہے اور لڑائیوں میں فتح وظفر کا باعث ہوتا ہے۔

صافی کہتا ہے کہ میں سفر میں گیا اور واللہ جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ملا میں نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کیا شیر چلا گیا۔ زیارت سے واپس آکر میں نے تمام ماجرا حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ فرمایا ایک بات تُو نے بیان میں چھوڑ دی اگر تُو کہے تو میں بیان کردوں۔ میں نے عرض کی یا مولا شاید میں بھول گیا ہوں۔ فرمایا کہ ایک رات طوس میں جناب امام رضا -کے روضے کے قریب تُو سورہا تھا۔ جنوں کا ایک گروہ قبر منور کی زیارت کے لیے آیا تھا اُنہوں نے نگینہ تیرے ہاتھ میں دیکھا کر اُس پر نقش پڑھا اور تیری انگوٹھی ہاتھ سے نکال کر اپنے بیمار کے لیے لے گئے اُسے پانی میں ڈالا وہ پانی بیمار کو پلایا اُس بیمار کو شفا ہوگئی پھر انگوٹھی واپس لائے اور بجائے داہنے ہاتھ کے تیرے بائیں ہاتھ میں پہنا گئے۔ بیدار ہوکر تجھے بڑا تعجب ہوا اس کی کوئی وجہ تُو مجھے معلوم نہ ہوئی مگر سرہانے ایک یاقوت ملا جواب تک تیرے پاس ہے۔ اُسے بازار میں لے جا اسی ۸۰ اشرفی کو بکے گا۔ یہ یاقوت وہ جن تیرے لیے ہدیۃً لائے تھے۔ صافی کہتا ہے کہ میں وہ یاقوت بازار میں لے گیا اور اسی ۸۰ اشرفی کو فروخت کرلیا۔

O سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق - کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے خائف ہوں دشمنوں نے اُسے میرے برخلاف بھڑکا دیا ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں قتل نہ کردے۔ حضرت نے فرمایا تو حدید چینی کی ایک انگوٹھی بنوالے اور نگینے کے ایک طرف تین سطروں میں کلمات ذیل کندہ کرالے پہلی سطر میں ۱؂ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ دوسری سطر میں ۲؂ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ تیسری سطر میں ۳؂ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اور نگینے کی پشت پر دو سطروں میں کندہ کرالے۔ پہلی سطر میں ۴؂ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ دوسری سطر میں ۵؂ اِنِّیْ وَاثِقٌ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور نگینے کے کندوں پر گرداگرد ۶؂ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا کُھدوالے۔ یہ انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے ہر مشکل آسان ہوجائے گی بالخصوص خوف ظالم۔ اس کے باندھنے سے عورتوں کو وضع حمل کی تکلیف آسان ہوگی اور نظر بد کا اثر نہ ہوگا۔ اِس نگینے کی حفاظت ضروری ہے۔ نجاست اس پر نہ لگنے پائے۔ حمام اور بیت الخلاء (لیٹرین) میں اس کو نہ لے جائے کیونکہ اس میں اَسرارِ خدا ہیں اور شیعیان اہلبیت جو اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہیں اُن کو لازم ہے کہ اس انگوٹھی

کو اپنی جان کے برابر رکھیں۔اپنے دشمنوں سے چھپائیں اور اسرار سوائے معتمد اور معتبر آدمیوں کے کسی کو نہ بتائیں۔راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا۔اور اسی طرح پایا۔تعویذ مذکور کی صورت درج نوٹ ہے۔

نوٹ: یہ چاروں کلمے جو نقش رو کے گرداگرد لکھے ہیں نگینے کی دبازت (مٹاپے) پر نقش کیے جائیں۔

O حضرت امام محمد باقر -سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ علی الصبح بیدار ہوتے ہی پہلے اس سے کہ کسی طرف دیکھے اُس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پھیر کر دیکھے اور سورۂ اِنّا انزلناہُ اور یہ دعا پڑھے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِیَتِہِمْ وَظَاهِرِ هِمْ وَبَاطِنِہِمْ وَاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِهِمْ

ترجمہ: میں خدائے یکتا پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایمان لایا ہوں اور جبت و طاغوت (جبت سے مراد ساتر اور جادوگر ہے، طاغوت سے مراد شیطان ہے) کا منکر ہوں اور آلِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوّل وآخر۔ظاہر و باطن سب پر ایمان لایا ہوں (خواہ اُن کی امامت کا اعلان ہوا ہو یا غیبت رہی ہو۔

تو پروردگار عالم اُسے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ آسمان سے نازلہونے والی ہوں یا زمین سے صعود کرنے والی یا زمین کے اندر سما جانے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی اور وہ شخص شام تک خدا اور خدا کے دوستوں کے حفظ و حمایت میں رہے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی بنوائے اور اُس کے نگینے پر مُحَمَّدٌ نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ کندہ کرالے خدا اُس کو بُری موت سے بچائے گا اور اُس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

❁❁❁

(۸)

سونے اور چاندی کا زیور پہننا اور عورتوں اور بچّوں کو پہنانا

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ آیا نابالغ بچوں کو سونے کا زیور پہننا جائز ہے؟ فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین -اپنی عورتوں اور بچوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہنایا کرتے تھے۔

O دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے بعینہٖ یہی بات اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر -کی نسبت ارشاد فرمائی تھی۔

O تیسری حدیث صحیح میں عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانے کی نسبت خود ارشاد فرمایا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

O ایک معتبر حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار کے میان کا سرا اور قبضہ چاندی کا تھا اور میان کے وسط میں بھی چاندی کے حلقے پڑے ہوئے تھے اور آنحضرت کی زرّہ مبارک میں بھی چاندی کے دو حلقے آگے کی جانب اور دو ۲ پسِ پشت تھے۔

O جناب امام رضا -سے منقول ہے کہ جبرئیل امین جو ذوالفقار جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے لائے تھے اُس کا میان وقبضہ وغیرہ نقرئی کام سے آراستہ تھا۔

O حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ چاندی سونے سے تلوار کو مزّین کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمشیر مُبارک کا کُل زیور چاندی کا تھا کیا قبضہ اور کیا سرا۔

O ایک معتبر حدیث میں فرمایا ہے کہ قرآن مجید اور تلوار کو سونے چاندی سے آراستہ کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

O بسند معتبر حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ عورتوں کو ہمیشہ زیور پہننا چاہئے۔

O حدیث معتبر میں فضل ابن یسار سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق ؑ سے دریافت کیا کہ جس کرسی پر سونا چڑھا ہوا ُسے گھر میں رکھ سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا اگر سونا ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ ہاں اگر سونے کا ملمّع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

O دُوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیور سے خالی رکھنا مناسب نہیں ہے کم سے کم گلے میں ایک گلوبند ہی ہو اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ اُن کے ہاتھ مہندی سے خالی رہیں خواہ کیسی ہی بڑھیا ہوں۔

O معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا جائز نہیں ہے۔ نیز یہ ہے کہ مرد سونے کے زیور سے اجتناب کریں حتیٰ کہ تلوار اور قرآن مجید پر بھی نہ چڑھائیں۔

❁❁❁

(۹)

سُرمہ لگانے کے آدابُ

O حدیث معتبر میں جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ سوتے وقت طاق [1] سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

O حدیث معتبر میں حسن بن جُھیم سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب امام رضا -کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے لوہے کی سلائی اور ہڈی کی سُرمہ دانی دکھا کر فرمایا یہ حضرت امام موسیٰ کاظم -کی ہے تُو اس سلائی سے سُرمہ لگا لے۔ چنانچہ میں ارشاد بجالایا۔

O بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ رات کو سُرمہ لگانا باعث منفعت ہے اور دن میں موجب زینت۔

O دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہوجاتی ہیں۔

O بسند واثق جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ لگانے سے نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں۔ بینائی تیز ہوتی ہے اور سجدے کو طول دینے میں مدد ملتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ آنکھوں کو جلا دیتا ہے۔ پلکیں پیدا کرتا ہے اور آنکھوں سے پانی بہنے کو دُور کرتا ہے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ سُرمہ لگانے سے قوّتِ مردی بڑھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ہر رات کو ایسا سُرمہ لگا تا رہے جس میں مشک نہ ہو تو اُس کی آنکھوں میں کبھی پانی نہ اُترے گا۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ سونے سے پہلے چار سلائیاں داہنی

آنکھ میں اور بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے۔

O حدیث معتبر میں حضرت صادق -سے منقول ہے کہ چار چیزوں سے چہرے پر رونق آتی ہے۔صورتِ خوب۔آبِ جاری۔سبزہ زار۔جاگنے میں تو ان تین چیزوں کے دیکھنے سے اور سوتے وقت سُرمہ لگانے سے۔

O جناب امام رضا -سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہواُسے لازم ہے کہ سُرمہ لگایا کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سوتے وقت سُرمہ لگانے سے آنکھوں میں پانی نہیں اُترتا۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جس شخص کی بینائی ضعیف ہوگئی ہواُسے لازم ہے کہ سوتے وقت چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تین ۳ سلائیاں داہنی آنکھ میں اور دو ۲ بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ تمہیں مسواک کرنا لازم ہے کہ اس سے آنکھوں میں جلا ہوتی ہے۔اور اسی طرح سُرمہ لگنا ضروری ہے کہ اس سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے کیونکہ مسواک سے بلغم خارج ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کی طرف کا زائد پانی نکل جاتا ہے۔اسی سبب سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور سُرمہ لگانے سے آنکھوں کا فضول پانی رُکتا ہے اور مُنہ کے راستے سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

O فقہ الرضا -میں منقول ہے کہ جب سُرمہ لگانے کا ارادہ کرے تو سلائی داہنے ہاتھ میں لے کر سُرمہ دانی میں ڈالے اور بسم اللہ کہے اور جب آنکھ میں سلائی لگانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْ فِیْہِ نُوْرًا اَبْصُرُبِہٖ حَقَّكَ وَاھْدِنِیْ اِلٰی صِرَاطِ الْحَقِّ وَاَرْشِدْنِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ عَلٰی دُنْیَاۤ وَاٰخِرَتِیْ

ترجمہ: یا اللہ میری آنکھیں نورانی کر بلکہ اُن میں ایسا نُور عطا فرما کہ مجھے تیرا حق نظر

آئے، مجھے راہِ حق کی ہدایت فرما اور نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ یا اللہ دُنیا و آخرت دونوں میں میرے لیے نور و روشنی ہو۔

O مکارم الاخلاق میں روایت ہے کہ سُرمہ لگانے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ

ترجمہ: یا اللہ میں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درُود بھیج۔ میری آنکھوں کی روشنی بڑھا دے۔ معاملات دینی میں میری واقفیت زیادہ کر۔ میرے دل میں یقین پیدا ہو۔ میرے عمل میں خلوص۔ میرے نفس میں سلامت روی۔ میرے رزق میں وسعت اور جب تک میری جان میں جان ہے تیری نعمتوں کے شکر سے رطب اللسان رہوں۔

❁❁❁

(۱۰)

آئینہ دیکھنے کے آداب

○ بسند معتبر حضرت صادق ؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جوان آئینہ زیادہ دیکھے اور بسبب اُس خوبصورتی کے جو خدا نے اُس کو عطا فرمائی ہے اور اُس میں کوئی عیب پیدا نہیں کیا خدا کی حمد زیادہ کرے تو خداوند عالم اُس کے لیے بہشت واجب کرتا ہے۔

○ بعض روایات میں مذکور ہے کہ جنار سولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئینہ دیکھتے جاتے تھے اور سَر مبارک کے بالوں میں اور ریش مقدس میں کنگھا کرتے جاتے تھے اور اپنی ازواج واصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ زینت کرو کیونکہ خدا اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس کا بندہ اپنے برادرانِ ایمانی سے ملے اور اُن کے لیے زینت کرے اور ہر وقت اپنے آپ کو مزّین رکھے۔

○ حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص آئینہ دیکھے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَصَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَاَذَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَاَکْرَمَنِیْ بِالْاِسْلَامِ

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لیے زیبا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری خلقت بہتر سے بہتر کی۔ اُس نے میری صورت ایسی قرار دی کہ اس سے بہتر یہ صورت ہو نہیں سکتی تھی۔ اُس نے مجھے اُن چیزوں سے مزّین فرمایا کہ میرے سوا اور کسی میں وہ چیزیں ہوتیں تو وہ موجب عیب قرار پاتیں اور پھر اُس نے مجھے اسلام کی عزأت بخشی۔

○ فقہ الرضا وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب کوئی آئینہ دیکھے مناسب ہے یہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لے کر بسم اللہ پڑھے اور جس وقت آئینے پر نظر پڑے داہنا ہاتھ پیشانی سے ٹھوڑی تک پھیرے اور ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر آئینہ دیکھے اور دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ بَشَرًا سَرِیًّا وَزَیَّنَنِیْ وَلَمْ یُشَیِّنِیْ وَّ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَمَنَّ عَلَیَّ بِالْاِسْلَامِ وَرَضِیَهٗ لِیْ دِیْنًا

ترجمہ: ہر طرح کی تعریف اُس خدا کے لیے زیبا ہے جس نے مجھے سڈول آدمی بنایا۔ جمال عطا فرمایا۔ ہر قسم کے عیب سے مبّرا رکھا۔ اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت دی اسلام سے مجھ پر احسان خاص کیا اور میرے لیے اسلام ہی کو دین پسند فرمایا۔

پھر آئینہ ہاتھ سے رکھ دے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُغَيِّرْ مَا بِنَا مِنْ نِعَمِكَ وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ

ترجمہ: یااللہ جو نعمتیں تُو نے مجھے عطا فرمائی ہیں اُن میں تغیر و تبدل نہ فرمائیو اور مجھے اپنی نعمتوں کے شُکر کرنے والوں میں اور اپنے احسانات کے ذکر کرنے والوں میں محشور کیجیو۔

O دوسری روایت میں ہے کہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لے کر مُنہ دیکھو اور یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْسَنَ وَاَكْمَلَ خِلْقِيْ وَحَسَّنَ خُلُقِيْ وَخَلَقَنِيْ سَوِيًّا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ زَيَّنَ مِنِّيْ مَا اَشَانَ مِنْ غَيْرِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ وَجَمِّلْنِيْ فِيْ عُيُوْنِ بَرِيَّتِكَ وَارْزُقْنِي الْقَبُوْلَ وَالْمَهَابَةَ وَالرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: سب تعریف مخصوص اُس خدا کے لیے ہے جس نے میری خلقت خوبصورت اور کامل بنائی مجھے خلق حسن عطا فرمایا۔ مجھے سڈول بنایا اور مجھے بد بخت اور ظالم نہیں بنایا۔ سب تعریف اُس خدا کے لیے ہے جس نے میرے لیے وہ چیزیں زینت قرار دیں جو میرے غیر کے لیے عیب ہیں۔ یااللہ جیسے تُو نے میری صورت پاکیزہ بنائی ہے پس اُسی طرح محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر دُرود نازل فرما اور میری سیرت بھی ویسی ہی پاکیزہ بنادے۔ مجھ پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرما۔ مجھے اپنی مخلوق کی نظروں میں عزّت اور زینت بخش اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے قبولیت مہابت اور رافت اور رحمت عنایت فرما۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی ؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ جب تم آئینہ دیکھو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ وَرِزْقِيْ

ترجمہ: یا اللہ جیسے تُو نے میری صورت خوبصورت بنائی ہے ویسی ہی میری سیرت اور چیزیں جو تُو نے عطا کی ہیں وہ بھی عمدہ بنا دے۔

❁❁❁

(۱۱)

عورتوں اور مردوں کے لیے خضاب کرنے کی فضیلت

○ مردوں کے لیے سر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا مسنون ہے اور عورتوں کے لیے سر کے بالوں کا خضاب اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا۔

○ مردوں کے لیے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا مکروہ ہے مگر بسند معتبر جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سُنت ہیں۔ ۱۔ خوشبو لگانا، ۲۔ گھر داری، ۳۔ مسواک کرنا، ۴۔ مہندی کا خضاب کرنا۔

○ دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ایک درہم جو خضاب میں خرچ ہو اُن ہزار درہموں سے بہتر ہے جو خدا کی راہ میں (اور طرح) صرف کئے جائیں۔

○ خضاب کے چودہ فائدے ہیں: ۱۔ کانوں کا گنگ پنا دُور ہوتا ہے، ۲۔ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے، ۳۔ ناک کی خشکی رفع ہوتی ہے، ۴۔ مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے، ۵۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں، ۶۔ بغلوں کی بدبو دُور ہوتی ہے، ۷۔ وسوسۂ شیطانی گھٹ جاتا ہے، ۸۔ فرشتوں کی خوشنودی کا باعث ہے، ۹۔ مومن خوش ہوتے ہیں، ۱۰۔ کافر جلتے ہیں، ۱۱۔ سنگھار کا سنگھار ہے، ۱۲۔ اور خوشبو کی خوشبو، ۱۳۔ قبر کے عذاب سے خلاصی کا موجب ہے، اور ۱۴ منکر ونکیر کے شرمانے کا باعث۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے سفید بالوں کو رنگ لو اور یہودیوں کی شبیہ مت بنو۔

○ حسن ابن جھیم کہتے ہیں کہ میں جناب امام رضا ؑ کی خدمت میں گیا دیکھا کہ اُن حضرت نے اپنی ریش مبارک خضاب سے سیاہ رنگی ہے۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ خضاب کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے بالخصوص مرد کا ڈاڑھی کو سیاہ رنگنا عورتوں کی زیادہ عفت کا باعث ہے۔ بہت سی عورتیں صرف اس سبب سے عفت سے دست بردار ہو جاتی ہیں کہ اُن کے شوہر خضاب وغیرہ سے اُن کے لیے زینت نہیں کرتے۔ میں عرض کی کہ ہم نے تو یہ سُنا ہے کہ حنا (مہندی) سے بال سفید ہو جاتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بغیر حنا کے خود بخود جلد سفید ہوتے ہیں۔

O ایک حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا آنحضرتؐ نے دیکھا کہ اُس کی ڈاڑھی میں چند بال سفید ہیں فرمایا کہ یہ سفید بال تو نُور ہیں۔ پھر فرمایا کہ اہل اسلام میں سے کسی شخص کی ڈارھی میں ایک بال بھی سفید ہو تو وہ قیامت کے دن اُس کے لیے ایک نُور ہو گا۔

O پھر وہ شخص حنا سے خضاب کر کے آنحضرتؐ کے پاس آیا تو ارشاد فرمایا کہ اب نُور کا نُور ہے اور اسلام کا اسلام۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور سیاہ خضاب کر کے آیا تو حضرت نے فرمایا کہ اب نُور بھی ہے اور اسلام بھی ایمان بھی ہے بیویوں کی محبت کی زیادتی کا سبب بھی اور کافروں کے ڈرانے اور اُن کو کوفزدہ کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک گروہ جناب امام حسین ۔کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ اُن حضرت نے سیاہ خضاب کیا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت سے کچھ سوال کیا۔آپ نے ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غزوے میں مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ سیاہ خضاب کیا کریں تا کہ کافروں پر غالب رہیں۔

O حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق ۔سے دریافت کیا کہ آیا سَر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا سُنّت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔مگر جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ اس سبب سے خضاب نہیں فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ تمہاری ڈاڑھی کے بال تمہارے سَر کے خون سے خضاب ہوں گے۔آپ اُسی خضاب کے منتظر رہے۔مگر حضرت امام حسین ۔اور حضرت امام محمد باقر ۔دونوں خضاب کیا کرتے تھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ۔نے فرمایا کہ میں خضاب اس سبب سے نہیں کرتا ہوں کہ اب تک جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصیبت کا سوگوار ہوں۔

O اکثر احادیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ۔سے نے ایک شخص کو حمام سے نکلتے دیکھا جس کے ہاتھوں میں مہندی لگی تھی۔حضرت نے ارشاد فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ خدا تجھے اسی طرح محشور کرے عرض کی نہیں۔لیکن واللہ میں نے حدیث سے سُنا ہے کہ جو شخص حمام میں جائے لازم ہے کہ حمام میں جانے کی کوئی علامت اُس میں پائی جائے اور میں نے اُسے اپنے نزدیک حِنا سمجھا ہے۔حضرت نے فرمایا تُو نے غلط سمجھا۔اُس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص حمام میں جا کر صحیح وسالم چلا آئے تو دو رکعت نماز اُس نعمت کے شکرانے کی پڑھے یہ حمام میں ہو آنے کی علامت ہے۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے ارشاد فرمایا کہ جو جو بد علامتیں آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بنی عباس کے مَردوں میں عورتوں کی باتیں پائیں جائیں گی۔یعنی وہ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگایا کریں گے اور عورتوں کی طرح پونی لگایا کریں گے۔

O حدیث معتبر میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ حمام میں خلوق[1] ہاتھ پاؤں میں مَلنے کا کچھ حرج نہیں بشرطیکہ کسی دوا کے سبب سے جو بدبو ہاتھ پاؤں میں رہ گئی ہو اُس کے دفعیہ کے لیے مَلا جائے مگر اس کو ہمیشہ اس کو ہمیشہ استعمال نہ کیا جائے۔

O دوسری حدیث میں ابی الصّباح سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر -کے دستِ مبارک میں حنا کا اثر دیکھا یعنی ایسا ہلکا رنگ جو کسی دوا لگانے کے بعد مہندی ملنے سے رہ جاتا ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عورت کا ہاتھ رنگ سے خالی نہ رہنا چاہئے خواہ وہ بُڑھیا ہی کیوں نہ ہو اور رنگ خواہ مہندی ہی کا ہو۔

O یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم دیا ہے خواہ سُہاگن ہوں یا بیوائیں۔سہاگنوں کو مناسب ہے کہ خاوندوں کے لیے زینت کرنے کی نیت سے لگائیں اور بیوائیں اس نیت سے کہ اُن کے ہاتھ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ رہیں۔

❁❁❁

(۱۲)

خضاب کی کیفیت اور اُس کے آدابُ

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ بوڑھے آدمی کے لیے وسمہ کے خضاب کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

○ حدیث صحیح اور موثق میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ وسمہ کے خضاب سے میرے دانتوں کو صدمہ پہنچا۔

○ کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت حضرت امام حسین -شہید ہوئے تو حضرت کی ریش مبارک پر وسمے کا خضاب تھا۔

○ حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ وسمے کا خضاب کرنے سے بیویوں کا اُنس بڑھتا ہے اور کافروں کے دلوں میں ہیبت بیٹھتی ہے۔

○ انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حِنا کا خضاب کرنے سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مگر بالوں کی سفیدی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حِنا کے خضاب سے بدبو زائل ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جس عورت کے مخصوص دن رُک گئے ہوں حِنا کا خضاب کرنے سے ٹھیک ہو جائیں گے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام حسین -اور حضرت امام محمد باقر -حِنا اور وسمے کا خضاب ملا کر لگایا کرتے تھے۔

○ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر خضاب سیاہ رنگ ہے۔

○ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی کہ اپنے سر کے بالوں کو خضاب کے ذریعے سے سیاہ رکھیں۔

O علماء کے جو اقوال ہیں اُن کو جاننا بھی ضروری ہے۔ مثلاً جنب کے لیے خضاب کرنا مکروہ ہے۔ اس طرح خضاب باندھے ہوئے جنب کرنا مکروہ ہے۔ مگر بعض معتبر اخبار سے ثابت ہے کہ جب حِنا اپنا رنگ دے چکے تو اُس کے بعد جنب ہونے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ نیز ایام خاص میں خواتین کو خضاب کرنا مکروہ ہے۔

❁❁❁

تیسرا باب

کھانے پینے کے آدابُ

(۱)

اُن برتنوں میں جن کو کھانے پینے و دیگر کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں اور اُن کا بیان جن کی ممانعت ہے

O سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور کھانے پینے کے سوا اور کاموں میں استعمال کرنے کی نسبت بھی اختلاف ہے مگر پرہیز کیا جائے۔ آرائش کے طور پر بھی اس قسم کے برتن رکھنے سے اجتناب بہتر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ''سونے چاندی کے برتنوں میں جو کھانا ڈالا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے اگر چہ اُس کھانے کو دُوسرے برتن میں پھر اُلٹ لیں۔'' اس قول کی دلیل تو نہیں مگر اجتناب بہتر ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے برتنوں سے وضو کرنا باطل ہے۔

سُرمہ دانی۔ عطردان۔ اگردان۔ چلم اور قندیلیں (جو دو طرفہ کھلی ہوتی ہیں مشاہدہ مشرفہ [۱] میں لٹکائی جاتی ہیں) قرآن مجید اور دعاؤں کے رکھنے کا خانہ۔ آئینہ وغیرہ رکھنے کے خانے بلکہ یہاں تک عصا اور قلم بھی سونے چاندی کے ہونے میں اختلاف ہے اور احتیاط یہی ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کرے گو میرے نزدیک اِن کی حرمت ثابت نہیں۔ نیز سونے چاندی کی مہنال [۲] سے تو پرہیز ہونا چاہئے۔

جن برتنوں پر سونے چاندی کا ملمّع ہو اُن میں کھانا پینا مکروہ ہے اور اگر کھائے تو بہتر یہ ہوگا کہ چاندی سونے کو مُنہ نہ لگے۔

O علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ سوائے اُس حیوان کے پوست یعنی کھال کے جو جیتے جی پاک ہو شرعی طریقہ سے حلال کیا جائے یا اُس پوست کے جو مسلمان سے لیا جائے اور کسی پوست کا استعمال جائز نہیں

ہے۔مُردہ جانور کا پوست اور ایسا پوست جو کہیں پڑا ہوا مل جائے گو اُس کی نسبت یہ گمان بھی ہو کہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے جیسے مسلمانوں کی مسجد میں جوتا پڑا ہوا پایا جائے۔اس کا استعمال بھی حرام ہے۔بعض کا قول ہے کہ مردہ جانور کے پوست کا استعمال ایسے کاموں میں چاہئے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو جیسے کھیتی کو پانی دینا۔جانوروں کو پانی پلانا وغیرہ۔یہ قول قوی تو نہیں مگر پھر بھی اجتناب میں احتیاط ہے۔اسی طرح بعض کے نزدیک اُس پوست کا استعمال جائز ہے جس کی نسبت یہ گمان ہو کہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبیحہ ہے یا مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے۔یہ بھی قوّت سے خالی نہیں ہے تاہم اجتناب میں احتیاط ہے۔

O اُس حیوان کا پوست جس کا گوشت نہ کھاتے ہوں مگر پاک ہونے کے قابل ہو استعمال تو کر سکتے ہیں مگر دبّاغی ا ے سے پہلے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

O جس برتن میں شراب رہی ہو چاہے اُس کی نجاست نے اس میں نفوذ کیا ہو جیسے شیشے اور تانبے کا برتن یہ دھونے سے پاک ہوسکتا ہے۔اسی طرح پکی چینے کے برتن جن میں کوئی ایسا منفذ ۲ سے نہ ہو کہ شراب اُن کے جگر میں بیٹھ سکے پاک ہوسکتا ہے۔مگر کمہاروں اور کوزہ گروں کے بنائے ہوئے معمولی مٹی کے برتن اگر ناپاک ہو یا ہو جائیں تو مشہور قول یہ ہے کہ آبِ کثیر میں غوطہ دینے سے پاک ہوسکتے ہیں۔بشرطیکہ اُن کو پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی ان میں نفوذ کر جائے اور نجاست کا اثر اُن میں مطلق نہ رہے اس پر بھی پرہیز کرنے میں احتیاط ہے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے یا پئے گا وہ عقبےٰ میں بہشت میں پہنچ کر ان برتنوں سے محروم رہے گا۔

O بسند صحیح محمد بن اسمٰعیل ابن بُزیع سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا ؑ سے سونے اور چاندی کے برتنوں کی نسبت سوال کیا۔حضرت نے کراہت ظاہر فرمائی۔میں نے عرض کیا ہمیں تو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ کے پاس ایک آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اُس کے گرد فقط ایک چاندی کا حلقہ تھا اور الحمدللہ کہ وہ آئینہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔پھر فرمایا جس وقت میرے بھائی عباس کا ختنہ ہوا تو کسی نے اُس کے لئے ایک چھڑی بنائی تھی اُس پر اتنی چاندی چڑھی تھی کہ فقط قبضے کی چاندی کی قیمت دس دینار یا چھ سوتیس درہم عجمی تھی مگر حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نے حکم دیا تھا کہ اس کو توڑ ڈالیں۔

O حدیث معتبر میں جناب امام موسیٰ بن جعفر ؑ سے منقول ہے کہ سونے چاندی کے برتن اُن

لوگوں کے یہاں ہونے چاہئیں جن کو آخرت کا یقین نہ ہو۔

O دوسری حدیث میں عمرو بن ابی المقدام سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق - کو پانی پلانے کے لیے ایک برتن لایا جس پر چاندی کا ایک ٹکڑا اجڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اُن حضرت نے دندان مبارک سے اُسے برتن سے جدا کر دیا۔

O حدیث موثق میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اُس ظرف میں پانی پینا مکروہ ہے جس پر چاندی کا ملمّع ہو۔ یا جس کی ساخت میں چاندی بھی داخل ہو۔ نیز اس قسم کے روغن دان سے تیل لگانا اور اس قسم کی کنگھی کرنا بھی مکروہ ہے۔

O معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اُن مٹی کے برتنوں میں جو مصر سے آتے ہیں اور پختہ ہوتے ہیں کوئی چیز کھانی مکروہ ہے۔

O روایت معتبر میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جو مٹی کے برتن مصر سے آئیں اُن میں کھانا مت کھاؤ۔

O یُریع ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد تقی -کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت ایک سیاہ پیالے میں کھانا نوش فرما رہے ہیں جس کے بیچ میں زرد رنگ سے سُورۂ قُل ھواللہ نقش ہے۔

❁❁❁

(۲)

لذیذ کھانا کھانے کا جواز

حرص کی بُرائی اور ضرورت سے زیادہ کھا لینے کی مذمّت

O احادیث اہل بیت☆ سے ظاہر ہوتا ہے کہ لذیذ کھانا کھانا اور دوسرے لوگوں کو کھلانا اور اُس کی صفائی اور خوبی میں تکلّف اور اہتمام کرنا اچھی بات ہے۔ اور لذیذ کھانوں کو اپنے اُوپر حرام کر لینا مناسب نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ رزق حلال سے ہوں۔ اور اتنا کھانا نہ کھائے کہ عبادت الٰہی سے محروم رہے۔ حیوانات کے مانند ہر وقت کھانے پینے ہی کے خیال میں نہ رہے بلکہ کھانے پینے سے اصل مقصود عبادت کی قوّت حاصل ہو۔ یہ ضرور ہے کہ اِتنا صرف نہ کرے کہ اُسے مُسرف کہا جائے کیونکہ خدا مُسرفوں (فضول خرچی کرنے والوں) کو دوست نہیں رکھتا۔

O بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق - اکثر عُمدہ روٹیاں۔ نفیس فرینی اور لذیذ حلوا لوگوں کو کھلایا کرتے تھے۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خدا ہمارے لیے فراخی کرتا ہے تو ہم بھی فراخ دلی سے لوگوں کو کھلاتے ہیں اور جس وقت کم میّسر آتا ہے اُس وقت ہم بھی کفایت برتتے ہیں۔

O دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بندۂ مومن سے تین چیزوں کا حساب نہ لے گا (ا) اُس کھانے کا جو اُس نے کھایا ہو۔ (۲) اُس کپڑے کا جو اُس نے پہنا ہو اُس باعفت زوجہ کا جس کی اُس نے خواہش پُوری کی ہو اور اُسے حرام سے محفوظ رکھا ہو۔

O ابو خالد کابلی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر - کی خدمت میں گیا حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا اور مجھے بھی شریک کیا۔ میں نے اس سے پہلے اتنا عمدہ کھانا کبھی نہ کھایا تھا۔ فرمایا ہمارا کھانا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں نے تو اتنا عمدہ کھانا کبھی نہیں کھایا لیکن مجھے وہ آیت یاد آئی ہے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ (پھر اُس دن تم سے نعمت ہائے خدا کا سوال ضرور بالضرور کیا جائے گا) حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں نعمت سے مراد یہ دو نعمتیں ہیں۔ مذہب تشیع اور ولایت اہل بیتؑ۔ ان دنوں کی نسبت تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا۔

○ بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ کا کرم ایسا نہیں ہے کہ مومن سے اُن کھانے پینے کی چیزوں کا سوال کرے جو دنیا میں اُس کے لیے حلال ہیں۔

○ بسند حسن اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ عمدہ کھانا پکاؤ۔ اپنے یار دوستوں کو بلاؤ اور اُن کے ساتھ کھاؤ اور کھلاؤ۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر جانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین عادتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی خدائے تعالیٰ اُسے دشمن رکھے (۱) شب بیداری کئے بغیر دن کو سونا (۲) بے موقع ہنسنا۔ (۳) شکم پُر ہونے کی حالت میں کھانا کھانا۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مومن جو چیز کھاتا ہے ایک پیٹ میں کھاتا ہے اور کافر جو کھاتا ہے سات پیٹوں میں کھاتا ہے۔ (یعنی بکثرت کھاتا ہے۔)

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ابو جحیفہ اُن آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس کا پیٹ ایسا بھر ہوا تھا کہ ڈکار پر ڈکار چلی آتی تھی جناب امام جعفر صادق -نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ڈکار روک کیونکہ جو شخص دنیا میں خوب پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہے گا۔ حضرت کے اس فرمانے کے بعد ابو جحیفہ مرتے مر گیا مگر کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اُس معدے سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں رکھتا ہو کھانے سے بے طرح پُر ہو۔

○ حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ - کسی شہر میں پہنچے ایک عورت اور ایک مرد چیخ چیخ کر آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی کا سبب دریافت کیا تو مرد نے جواب دیا کہ یہ میری اہلیہ ہے نیک و پاک ہے کوئی تمیز نہیں رکھتی مگر مجھے پسند نہیں ہے میں اس سے جدائی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا آخر اس کا باعث کیا ہے وہ بیان کر۔ عرض کی یہ ابھی بڑھیا نہیں ہوئی ہے مگر اس کے چہرے کی رونق جاتی رہی۔ حضرت عیسیٰ -نے عورت سے دریافت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے چہرے کی رونق بحال ہو جائے! عرض کی کیوں نہیں فرمایا جس وقت تو کھانا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھایا کر کیونکہ زیادہ طعام معدے میں جوش مارتا ہے اور چہرے کی رونق بگاڑ دیتا ہے۔ چنانچہ اُس عورت نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں اُس کا چہرہ بحال ہو گیا اور خاوند کو بھی اُس سے محبت پیدا ہو گئی۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ اگر لوگ کھانا کھانے کے طریقے میں میانہ روی اختیار کریں تو وہ ہمیشہ تندرست رہیں۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پانچ عادتوں سے برص اور سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔(۱) جمعہ اور بدھ کے دن نورہ لگانا(بال صفا کرنا) (۲) جو پانی دھوپ میں گرم ہوگیا ہو اُس سے وضو یا غسل کرنا (۳) حالت جنابت میں کھانا کھانا (۴) مخصوص دنوں میں گھر داری......(۵) بھرے پیٹ پر کچھ کھالینا۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ آدمی کو چارونا چار اتنا کھانا تو کھانا ہی پڑا ہے جس سے قوّت باقی رہے تو جس وقت کھانا کھائے پیٹ کے ایک حصّے کو محل طعام قرار دے۔ دُوسرا پانی کے لیے رکھے۔ تیسرا سانس لینے کے لیے اور اپنے جسم کو موٹا کرنے کی ایسی کوشش نہ کرے۔جیسا ذبیحے کے موٹا کرنے میں کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھانا کھائے گا۔ وہ ضرور سرکشی اور فساد پیدا کرے گا۔

O یہ بھی فرمایا ہے کہ سوائے بخار کے جو اچانک بھی ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد اور بیماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت عیسیٰ ۔سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اے بنی اسرائیل جب تم کو بھوک نہ لگے کچھ مت کھاؤ۔اور جب بھوک لگے اور کھانا کھانے بیٹھو تو پیٹ بھر کر مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر پیٹ بھر کر کھاؤ گے تو تمہاری گردنیں موٹی ہو جائیں گی۔تمہارے پہلو فربہ ہو جائیں گے اور تم اپنے خدا کو بھول جاؤ گے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی کھانا زیادہ کھالے اور پھر یہ کہے کہ مجھے اس کھانے نے نقصان کیا۔ وہ کفرانِ نعمت کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ایک دن کچھ دُودھ اور شہد آنحضرتؐ کے سامنے حاضر کیا گیا۔حضرتؐ نے کچھ تھوڑا سا تناول فرما کر زمین پر رکھ دیا۔لوگوں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ کیا آپؐ اس کا کھانا حرام فرماتے ہیں۔فرمایا نہیں بلکہ میں اپنے خدا کے سامنے عجز و نیاز ظاہر کرتا ہوں۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے سامنے خوشبودار اور لطیف ولذیذ فالودہ تیار کر کے لائے اور وہ برتن حضرت کے سامنے رکھا گیا۔حضرت نے ذرا سا دہن مبارک میں رکھا۔ پھر فرمایا ان چیزوں کا کھانا حرام نہیں۔مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ جن چیزوں کی مجھے عادت نہیں۔ میں اُن کی عادت ڈالوں۔

O دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو چیز جناب رسول اللہ ﷺ نے تناول نہیں فرمائی ہے۔ میں اُسے ہرگز نہ کھاؤں گا۔

O ایک اور حدیث میں انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ یہ اُمّت جب تک غیر قوموں کا سا لباس نہ پہنے گی اور غیر قوموں کا سا کھانا نہ کھائے گی باخیر و برکت رہے گی۔ اور جب غیر قوموں کا وتیرہ اختیار کرے گی تو خدائے تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کردے گا۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ سب سے اچھا سالن سرکہ ہے اور اسراف کے بارے میں یہی کافی ہے کہ کوئی نعمت جو کسی بندۂ خدا کے سامنے آئے وہ اُسے ناپسند کرے اور نہ چکھے۔

❀❀❀

(۳)

کھانے کے اوقات اور بعض آدابُ

○ سُنّت ہے کہ صبح کو کھانا سویرے کھائیں۔ پھر دن میں کچھ نہ کھائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ کھانا کھائیں۔ لقمہ چھوٹا کھائیں اور اچھی طرح سے چبائیں۔ کھانے میں دُوسروں کا مُنہ نہ دیکھیں۔ اور زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں۔ اور گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونک نہ ماریں۔ بلکہ رہنے دیں اُس وقت تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ بعد اس کے کھائیں۔ روٹی کو چُھری سے نہ کاٹیں۔ اور ہڈی کو بالکل خالی نہ کریں۔ اور جو چیز کھائیں کم سے کم تین انگلیوں سے پکڑیں۔ اور جب ایسے برتن میں کئی آدمی کھاتے ہوں تو ہر شخص اپنے آگے سے کھائے۔ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ ڈالے۔ برتن صاف کرلیں اور انگلیوں کو چاٹ لیں۔ حالت جنابت میں کھانا پینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر وضو کرلیں یا ہاتھ دھو کر کلی کر کے ناک میں بھی پانی ڈالیں یا فقط مُنہ دھو کر کُلّی کرلیں تو ان سب صورتوں میں کراہت کم ہو جاتی ہے۔

○ حدیث معتبر میں وارد ہے کہ شہاب کے بھتیجے نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر پیٹ کے درد اور معدے کے امتلا (یعنی متلی ہونے) اور فساد کی شکایت کی حضرتؑ سے ارشاد فرمایا کہ صبح وشام کھانا کھایا کر۔ اور دن بھر اور کچھ مت کھا۔ کیونکہ خداوند عالم بہشت کے کھانے کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے:

لَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيهَا بُكۡرَةً وَّ عَشِيًّا (اہل بہشت کے لیے اُن کا رزق بہشت میں صبح وشام دونوں وقت تیار ملے گا)

○ حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ انبیاء شام کا کھانا عشا کی نماز کے بعد کھایا کرتے تھے۔ پس اُسے مت چھوڑو کیونکہ اُس کے چھوڑنے سے جسمانی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

○ دُوسری حدیث میں منقول ہے کہ شام کا کھانا چھوڑنے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے اور حالت پیری وضعیفی میں ہر شخص کو لازم ہے کہ سونے سے پہلے کچھ کھالے، نیند بھی اچھی طرح آئے گی۔ مُنہ میں خوشبو بھی

پیدا ہو جائے گی اور اخلاق بھی نیک ہو جائیں گے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ رات کو کچھ تھوڑا سا کھانا ترک نہ کرو اگرچہ وہ روکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ کیونکہ یہ قوتِ بدن اور قوت مردمی کا باعث ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص ہفتے کی رات اور اتوار کی رات کھانا نہ کھائے اُس کی اِتنی قوت گھٹ جاتی ہے کہ چالیس دن بھی اتنی پیدا نہیں ہوتی یہ بھی فرمایا کہ دن کا کھانا رات کے کھانے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جسم انسانی میں ایک رگ عشا ہے جو شخص رات کو کچھ نہیں کھاتا وہ رگ صبح تک اُس کو بددعا دیتی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح بھوکا رکھے جس طرح تُو نے مجھے بھوکا رکھا اور خدا تجھے اسی طرح پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے پیاسا رکھا اس لیے لازم ہے کہ رات کا کھانا ترک نہ کرے۔ گو روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن کے لیے صبح کے وقت مناسب نہیں کہ بغیر کچھ کھائے گھر سے باہر جائے کیونکہ صبح کو کھانا کھا کے جانا زیادتی عزّت کا باعث ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم کسی حاجت کے لیے جانا چاہو، روٹی کا ایک ٹکڑا نمک کے ساتھ کھا کر جاؤ اس سے ایک تو عزت زیادہ ہوگی دوسرے وہ حاجت جلد پُوری ہوگی۔

O جناب امیر المومنین -سے منقول ہے کہ گرم کھانے کو ٹھنڈا ہونے دیا کرو کیونکہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا تھا تو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ٹھنڈا ہونے دو، خدا تعالیٰ نے ہمارا کھانا آگ نہیں بنایا ہے اور ٹھنڈے کھانے میں برکت بھی ہوتی ہے۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اُس میں شیطان بھی حصہ لیتا ہے۔

O حدیث موثق میں سلیمان ابن خالد سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک رات کو میں حضرتؑ امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے سامنے غلام ایک خوان کھانے کو لایا جس میں کچھ روٹیاں تھیں، ایک پیالہ ثرید[1] کا اور دوسرا گوشت کا۔ حضرتؑ نے ہاتھ ڈالا اور فوراً کھینچ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: آتشِ جہنم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسان کو اس گرمی کی تاب نہیں تو آتشِ جہنم کی تاب کیونکر ہو گی۔ یہی بات مکرّر فرماتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے لائق ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس وقت تناول فرمایا۔ میں

نے بھی حضرت کے ساتھ کھانا کھایا۔

O جنابِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے کو منع فرمایا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ تین موقعوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اوّل دعائیں پڑھ کر کسی پر دم کرنے میں۔ دوسرے کھانے میں، تیسرے سجدے کی جگہ میں۔

O دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر ٹھنڈا کرنے کے لیے کھانے میں پھونک ماریں تو چنداں حرج نہیں۔ (اس حدیث سے یہ گمان ہوسکتا ہے کہ شاید جلدی کی حالت میں بسببِ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔)

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ ثرید کو اوپر سے مت کھاؤ بلکہ کناروں کی طرف سے کھاؤ کیونکہ برکت کھانے کی چوٹی میں ہوتی ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے ہی آگے سے کھائے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لیا کرتے تھے۔ کھانے کا برتن اس طرح صاف کر لینے کا ثواب اتنا ہے کہ گویا وہ کھانا تصدق کر دیا۔

O منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ؑ تمام اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لے گا فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے اور اُس کے لیے فراخیٔ روزی کی دعا مانگیں گے۔ اور کئی گُنا نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے وقت مثل غلاموں کے دو زانو بیٹھتے تھے۔ ہاتھ زمین پر رکھ لیتے تھے اور جو چیز تناول فرماتے تھے۔ تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ متکبرین اور جبّاروں کی طرح دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسند معتبر منقول ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اپنی انگلیاں چاٹ لے تو خدائے تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے بھرے ہوئے ہاتھ کو تولیہ رومال (یا ٹشو) پیپر سے صاف کرنا مکروہ جانتے تھے بلکہ طعام کے احترام کے باعث یا تو خود ہاتھ کو چُوس لیتے تھے یا کوئی بچہ برابر ہوتا تھا، اُس کو چُسا دیتے تھے۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُسے کوئی کھانا نقصان نہ

پہنچائے لازم ہے کہ جب تک معدہ صاف نہ ہواور خوب بھوک نہ لگے۔ کچھ نہ کھایا کرے اور جب شروع ہوتو بسم اللہ پڑھ لے۔ کھانا خوب چبا کر کھائے اور تھوڑی سی بھوک نہ لگے۔ کچھ نہ کھایا کرے اور تھوڑی سی بھوک باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے کھینچ لے۔

O بسند معتبر حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ کھانے کے متعلق بارہ اُمور ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان میں چار تو واجب ہیں اور چار سنتیں اور چار آداب۔

واجبات یہ ہیں: اوّل اپنے مُنعِم کا پہچاننا۔ دوسرے یہ جاننا کہ تمام نعمتیں پروردگار کی طرف سے ہیں اور جو کچھ خدا عطا فرمائے۔ اُس پر راضی رہنا۔ تیسرے بسم اللہ کہنا، چوتھے خدا کا شکر ادا کرنا۔

سنتیں یہ ہیں: اوّل کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ دوسرے بائیں طرف زیادہ زور دے کر بیٹھنا تیسرے جو کچھ کھانا کم از کم تین انگلیوں سے کھانا۔ چوتھے انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں: اوّل جو کچھ کھانا اپنے ہی آگے سے کھانا۔ دوسرے چھوٹا لقمہ اٹھانا، تیسرے خوب چبانا۔ چوتھے لوگوں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ؑ نے جناب امام حسن ؑ سے فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی چار خصلتیں تعلیم کروں جن کے بجالانے سے طبیبوں کی طبابت سے تمہیں کوئی کام نہ پڑے۔ عرض کی یاامیر المومنین ؑ ضرور، فرمایا: اوّل جب تک تم کو خوب بھوک نہ لگے۔ کھانا مت کھاؤ، دوسرے ابھی بھوک باقی ہو کہ کھانا چھوڑ دو، تیسرے چبانے کے وقت آہستہ آہستہ چباؤ۔ چوتھے سونے سے پہلے بیت الخلاء ضرور ہو آؤ۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت آنحضرتؐ کھانا نوش فرماتے تھے۔ کسی دوسرے کے سامنے سے کوئی چیز نہ اُٹھاتے تھے مہمانوں سے پہلے کھانے میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور میانہ انگلی سے کھاتے تھے۔ کبھی کبھی چوتھی انگلی بھی مِلا لیتے تھے اور کبھی تمام انگلیوں سے بھی کھاتے تھے مگر دو ۲ انگلیوں سے کبھی نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ دو انگلیوں سے شیطان کھاتا ہے۔

❀❀❀

(۴)

کھانا کھانے کے کچھ آداب

O سُنّت ہے کہ جو چیز کھائے داہنے ہاتھ سے کھائے۔کھانے کے وقت دوزانو بیٹھے کوئی چیز لیٹ کے نہ کھائے مگر بائیں ہاتھ پر زور دے کر بیٹھنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ہاں چارزانو[1] بیٹھنا مکروہ ہے اور

اگر پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھے تو اور بھی بدتر ہے۔اکیلے اکیلے کوئی چیز کھانا مکروہ ہے۔خدمت گاروں اور غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کے کھانا کھانا سنّت ہے۔یہ بات مشہور ہے کہ راستہ چلتے میں کچھ کھانا مکروہ ہے اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مسنون ہے اور یہ سُنّت ہے کہ کھانے سے جو ہاتھ دھوئے جائیں وہ رومال سے خشک نہ کئے جائیں۔ہاتھ دھونے کی ترتیب یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اوّل تو صاحب خانہ ہاتھ دھوئے۔اس کے بعد جو شخص اس کے داہنی جانب ہو۔پھر اسی طرح یہ ترتیب انتہائے مجلس تک ہاتھ دھلائے جائیں۔

اور کھانا کھانے کے بعد پہلے اس شخص کے ہاتھ دھلائے جائیں جو صاحب خانہ کے بائیں طرف ہو۔اسی طرح ترتیب وار سب کے ہاتھ دُھلا کر آخر میں صاحب خانہ کے ہاتھ دھلائیں۔

سنت ہے کہ سب کے ہاتھ ایک ہی طشت میں دھوئے جائیں اور پانی پھینک دیا جائے۔

جس خوان میں شراب پی گئی ہو،اُس پر کوئی چیز رکھ کے کھانا حرام ہے۔

O بعض علماء کا قول ہے کہ جس جگہ کوئی حرام چیز کھائی جائے یا کوئی فعلِ حرام کیا جائے۔اُس جلسے میں کوئی چیز کھانا حرام ہے۔یہاں تک کہ اُس گروہ کے دسترخوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہوں اور ان کی نسبت ارتکاب افعال حرام کا عیب لگاتے ہوں۔

کھانے کے اوّل وآخر نمک کھانا سُنّت ہے۔

O حدیث معتبر میں امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے۔اوّل اُس پر جو تنہا بیٹھ کے کھانا کھائے۔دوم اُس پر جو تنہا سفر کرے۔سوم اُس پر جو تنہا مکان میں سوئے۔

O دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کھانے میں چار صفتیں پائی جائیں تو

اُس کے آداب کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اوّل مال حلال سے ہو۔ دوسرے کھانے والے زیادہ ہوں، تیسرے کھانے سے پہلے خدا کا نام لیا جائے۔ چوتھے کھانے کے بعد خدا کی تعریف کی جائے۔

○ حدیث صحیح اور معتبر میں منقول ہے کہ جس وقت امام رضا ؑ کے سامنے دستر خوان بچھتا تھا۔ حضرت ایک خالی برتن طلب فرماتے تھے اور جتنے لذیذ کھانے ہوتے تھے۔ اُن سب میں سے تھوڑا تھوڑا اُس برتن میں ڈال کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ مسکینوں اور فقیروں کو دے دو۔

○ معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت یعقوب ؑ اپنے فرزند کی مفارقت میں اس سبب سے مبتلا ہوئے کہ ایک دن انہوں نے ایک گوسفند ذبح کر کے اُس کے کباب بنائے تھے اور ایک مرد صالح روزہ داران کے پڑوس میں رہتا تھا اُس نے خوشبو تو اُس کی سونگھی مگر حضرت یعقوب ؑ اس بات سے غافل ہو گئے کہ اُس کو کھانا کھلائیں، اُسی رات کو حضرت جبرئیل امین ؑ آئے اور یہ خبر لائے کہ خدا کی طرف سے آپ کے اوپر بلا آنے والی ہے۔ آپ تیار رہئے۔ چنانچہ اُسی شب کو حضرت یوسف ؑ نے خواب دیکھا (اُس کا نتیجہ جو کچھ ہوا، اظہر من الشمّس ہے) اس کے بعد حضرت یعقوب ؑ نے حکم دیا تھا کہ چاشت کے وقت ان کے ملازم اور غلام تمام راستوں پر مکان کے تین تین میل کے فاصلے تک آوازیں لگایا کرتے تھے کہ جسے صبح کے کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوبؑ کے دستر خوان پر آجائے اسی طرح رات کو منادی کیا کرتے تھے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت دستر خوان بچھے اُس وقت جو سائل آجائے اُسے خالی نہ پھر جانے دو۔

○ بسند صحیح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے دستر خوان یا میز پر بیٹھے جس پر لوگ شراب پیتے ہوں، وہ ملعون ہے۔

○ دوسری صحیح حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے لازم ہے کہ جس دستر خوان پر لوگ شراب پیتے ہوں، اُس پر رکھ کے یا اُس پر سے اُٹھا کر کوئی چیز نہ کھائے۔

○ فقہ الرضا ؑ میں منقول ہے کہ جس دستر خوان کے بارے میں یہ گمان ہو کہ تمہارے چلے جانے کے بعد لوگ اس پر شراب پئیں گے۔ اُس پر بھی کھانا مت کھاؤ۔

○ کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے حالتِ جنابت میں کوئی چیز کھانا موجب فقر و فاقہ ہے بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے، سوائے

اُس شخص کے جو حالتِ اضطرار میں ہو یا جس کے داہنے ہاتھ میں کوئی عارضہ ہو۔

O بسند ہائے معتبر حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آخر تک دائیں یا بائیں پہلو پر تکیہ کر کے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ بلکہ پروردگار کے لئے تواضع وفروتنی کو یہاں تک کام میں لاتے تھے کہ جو چیز آپؐ تناول فرماتے تھے مثل غلاموں کے بیٹھ کر کھاتے تھے۔

O دوسری حدیث میں انھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ تکیہ کر کے یا لیٹ کر یا اوندھے پڑ کے کوئی چیز نہ کھانی چاہئے۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک دن عباد بصری جو صوفیوں کے مشائخ اور اہلِ سُنّت کے علماء میں سے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں بیٹھے تھے اور حضرت اس طرح کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بایاں ہاتھ زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ عباد نے کہا آیا آپ نہیں جانتے کہ حضرتؐ نے کھانے کے وقت ہاتھ پر سہارا دینے کو منع فرمایا ہے۔ حضرت نے ذرا کی ذرا ہاتھ اٹھالیا اور پھر رکھ دیا۔ عباد نے پھر اُسی بات کا اعادہ کیا۔ جب تیسری مرتبہ کہا تو ارشاد فرمایا کہ واللہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس طرح تکیہ کرنے کو ہرگز منع نہیں فرمایا۔

O حدیِ مُوثّق میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت امیر المومنین -سے فرمایا کہ یا علیؑ کھانے سے پہلے نمک کھایا کرو کہ جو شخص کھانے کے اول وآخر نمک کھالے گا خدائے تعالیٰ اُس سے ستّر قسم کی بلائیں دُور کرے گا جن میں ادنیٰ جُذام ہے۔

O دوسری روایت میں وارد ہے کہ بہتّر قسم کی بلاؤں سے نجات ملے گی جن میں دیوانگی جذام اور برص بھی شامل ہے، یہ روایت حسن ہے۔ ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ نتھنے، کان اور پیٹ کے درد سے نجات ملے گی۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے مروی ہے کہ نمک میں ستّر امراض کے لیے شفا ہے۔ اگر لوگوں کو نمک کے تمام فوائد معلوم ہو جائیں تو وہ سوائے نمک کے اور چیزوں سے علاج ہی نہ کیا کریں یہ بھی فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ -پر وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کو حکم دے دو کہ وہ کھانے کے اوّل وآخر نمک کھالیا کریں اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ ہوگی تو بلا میں گرفتار ہو جائیں گے اور اُس وقت انہیں لازم ہوگا کہ اپنے آپ کو ملامت کریں۔

O دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو حالتِ نماز میں بچھّو نے کاٹا۔ آنحضرتؐ نے نعلین مُبارک اُتار کر اس کو مار ڈالا اور فارغ ہو کر یہ فرمایا: تجھ پر خدا کی لعنت

ہوکہ تو نہ نیک کو چھوڑتا ہے نہ بدکو۔ دونوں کو یکساں آزار پہنچاتا ہے۔'' پھر پسا ہوا نمک طلب کیا اور جس جگہ بچّھو نے کاٹا تھا مَل دیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو نمک کے فائدے معلوم ہوں تو کسی دوائی کے محتاج نہ رہیں۔

O ایک روایت میں وارد ہے کہ کھانے کی ابتدا میں سِرکہ کھانا بہتر ہے کیونکہ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔

O دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ہم نمک سے ابتداء کرتے ہیں اور سرکہ پر اختتام۔

O ایک اور روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے پہلے لقمے پر نمک چھڑک لیا کرے اُسے دولت مندی حاصل ہوتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ سب ایک برتن میں ہاتھ دھوؤ کہ تمہارے اخلاق نیک رہیں۔

O ایک اور حدیث میں معتبر ذریعے سے انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں پہلے صاحبِ کا نہ ہاتھ دھوئے تاکہ دوسروں کے ہاتھ دھونے اور کھانا کھانے میں دِقت نہ رہے جب کھانے سے فارغ ہوں تو ابتدا اُس شخص کی طرف سے کرنا چاہئے جو صاحبِ خانہ کے بائیں ہاتھ بیٹھا ہو۔ اور خود صاحبِ خانہ سب کے آخر میں دھوئے کیونکہ اُس کے لیے بھرتے ہاتھوں اتنی دیر صبر کرنا زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔

O حدیث حسن میں مزازم سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ کو دیکھا کہ کھانے کے لیے جب ہاتھ دھوتے رومال (تولیہ) سے خشک نہ فرماتے تھے۔ ہاں کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تو خشک کر لیتے تھے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھویا کرو رومال سے مت پونچھو کیونکہ ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مَل لینا چاہئے کہ اس سے چہرے کی چھائیاں دُور ہو جاتی ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔

O مفضل ابن عمر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ کی خدمت میں آنکھیں دُکھنے کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جب کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو گیلے گیلے ہاتھ بھوؤں اور پپوٹوں پر پھیر لیا کرو اور تین مرتبہ یہ پڑھا کرو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفَضِّلِ

ترجمہ: تعریف اس اللہ کے لیے جو نیکی کرنے والا ہے۔خوبصورت بنانے والا اور مفضل کو انعام دینے والا ہے۔

O مفضل کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اس حدیث پر عمل کیا پھر کبھی میری آنکھیں نہ دُکھیں۔

O جناب امام رضا -سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھانے کے بعد دستِ مبارک دھوتے تھے تو کلیاں بھی کر لیا کرتے تھے۔

O جناب امام جعفر صادق -نے فرمایا ہے کہ اشنان [1] میں (جس سے ہاتھ دھوتے ہیں) ناگرموتھ ملایا کرو کہ اس سے منہ میں خوشبو بھی پیدا ہوتی ہے اور جسمانی قوّت بھی بڑھتی ہے۔

O منقول ہے کہ جناب امام رضا -جب اُشنان سے ہاتھ نہ دھوتے تھے تو تھوڑی سی مُنہ میں ڈال کر چبا کر تھوک دیا کرتے تھے۔

O منقول ہے کہ حضرت امام تقی - صبح کا کھانا تناول فرما کر ہاتھ دھوتے تھے تو ہاتھوں کو رومال سے خشک کرنے سے پہلے سر اور منہ پر پھیر لیتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ لَّا یَرْھَقُ وُجُوْھَھُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّۃٌ

ترجمہ: یا اللہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرمائیو جن کے چہرے خوف اور ذلت سے بھیانک نہ ہوں۔

O دوسری روایت میں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جب تم کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو رومال سے پونچھنے سے پہلے منہ اور آنکھوں پر پھیر لیا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الزِّیْنَۃَ وَالْمُحَبَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَقْتِ وَالْبُغْضَۃِ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے زینت اور محبت کا خواستگار ہوں اور بغض دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پاک ہوں وہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھالے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

O فضل بن یونس سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -میرے مکان پر تشریف لائے۔ جب کھانا آیا تو میں ایک رومال اس غرض سے لایا کہ حضرت کے دامنوں پر ڈال دیا جائے آپؑ نے قبول نہ

فرمایا بلکہ یہ ارشاد کیا کہ یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھویا کرو تو گیلے گیلے ہاتھ پپوٹوں پر پھیر لیا کرو کہ آنکھوں کی بیماریوں سے امان ملے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تو بھوؤں پر پھیر لیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا وَاَطْعَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ صَالِحٍ اَوْلَانَا

ترجمہ: سب قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی کھانا کھلایا پانی اور ہر نیک آزمائش سے ہمیں آزمایا۔

○ بسند معتبر حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھانے بیٹھو تو غلاموں کی طرح دوزانو بیٹھو۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ اور چارزانو مت بیٹھو کیونکہ اس بیٹھک اور اس طرح بیٹھنے والے کو خدائے تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس چارزانو بیٹھنے کو منع کیا گیا ہے وہ جبّاروں اور متکبروں کا طریقہ ہے کہ وہ ایک پاؤں کو دوسرے زانو پر رکھ کے بیٹھتے ہیں۔

○ حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو اپنے ہی سامنے سے کھانا کھاتے تھے اور جس طرح تشہد میں بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح بیٹھتے تھے۔ داہنا زانو بائیں زانو پر ہوتا تھا اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے پیٹ سے ملی ہوتی تھی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں بندہ ہوں۔ بندوں ہی کی طرح کھانا کھاتا ہوں اور بندوں ہی میں بیٹھتا ہوں۔

○ حضرت صادق -سے منقول ہے کہ جس حال میں داہنا ہاتھ کام دیتا ہو۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کسی چیز کا اٹھانا مکروہ ہے۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ راستہ چلنے میں کسی چیز کے کھانے کا کچھ حرج نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح سے پہلے دولت سرا سے باہر تشریف لائے دستِ مبارک میں روٹی کا ٹکڑا دودھ میں بھیگا ہوا تھا۔ اُسے تناول فرماتے جاتے تھے اور جانماز کی طرف تشریف لاتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ رہے تھے (جب اقامت ختم ہوئی)

آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مجبوری کے علاوہ راستہ چلنے میں کوئی چیز مت کھاؤ۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں حضرت امیر المومنین -اور حضرات آئمہ طاہرینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے۔ یہ بھی فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افلاس کو دُور کرتا ہے بدن کے بہت سے دردوں کو ختم کر دیتا ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ میں ایک دن سفّاح کے دربار میں (جو خلفائے بنی عباس سے تھا) ایسے وقت پہنچا کہ دسترخوان بچھ چکا تھا اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف اس طرح کھینچا کہ میرا پاؤں دسترخوان پر پڑ گیا۔ مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کیونکہ یہ کفرانِ نعمت ہے۔

O ایک اور روایت میں انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ دسترخوان پر زیادہ بیٹھو کیونکہ جتنا وقت دسترخوان پر بیٹھنے میں صرف ہوگا وہ تمہاری عمر میں محسوب نہ ہوگا۔

O حدیث معتبر میں یاسر خادم حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جب وہ حضرت دسترخوان پر بیٹھتے تھے تو کسی چھوٹے بڑے کو نہ چھوڑتے تھے حتیٰ کہ غلاموں اور خدمتگاروں کو بھی دسترخوان پر بٹھا لیتے تھے۔

O ابراہیم ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ حضرت جب خلوت میں ہوتے اور دسترخوان بچھتا تو اپنے غلاموں، دربانوں اور خدمتگاروں کو بھی ساتھ بٹھا لیتے تھے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھاؤ موزے اور جوتے پاؤں سے نکال لیا کرو کہ یہ بہترین سُنّت ہے اور تمہارے پاؤں کے لئے موجبِ راحت۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ انسان اور حیوان میں ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انسان جو چیز کھاتا ہے ہاتھ سے کھاتا ہے پس تمہیں ہاتھ سے کھانا چاہئے۔

O معتبر سندوں سے منقول ہے کہ جب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو مہمانوں کو حکم ہوتا تھا کہ سب سے پہلے کھانا شروع کریں اور سب کے بعد ختم کریں تا کہ وہ ہر چیز اوروں سے زیادہ کھائیں۔

O منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوان پر سے کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔ بلکہ دسترخوان پر کھاتے تھے۔

اُس زمانے کے حالات تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خوانوں کے نیچے اونچے اونچے پائے لگے ہوتے تھے اور جولوگ کو ان پر کھانا کھاتے تھے اُن کی نیت میں یہ تکبر ہوتا تھا کہ کھانے کے لیے جھکنا نہ پڑے اب یہ روایات کہاں تک صحیح ہیں اس کا علم خدا کو ہی ہے۔

O حدیث موثق میں سماعہ ابن مہران سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق -سے دریافت کیا کہ اگر نماز کا وقت بھی آجائے اور کھانے کا بھی تو ابتدا کس سے کرنا چاہئے۔ فرمایا اگر نماز کا اوّل وقت ہے تو پہلے کھانا کھالو۔ اور اگر اوّل وقت کا کچھ حصّہ گزر گیا ہے اور اس بات کا خوف ہے کہ کھانا کھاتے کھاتے فضیلت کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھ لو۔

❁❁❁

(۵)

کھانے کے وقت کی دعائیں

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کھانے کا خوان لا کر رکھتے ہیں تو چار ہزار فرشتے اس خوان کو آ کر گھیر لیتے ہیں۔ اگر کھانے والے بسم اللہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں خدا تم پر رحمت نازل کرے اور تمہارے کھانے میں برکت دے اور شیطان سے کہتے ہیں کہ ''اے فاسق دُور ہو تُو ان پر تسلّط نہیں پا سکتا۔'' اسی طرح کھانے کے بعد اگر الحمد للہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ شاکرین میں داخل ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اگر کھانے کے ساتھ بسم اللہ نہ کہیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں۔ ''اے فاسق آ تُو بھی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔'' اگر دسترخوان اٹھایا گیا اور انہوں نے الحمد للہ نہ کہی تو فرشتے کہتے کہ یہ لوگ کفرانِ نعمت کرنے والے ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور یہ اُسے بھول گئے۔

O حدیث معتبر میں حضرت عبد اللہ سے منقول ہے کہ جب دسترخوان بچھایا جائے تو بسم اللہ کہو اور جب کھانا شروع کرو تو یہ کہو: بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ (میں اول سے آخر تک ہر لقمہ اللہ کے نام سے لیتا ہوں) اور جب دسترخوان اٹھایا جائے تو کہو الحمد اللہ۔

O حضرت امیر المومنین ۔ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کھانے کی ابتداء میں خدا کا نام لے اور بعد میں اُس کی تعریف کرے تو اُس کھانے کے متعلق اُس سے کچھ سوال نہ کیا جائے گا۔

O بسند حسن صادق ۔ سے منقول ہے کہ جو مسلمان کھانا کھائے اور لقمہ اٹھاتے وقت یہ الفاظ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

تو لقمہ اُس کے منہ میں پہنچنے سے پہلے خدائے تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ مَاتُبْلِيْنَا سُبْحَانَكَ مَآ اَكْثَرَمَا تُعْطِيْنَا سُبْحَانَكَ مَا اَكْثَرَ مَاتُعَافِيْنَا اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا وَعَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

ترجمہ: یا اللہ تو پاک و پاکیزہ ہے کتنی عمدہ آسائش سے تو نے ہمیں آزمایا ہے۔ کتنی بے شمار نعمتیں تو نے ہمیں عطا کی ہیں۔ کتنی خطائیں اور گناہ تو ہمارے معاف فرماتا ہے یا اللہ ہم پر اور تنگدست مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر روزی فراخ فرما۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام زین العابدین -کے سامنے کھانا چُنا جاتا تو حضرت یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا امِنْكَ وَمِنْ فَضْلِكَ وَعَطَائِكَ فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَسَوِّ غْنَاهُ وَارْزُقْنَا خَلَفَنَا اِذَا اَكَلْنَاهُ وَرُبَّ مُحْتَاجٍ اِلَيْهِ رَزَقْتَ فَاَحْسَنْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ یہ کھانا تیری طرف سے تیرا فضل اور تیرا عطیہ ہے تو ہمیں اس میں برکت دے اور اسے ہمارے لیے گوارا کر اور جب ہم اسے کھا چکیں تو ہمیں بعد اس کے اور عطا فرما۔ یا اللہ رزق کے کتنے محتاج ہیں جن کو تو رزق عنایت فرماتا ہے۔ اور عمدہ ترین رزق دیتا ہے یا اللہ میرا شمار بھی شکر کرنے والوں میں کیجیو۔

اور جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو خشکی و تری میں ہماری سواری عنایت فرماتا ہے۔ اور عمدہ عمدہ چیزیں ہمیں بطور رزق کے عنایت کرتا ہے اور جو مخلوق اُس نے پیدا کی ہے اُن میں سے اکثر پر ہمیں بہت بڑی فضیلت دی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جب کھانا شروع کرو خدا کا نام لو اور جب فارغ ہو تو کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَکْثَرْتَ وَاَطْیَبْتَ وَبَارَکْتَ فَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ

ترجمہ: یا اللہ تو نے بہت سی نعمتیں دیں اور عمدہ دیں پھر اس میں برکت عنائت فرمائی کہ ہمیں سیر وسیراب کر دیا۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے یہ میرے والد ماجد کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْبَعَنَا فِیْ جَآئِعِیْنَ وَسَقَّانَا فِیْ ظَمَانِیْنَ وَاٰوَانَا فِیْ ضَآئِعِیْنَ وَحَمَلَنَا فِیْ رَاجِلِیْنَ وَاٰمَنَنَا فِیْ خَآئِفِیْنَ وَاَخْدَمَنَا فِیْ عَامِّیْنَ

ترجمہ: خدا کا بہت بہت شکر کرتا ہوں جس نے بھوکوں میں ہمیں سیر کیا اور پیاسوں میں سیراب بربادوں میں ہم کو پناہ دی۔ اور پیادوں میں ہم کو سوار کیا۔ ڈرانے والوں میں ہم کو بے خوف کیا اور عوام میں ہم کو خدمت کے لیے خادم دیا۔

O حدیث صحیح میں زرارہ × سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق - کے سامنے کھانا کھایا کرتا تھا۔ حضرت اکثر فرماتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ اَشْتَھِیْہِ

ترجمہ: خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اس کھانے کی خواہش دی۔

O حدیث معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ ایک دن جناب امیر المومنین - نے فرمایا کہ جو کوئی بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کھانے سے اسے تکلیف نہ پہنچے گی۔ ابن کوّا نے حضرت سے عرض کیا کہ رات ہی کو میں نے کھانا کھایا تھا اور بسم اللہ کہی تھی پھر بھی تکلیف پہنچی۔ حضرت نے

فرمایا اے حمق معلوم ہوتا ہے کہ تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے۔ کسی پر بسم اللہ کہی اور کسی پر نہ کہی۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق - سے عرض کی کہ مجھ کو فلاں کھانے سے تکلیف پہنچی ہے۔ حضرت نے فرمایا شاید تو بسم اللہ نہیں کہتا۔ عرض کی کہتا ہوں اور پھر بھی تکلیف اٹھاتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا جب تو کھانا کھاتا ہے باتیں کرتا ہے پھر بھی بسم اللہ کہہ لیتا ہے اُس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا تکلیف پہنچنے کا یہی باعث ہے اب جب تو باتوں سے فارغ ہوا کرے تو پھر کھانے کا ارادہ کرے تو پھر بسم اللہ کہہ لیا کر۔

O دوسری صحیح روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر چند برتن کھانے کے ہوں تو ہر برتن پر بسم اللہ کہا کرو۔ راوی نے عرض کیا اگر بھول جاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا پڑھ لیا کر: بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ (میں اس کھانے سے پہلے اور پیچھے بسم اللہ کہتا ہوں۔)

O دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْكَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اے پروردگار یہ کھانا تیرے رسولؐ کی بدولت ہے اُن پر اور ان کی آل پر رحمت ہو۔ یا اللہ تیرا بہت بہت شکر ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا کو کھانا کھانے میں یاد کرو اور زیادہ باتیں مت کرو۔ کیونکہ یہ نعمت خدا کا عطیہ ہے اور تم پر واجب ہے کہ نعمت صرف کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ کو شکر و حمد کے ساتھ یاد کرو۔

O حدیث معتبر میں حضرت صادق - سے منقول ہے کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم - کے پاس آئے اور وہ حضرات اُن کے لیے بچھڑے کے کباب لائے اور اُن سے فرمایا کھاؤ۔ انہوں نے فرمایا اِن کی قیمت یہ ہے کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لو اور آخر میں الحمدللہ۔ حضرت جبرئیلؑ نے باقی تین فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا: آیا مناسب ہے یا نہیں کہ ایسے بندے کو خدا اپنا خلیل مقرر کرے۔

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کھانا کھانے والا جو شکر کرے وہ اُس روزہ سے بہتر ہے جو چپ کا رہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت صادق - نے شماعہ نے فرمایا کہ اے شماعہ کھانا کھا تو

خدا کی حمد کر اور اگر چپکا رہنا ہو تو نہ کھایا کر۔

O بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین ☆ بعد کھانے کے یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا اَیَّدَنَا وَاٰدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ

ترجمہ: خدا کا بہت شکر ہے جس نے ہمیں کھانا دیا۔ سیراب کیا۔ اوروں کی مدد سے بے نیاز کیا۔ ہماری امداد کی ہمیں پناہ دی اور ہم پر نعمت و فضیلت نازل کی۔ غذا کا بہت بہت شکر ہے جو بندوں کو کھانا کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔

O حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین۔ سے منقول ہے کہ مجھے کبھی شکم پُری کی تکلیف نہیں پہنچی کیونکہ کبھی ایک لقمہ بھی منہ تک نہ لے گیا کہ اُس پر خدا کا نام نہ لیا ہو۔

O دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا میں ضامن ہوں کہ کوئی کھانا تکلیف نہ پہنچائے گا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ خَیْرَ الْاَسْمَآءِ اَلْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَهٗ دَاءٌ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم کا واسطہ دے کر جو سب اسماء سے بہتر ہے جن سے زمین اور آسمان پُر ہیں۔ تو رحمن ہے۔ رحیم ہے۔ اور تیرے نام کے ساتھ کوئی درد ضرر نہیں کر سکتا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق -سے ضعف معدہ کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کر:

اَللّٰهُمَّ هَنِّئْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِئْنِیْهِ

ترجمہ: یا اللہ مجھے یہ کھانا گوارا کر اور رچا پچا۔

O حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب دسترخوان بچھا ہو تو اگر حاضرین دسترخوان میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو سب کی طرف سے کافی ہوگی۔

❋❋❋

(۶)

کھانے کے بعد کے آداب

O حدیث معتبر میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جس وقت تم کوئی چیز کھاؤ فوراً چت لیٹ جاؤ اور داہان پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ لو۔

O حدیث معتبر میں امیر المومنین ؑ سے روایت ہے کہ دستر خوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اُسے کھا لو کہ اُس کا کھانا بحکم خدا ہر درد سے شفا بخشتا ہے بالخصوص اُس شخص کو جو اُس کے ذریعے سے طالب شفا ہو۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا جو کچھ دستر خوان پر گرے اُس کا کھانا اپنے اوپر لازم کر لے۔

O ایک اور حدیث میں معاویہ ابن وہب کہتا ہے کہ ہم اُن حضرت کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے جس وقت دستر خوان اُٹھایا گیا جو کچھ اُس میں سے گر پڑا تھا حضرت نے تناول فرمایا پھر فرمایا کہ اُن ریزوں کے کھانے سے افلاس دُور ہوتا ہے اور اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اُٹھا کر کھا لے تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور جس شخص کو ایک روٹی کا ٹکڑا میلی یا نجس زمین پر پڑا ہوا ملے وہ اُسے اٹھا کر دھوئے اور پاک کر کے کھا لے تو اُس کے نامۂ اعمال میں ستر ۷۰ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

O ایک معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہ کے گھر تشریف لائے اور روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑا دیکھا آپؐ نے اُسے اُٹھا کر تناول فرما لیا۔ اور یہ ارشاد کیا کہ اے عائشہ خدا نے جو نعمت تجھے عطا کی ہے اُس کی قدر کر کیونکہ خدا کی نعمت جس گروہ سے سلب کر لی جاتی ہے پھر اُسے نہیں ملتی۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص گھر میں کھانا کھائے اور اُس

کھانے میں سے کچھ ریزے گر پڑیں تو لازم ہے اُنہیں چُن کر اٹھا لے اور اگر جنگل میں کھانا کھائے تو گرے پڑے ریزے پرندوں اور جانوروں کے لیے چھوڑ دے۔

O حضرت امام محمد تقی ۔سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص صحرا میں ہو اور اُس کے دسترخوان پر سے بھیڑ کی ایک ران بھی گر پڑے تو اُسے نہ اُٹھائے۔

O عبداللہ راجانی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق ۔کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ کھانے کے بعد جتنی جگہ میں دسترخوان بچھا تھا وہاں وہ حضرت پھرتے ہیں اور جو کچھ زمین پر گر گیا ہے اُس کو اُٹھاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تِل وغیرہ بھی۔ میں نے عرض کیا قربان جاؤں آپ ان کو بھی چُنتے ہیں؟ فرمایا ہاں یہ انسان کی روزی ہے اسے دوسرے کے لئے نہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ ان ریزوں کے کھانے سے ہر درد کو شفا ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ دسترخوان کے جھڑن کا کھانا افلاس کو دُور کرتا ہے کھانے والے کی ذات سے اور اُس نسل سے بھی ساتویں پُشت تک۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص دسترخوان کے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی۔ جذام۔سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص خُرما یا روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھے اور اُسے پاک کر کے کھالے تو ابھی پیٹ میں نہ پہنچنے پائے گا کہ بہشت اُس کے لئے واجب ہو جائے گی۔

O بسند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دسترخوان کی جھڑن اور ریزے حُور العین کا مہر ہے۔

O بسند معتبر منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام حسین ۔نے ایک کیچڑ والی جگہ پر روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔اُسے اُٹھا لیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک کے حوالے کیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب میں واپس آؤں تو یہ مجھ کو پاک وصاف کر کے دینا۔ جب حضرت واپس آئے فرمایا وہ روٹی کا ٹکڑا کہاں ہے؟ اُس نے عرض کی میں نے کھالیا۔فرمایا جا میں نے تجھے خدا کی راہ میں آزاد کیا۔کسی شخص نے اُس غلام کے آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا۔ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے جدِ امجد جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص روٹی کا ٹکڑا پڑا پائے اور اُسے دھو کر اور پاک کر کے کھالے وہ اُس کے معدے میں نہ پہنچنے پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم سے آزاد کرے گا۔اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ جسے خدا نے آزاد کر دیا ہو اُسے اپنی غلامی میں رکھوں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن کا جھوٹا کھانا یا پانی پینا ستّر بیماریوں کی دوا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُنھیں حضرت نے فرمایا کہ میں کھانے کے بعد اپنی انگلیاں یہاں تک چاٹتا ہوں کہ میرا خادم یہ گمان کرتا ہے کہ حرص کی وجہ سے چاٹ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

O حق تعالیٰ نے نہر ثرثار کے باشندوں کو اس قدر نعمت عطا فرمائی تھی کہ گیہوں کی سوجی تیار کر کے اُس کی روٹیاں پکاتے تھے اور اُن روٹیوں سے استنجا کرتے اور اپنے بچوں کا پاخانہ پونچھتے تھے اور اُن کو ایک جگہ ڈالتے جاتے تھے یہاں تک کہ ایک پہاڑ ہو گیا۔ ایک دن اتفاق سے کسی مردِ نیک کا گذر ہوا اُس نے ایک عورت کو روٹی سے اپنے بچے کی نجاست پاک کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہا کہ خدا سے ڈرو اور جو نعمت خدا نے دی اُسے دیدہ ودانستہ ضائع مت کرو۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ تُو ہمیں قحط سے ڈراتا ہے جب تک ہماری یہ نہر جاری ہے ہمیں قحط کی کچھ پرواہ نہیں۔ حق تعالیٰ کو یہ کلمہ سُن کر غصّہ آیا۔ مینہ آسمان سے بند ہو گیا اور زمین سے کوئی تنکا نہ اُگا حتیٰ کہ وہ لوگ اُنہیں روٹیوں کے محتاج ہوئے جن سے استنجا کیا کرتے تھے اور تول تول کر آپس میں تقسیم کرنے لگے۔

O بسند معتبر یاسر اور نادر خادمان حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ وہ حضرت اپنے خادموں سے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کھانا کھاتے میں تمہارے سر پر بھی آ کھڑا ہوں تو تمہیں لازم ہے کہ جب تک فارغ نہ ہو میری تعظیم کو نہ اُٹھو۔ اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو آواز دی اور کسی نے یہ کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے کھا لینے دو۔ کھانا کھاتے میں کسی سے کام نہ لیتے تھے۔

❁❁❁

(۷)

روٹی۔ستّو۔گوشت۔گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے اُس کی اور سرکہ وشیرینی کی فضیلت

○ روایت معتبر میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ روٹی کی عزّت کرو کیونکہ عرش سے فرش تک بہت سے فرشتوں اور بہت سے زمین کے رہنے والوں نے کام کیا ہے جب تمہارے لیے روٹی تیار ہوئی ہے۔ بعداس کے فرمایا کہ ایک دن حضرت دانیالؑ ایک ملّاح کے پاس آئے اور اُسے ایک روٹی بطور اُجرت کے دی کہ مجھے پار اُتار دے۔ ملاّح نے وہ روٹی اُن کے سامنے لوگوں کے پاؤں میں اِس طرح پھینک دی کہ وہ کُچل گئی اور کہا میں اس روٹی کو کیا کروں۔ حضرت دانیالؑ نے سَر اپنا آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی۔ پروردگار عالم تُو روٹی کی عزّت کر۔ تُو نے دیکھا کہ اس بندے نے روٹی کے ساتھ کیا عمل کیا۔ اور تُو نے سُنا کہ اُس نے کیا کہا۔ خداوند عالم نے آسمان کو حکم دیا کہ مینہ نہ برسے اور زمین کو حکم دیا کہ گھاس نہ اُگے یہاں تک کہ لوگوں کی یہ نوبت پہنچ گئی کہ بھوک کے مارے ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ دو عورتوں کا ذکر ہے کہ ہر ایک کے ایک ایک بچّہ تھا۔ ایک نے دوسری سے کہا کہ آج میں اور تُو مِل کر میرے بچّے کو کھالیں اور کل ہم دونو تیرے بچے کو کھالیں گے۔ جب دوسری عورت کے بچے کی باری آئی تو اُس نے اپنے بچے کے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس پر جھگڑا پیدا ہوا اور یہ قصہ حضرت دانیالؑ کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت دانیال نے دریافت کیا کہ اب لوگوں کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے عرض کی ہاں۔ یہ سُن کر حضرت دانیال نے آسمان کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور عرض کی پروردگار اب پھر فضل کر اور رحمت نازل فرما اور بے گناہ بچّوں پر اُس ملّاح کے قصور کے سبب عذاب نازل نہ کر حق تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ تُو میری مخلوق کے لیے وہ نباتات پیدا کر جو اس مدّت میں اُن کو نہیں نصیب ہوئی ہے کیونکہ مجھ کو اس کم سن بچّے کی وجہ سے رحم آ گیا۔

○ بسند صحیح اور غیر صحیح حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ روٹی کو سالن کے پیالے نیچے مت رکھو۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ روٹی کی عزّت کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ روٹی کی عزّت کیونکر

ہوسکتی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جب روٹی تمہارے سامنے آئے کھانے لگو اور کسی چیز کا انتظار نہ کرو۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ درندوں کی طرح روٹی مت سونگھو، کیونکہ روٹی ایسی برکت کی چیز ہے کہ اس کے ذریعے سے تم نماز پڑھتے ہو۔ اسی کے ذریعے سے روزہ رکھتے ہو اور اسی کے باعث سے حجِ بیت اللہ ادا کرتے ہو۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ اے اللہ روٹی میں ہمارے لیے برکت دے اور ہم میں اور روٹی میں جدائی مت کر۔ کیونکہ اگر روٹی نہ ہوگی تو نہ ہم سے نماز ہوسکے گی نہ روزہ اور نہ کوئی تیرا اور فرض۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب گوشت اور روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتداء روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھٹاؤ اس کے بعد گوشت کھاؤ۔

O بسند صحیح حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی چھوٹی چھوٹی پکاؤ کہ اُس میں ہر گروہ کے لئے برکت ہے۔

O چند معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ روٹی کو غیر قوموں کی طرح چُھری سے مت کاٹو بلکہ ہاتھ سے توڑو بعض روایتوں میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر روٹی کے ساتھ کھانے کو اور کوئی چیز نہ ہو تو اس حالت میں روٹی کو چُھری سے کاٹ سکتے ہیں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جَو کی روٹی کی فضیلت گیہوں کی روٹی پر اتنی ہے جتنی ہم اہل بیتؑ کی فضیلت تمام آدمیوں پر۔ ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جَو کی روٹی یا آش جو کھانے کے لیے دعا نہ کی ہو۔ اور جو شخص آش جو یا جو کی روٹی کھائے گا۔ اُس کے پیٹ میں کوئی درد باقی نہیں رہ سکتا اور جَو کی روٹی یا جَو کا اور کسی قسم کا کھانا پیغمبروں اور نیک لوگوں کے لئے قوت ہے حق تعالیٰ نے پیغمبروں کا قوت جو کی روٹی ہی مقرر فرمائی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سِل والے کے لئے چاول اور جَو کی روٹی سے بہتر کوئی دوا و غذا نہیں ہے۔

O دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ اسہال والے اور سِل والے کے لئے جَو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد کو بدن سے دُور کر دیتی ہے۔

O دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک دُنیا میں رہے برابر جَو کی روٹی کھاتے رہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ ستو بہترین خوراک ہے، بھوکے کا اس سے پیٹ بھرتا ہے۔ پیٹ بھرے کا کھانا ہضم ہوتا ہے۔

O حضرت صادق - سے منقول ہے کہ ستّو خدائے تعالیٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے اسی سبب سے گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیغمبروں کی خوراک ہے۔ خشک ستّو کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور روغن زیتون میں ملا کر کھانے سے فربہی آتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ چہرے کی لطافت اور ملاحت زیادہ ہوتی ہے اور جسمانی قوت بڑھتی ہے اور اگر خشک ستّو کی تین پھنکیاں نہار مُنہ کھائی جائیں تو بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستّو ستّر ۷۰ قسم کی بلاؤں کو دُور کرتا ہے۔ اور جو شخص چالیس دِن صبح کو ستّو کھائے اُس کے دونوں کندھے قوی ہو جائیں گے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستّو پیاس کی زیادتی کو دُور کرتا ہے۔ معدے کو قوّت دیتا ہے صفرا کو گھٹاتا ہے۔ معدے کو صاف کرتا ہے۔ ستّر قسم کے امراض کے لئے شفا ہے اور خون کے ہیجان وحرارت کو برطرف کرتا ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی - سے منقول ہے کہ اگر خون ماہواری بند نہ ہوتا ہو تو مریضہ کو ستّو پلاؤ بند ہو جائے گا۔ (اس سے کوئی خاص ستّو مراد نہیں)

O دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جن جن چیزوں کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں دُنیا و آخرت میں اُن سب سے بہتر گوشت ہے۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ خدائے تعالیٰ بہشت کے اوصاف میں فرماتا ہے:

وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ (پرندوں کا گوشت کھانے کو ملے گا جس جس قسم کا چاہیں گے)

O دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عبدالاعلےٰ اور مسمّع نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ ہم سے لوگوں نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا گوشت کے بھرے ہوئے گھر کو دشمن رکھتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ روایت تو سچی ہے لیکن معنی اس کے وہ نہیں ہیں جو وہ سمجھے ہیں بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اُس گھر کو خدا دشمن رکھتا ہے جس میں آدمیوں کا گوشت غیبت کرکے کھایا جاتا ہو۔

O ایک اور حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ قریش گوشت کے بہت شوقین ہیں۔

O حدیث حسن میں حضرت صادق - سے منقول ہے کہ گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا

ہے اور جو شخص چالیس دن گوشت نہ کھائے وہ کج خُلق ہوجاتا ہے اور جو شخص کج خُلق ہوجائے اُس کے کان میں اذان کہنی چاہیئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو چالیس دن گوشت میسّر نہ آئے اُسے لازم ہے کہ توکّل بخدا قرض لے کر گوشت کھائے اُس کا قرض خدا ادا کردے گا۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب امام رضا -میں عرض کیا کہ میرے گھر والے بھیڑ کا گوشت نہیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مادّہ سودا کو حرکت میں لاتا ہے اور اُس سے درد سر اور دوسرے درد پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدائے عزّوجل بھیڑ کے گوشت سے کسی اور گوشت کو بہتر جانتا تو گوسفند کو فدیہ حضرت اسمٰعیل -قرار نہ دیتا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ -سے مرض بالخورہ کی شکایت کی جو اُن میں بہت بڑھ گیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ - کو وحی بھیجی کہ اُن لوگوں سے کہہ دو کہ گائے کا گوشت چقندر کے ساتھ کھائیں۔

O حضرت صادق -سے منقول ہے کہ پرند کا گوشت اور گائے کا گوشت بالخورے کو دُور کرتا ہے اور فرمایا کہ گائے کا دُودھ دوا ہے اور روغن اُس کا شفا اور گوشت اس کا دافع مرض ہے۔

O چند حدیثوں میں منقول ہے کہ جو شخص ایک لقمہ چکنے گوشت کا کھائے اُتنا ہی درد اُس کے بدن سے دُور ہوتا ہے۔

O حضرت امیرالمومنین -سے روایت ہے کہ اروک (بط) پرندوں میں بھینسا ہے کیونکہ لجن (ریم [1]) اور چرک [2] کھاتی ہے۔ اور مرغ خانگی پرندوں میں سور ہے کیونکہ آدمیوں کا فضلہ کھاتا ہے اور تیتر پرندوں میں حبشی ہے۔ تم ایسے کبوتر کے بچّے کیوں نہیں کھاتے جس کے نئے نئے بال و پر نکلے ہوں کہ وہ اپنی پاکیزہ قوّت سے تمہاری کمی قوّت کو پُورا کردے۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا غصّہ کم ہوجائے اور رنج و غم جاتا رہے وہ تیتر کا گوشت کھایا کرے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ چکور کے گوشت سے پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں اور بُخار دور ہوجاتا ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی -سے منقول ہے کہ اصفرد و [3] کا گوشت مبارک ہے۔ میرے والد اُس کو پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یرقان والے کے لئے اُسے بھونو اور کھلاؤ۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ کالے ہرن کا گوشت کھانے کا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بواسیر اور درد کمر کے لئے نافع ہے اور جسمانی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

○ حضرت امام رضا -سے گوشت گورخر کے بارے میں دریافت کیا گیا۔فرمایا چونکہ وہ جنگلی جانور ہے اس لئے اُس کا گوشت کھانا جائز تو ہے مگر میرے نزدیک نہ کھانا بہتر ہے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ بھینس کا گوشت۔دودھ اور گھی کھانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچا گوشت کھانے کی ممانعت کی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ درندوں کی خوراک ہے۔پس مناسب ہے کہ جب تک آگ یا سورج گوشت کی حالت نہ بدل دے،اُسے نہ کھائیں۔

○ حدیث میں منقول ہے کہ حضرت صادق -سے کچّا گوشت کھانے کی نسبت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درندوں کی غذا ہے۔

○ بہت سی معتبر حدیثوں میں سائے میں خشک کئے ہوئے گوشت کے کھانے کی ممانعت ہے۔

○ دوسری حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس سے درد پیدا ہوتے ہیں۔اور معدہ سُست ہوجاتا ہے اور کسی کسی حدیث میں اس کے کھانے کی اجازت بھی وارد ہوئی ہے۔

○ حضرت صادق -سے منقول ہے کہ تین چیزیں جسم کو خراب کردیتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُس سے آدمی مر بھی جاتا ہے۔ایک سائے میں خشک کیا ہوا بدبودار گوشت کھانا دوسرے پیٹ بھرے پر حمام میں نہانا،تیسرے بیوی سے گھرداری۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی تو نہیں مگر بدن کو موٹا کردیتی ہیں،کتان کے کپڑے پہننا۔خوشبو سونگھنا اور نورہ لگانا۔اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی ہیں مگر بدن کو دُبلا کردیتی ہیں۔خشک گوشت ،پنیر اور خرمے کی کلیاں اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں۔نیم گرم پانی اور انار۔اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں۔خشک کیا ہوا گوشت اور پنیر۔

○ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست کے گوشت کو پسند کرتے تھے اور ران کے گوشت سے کراہت کرتے تھے کیونکہ پیشاب گاہ کے قریب ہے۔

○ کئی معتبر سندوں سے منقول ہے کہ حضرت آدم -نے ایک مینڈھا قربانی کیا تھا اور ران کی

اولاد میں سے جو جو، اوالعزم پیغمبر ہونے والے تھے ان میں سے ہر ایک کے نام ایک عضو نامزد کیا تھا۔ چنانچہ جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام دست نامزد کیا تھا۔اسی وجہ سے آپ دست کو پسند فرمایا کرتے تھے اور تمام اعضاء سے بہتر جانتے تھے۔

- حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ دودھ میں پکا ہوا گوشت پیغمبروں کی خاص غذا ہے۔
- حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ جب کوئی مسلمان جسمانی لحاظ سے کمزور ہوجائے تو اُسے لازم ہے کہ گوشت و دودھ میں پکا کر کھایا کرے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے حق تعالیٰ سے سُستی بدن کی شکایت کی۔ وحی آئی کہ دودھ میں گوشت پکا کر کھالو بدن قوی ہوجائے گا۔
- روایت معتبر میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب میوؤں میں انار زیادہ پسند تھا۔
- بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت صادق - کو کشمش کا حریرہ بہت پسند تھا اور یہ اس طرح پکتا ہے کہ آش تیار کر کے آخر میں اُس میں کشمش ڈال دی جاتی ہے۔
- بہت سی حدیثوں میں آب گوشت کی تعریف آئی ہے۔جس میں روٹی توڑ کر بھگو دی جاتی ہے اور بہت سی معتبر حدیثوں میں کباب کی تعریف آئی ہے کہ وہ ضعف اور بخار کو دُور کرتا ہے اور رنگ کو سُرخ کر دیتا ہے۔
- حدیث معتبر میں اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ میں ایک روز حضرت امیرالمومنین -کی خدمت میں گیا۔اُن حضرت کے سامنے بھُنا ہوا گوشت رکھا تھا۔فرمایا کہ آؤ اور اسے کھاؤ میں نے عرض کیا کہ یاامیرالمومنین -یہ میرے لیے نقصان دہ ہے۔فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں ایسی دعا بتاؤں کہ جب تم یہ دعا پڑھ لو گے کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ مِلْاءُ الْاَرْضِ، وَالسَّمَآءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ وَلَا دَاءٌ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام اُن کل چیزوں کے نام سے بہتر ہے جو آسمان و زمین میں بھری ہوئی ہیں وہ رحمن و رحیم ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز اور بیماری

ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

O کلمہ کی تعریف میں بھی حدیث وارد ہے کہ بھیڑ کی سری زیادہ پاک وصاف ہے کیونکہ مُنہ سے قریب تر ہے اور مقامِ کثافت سے دُور۔

O حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ تمہیں ہریسہ کھانا چاہئے کہ وہ چالیس دن کی عبادت کی قوّت دیتا ہے۔اور ہریسہ اُس مائدے میں تھا جو خدائے تعالیٰ نے جناب رسولِ اللہ ﷺ پر نازل کیا تھا۔

O حضرت صادق ۔سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر نے ضعف اور کمی قوّتِ باہ کی شکایت کی حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہریسہ کھاؤ۔

O دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کے لیے بہشت کے ہریسوں میں سے ہریسہ بطور ہدیہ بھیجا۔اس میں جتنے اناج پڑے تھے وہ سب بہشت کے باغوں میں پیدا ہوئے تھے اور حورانِ بہشتی نے انہیں اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا۔جب اُسے جناب رسولِ اللہ ﷺ نے تناول فرمایا تو چالیس آدمیوں کی قوّت آنحضرتؐ کے جسم مبارک میں آ گئی یہ تحفہ خدا نے اس لیے بھیجا تھا کہ اپنے پیغمبر کو توانا اور خوش کرے۔

مثلثہ کی بھی بہت تعریف آئی ہے اور وہ ایک کھانا ہے جو ایک قفیر [1] چاول،ایک قفیر چنا اور ایک قفیر باقلہ کوٹ کر پکایا جاتا ہے اور کبھی باقلہ کے عوض کوئی دوسرا اناج بھی ملا دیتے ہیں۔

تلبین کی بھی تعریف آئی ہے۔یہ ایک قسم کا نرم حلوا ہوتا ہے۔جو میدہ،دودھ اور شہد سے تیار ہوتا ہے۔

O ہارون ابن موفق سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم ۔نے مجھے بلایا۔اور میں نے حضرت ہی کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔اُن حضرت کے دسترخوان پر حلوا بہت سا تھا۔میں نے حلوے کی کثرت پر تعجب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اور ہمارے محب شیرینی ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔اسی سبب سے ہم حلوا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

O عبدالاعلیٰ سے منقول ہے کہ ایک دن مجھے حضرت امام جعفر صادق ۔کی خدمت میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔اُن حضرت کے سامنے ایک مرغ بریاں پیش کیا گیا۔جس کے جوف میں خرما اور روغن بھرا ہوا تھا۔

O حدیث موثق میں یونس ابن یعقوب سے منقول ہے کہ ہم مدینے میں تھے۔حضرت امام صادق ۔نے کسی شخص کی معرفت یہ کہلا بھیجا کہ ہمارے لیے تھوڑا سا فالودہ تیار کر کے بھیج دو۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جو شخص رات کے وقت مچھلی کھائے اور اُس کے بعد خرما یا شہد نہ کھائے تو صبح تک رگِ فالج اُس کے بدن میں متحرک رہے گی یہ بھی فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جب مچھلی تناول فرماتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَ اَبْدِلْنَا خَیْراً مِنْہُ

ترجمہ: یا اللہ ہمیں اس مچھلی میں برکت دے اور اس کے عوض اس سے بہتر ہمیں عطا فرما۔

O بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر ۔سے منقول ہے کہ تمہیں مچھلی کھانا چاہئے کہ اگر اُسے بغیر روٹی کے کھاؤ گے تو کافی ہے اور روٹی کیساتھ کھاؤ گے تو خوشگوار ہے۔

O حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ مچھلی کھانے کی مداومت نہ کرو کہ وہ بدن کو گھٹاتی ہے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ تازہ مچھلی آنکھ کی چربی کو گھلاتی ہے۔

O حدیثِ صحیح میں وارد ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری ۔کی خدمت میں یہ لکھا کہ جب میں پچھنے [1] لگواتا ہوں تو صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اگر نہیں لگواتا تو کثرتِ خون سے تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ پچھنے لگوا کر اُس کے بعد تازہ مچھلی جس پر نمک چھڑک کر کباب کیا گیا ہو کھایا کرو۔اُس شخص نے اس ہدایت پر عمل کیا اور ہمیشہ آرام سے رہا۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی زردی نفیس چیز ہے اُس کے کھانے سے گوشت کی خواہش باقی نہیں رہتی۔اور گوشت میں کو خرابیاں ہیں وہ اس میں نہیں ہیں۔

O ایک شخص نے حضرت امام رضا ۔کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی،اُن حضرت نے فرمایا کہ استغفار پڑھا کرو اور مرغی کا انڈا پیاز کے ساتھ کھایا کرو۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدائے تعالیٰ سے کمی نسل کی شکایت کی وحی آئی کہ مرغی کا انڈا گوشت میں پکا کر کھاؤ۔

- دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی سفید سنگین ہے۔اور زردی سبک ہے۔
- حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ انڈے زیادہ کھانے سے اولاد زیادہ ہوتی ہے۔
- سرکہ کی تعریف میں بھی اچھی اچھی حدیثیں وارد ہوئیں کہ یہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور آئمہ☆ بھی اسے تناول فرمایا کرتے تھے۔اس کے بارے میں بکثرت حدیثیں وارد ہیں۔
- منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جن جن چیزوں سے روٹی کھا سکتے ہیں، ان میں سے سب سے بہتر سرکہ ہے۔
- حضرت امیرالمومنین ؑ نے فرمایا کہ سرکہ سے بہتر اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے روٹی کھائی جائے کیونکہ یہ صفرا کو ختم کرتا ہے اور دل کو محفوظ کرتا ہے۔
- حضرت صادق ؑ سے بطریق متعددہ منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنا ہو اُس سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔دانتوں کی جڑیں مستحکم ہوجاتی ہیں۔عقل کی قوت بڑھتی ہے۔اور عورتوں کی خواہش کم منقطع ہوتی ہے۔یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کھانے کے اوّل و آخر سرکہ کھایا کرتے تھے مگر ہم کھانے کے اوّل نمک کھاتے ہیں اور آخر سرکہ۔
- روغن زیتون کے کھانے اور جسم پر مَلنے کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔منقول ہے کہ پیغمبر اور برگزیدہ لوگ اس سے بھی روٹی کھایا کرتے تھے۔اسی طرح میوہ زیتون کی تعریف میں بہت کچھ وارد ہے۔چنانچہ منقول ہے کہ وہ جسم سے زہریلی ہواؤں کو خارج کر دیتا ہے۔
- کئی سندوں سے آئمہ طاہرین ؑ سے منقول ہے کہ شہد سے بہتر کوئی چیز نہیں، جسے مریض شفا پانے کے لئے استعمال کریں کیونکہ وہ ہر درد کے لیے شفا ہے۔اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور کندر (ایک قسم کا گوند ہے) چبانا بھی دافع بلغم اور نافع حافظہ ہے۔
- شکر کی تعریف میں بھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں اور مراد شکّر سے یا مصری ہے یا قند یا نقل وغیرہ کی قسم کو شکّر سے بنتے ہیں۔
- منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم ؑ سوتے وقت مٹھاس تناول فرمایا کرتے تھے۔یہ بھی منقول ہے کہ شکر ہر طرح سے نافع ہے اور دافع بلغم ہے۔
- ایک روایت میں وارد ہے کہ اگر کسی کے پاس ہزار درہم کے سوا اور کچھ نہ ہو اور وہ سب کی شکر خرید لے، تو بھی اس کا شمار مُسرفین یں نہ ہوگا۔

○ گھی کی تعریف میں بھی بہت حدیثیں آئی ہیں۔خصوصاً گائے کا گھی کہ وہ شفاہے اورضعیف آدمیوں کے لئے جن کا سن پچاس برس کا یا اس سے متجاوز ہوگیا ہوگھی کھانے کی ممانعت آئی ہے منقول ہے کہ گائے کا گھی شفا ہے۔

○ حدیث معتبر میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت کوئی چیز کھاتے یا پیتے تھے تو یہ ارشادفرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

ترجمہ: یااللہ ہمیں اس میں برکت دے اوراس سے بہتر ہمیں عنایت فرما۔

جب دودھ پیتے تھے تو یہ ارشادفرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے خدا ہمارے لیے اس میں برکت دے اوراس سے زیادہ ہمیں عطا فرما۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ ایک سیاہ بھیڑ کا دودھ دو ۲ سُرخ بھیڑوں کے دودھ سے بہتر ہے۔

○ منقول ہے کہ دودھ پیغمبروں کی غذا ہے۔ایک شخص حضرت صادق ؑ کی خدمت میں حاضر ہوااورعرض کیا میں نے دودھ پیا۔اوراس سے تکلیف پائی حضرتؑ نے فرمایا کہ دودھ سے تو کوئی آزارنہیں پہنچتا مگرتونے کوئی دوسری چیزاس کے ساتھ کھائی ہوگی جس سے تکلیف ہوئی۔

○ ایک اورشخص نے انہیں حضرتؑ سے ضعف بدن کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ دودھ پیا کرکہ اُس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اورہڈیاں مضبوط ہوجاتی ہیں۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا نطفہ متغیر ہوجائے یعنی اُس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو،اُس کو چاہئے کہ دودھ میں شہد ملا کر پی لیا کرے۔

○ بسند معتبر جوصحت کے درجہ کو پہنچتی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تمہیں گائے کا دودھ پینا چاہئے کہ وہ ہرطرح کی گھاس کھاتی ہےاوراس کے دودھ میں ہر بوٹی کی خاصیت موجود ہے۔

○ حضرت امیرالمومنین ؑ نے فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ فسادِ معدہ کے واسطے نافع ہے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نے فرمایا کہ اونٹ کا پیشاب اُس کے دودھ سے زیادہ نافع ہے اور

حق تعالٰی نے اُس میں شفا مقرر فرمائی ہے۔(ضرورت اور مجبوری کے وقت اونٹ کے پیشاب کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے ورنہ اس کا پینا جائز نہیں ہے۔)

- دوسری روایت میں منقول ہے کہ اونٹ کا دودھ تمام امراض کے واسطے شفا ہے۔
- حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ چھاچھ یا میٹھا اسے تکلیف نہ دے اُسے لازم ہے کہ پنیر کے ساتھ پیا کرے۔
- حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ مجھے پنیر پسند ہے ایک روایت میں وارد ہے کہ دن میں اُس کا کھانا مضر ہے اور رات کو نافع فرزند کا باعث ہوتا ہے۔
- حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ گرمی میں اخروٹ کی گری کھانے سے اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے ار پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں اور جاڑوں میں کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں اور سردی کم معلوم ہوتی ہے۔کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جب پنیر اور اخروٹ کی گری کو ملا کر کھایا جائے تو دوا ہیں اور کسی ایک کو اکیلے کھایا جائے تو درد۔

❁❁❁

(۸)

غلّہ اور ترکاوری اور میوہ جات اور تمام کھانے کی چیزوں کے فائدوں کا بیان

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ چاول عمدہ غذا ہے رودوں کو کھولتا اور بواسیر کو دُور کرتا ہے۔

○ چند روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم اپنے بیماروں کا علاج چاولوں سے کیا کرتے ہیں۔

○ حدیث موثق میں منقول ہے کہ ایک شخص خدمت جناب امام جعفر صادق ؑ میں آیا اور پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا چاولوں کو دھو کر سائے میں خشک کرلو اور اس میں سے تھوڑے سے بریاں کر کے نرم کوٹ لو اور ہر صبح بقدر ایک مٹھی کھالیا کرو۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ان حضرت درد شکم تھا فرمایا چاولوں کو سماق [۱] کیساتھ پکا لاؤ۔ جب تناول فرمایا رفع ہو گیا۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا ؑ بھنے ہوئے چنے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔

○ دوسری روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ۷۰ پیغمبروں نے چنے کے واسطے دعائے برکت مانگی ہے۔

○ اکثر روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ مسور کا کھانا دل کو نرم کرتا ہے اور رونا زیادہ لاتا ہے۔

○ روایت معتبر میں منقول ہے کہ باقلہ کے کھانے سے پنڈلی کا گودا بڑھتا ہے اور بھیجا زیادہ ہوتا ہے اور تازہ خون پیدا ہوتا ہے۔

○ دوسری روایت میں مروی ہے کہ باقلہ کو چھلکے سمیت کھاؤ کہ معدہ کو صاف کرتا ہے۔

- منقول ہے کہ لوبیا کھان اور اندرونی ریاح کو دفع کرتا ہے۔
- منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے چھیپ کی شکایت کی فرمایا کہ ماش اپنے کھانے میں داخل کرلو۔
- حدیث معتبر میں منقول ہے کہ اگر چند قسم کے قسم کھانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے جاتے جن میں خرما بھی ہوتا تھا تو حضرت ابتدا خرما سے فرماتے تھے۔
- حضرت علی بن الحسین -اُس شخص کو دوست رکھتے تھے جو خرمے کو اس سبب سے پسند کرتا تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغوب تھا۔
- سلیمان ابن جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت امام رضا -کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت کے پاس تازہ تازہ خرمے بہت سے رکھے تھے اور حضرت اہتمام کرکے خواہش سے تناول فرمارہے تھے مجھے حکم ہوا کہ اے سلیمان میرے پاس آؤ اور تم بھی کھاؤ میں نے عرض کی میں فدا ہوجاؤں آپ نے تو بہت تناول فرمائے ارشاد فرمایا کہ ہاں مجھے زیادہ مرغوب ہیں کیونکہ حضرت رسول اللہؐ حضرت امیر المومنینؑ۔ حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسینؑ۔ امام زین العابدینؑ۔ حضرت امام محمد باقرؑ۔ حضرت امام صادقؑ اور میرے والد ماجد اِن سب کو خرمے بہت مرغوب تھے۔ اور مجھے بھی مرغوب ہیں اور جو لوگ ہم پر ایمان لائے ہیں اُن کو بھی مرغوب ہیں اس لیے کہ وہ ہماری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ رہے ہمارے دشمن ان کو شراب مرغوب ہے اس لیے وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص سات دانہ خرمۂ عجوہ [1] کے نہار منہ کھالیا کرے تو اسے کوئی زہر یا مرض سحر یا بھوت یا پلید ضرر نہیں پہنچا سکتا۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ شخص سات دانے عجوہ کے سوتے وقت کھالیا کرے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں تو مرجائیں گے۔
- احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں بیدار نہ انار، بہی۔ سیب شامی، سفید انگور اور خرمائے تازہ۔
- حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کسی میوے کا پوست دُور کرنا مکروہ ہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر میوے پر ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جب میوہ تمہارے لیے لایا

جائے تو پہلے اُس کو دھلوا لو پھر کھاؤ۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر -سے انجیر اور خرما وغیرہ تمام میووں کی نسبت استفسار کیا کہ اگر دو دو دانہ ملا کر کھائیں تو کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے اِس سے منع فرمایا ہے پس اگر تم تنہا ہو تو جس طرح جی چاہے کھاؤ اور اگر مسلمانوں کے کسی گروہ کے ساتھ بیٹھے ہو تو ایسا نہ کرو بلکہ ایک ایک دانہ کھاؤ۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر تم دو دو دانہ کھانا چاہتے ہو تو اپنے ساتھیوں سے کہہ دو اور اُن سے اجازت لے کر کھاؤ۔

O معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن جناب امام رضا -نے دیکھا نہ غلاموں نے کچھ میوہ آدھا آدھا کھا کر پھینک دیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ اگر تمہارے پیٹ بھر گئے ہیں تو ساری دُنیا پیٹ بھری نہیں ہوگئی۔ ضرورت کے موافق خود کھایا کرو اور باقی حاجت مندوں کو دے دیا کرو۔

O حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جنہیں دونوں ہاتھوں سے کھانا چاہئے انگور و انار۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ تین چیزیں کچھ نقصان نہیں کرتیں۔ سفید انگور نیشکر اور سیب۔

O احادیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب حضرت نوح - کشتی سے اُترے تو آدمیوں کی ہڈیاں دیکھ کر اُن کو بڑا صدمہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی کہ تم سیاہ انگور کھاؤ تا کہ تمہارا غم دُور ہو جائے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی پیغمبر نے اندوہ و غم کی شکایت کی تھی اُنھیں وحی کی گئی کہ تم انگور کھاؤ۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین- کو انگور بہت پسند تھا کہ ایک دن وہ حضرت روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا اُمِّ ولد نے ایک خوشہ انگور کا حضرت کے سامنے لا کر رکھا کہ وہ انگور اُس فصل میں پہلے آئے تھے۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ حضرت نے وہ انگور اُس سائل کو دے دیئے۔ اُمِّ ولد چھپ کر گئیں اور وہ انگور اُس سائل سے خرید لائیں اور پھر حضرت کے سامنے رکھے اتنے میں دوسرا سائل آ گیا حضرت نے پھر اُسے دے دیئے۔ اُمِّ ولد پھر جا کر خرید لائیں اسی طرح چار مرتبہ ہوا۔ چوتھی مرتبہ حضرت نے تناول فرمائے۔

O ابوعکاشہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں گیا۔حضرت کے پاس انگور رکھے تھے۔حضرت نے فرمایا بوڑھے اور بچے تو ایک ایک دانہ کھاتے ہیں۔اور جس شخص کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا پیٹ نہ بھرے گا وہ تین تین چار چار دانے کھاتا ہے تم دو دو دانے کھاؤ کہ مستحب ہے۔

O دوسندوں سے حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ اکیس دانے مویز[1] سُرخ کا ناشتہ کرنا سوائے مرض موت کے تمام امراض کو دفع کرتا ہے۔

O دوسندوں سے حضرت امام صادق -سے منقول ہے کہ طائف کی منقیٰ رگ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔کاہلی اور ماندگی کھودیتی ہے اور دل خوش کرتی ہے۔

O حدیث معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ میوہ کل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے اور اُن میں سب سے بہتر انار ہے۔فرمایا کہ تم کو انار کھانا چاہیئے کہ وہ بھوکے کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھرے کے واسطے ہاضم طعام ہے۔حضرت رسول اللہ ﷺ کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مرغوب نہ تھا اور آنحضرتؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اُس کے کھانے میں کوئی شریک ہو۔

O اکثر احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے اگر اُسے کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اُس دانے کو لے جاتا ہے تا کہ وہ نہ کھاسکے اِسی سبب سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو مومن ایک انار پورا کھالے خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی چالیس دن کے لئے دُور کر دیتا ہے اور جو مومن تین انار پُورے کھالے تو خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لیے دُور کر دیتا ہے اور جس شخص سے شیطان ایک برس دُور رہے گا وہ مبتلائے گناہ نہ ہوگا اور جو مبتلائے گناہ نہ ہوگا وہ داخلِ بہشت ہوگا۔

O حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں شیریں انار کھانا چاہیئے کہ اُس کا جو حصّہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درد کو کھودیتا ہے اور شیطان کے وسوسے کو الگ دور کرتا ہے۔

O دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ انار کے دانوں کو بیجوں سمیت کھاؤ کہ اس ترکیب سے کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور بال بڑھاتا ہے، یہ بھی فرمایا کہ دونوں قسم کا کھٹا اور میٹھا معدے کے لئے نافع ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک انار نہار منہ کھالے اُس کا

دل چالیس دن تک روشن رہے گا اور دو انار کھالے تو اسّی دن اور اگر تین انار کھالے تو ایک سو بیس دن اور وسوسہ شیطانی بھی اُس سے دُور ہو جائے اور جس سے وسوسۂ شیطانی دُور ہوا وہ معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا اور جو معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوا وہ داخل بہشت ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ درخت خرما کی لکڑی کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے جانوروں کو بیکار کر دیتا ہے۔

O بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ سیب معدے کو جلا [2] دیتا ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نے فرمایا کہ سیب کا کھانا ہر قسم کے زہر۔ جادو۔ جنات کے شر اور زیادتی بلغم کے لئے نافع ہے اور کسی چیز کا نفع اس سے زیادہ اور جلد نہیں ہوتا۔

O دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ خشک سیب کے ستّو نکسیر بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی دوا دفعیۂ زہر کے لیے سیب کے ستّوؤں سے بہتر نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر لوگوں کو سیب کے نفع معلوم ہوں تو اپنے بیماروں کی سوائے سیب کے کوئی دوا ہی نہ کریں۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ سیب کھاؤ کہ وہ معدے کو پاک کرتا ہے۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ بہی کھانے سے ضعیف دل قوت وفربہی حاصل کرتا ہے اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ دانائی بڑھتی ہے اور ڈرپوک آدمی دلیر بن جاتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ بہی کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔ اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار مُنہ کھایا کرے اس کی منی صاف ہو جائے گی اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار مُنہ کھائے حق تعالیٰ چالیس دن کے لیے اُس کی زبان پر حکمت جاری کرتا ہے۔ یہ بھی فرمای کہ خدائے تعالیٰ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کے بدن سے خوشبوئے بہی نہ آتی ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ دانہ بہی کھانا غم والے کے غم کو اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح ہاتھ سے پیشانی کا پسینہ صاف کر دیتے ہیں۔

O بسند معتبر حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ امرود کھانا دل کو جلا دیتا ہے اور بحکمِ خدا اندرونی دردوں کو ساکن کرتا ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ امرود کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا بہ نسبت نہار مُنہ کے بہتر ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ انجیر مُنہ کی بد بُو دور کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بال بڑھاتا ہے۔ مختلف قسم کے دردوں کو دُور کرتا ہے انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور انجیر بہشت کے میووں سے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ انجیر دردِ قولنج کے لیے مفید ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ انجیر کھانے سے سُدّے نرم ہو جاتے ہیں اور ریاح و قولنج کو نفع پہنچتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دن میں کھاؤ تو زیادہ کھاؤ اور رات میں کھاؤ تو کم۔

O منقول ہے کہ انجیر بواسیر اور دردِ نقرس (ایک قسم کا درد جو پاؤں کی انگلیوں میں ہوتا ہے) کو دُور کرتا ہے۔ جسمانی قوت کو بڑھاتا ہے۔

O زیاد قندی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا رکھا ہے جس میں آلو بخارے پڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ مجھ پر حرارت غالب ہو گئی ہے تازہ آلو بخارے حرارت کو کم اور صفرا کو ساکن کر دیتے ہیں اور خشک آلو بخارے خون کو ساکن کرتے اور ہر قسم کے درد کو بدن سے نکال دیتے ہیں۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تمہارے طبیب ترنج کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کھانے سے پہلے کھانا چاہئے۔ فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ کھانے کے بعد کھایا کرو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ترنج کھاؤ کہ آلِ محمدؐ اسے کھاتے رہے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ روکھی روٹی ترنج کو ہضم کر دیتی ہے۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبز ترنج اور سُرخ سیب کا دیکھنا بہت پسند تھا۔ (عرب لیموں اور نارنگی کو بھی ترنج کہتے ہیں۔)

O بعض حدیثوں میں کشمش کی بھی تعریف آئی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سنجد ا ؎ (ایک قسم کا میوہ ہے جو عناب سے مشابہ ہوتا ہے) کے گودے سے گوشت سے پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے چھلکے سے پوست اور اُس کی گٹھلی سے

ہڈی۔ سنجد کا کھانا گردوں کو نرم کرتا ہے۔ معدے کو صاف اور بواسیر کے لیے نافع ہے اور پیشاب جو بار بار قطرہ قطرہ کر کے آتا ہو اُس کو فائدہ بخشا اور پنڈلیوں کو قوت دیتا ہے۔ اور مرض بالخورہ کو دُور کرتا ہے۔

O حضرت صادق -سے منقول ہے کہ خربزہ کھاؤ کہ اُس میں کئی فائدے ہیں ایک تو اُس میں کسی قسم کی خرابی و بیماری نہیں ہے۔ علاوہ اس کے وہ کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی میوے کا میوہ ہے اور پھول کا پھول۔ خوشبو کی بھی چیز ہے مُنہ کو بھی صاف کرتا ہے۔ روٹی کے ساتھ بھی کھانے کی چیز ہے۔ قوتِ جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مثانے کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ اور ریگ مثانہ کو دفع کرتا ہے۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ نہار مُنہ خربزہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خربزے کے ساتھ تازہ چھوہارے کھانا پسند تھا اور کبھی کبھی شکر و قند کے ساتھ بھی کھا لیتے تھے۔

O بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا میوہ دیکھتے تھے تو اُسے بوسہ دیتے تھے اور دونوں آنکھوں سے لگاتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ فَاَرِنَا اٰخِرَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ

ترجمہ: یا اللہ جس طرح تو نے اس کا اوّل ہمیں زمانہ عافیت میں دکھلایا ہے اُسی طرح اس کا آخر بھی ہمیں زمانۂ عافیت میں دکھلائیے۔

O دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقل ہے کہ جو شخص کوئی میوہ کھائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے تو وہ اُسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -کے سامنے کبھی ایسا خوان نہیں آیا جس میں سبزی نہ ہو اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مومنوں کے دل سبز ہیں اور سبزی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص رات کو اس حالت میں سوئے کہ سات پتّے سبز کاسنی کے اُس کے معدے میں پہنچ چکے ہوں تو وہ اُس رات میں دردِ قولنج سے محفوظ رہے گا۔ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُس کا مال اور اولاد زیادہ ہو وہ سبز کاسنی زیادہ کھایا کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہری کاسی بہت ہی اچھی سبزی ہے اس کا ایک پتّا بھی ایسا نہیں ہے کہ جس پر آبِ بہشت کا ایک قطرہ نہ ہو پس مناسب ہے کہ اس کو کھاتے وقت حرکت نہ دیں۔ فرمایا کاسنی سبزیوں میں سب سے بہتر ہے اس سے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے اور خوبصورت۔ فرمایا کاسنی کی فضیلت اور

سبزیوں پر ایسی ہی ہے ہم اہل بیتؑ کی اور مخلوقِ خدا پر۔

O حضرت امام رضا -نے فرمایا کہ کاسنی کھانے سے ہر درد کو آرام ہوتا ہے۔یعنی اولادِ آدم کے جسم میں ایک درد بھی ایسا نہیں ہے کہ کاسنی اُس کی بیخ کنی نہ کر سکے۔

O ایک شخص کو بخار اور دردِ سر عارض ہوا۔حضرت نے فرمایا کاسنی کوٹ کر ایک کاغذ پر پھیلا دو اور اُس پر روغن بنفشہ چھڑک کر پیشانی پر لگا دو اس سے بخار اور دردِ سر دونوں برطرف ہو جائیں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ کاسنی جناب رسولِ خدا ﷺ کی سبزی رہی بادروج [1] جناب امیر المومنین -کی اور برگ خرفۂ تازہ حضرت فاطمۃ الزہرا =کی۔

O بادروج کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں منجملہ اُن کے یہ بھی آیا ہے کہ کھانے سے پہلے اُسے کھانا چاہئے کہ سُدّے کھولتا ہے۔بھوک بڑھاتا ہے مبادل کے لیے نافع ہے۔ڈکار خوشبودار لاتا ہے۔مرض بالخورہ سے نجات دیتا ہے اور جب پیٹ میں پہنچ جاتا ہے تو ہر قسم کے درد کو دُور کر دیتا ہے۔

O معتبر روایت میں حضرت موسیٰ بن جعفر -سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طحال کا عارضہ ہو گیا تھا فرمایا کہ اُسے ترہ گندنا ساگ تین روز کھلا دو۔اس حکم کی تعمیل ہی سے اُسے صحت ہو گئی۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ترہ کا ساگ کھاؤ اُس کے چار خواص ہیں مُنہ کی بدبو دفع کرتا ہے۔زہریلی ہوائیں بدن سے خارج کرتا ہے۔بواسیر کھو دیتا ہے اور جو شخص اُس کے کھانے کے مداومت [2] کرے گا وہ بالخورے سے اور جذام سے محفوظ رہے گا۔

O منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -ترہ کا ساگ پسے ہوئے نمک کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کرفس کھانا چاہئے کہ وہ حضرت الیاس والیسع و یوشع بن نون ؑ کی خوراک ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے روایت ہے کہ سیب ترش اور دھنیے کے ساتھ کھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ روئے زمین پر برگ خرفہ سے بہتر اور نفع بخش کوئی سبزی نہیں ہے اور وہ حضرت فاطمۃ الزہرا =کی سبزی ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص ترہ تیزک [3] کو

عشا کی نماز کے وقت پیٹ بھر کر کھالے تو صبح تک مرض جذام یا بالخورہ میں مبتلا ہوجائے گا۔

○ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ بادروج اور کاسنی ہماری سبزی ہے اور ترتیزک بنی اُمّیہ کی۔

○ دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم -کے خادم سے منقول ہے کہ وہ حضرت جب ہمیں سبزی خریدنے کو فرماتے تھے تو کہتے تھے کہ ترہ تیزک نہ خریدنا۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ لوگ کتنے احمق ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ترہ تیزک جہنم کی ندی کے کنارے پیدا ہوتا ہے حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آتشِ جہنم کے بھڑکانے والے آدمی اور پتھر ہوں گے اور اُن پتھروں سے مراد یا تو وہ پتھر ہیں جن سے بُت تراشے جائیں گے یا گندھک کے پتھر۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ سبزی جہنم میں پیدا ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے یہودیوں کو دفعیہ بالخورہ کی دو تدابیریں بتائی تھیں۔ چقندر کھانا اور گوشت کی رگیں نکال دیتا۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ چقندر بہت ہی اچھی ترکاری ہے۔

○ حضرت امام رضا -نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو چقندر کے پتّے کِھلاؤ کہ اُن میں شفا ہی شفا ہے۔ نقصان وخرابی مطلق نہیں۔ ان پتّوں کو کھا کر بیمار چین سے سوتا ہے مگر چقندر کی جڑ سے سودا پیدا ہوتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذات الجنب [1] -والے کے پیٹ میں بحیثیت دوا برگِ چقندر سے بہتر کوئی چیز نہیں جاتی۔

○ کافی میں بحدیث معتبر حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ کمات یعنی کھمبی [2] -داخل منّ وسلویٰ ہے جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا اور میرے لیے بہشت سے آیا۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔

○ کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کدّو بہت ہی پسند تھا خواہ پتیلی میں ہو یا رکابی میں اور اپنی عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ کھانے میں کدّو زیادہ ڈالا کریں۔

○ حضرت امیر المومنین -کو وصیّت کی کہ یا علیؑ کدو کھانا لازم سمجھو کہ اُس سے دماغ بڑھتا ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مولی کے تین خواص ہیں۔ پتّا اس کا زہریلی ہوائیں نکالتا ہے۔ تخم اس کا ہاضم طعام ہے اور ریشہ دافع بلغم ہے۔

○ دوسری روایت میں فرمایا کہ اس کے پتّے سے اوراد خوب ہوتا ہے۔

O ایک اور معتبر حدیث میں امام جعفر صادق -اور حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ گاجر کھانے سے جسمانی قوت زیادہ ہوتی ہے اور درد قولنج سے امان ملتی ہے اور بواسیر جاتی رہتی ہے۔

O چار معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ شلغم کھاؤ اور جہاں تک مل سکیں کھاؤ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اُس کے جسم میں بالخورہ اور جذام کی رگ نہ ہو اور شلغم اُس رگ کو گھلا دیتا ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ککڑی کو نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔

O حضرت صادق -سے منقول ہے کہ ککڑی کو جڑ کی طرف سے کھاؤ کہ اُس میں برکت ہوگی۔

O دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ بینگن کھاؤ کہ اُس میں کوئی مرض نہیں اور اُس کی تعریف میں اور بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

O حضرت امام صادق -سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ پیاز گندہ دہنی کو دُور کرتی ہے بلغم زائل کرتی ہے سُستی و تکان کھو دیتی ہے۔ رگ اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں جما دیتی ہے مباشرت کی قوت بڑھاتی ہے۔ نسل زیادہ کرتی ہے۔ بخار کو کھو دیتی ہے اور بدن کو خوش رنگ کرتی ہے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیداوار پیاز کالو کہ اُس شہر کی بیماریاں تم سے دُور رہیں گی۔

O حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن کھائے وہ بوجہ بدبو کے ہماری مسجد میں نہ آئے مگر جو شخص مسجد میں نہ ہو یا مسجد میں نہ جائے وہ کھا لیا کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ پیاز اور ترہ کا ساگ کچّا اور پکا کھانے میں کچھ حرج نہیں مگر جو شخص کھائے مسجد میں نہ آئے (یہ اس سبب سے مکروہ ہے کہ جو اس کے برابر بیٹھے ہوں گے اُن کو تکلیف ہوگی)

O الشم یعنی معتبر فارسی شیراز کے پہاڑی خودرو پودینے کی تعریف میں تین طرح سے یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور اگر صبح کے وقت نہار مُنہ اُس کا سفوف کھایا جائے تو رطوبت معدہ کو دفع کرتا ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے چونکہ حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ہے پس حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کے مٹی کھانا حرام کر دیا۔

- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مٹی کھا کر مر جائے گا اُس نے گویا خودکشی کی۔
- حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ شیطان کا بڑے سے بڑا پھندا مٹی اور خاک کھلانا ہے۔مٹی کھانے سے بدن میں کئی قسم کے درد پیدا ہوجاتے ہیں۔خارش۔بواسیر ہوتی ہے۔اورسوداوی امراض ہوجاتے ہیں۔پنڈلیوں کی اور پاؤں کی طاقت جاتی رہتی ہے اور مٹی کھانے سے کھانے والے کی جتنی قوت گھٹ جاتی اور اُس سے اعمالِ خیر میں جتنی کمی پڑتی ہے قیامت کے دن اُس کا حساب ہوگا اور عذاب دیا جائے گا۔
- حضرت امام موسیٰ کاظم ۔نے فرمایا کہ چار چیزیں وسوسۂ شیطانی سے ہیں۔مٹی کھانا عادتاً مٹی کو ہاتھ سے توڑتے رہنا۔ناخنوں کو دانت سے کترنا۔داڑھی چبانا۔
- احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ مٹی کا کھانا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ مردار خون اور سور کے گوشت کا،سوائے حضرت امام حسین ۔ کی قبر مطہر کی مٹی کے جس کو خاکِ شفا کہتے ہیں کہ اس کا ایک چنا بھر کھانا ہر درد کے لیے موجب شفا ہے اور ہر خوف وخطر کے لیے باعثِ امن وامان ہے۔

❁❁❁

(۹)

مومن کی ضیافت کی فضیلت اور اُس کے آداب

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کوئی برادر مومن تمہارے گھر آئے تو اُس کو کھانا کھلاؤ۔ اگر کھانا نہ کھائے تو کوئی چیز پینے کی دو۔ اور اگر یہ بھی قبول نہ کرے تو کم از کم اُس کے ہاتھ تو پانی یا کسی خوشبودار عرق سے دُھلا دو۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مومن کو اپنے برادر مومن کی عزّت اور خاطر داری میں جو جو برتاؤ لازم ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کا تحفہ قبول کرے۔ اور جو اپنے پاس ہو اُسے بطور تحفہ دے اور جو نہ ہو تو اُس کے لیے تکلیف نہ کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہوگا جو اپنے پاس کی چیز کو حقیر سمجھے اور اُس کو تحفہ لانے میں میں کوتاہی کرے۔

O بسند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب برادر مومن خود سے تمہارے پاس آئے تو ماحضر اُسکے لیے لاؤ اور اگر تم نے اُسے بلایا ہے تو تکلف کرو۔

O حدیث حسن میں ہشام سے منقول ہے کہ میں ابن ابی یعفور کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا۔ ہشام نے عرض کیا میں تو کم کھاؤں گا۔ حضرت فرمایا کہ تو یہ نہیں جانتا کہ مومن کی جتنی محبت ہوتی ہے اُس کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ اُس کھانے میں سے کتنا کھایا یعنی زیادہ دوستی ہوگی اتنا ہی کھانا زیادہ کھائے گا۔ اس مضمون میں اور بھی بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

O حضرت امام رضا -نے فرمایا کہ جو شخص صاحبِ ہمت ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے کہ لوگ بھی اس کا کھانا کھائیں۔ اور جو بخیل ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا اس خوف سے نہیں کھاتا کہ لوگ بھی اُس کے یہاں کھائیں گے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ اور مہمانی پانچ موقعوں پر سُنت ہے۔ شادی۔ عقیقہ۔ ختنہ۔ نیا مکان خریدنا یا بنانا۔ اور جس وقت سفر سے لوٹ کر گھر آئے۔

○ دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت سفر حج سے واپس آئے۔

○ منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے اُس ولیمے کی شرکت سے نہی فرمائی ہے جو امیروں کے لیے مخصوص ہو۔ اور فقیروں کو اُس گھر میں بُلایا جائے۔

○ احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جو شخص کسی شہر میں آئے وہ اپنے برادرن مومن کا اس وقت تک مہمان ہے جب تک کہ وہ اُس شہر سے چلا نہ جائے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر اطلاع صاحب خانہ کے روزہ سنتی رکھے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ صاحبِ خانہ اُس کے لیے کھانا پکوائے اور وہ ضائع ہو۔ اسی طرح صاحب خانہ کو بلا اطلاع مہمان روزہ سنتی رکھنا مناسب نہیں ہے کہ مبادا اور وہ اُس کے روزہ رکھنے کے باعث شرم کرے اور بھوکا رہے۔

○ بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مہمانی کی حد تین دن ہے تین دن کے بعد مہمان کی خاطر خاطر داری کی جائے وہ صدقہ ہے۔

○ فرمایا اپنے برادر مومن کے پاس اتنی مدّت قیام نہ کرو کہ اُس کو فکر لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس تمہارے لیے خرچ کرنے کو کچھ نہ بچے۔

○ ابن ابی یعفور نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مہمان کو حضرت امام جعفر صادق -کے مکان میں کسی کام کے لیے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے اُسے روک دیا اور خود اُٹھ کر اُس کام کو انجام دیا۔ پھر یہ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -کی خدمت میں ایک مہمان تھا اُس نے چراغ درست کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرت نے اُس کو روک دیا۔ اور خود چراغ درست کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ اپنے مہمانوں سے کوئی کام نہیں لیتے۔

○ حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ ضعف اور سُستی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ سلوک کرے اور تم اُس کا بدلہ نہ دو اور مہمان سے کوئی کام لینا خلافِ اخلاق بھی ہے اور خلافِ ادب بھی۔ پس جس وقت کوئی مہمان آئے تو اُترنے میں اُس کی اعانت کرو اور جس وقت وہ چاہے کہ اپنا اسباب بار کرے اور جانے میں اُس کی مدد نہ کرو کہ یہ کم ظرفی کی دلیل ہے اور جاتے وقت عمدہ اور خوشبودار کھانا پکا کر بطور زادِ راہ کے اس کے ساتھ کر دو کہ یہ جواں مردی کی دلیل ہوگی۔

- بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاتے وقت صاحب خانہ کم از کم گھر کے دروازے تک اُس کے ساتھ جائے۔
- حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو جہاں صاحب خانہ اُتارے اُترے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کے مخفی معاملات کو بخوبی جانتا ہو۔
- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ ذلیل وخوار کئے جائیں تو انہیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہئے اول وہ جو کسی کے دسترخوان پر بے بُلائے چلا آئے۔ دوسرے وہ مہمان جو صاحبِ خانہ پر حکومت جتائے (فرمائشیں کرتا رہے) تیسرے وہ جو اپنے دشمنوں سے نیکی کا طلب گار ہو۔ چوتھے وہ جو کنجوس اور بخیل لوگوں سے بخشش اور احسان کا امیدوار ہو۔ پانچویں وہ جو دو آدمیوں کے راز یا گفتگو میں بغیر اُن کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ جو بادشاہوں اور حکامِ وقت کی وقعت نہ کرے۔ ساتویں وہ جو ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بیٹھنے کی اُسے قابلیت نہ ہو۔ آٹھویں وہ جو ایسے شخص سے بات کرے جو اُس کی بات پر توجہ نہ کرے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے کھانے پر ایسے لوگوں کو بُلاؤ جن سے محض خدا کے لیے دوستی ہو۔
- حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک برادر مومن کو جس سے محض خدا کے لیے دوستی رکھتا ہے پیٹ بھر کھانا کھلا دے تو وہ میرے نزدیک اُس سے بہتر ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔
- فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو خود سب کے پہلے شروع فرماتے تھے اور سب کے بعد ہاتھ روکتے تھے (تاکہ مہمان بھوکا نہ رہ جائے)
- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی گروہ کو پانی پلائے اُسے لازم ہے کہ خود سب کے بعد پانی پیے۔
- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے بسند صحیح منقول ہے کہ جب برادر مومن تمہارے گھر آئے تو اُس سے یہ دریافت نہ کرو کہ آج تم نے کھایا ہے یا نہیں بلکہ جو کچھ موجود ہو لے آؤ۔ کیونکہ جوانمردی اسی میں ہے کہ جو کچھ موجود ہے پیش کر دیا جائے۔
- دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہزار درہم کھانے میں صَرف کرے اور ایک مومن اُس میں سے کھالے تو وہ اسراف نہ ہوگا۔
- بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص خدا پر ایمان لایا ہے اور قیامت پر اعتقاد رکھتا ہے

اُسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کی عزت کی جائے اور اُس کے لیے کھانا وجہ حلال سے مہیّا کیا جائے۔

O بہت سی حدیثیں اس بارہ میں وارد ہوئی ہیں کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اپنی روزی ساتھ لاتا ہے۔(یہ فضلِ خدا ہے) جب وہ کھانا کھا چکتا ہے تو صاحب خانہ کی بخشش ہو جاتی ہے۔

O دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب وہ گھر سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ اور اُس کے اہل و عیال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ایک لقمہ جو برادر مومن میرے پاس بیٹھ کر کھائے مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا کہ اگر میں تین مومنوں کو کھانا کھلاؤں تو میرے نزدیک سات غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے مہمان کی آواز سُن کر خوش ہو، اُس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے جائیں گے گو اُس نے زمین و آسمان کو معصیتِ خدا سے پُر کر دیا ہو۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اُس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ برادر مومن کے جو حقوق مومن پر واجب ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ ضیافت کرے قبول کرے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حاضرین اور غائبین کو وصیّت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی ضیافت رد نہ کرنا گو فاصلہ پانچ میل[1] کا ہو۔ کیونکہ قبول ضیافت ان امور میں سے ہے جو لازمۂ دین ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی مومن مجھے بھیڑ کے ایک دست کے لیے طلب کرے (یعنی اس کے سوا اُسے کسی چیز کے تیار کرنے کا مقدور نہ ہو) تو میں ضرور جاؤں گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سب سے بدتر محرومی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادرِ ایمانی کی دعوت کرے اور وہ اُسے قبول نہ کرے۔

❁❁❁

(۱۰)

خِلال کی فضیلت اوراس کے آدابُ

○ حضرت جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل جناب رسولِ خدا ﷺ کے لیے مسواک، خِلال اور سینگی لائے اور عرض کیا کہ خلال سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہوجاتی ہیں اور دانتوں کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ روزی بڑھتی ہے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ چوب گُل اور چوبِ درخت انار سے خلال مت کرو کہ ان دونوں سے بالخورہ کے مادہ کو حرکت ہوتی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ جو شخص فئے کی لکڑی سے خلال کرے۔ چھ دن تک اُس کی حاجت پُوری نہ ہوگی۔ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سوائے درخت خرما کے پتّے کے اور فٔے کے جو کوئی اور چیز مل جاتی تھی اس سے خلال کرلیتے تھے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے درخت انار اور درخت پھولدار اور فئے ان تینوں کی لکڑی سے خلال کرنے کو منع فرمایا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ ان سے بالخورے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

○ حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جھاؤ کی لکڑی سے خلال کرنے سے مفلسی اور حماقت پیدا ہوتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کے لیے خلال مہیا کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ خلا کرو۔ کیونکہ فرشتے اس سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں سمجھتے کہ جیسا کہ کسی شخص کے دانتوں میں کوئی کھانا دیکھنا۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ طعام کا جو حصہ دانتوں کی جڑوں میں رہ جائے اُسے تو کھالو اور جو دانتوں کے درمیان میں رہ جائے اُسے پھینک دو۔

- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ سے نکالا جائے اُسے نہ کھاؤ اُس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔
- دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعے سے نکلے اُسے پھینک دو۔
- حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ کھانے کے بعد سُعد ؔنا گرموتھا [۱] یا اُشنان سے اندر اور باہر سے منہ دھو لینا چاہئے۔

❁❁❁

(۱۱)

پانی کی فضیلت اور اُس کی قسمیں

○ احادیث معتبر میں وارد ہے کہ دنیا وآخرت میں سب سے بہتر پینے کی چیز پانی ہے۔حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص دنیا کے پانی سے لطف اندوز ہوگا اس کو خدائے تعالیٰ شرابہائے بہشت سے بھی لطف اندوز کرے گا۔

○ کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے دریافت کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زندگانی کا۔

○ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا مگر کافر خدا پر ایمان نہ لائے۔

○ حضرت امیر المومنین -سے آیہ کریمہ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ (پھر قیامت کے دن تم سے بالضرور نعماتِ دنیا کا سوال کیا جائے) کی تفسیر میں منقول ہے کہ اُن نعمتوں سے مُراد تازہ خرما اور ٹھنڈا پانی ہے۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے آبِ زمزم بہتر ہے اور آبِ برہوت جو یمن میں ہے وہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے بدتر ہے کیونکہ کافروں کی روحیں وہاں وارد ہوتی ہیں اور دن رات مُعذّب رہتی ہیں۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ آبِ زمزم جس درد کے لیے پیا جائے دوا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ مینہ کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک وصاف کرتا ہے۔اور بیماریوں اور دردوں کو بدن سے نکال دیتا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے اولہ کھانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

○ مصارف سے روایت ہے کہ ایک شخص ہمارے دوستوں میں سے مکہ معظّمہ میں بیمار ہوکر بیحال ہوگیا۔میں نے جناب امام جعفر صادق -کی خدمت میں جاکر اُس کا حال عرض کیا فرمایا کہ میں تمہاری جگہ ہوتا تو اُس کو کعبۃ اللہ کے پرنالے کا پانی پلادیتا۔میں نے اس پانی کی تلاش کی مگر کہیں نہ ملا۔اتفاق سے ایک ابر آیا کڑک اور چمک پیدا ہوئی۔پھر مینہ برسا میں ایک پیالہ پرنالے کے پانی سے بھر کر بیمار کے پاس آیا۔اُس کا

پیتا تھا کہ آرام آ گیا۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جس بچے کا گلا آبِ فرات سے اٹھایا جائے وہ ہم اہل بیتؑ کے دوستوں میں سے ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ دو پرنالے بہشت کے برابر دریائے فرات میں گرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے اور دریائے فرات کے درمیان بہت بڑا فاصلہ بھی ہوگا تو بھی حصولِ شفا کے لیے اُس دریا پر جاؤں گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر میں پاس رہتا ہوتا تو ہر صبح وشام دریائے فرات پر جانا پسند کرتا۔

O حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ اگر اہلِ کوفہ اپنے بچوں کے گلے آب فرات سے اٹھاتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سب کے سب مومن ہوتے۔

O حضرت امام زین العابدین ۔سے منقول ہے کہ ایک فرشتہ ہر رات کو آتا ہے اور تین مثقال مُشکِ بہشت آبِ فرات میں ڈال جاتا ہے۔اور کوئی نہر شرق وغرب دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی برکت نہر فرات سے زیادہ ہو۔

O بہت سی احادیث میں وارد ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن گرم پانیوں سے شفا طلب نہ کرو جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں اور جن میں گندھک کی بُو آتی رہتی ہے یہ بھی فرمایا کہ ان کی گرمی جہنم کی گرمی سے ہے۔

O حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین ☆ نے فرمایا کہ ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر عرض کی گئی جس پانی نے قبول کر لی شیریں وخوشگوار ہو گیا اور جس نے قبول نہ کی وہ کھاری اور تلخ رہا۔

O حضرت امام محمد باقر ۔اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص کڑوے پانی سے اور اُس پانی سے جس میں گندھک کی بُو آتی ہو طلبِ شفا کرے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوح ۔نے طوفان کے وقت سب پانیوں کو بلایا سب نے حضرت کا کہنا مانا سوائے آبِ تلخ اور اُس پانی کے جس میں گندھک کی بُو آتی ہے۔پس آپ نے ان دونوں پر لعنت کی۔

O حضرت امیر المومنین ۔نے فرمایا کہ مصر کے نیل کا پانی دلوں کو مُردہ کر دیتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ ٹھنڈا پانی حرارت کو فرو کر دیتا ہے۔صفرا کو ساکن کرتا ہے طعام کو معدے میں گھلاتا ہے تپ کو زائل کرتا ہے۔فرمایا کہ اُبالا ہوا پانی درد کے لیے نافع ہے اور کسی طرح نقصان نہیں پہنچاتا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ ٹھنڈا پانی پینے میں سب سے زیادہ لطف ہے۔

O حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا -نے فرمایا کہ اُس جوش کئے ہوئے پانی سے جسے سات دفعہ جوش دیا گیا ہواور ہر مرتبہ برتن بدل دیا گیا ہو بخار جاتا رہتا ہے۔اور پاؤں اور پنڈلیوں میں قوت آجاتی ہے۔

O ابن ابی طیفور طبیب سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں گیا اور اُن حضرت سے زیادہ پانی پینے کو منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح بُرا نہیں ہے طعام کو معدے میں ہضم کرتا ہے غصہ کو کم کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے اور صفراء کو گھٹاتا ہے۔

O ایک اور شخص حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں گیا اُس وقت حضرُخر ما تناول فرماتے تھے اور اُس پر پانی پیتے جاتے تھے۔اُس نے عرض کیا کہ آپ خرما کے بعد پانی نہ پئیں تو بہتر ہے ارشاد فرمایا کہ میں خُرما کھاتا ہی اس لیے ہوں کہ پانی کا ذائقہ اچھا معلوم ہو۔

❁❁❁

(۱۲)

پانی پینے کے آداب

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو بندہ پانی پی کر حضرت امام حسین -اور اُن کے اہل بیتؑ کو یاد کرے اور اُن حضرت کے قاتلین پر لعنت کرے تو حق تعالیٰ ایک لاکھ نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ درجے اُس کے بلند کرے گا اور اُس کو اس قدر ثواب ہوگا کہ گویا ایک لاکھ بندے اُس نے خدا کی راہ میں آزاد کیے اور حق تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو خوشحال اور مطمئن خاطر محشور کرے گا اور اگر پانی پی کر یہ کہے تو بہتر ہے:

صَلَوَاةُ اللهِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَهْلَبِيْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ وَاَعْدَآئِهٖ

ترجمہ: حسن اور ان کے اہل بیتؑ اور ان کے اصحاب پر اللہ کا درود ہو اور حسینؑ کے قاتلوں اور حسینؑ کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

○ حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک پیاس پانی نہیں پینے پاتا کہ خدائے تعالیٰ اُس کو پانی پینے یہ میں بہشتی کر دیتا ہے اور صورت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص پانی پینے میں ٹھہر جائے اور خدا کی تعریف کرے پھر پئے اور ابھی پیاس باقی ہو پھر ٹھہرے اور خدا کی تعریف کرے پھر پئے۔ خداوند عالم اس تعریف کے سبب سے بہشت اُس پر واجب کر دیتا ہے۔

○ دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی پیتے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ سَقَانَا عَذْبًا زُلَالًا وَلَمْ يَسْقِنَا اُجَاجًا وَلَمْ يُؤَاخِذْنَا بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو ہمیں صاف وشیریں پانی پلاتا ہے اور

شور و کھاری پانی نہیں پلاتا اور ہمارے گناہوں سے مواخذہ نہیں کرتا۔

O دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے پھر ایک گھونٹ پی کر ٹھہر جائے اور پھر بسم اللہ کہہ لے اور پھر بعد پانی پی چکنے کے الحمدللہ کہے جب تک وہ پانی اس کے پیٹ میں رہے گا خدا کی تسبیح پڑھے گا اور اُس کا ثواب پینے والے کے لیے لکھا جائے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تُو رات کو پانی پینا چاہے تو پانی کے برتن کو حرکت دے اور یہ کہے:

يَامَآءَ زَمْزَمٍ وَمَآءَ فُرَاتٍ يَقْرَآئُكَ السَّلَامُ

ترجمہ: اے پانی زمزم اور فرات کے پانی تجھ کو سلام کہتے ہیں۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ جو شخص رات کو پانی پیئے تین مرتبہ یہ پڑھے۔ رات کا پینا اُس کو نقصان نہ دے گا۔

عَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ وَمَآءِ الْفُرَاتِ

تجھ پر آبِ زمزم اور آبِ فرات کا سلام ہو۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ پانی پینے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ وَاَعْطَانِیْ وَعَافَانِیْ وَ كَفَانِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَسْقِيْهِ فِيا الْمَعَادِ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتُسْعِدُهٗ بِمُوَافَقَتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کے لیے جس نے مجھے پانی پلا کر سیراب کیا نعمتیں عطا فرما کر راضی کیا اور گناہ معاف فرما کر دوسروں کا محتاج نہ رکھا۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھے اپنی رحمت سے ان لوگوں میں سے گردان جن کو قیامت کے دن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب فرمائے گا اور آنحضرتؐ کی رفاقت سے خوش وقت کرے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو دوا مت پیو۔

O حضرت امام رضا ؑ نے فرمایا کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ خالی ہو تو زیادہ پانی مت پیو۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص دو چمچ کھانا کھائے اور اُس پر پانی نہ پیئے تو مجھے تعجب

ہے کہ اس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

- علماء میں یہ بات مشہور ہے کھڑے ہو پانی نہ پیو اور سنت ہے کہ تین مرتبہ کر کے پانی پیا جائے۔
- بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا اچھا ہے کہ اور افضل ہے یہ ہے کہ تین مرتبہ کر کے پیا جائے دن کو کھڑے ہو کر پینا ہئے اور رات کو بیٹھ کر۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا طعاطم کو ہضم کرتا ہے اور رات کو کھڑے ہو پانی پینے سے پت اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا قوتِ بدن اور صحت جسم کا باعث ہوتا ہے۔
- حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ورنہ اُس سے کوئی ایسا درد پیدا ہو جائے گا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا آرام کر دے۔
- حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کسی قبر کے گرد نہ پھرا اور ٹھہرے ہو پانی میں پیشاب مت کرو جو شخص ایسا کرے اور اُس پر کوئی بلا آ پڑے تو اُسے چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔
- ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے مراد رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا ہے۔
- دوسندوں سے حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین مرتبہ کر کے پانی پینا ایک ہی مرتبہ پی لینے سے بہتر ہے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی سیراب ہونے سے پہلے پانی پینے میں دم نہ لے تو وہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اس کے خلاف کرنے میں لذت ہے۔ کہا لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک دم سے پانی پینا پیاسے اونٹ کا پینا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پیاسے اونٹ کا سا پینا وہ ہے کہ جس میں پیتے وقت خدا کا نام نہ لیا جائے۔
- دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر وہ شخص جو تمہیں پانی دے وہ تمہارا غلام ہو تو تین دفعہ کر کے پیو اور اگر آزاد ہو تو ایک دم سے پی جاؤ۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شامی برتنوں میں پانی پینا پسند تھا۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ سب برتنوں میں شامی برتن زیادہ نفیس ہے اور آنحضرتؐ کے لیے شام کے برتن تحفے کے طور سے لایا کرتے تھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر -کے آبخورے میں پانی پیتے تھے۔

O معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک گروہ پر ہوا۔ جو پانی سے مُنہ لگا کر مثل چوپایوں کے پی رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے پیو کہ اس سے بہتر تمہارے لیے کوئی برتن نہیں ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ پانی پینے کے آداب میں سے قابلِ خیال آداب یہ ہیں کہ ابتداء میں بسم اللہ کہیں اور اختتام پر الحمد للہ، آبخورے میں دستی لگی ہو تو اُس کے سامنے سے اور اگر وہ کہیں سے ٹوٹا ہو یا چھید ہو تو اس طرف سے نہ پینا چاہئے کیونکہ یہ دونوں موقع شیطان سے متعلق ہیں۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ سے پانی میں پھونک مارنے کو ممانعت فرمائی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ پانی میں پھونک مارنا اُس وقت مکروہ ہے کہ دوسرا شخص موجود ہو اور وہ بھی اُس پانی میں سے پینا چاہے۔

O دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے بائیں ہاتھ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ پانی تھوڑا تھوڑا مزہ لے لے کر پیو ایک ہی مرتبہ نہ پی جاؤ کہ اس سے دردِ جگر و دردِ شکم پیدا ہوتا ہے

O منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی شیشے کے برتنوں میں پانی پیتے تھے جو شام سے حضرتؐ کے لیے تحفتہً آیا کرتے تھے اور کبھی لکڑی کے برتن میں کبھی چمڑے کے اور اگر کوئی برتن موجود نہ ہوتا تو چلّو سے پی لیتے تھے۔

❁❁❁

چوتھا باب

نِکاح کی فضیلت

بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور گھر داری کے آدابؒ ،

اولاد کی پرورش اور اُن کے ساتھ میل جول کے اصول

(۱)

نِکاح کی فضیلت اور اس کے آدابؒ ،

مجرّد (کنوارہ) رہنے اور تارک الدُّنیا ہونے کی مُمانعت

O بسند ہائے معتبر جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کسی مردمومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہوسکتی سوائے اس کے کہ وہ بیویوں سے محبت رکھے۔ فرمایا کہ جسے بیویوں سے محبت ہوتی ہے اُس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ تین چیزیں، پیغمبروں کی سُنت میں داخل ہیں اوّل خوشبو سونگھنا۔ دوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہیں اُن کو دُور کرنا۔ تیسرے بیویوں سے زیادہ مانوس ہونا اور اُن سے زیادہ مقاربت کرنا۔

O بہت سی سندوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے تمہاری دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کو پسند کیا ہے اور نماز میری آنکھوں کی روشنی ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ سکین نخعی نے بیویوں۔ خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کر کے

عبادات اختیار کر لی تھی اور اس باب میں حضرت امام جعفر صادق -کو ایک عریضہ بھی لکھا تھا۔ اُن حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی کتنی ازواج تھیں؟ اور لذیذ کھانوں کو جو دریافت کرتے ہو خیال کرلو کہ حضرت رسول اللہ ﷺ گوشت اور شہد تک تناول فرمایا کرتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اُس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقویٰ کی ضرورت رہی۔ یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے بدتر مجرّد لوگ ہیں۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اُسے خداوند تعالیٰ ایسا فرزند عطا کرے جو زمین کو لا الہ الا اللہ سے زینت دے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ نکاح کرے اور جو میری سُنت کا پیرو ہے یہ سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنت میں داخل ہے۔

○ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ

ترجمہ: اگر وہ فقیر ہوں گے تو خدا اپنے فضل سے اُنھیں غنی کردے گا۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عثمان ابن مطعون کی زوجہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور یہ عرض کی یا رسول اللہ! عثمان دن بھر روزے رکھتے ہیں اور رات بھر نماز پڑھتے ہیں اور میرے پاس نہیں آتے۔ حضرت غضبناک ہو کر عثمان پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''اے عثمان! خدا نے مجھے رہبانیت کے لیے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ دین سہل و آسان کے لیے مبعوث کیا ہے۔ میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنی بیویوں کے حقوقِ زوجیت ادا کرتا ہوں۔ جو شخص میرے دین کا خواستگار ہو اُسے چاہئے کہ میری سنت پر عمل بھی کرے اور جہاں میری اور سنتیں ہیں یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح و مباشرت کیا جائے۔

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا۔ تیسری نے عرض کی کہ میرا شوہر حقوقِ زوجیت کی ادائیگی نہیں کرتا آنحضرت ﷺ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثارِ قہر و غضب چہرۂ مبارک سے نمایاں تھے اور ردائے مبارک زمین

پر گھستی چلی آتی تھی اسی حالت میں منبر پر تشریف لے گئے اور حمد وثنائے پروردگار عالم ادا فرمانے کے بعد یہ ارشاد کیا کہ: ''کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا، خوشبو سونگھنا ادائیگی حقوقِ زوجیت سے پہلوتہی کرتا ہے۔ میں خود گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھتا ہوں اپنی ازواج کے حقوق شرعیہ ادا کرتا ہوں جو شخص میری سنت کے خلاف ہے وہ میری اُمت سے خارج ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرا شوہر ادائیگی حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں پہلوتہی کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے خاتون صفائی کا خیال رکھا کرو اور خود کو معطر بھی۔ اُس نے عرض کی میں نے ہر خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کر کے دیکھ لیا وہ بہرصورت دُور ہی رہا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر وہ تیری جانب متوجہ ہوگا تو فرشتے اسے احاطہ کر لیں گے اور اُسے اتنا ثواب ملے گا گویا تلوار کھینچ کر خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے اور جس وقت قرب اختیار کرے گا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے موسم خزاں میں پتے جھڑ جاتے ہیں اور جس وقت غسل کرے گا تو کوئی گناہ اُس کے ذمہ باقی نہ رہے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ـ نے فرمایا کہ عیالدار کی دو رکعت نماز مجرد (کنوارے کی) ستر ۷۰ رکعتوں سے بہتر ہے۔

❁❁❁

(۲)

عورتوں کی قسمیں اور اُن سے اچھی کون کون سی ہیں اور بُری کون کون سی

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اُس گلو بند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلو بند تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

○ فرمایا کہ پاک دامن اور بدکار عورت کسی طرح برابر نہیں ہو سکتی۔ پاک دامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اُس کے مقابل ہیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اُس سے کہیں بہتر ہے اور میرے جدِّ امجد جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے ہم مثل کو دو اور اپنے ہم کفو اور ہم مثل سے ہی بیٹی لو اور اپنے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو تمہارے لیے موزوں ہو تا کہ اُس سے لائق فرزند پیدا ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص مال وحُسن و جمال کے لیے نکاح کرے گا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیز گاری اور دین کے لیے نکاح کرے گا حق تعالیٰ اُس کو مال بھی دے گا اور جمال بھی۔

○ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پاکدامن سے شادی کرو کہ زیادہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت جس سے اولاد نہ پیدا ہوتی ہو نامرد کیونکہ مجھے کل قیامت کے دن اور پیغمبروں کی اُمت پر تمہاری ہی وجہ سے فخر ومباہات کرنا ہوگا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو بچّے چھوٹے مرجاتے ہیں وہ عرش الٰہی کے نیچے اپنے والدین کے لیے طلبِ مغفرت کیا کرتے ہیں اور مشک وعنبر وزعفران کے پیاڑ پر حضرت سارہ =اُن کی پرورش میں مشغول ہیں اور حضرت ابراہیم -اُن کی نگہبانی میں۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسی کنواری عورتوں سے خواستگاری کرو جن کے مُنہ سے خوشبو آتی ہو جن میں امانت کو قبول کرنے کی خاصیت زیادہ ہو۔ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں کل قیامت کے روز تمہاری

کثرت پر فخر و مباہات کروں گا تا آنکہ وہ بچہ بھی شمار میں آ جائے گا جو نا تمام رہ گیا اور ساقط ہو گیا ہو بلکہ اس قسم کا بچہ تو غصہ کی حالت میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور جب حق تعالیٰ اُسے بہشت میں داخل ہونے کا حکم کرے گا تو وہ عرض کرے گا کہ جب تک میرے ماں باپ پہلے بہشت میں نہ جالیں گے میں نہ جاؤں گا۔ اُس وقت پروردگار عالم کی طرف سے ایک فرشتے کو حکم ہوگا کہ اس کے ماں باپ کو لا کر داخل بہشت کردو پھر اس بچے سے خطاب ہوگا کہ تجھ پر ہماری رحمت بہت زیادہ ہے اور اُسی رحمت کے باعث ہم نے انہیں بھی داخلِ بہشت کیا۔

O حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ خوبصورت عورت مرد کی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔

O امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اُس کے بالوں کی نسبت دریافت کرلو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حُسن ہے۔

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ شوہر کی خیر خواہ ہو اور صاحبِ عفت ہو۔ اپنے اعزا و اقربا میں عزّت رکھتی ہو۔ اپنے شوہر کا احترام کرتی ہو اور اپنے شوہر کے لیے بناؤ اور اظہار بشاشت کرتی ہو۔ غیروں سے حیا کرے اور عفت کو کام لائے۔ شوہر کا کہنا سُنے اور اُس کے حکم کو مانے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو مضائقہ نہ کرے اور اُس کی خواہش میں حارج نہ ہو مگر شوہر کو گھر داری کے لیے مجبور نہ کرے۔ فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی قوم میں ذلیل ہو اور اپنے شوہر پر مسلّط۔ بچے نہ جنتی ہو، کینہ ور ہو۔ بدکاری کی پرواہ نہ کرے۔ جب شوہر موجود نہ ہو تو دوسروں کے دکھانے کے لیے بناؤ سنگھار کرے جب شوہر آ جائے تو پردہ نشین بن بیٹھے اُس کی بات نہ سُنے اُس کی اطاعت نہ کرے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو تُند شیر کی مانند اس کے ارادے میں حارج ہو۔ اُس کا عذر کبھی قبول نہ کرے اور اُس سے جو حق تلفی ہو جائے اُسے کبھی نہ بخشے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر میں آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے۔ جب باہر نکلتا ہوں تو مشائعت کرتی ہے۔ جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے۔ کہ کیا فکر ہے؟ اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا تمہاری اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اِس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں یہ عورت اُنہیں کارکنوں میں سے ہے جتنا اجر کسی شہید کو مل سکتا ہے اُس سے نصف اِسے ملے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری اُمت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم۔

O حضرت امام صادق -نے فرمایا کہ عورت کی اعلیٰ درجے کی خوبی یہ ہے کہ بچوں کی پیدائش اور تربیت کے لیے اچھی ہو اور بدترین صفت یہ ہے کہ مہر زیادہ ہو بچے پیدا نہ کرے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لیے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لیے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہروں سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفت کام میں لاتی ہیں۔(اس زمانے میں زنانِ قریش کی مصداق سیدانیاں ہیں)

O دوسری معتبر حدیث میں یہ ہے۔خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دُنیا وآخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اُس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مصیبت والے کی مصیبت پر رحم کرے اور میرے لیے خضوع وخشوع کرے۔اور زبان ایسی دیتا ہوں کہ جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا جو ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اُسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ(شوہر) کہیں جائے تو عفت و عصمت کو کام میں لائے اور اُس کا مال ضائع نہ کرے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عقلمند اور صاحب ثروت تھا اُس کا ایک بیٹا ایک ایسی بی بی سے تھا جو عفیفہ اور صالحہ تھی اور یہ لڑکا شکل وشمائل میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا اور دو بیٹے دوسری بی بی سے تھے جو صاحب عفت نہ تھی جب اُس کی وفات کو وقت ہوا تو بیٹوں سے یہ کہہ کر مرا کہ کل میرا کل مال تم میں سے ایک کا ہے اب ہر ایک دعویدار تھا کہ مال میرا ہے۔آخر مقدمہ قاضی کے پاس گیا قاضی نے کہا کہ فیصلے سے پہلے اُن تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو عقل میں بہت مشہور ہیں۔حسب الحکم پہلے اُن میں سے ایک کے پاس گئے۔یہ ایک بڈھا آدمی تھا اس نے کہہ دیا کہ میرے فلاں بھائی کے پاس جاؤ جو مجھ سے بھی بڑا ہے چنانچہ اُس کے پاس گئے اُسے اُدھیڑ عمر کا پایا۔اُس نے کہا مجھ جو بڑا بھائی ہے اُس کے پاس جاؤ جب اُس کے پاس پہنچے تو اُسے جوان پایا پس اپنا حال بیان کرنے سے پہلے اُس سے یہ سوال کیا کہ تمہارا چھوٹا بھائی کس سبب سے بڈھا ہو گیا اور تم جو سب سے بڑے ہو کیوں جوان ہو؟ اُس نے کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کی عورت بہت بد ہے اور وہ اُس کی بدیوں پر صبر کرتا ہے اس خیال سے کہ وہ کسی اور ایسی بلا میں مبتلا نہ ہو جائے جس پر صبر نہ ہو سکے۔یہی وجہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بڈھا معلوم ہوتا ہے۔رہا دوسرا بھائی اُس کی عورت ایسی ہے کہ کبھی اُسے خوشحال رکھتی ہے اور کبھی رنجیدہ اسی وجہ سے وہ ادھیڑ ہے اور میری

عورت مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے اور کبھی آزردہ نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ میں جوان ہوں۔ بھائیوں نے یہ کیفیت سُن کر اپنا قصہ اُس سے بیان کیا اُس نے کہا کہ پہلے تم اپنے باپ کی ہڈیاں نکال کر جلا ڈالو پھر میرے پاس آنا میں تمہارا فیصلہ کروں گا جب وہ چلے تو چھوٹے بھائی نے تلوار اٹھالی اور دونوں بڑے بھائیوں نے کدالیں لے لیں باپ کی قبر پر پہنچ کر بڑے بھائیوں نے کدالیں لگانی شروع کر دیں کہ قبر کو کھود ڈالیں۔ اور چھوٹے نے تلوار کھینچی کہ میں اپنے باپ کی قبر نہ کھودنے دوں گا۔ میں نے دعویٰ چھوڑا۔ جاؤ سب مال تمہیں لے لو۔ پھر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے تمام مال چھوٹے بیٹے کو دلوا دیا اور بڑوں سے کہہ دیا کہ تم بھی اگر اُس مرحوم کی اولاد ہوتے تو جس طرح چھوٹے بیٹے کو محبتِ فرزندی باپ کی ہڈیاں کھودنے اور جلانے سے مانع ہوئی تمہیں بھی ہوتی۔

❁❁❁

(۳)

نِکاح اور نِکاح کے اِرادے کے آداب

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نِکاح کی درخواست کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور حمد الٰہی بجالائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَآءِ اَعَفَّھُنَّ فَرْجًا وَّاَحْفَظَھُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِیْ وَاَوْسَعَھُنَّ لِیْ رِزْقًا وَاَعْظَمَھُنَّ لِیْ بَرَکَۃً فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِیْ اَنِّیْ اَتْرُکُ فَقَدِّرْ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا طَیِّبًا تَجْعَلُہٗ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ حَیٰوتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِیْ

ترجمہ: اے اللہ میرا اردا ہے کہ میں نکاح کروں۔تو میرے لیے عورتوں میں سے ایسی مقدر فرما جو عفت میں سب سے بڑھی ہوئی ہو اور میری خاطر اپنے نفس اور میرے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہو اور میرے لیے از روئے وسعت رزق کے سب سے زیادہ نصیب والی ہو اور اسی طرح برکت میں بھی میرے لیے سب سے بڑھی ہوئی ہو۔ پھر مجھے اُس کے بطن سے ایک پاکیزہ فرزند عنایت کیجیو جو میری زیست میں اور مرنے کے بعد میری نیک یادگار رہے۔

- حدیث معتبر میں منقول ہے کہ رات کے وقت نِکاح کرنا سُنت ہے۔
- حدیث موثق میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر - کو خبر پہنچی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ ہوا گرم چلتی تھی۔فرمایا مجھے گمان نہیں کہ اُن میں آپس میں محبت واتفاق ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جدائی ہوگئی۔
- دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا زفاف کرے اُس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تحت الشعاع میں نِکاح یا زفاف کرے وہ یاد رکھے تو اس کا بچہ خلقت تمام ہونے سے پہلے ساقط ہوجائے گا۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن منگنی اور نکاح کا دن ہے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ نکاح میں مومنوں کو بلانا۔ اُن کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ نکاح کے وقت کھانا دینا پیغمبروں کی سنت ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میمونہ سے نکاح کیا تو حُبَیس[1] سے لوگوں کو کھلایا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ضروری ہے۔ دوسرے دن کچھ حرج نہیں اور تیسرے دن ریا کاری۔

O منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی ؑ نے جب مامون خلیفہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا تو یہ خطبہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصاً لِوَحْدَانِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَ عَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَ یَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اقرار کلمۂ الحمد للہ سے ہوتا ہے اور توحید کے خلوص کا ثبوت کلمۂ لا الہ الا اللہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے سردار جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی اولاد میں جو برگزیدہ ہوئے ہیں اُن پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر جو جو کچھ فضل و کرم فرمایا ہے اُس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُن کو حلال کے ذریعہ مستغنی فرما دیا کہ حرام کی ضرورت نہ پڑے۔ پس اُس مقدس ذات نے فرمایا کہ تم میں جو مرد بے عورت ہوں یا عورت بغیر مرد کے اُن کے نکاح کر دو اور اسی طرح تمہارے غلام اور لونڈیوں میں جو نیک ہوں اُن کے بھی نکاح کر دو اور اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے مستغنی کر دے گا کیونکہ اللہ وسعت عطا کرنے والا اور صاحب علم ہے۔

اس سے بڑے بڑے اور خطبے مبسوط کتابوں میں لکھے ہیں اور اس رسالہ میں اُن سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں اور نکاح کے صیغوں کا حقیر نے ایک علٰحدہ رسالہ تصنیف کر دیا ہے۔

❀❀❀

(۴)

شوہر کے حقوق زوجہ پر اور زوجہ کے حقوق شوہر پر اور اُن حقوق کے احکام

○ حضرت امام محمد باقر -اور حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے عورتوں کو سوائے ایک مرد کے اجازت نہیں دی۔ جیسی مردوں کو دی ہے کیونکہ مردوں کے لیے ایک تو چار عورتوں سے دائمی نکاح کرنا، دوسرے متعہ یا نکاح میعادی کرنا۔ تیسرے لونڈیاں جتنی حسبِ حیثیت امکان میں ہوں، خدا نے سب حلال کی ہیں اور عورت کے لیے بجز اُس ایک شوہر کے دوسرا کوئی حلال نہیں کیا اگر دوسرے کی خواہش یا ارادہ کرے تو خدا کے نزدیک بدکار قرار پاتی ہے، اب جو بدعورتیں ہیں اُن کو مردوں کے رتبۂ خداداد پر رشک وحسد پیدا ہوتا ہے اور جو عورتیں ایماندار ہیں، ان کو اپنی اس حالت پر رشک نہیں ہوتا۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عورتیں جو آپس میں ایک دوسری رشک کرتی ہیں ہیں اُس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ خاوند سے زیادہ محبت رکھتی ہے؟

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ مرد کا عورت سے یہ کہنا کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ اس کے دل سے کبھی نہیں نکلتا۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے۔ فرمایا لازم ہے شوہر کی اطاعت کرے کسی وقت اور کسی حال میں اُس کی نافرمانی نہ کرے، اُس کے گھر سے اور اُس کے مال میں سے بغیر اُس کی اجازت کے صدقہ تک نہ دے بغیر اُس کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے، جس وقت وہ قربت کی خواہش کرے انکار نہ کرے گو اونٹ کی پشت پر ہی کیوں نہ سوار ہو، شوہر کے مکان سے بغیر اُس کی اجازت کے باہر نہ نکلے اگر بلا اجازت باہر چلی گئی تو جب تک پلٹ کر نہ آئے گی، تمام آسمان وزمین کے فرشتے اور تمام غضب و رحمت کے فرشتے اُس پر لعنت کئے جائیں گے پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہؐ مرد پر کس کا حق سب سے بڑا ہے فرمایا باپ کا عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا، عرض کی شوہر پر میرا حق اتنا نہیں ہے

جتنا اُس کا مجھ پر، فرمایا نہیں۔ تیرے اور اُس کے حق کی نسبت ایک اور سو کی بھی نہیں ہے۔ اُس عورت نے عرض کی یارسول اللہؐ اُسی خدا کی قسم جس نے آپ کو اظہار حق کے لیے مبعوث کیا ہے میں ہرگز ہرگز نکاح نہ کروں گی۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور عورت پر جو حقوق شوہر کے ہوتے ہیں اُن کی نسبت سوال کیا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حقوق اتنے ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتے ازاں جملہ یہ ہیں کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے۔ بلا اُس کی اجازت گھر سے باہر نہ نکلے۔ عمدہ خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کرے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے اور جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو بنا سنوار کے صبح سے شام اس کے سامنے آئے اور اگر وہ اپنی خواہش کا اظہار کرے تو انکار نہ کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی چیز بغیر شوہر کی اجازت کے نہ دے اگر دے گی تو ثواب اُس کا شوہر کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور گناہ اس عورت کے اور کسی رات اس حالت میں نہ سوئے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض ہو اُس عورت نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ گو اس کے شوہر نے کتنا ہی ظلم کیا ہو؟ فرمایا ہاں خواہ کتنا ہی ظلم کیا ہو۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ جو عورت ایک رات اس حالت میں بسر کرے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض رہا ہو تو جب تک اُس کا شوہر اُس سے راضی نہ ہوگا اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو گی، جو عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے گی جب تک اُس خوشبو کو دُور نہ کرے گی، اس کی نماز قبول نہ ہوگی، فرمایا تین آدمیوں کا عمل آسمان نہیں پہنچتا ایک تو اس غلام کا جو اپنے مالک کے پاس سے بھاگ گیا ہو۔ دوسرے اُس عورت کا جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، تیسرے اُس شخص کا جو متکبرانہ لباس پہنے ہو۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مردوں کا جہاد تو یہ ہے کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کی راہ میں صرف کریں اور عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ شوہروں کے ستانے پر اور سوکنیں کرلانے پر صبر کریں۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور کو بھی سجدہ کر سکتا ہے تو بیشک میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں، فرمایا عورت اس نیت سے کہ شوہر کو اس کی خواہش سے باز رکھے نماز کو طول نہ دے فرمایا جس عورت کو اس کا شوہر بلائے اور وہ تاخیر کردے کہ شوہر سو جائے تو جب تک وہ بیدار نہ ہوگا، فرشتے برابر اس عورت پر لعنت کئے جائیں گے۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے کسی اور کام میں اپنا ذاتی مال بھی صرف نہیں کر سکتی۔ یعنی حج، زکوٰۃ، ماں باپ کے ساتھ سلوک اور اپنے

پریشان ومحتاج عزیزوں اورقربتوں کی امداد۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جوعورت اپنے خاوند سے کہہ دے میں نے تیری طرف سے کوئی نیکی نہیں دیکھی اُس کے تمام اعمال کا ثواب جا تا رہتا ہے۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ اُسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے ضرورت کے موافق کپڑے دے اور اگر کبھی کبھار اُس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُس سے ترشروئی سے پیش نہ آئے اور ہر روز ایک مقدار معیّن تیل وغیرہ اُسے دے۔تین دن میں ایک مرتبہ گوشت اُس کے لئے لائے۔مہندی خواہ وسمہ وغیرہ (جس کی عادت ہو) چھ مہینے میں ایک مرتبہ لائے، ہر سال کم از کم چار کپڑے اُسے بنادے۔دو جاڑے کے اور دو گرمی کے۔یہ بھی ضرور ہے کہ اُس کا گھر سَر میں ڈالنے کا تیل سے اور سرکہ روغن زیتوں سے خالی نہ رہے روزانہ سیر بھر کھانا اُسے دے اور موسم کے میوے اُسے کھلائے اور عید کے دن اور تہواروں میں معمولی اوقات سے بہتر کھانا کھلائے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ دو کمزوروں کے حق میں خداترسی کام میں لاؤ، ایک یتیم بچے دوسرے عورتیں۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرے۔فرمایا کہ ہر شخص کے اہل وعیال اُس کے قیدی ہیں اور خدا سب سے زیادہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو اپنے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا جس شہر میں کسی شخص کی زوجہ موجود ہو وہ اُس شہر میں رات کو کسی دوسرے شخص کے مکان میں سوئے اور اپنی بی بی کے پاس نہ آئے تو امر اس صاحب خانہ کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

O حضرت امیر المومنین -نے حضرت امام حسن- کو وصیت فرمائی کہ عورتوں سے ہرگز، ہرگز مشورہ نہ کریں کہ اُن کی رائے ضعیف اور اُن کا ارادہ سُست ہوتا ہے اور ان کو ہمیشہ پردے میں رکھیو اور باہر نہ بھیجیو اور جہاں تک ممکن ہو ایسا انتظام کریں کہ سوائے تیرے کسی دوسرے مرد سے واقف نہ ہوں عورتوں سے کوئی خدمت بجز اُن کے ذاتی کاموں کے متعلق نہ لیں کیونکہ خدمات کا سپرد نہ کرنا اُن کے لئے مناسب ہوگا وراس سے خوشی بھی زیادہ ہوگی اور یہ بات حُسن وجمال کے بقا کے لئے موزوں ہے کیونکہ عورت پھول ہے خدمت گار نہیں ہے اس کو پھول کی طرح رکھیں مگر جو بات وہ اوروں کے بارے میں کہے اُسے قبول نہ کریں اور

اپنے آپ کو زیادہ اُس کے اختیار میں نہ دیں۔

o حضرت رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو زینکی سواری سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی اکہ تم نیک کاموں میں بھی عورتوں کی اطاعت نہ کروایسا نہ ہو کہ اُن کی طمع بڑھ جائے اور پھر وہ تمہیں بدی کی طرف راغب کریں۔اُن میں سے جو بد ہیں اُن سے پناہ مانگو اور جو نیک ہیں اُن سے بھی پناہ مانگو۔

o حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ اپنا کوئی راز اس سے نہ کہو تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کی نسبت جو کچھ وہ کہیں اُن کی ایک نہ سُنو۔

o حضرت امیرالمومنین -نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں کی منتظم عورت ہو وہ ملعون ہے۔

o حضرت پیغمبر خدا ﷺ جب غزوات کا ارادہ کرتے تھے تو پہلے اپنی عورتوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور جو وہ رائے دیتی تھیں اُس کے برخلاف عمل فرماتے تھے۔

o حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اُسے سرنگوں جہنم میں ڈالے گا۔لوگوں نے عرض کی یارسول اللہؐ اس اطاعت سے کونسی اطاعت مراد ہے فرمایا عورت سے شادیوں کی۔عیدگاہوں کی سیر کی یا میدانِ جنگ کے لئے جانے کی اجازت طلب کرے اور وہ اُس کو اجازت دے دے یا گھر سے باہر پہن کے جانے کے لئے نفیس کپڑے منگوائے اور یہ اُسے لاے۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ عورتوں کی مثل پسلی کی ہڈ کی سی ہے کہ اگر اُسے اس کے حال پر رہنے دو گے تو نفع پاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گو تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ جائے (حاصل کلام یہ ہے کہ عورتوں کی ذرا ذرا سی ناخوشیوں پر صبر کرو)

o یادھنا چاہئے کہ عورت کے جو حقوق مرد پر ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر مرد گھر میں موجود ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتا ہو تو چار مہینے میں ایک مرتبہ قربت انجام دے یہ واجب ہے اور اگر کی بیویاں ہوں اور اُن کئی میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک رات گزارے تو واجب ہے کہ اوروں کے پاس بھی ایک ایک رات سوئے علماء کے ایک گروہ کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد بنا پر احتیاط معلوم ہوتا ہے کہ چار راتوں میں سے ایک رات ایک عورت کے لئے مخصوص ہے اب خواہ اس میں ایک عورت ہو یا زیادہ (پاس سونے سے یہ مراد نہیں کہ قربت بھی انجام دے) لونڈیوں کے حق میں اور اُن عورتوں کے حق میں جن سے متعہ کیا ہے یہ احکام واجب نہیں ہیں۔

o علماء میں یہ قول مشہور ہے کہ اگر کسی شخص کی زوجہ موجود ہو اور وہ کوئی اور نکاح کرے تو اگر کنواری سے کیا تو سات راتیں اُس کی مخصوص ہیں اور اگر کنواری نہ ہو تو تین راتیں۔

(۵)

طلبِ اولاد کی دعائیں اور اُس کی فضیلت

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ نیک عورت بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے، فرمایا کہ نیک اولاد آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم زیادہ اولاد بہم پہنچانے کی کوشش کرو کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا۔

O حضرت امیر المومنین ؑ نے فرمایا کہ بچے کو جو بیماری ہوتی ہے وہ اُس کی ماں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل ؑ نازل ہوئے اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور جناب امیرؑ کو روتے دیکھا۔ جبرئیل ؑ نے رونے کا سبب دریافت کیا حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے یہ دونون بچے بیمار ہیں اور ہمیں ان کے رونے کا صدمہ پہنچا۔ جبرئیل ؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ کے ان بچوں کی خاطر چند مومن ایسے پیدا کرے گا اور جب وہ سات برس گزر جائیں گے تو ان کے تمام نیک کاموں اور ثواب کے کاموں میں ماں باپ کی بھی شرکت سمجھی جائے گی مگر بد کاموں میں نہیں۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جس دن سے عورت کو حمل رہا ہو اس دن سے لے کر جننے کے دن تک اور پھر جننے کے دن سے لے کر دودھ چھٹنے کے دن تک اُس عورت کو اُس شخص کا سا ثواب ملتا ہے جس نے کافروں کی سرحد پر چھاؤنی ڈال رکھی ہو اور مسلمانوں سے اُن کے حملے دفع کرتا رہتا ہو اور اگر وہ عورت اس اثناء میں مرجائے تو اسے شہیدوں کا سا ثواب ملے گا۔

O حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کا گزر ایک قبر پر ہوا اور صاحبِ قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ دوسرے سال پھر اُسی قبر پر گزر ہوا اب عذاب نہ تھا۔ اس کیفیت کا سبب پروردگارِ عالم سے دریافت کیا۔ وحی الٰہی ہوئی کہ اس سال اس شخص کا ایک نیک بیٹا حدِ بلوغ کو پہنچا اُس نے ایک تو راستے کی مرمت کی ہے اور ایک یتیم بچے کے رہنے کا ٹھکانا کر دیا ہے بیٹے کے ان کاموں کے سبب

سے ہم نے اس کے بھی گناہ بخش دیئے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو میراث بندہ اپنے خدا کے لئے چھوڑ جاتا ہے وہ بیٹا ہے جو اُس کے بعد خدا کی عبادت میں مشغول رہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص بے اولاد مر جاتا ہے اور وہ ایسا ہے کہ گویا کبھی دنیا میں آیا ہی نہ تھا اور جو شخص اولاد چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا مرا ہی نہیں۔

O حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ بہ نسبت بیٹوں کے بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو مرد کسی عورت کو جو اس کی قرابت دار اور محرم ہے کسی جائز طریقے سے خوش کرے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوش کرے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا کہ بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے تمہارے نعمت ہیں اور خدا ہر نیکی پر تم کو ثواب عنایت کرے گا اور ہر نعمت کے بابت سوال کرے گا۔

O منقول ہے کہ انہیں حضرت نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا کہ میں نے سُنا ہے تیرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور تو اُس سے خوش نہیں ہے آیا وہ تیرا کوئی نقصان کرتی ہے؟ وہ تو ایک پھول ہے کہ تجھے خوشبو کے لئے دیا گیا ہے پھر روزی اس کی خدا کے ذمہ ہے (آیا تو اس امر سے خوش نہیں ہے کہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں (مراد اس سے یہ ہے کہ بیٹی ہی آخر میں باقی رہی اور بیٹی ہی کی اولاد سے نسل چلی۔)

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم - نے اپنے پروردگار سے بیٹی کا سوال کیا کہ میرے کے بعد ان پر روئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے مر جانے کی خواہش کرے اور وہ مر جائیں تو اُسے کوئی ثواب نہ ہوگا بلکہ قیامت کے دن وہ خدا کے نزدیک گنہگار ہوگا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اُس کے پاس خبر آئی کہ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے سنتے ہی رنگ فق ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ زمین اُس کا بوجھ اٹھانے کو موجود ہے آسمان سایہ ڈالنے کو اور خدا روزی دینے کو۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ تیری تفریح کے لئے ایک پھول ہے، پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے لئے ایک بیٹی ہو اس کا بوجھ بھاری ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں واللہ وہ اس لائق ہے کہ تم اس کی فریاد کو پہنچو اور جس کے تین بیٹیاں ہوں جہاد اور ہر قسم کی تکلیف سے اُسے معاف رکھو اور جس کے چار بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو! میں حکم دیتا ہوں کہ اُس کو قرض دو اور اُس پر رحم کرو۔

O دوسری صحیح حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص تین بہنوں یا تین بیٹوں کے نان

ونفقہ کا ذمہ دار ہو اُس پر بہشت واجب ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص دو بلکہ ایک کے بھی نان نفقہ کا ذمہ دار ہے اُس کے لئے بھی بہشت واجب ہوتی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کسی کے اولاد پیدا ہونے میں دیر ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَحِیْدًا وَّحْشِیًّا فَیَقْصُرُ عَنْ تَفَکُّرِیْ بَلْ ھَبْ لِیْ عَافِیَۃَ صِدْقٍ ذُکُوْرًا وَّاَنَاثًا اٰنَسُ بِھِمْ مِّنَ الْوَحْشَۃِ وَاَسْکُنُ اِلَیْھِمْ مِنَ الْوَحْدَۃِ وَاَشْکُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَۃِ یَاوَھَّابُ یَاعَظِیْمُ یَامُعَظَّمُ ثُمَّ اَعْطِنِیْ فِیْ کُلِّ عَاقِبَۃٍ شُکْرًا حَتّٰی تَبْلُغَنِیْ مِنْھَا رِضْوَانُكَ فِیْ صِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَتِ وَوَفَاءٍ بِالْعَھْدِ

ترجمہ: یا اللہ تو مجھے اکیلا نہ رکھ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔ میں تنہا ہوں اور تنہائی سے مجھے وحشت ہوتی ہے اِس فکر نے تیرا شکر کم کر دیا تو مجھے سچی عافیت یعنی اولادِ نرینہ و مادنیہ عنایت کر جن سے مانوس ہو کر میری وحشت موقوف ہو اور جن کے ہونے سے میری تنہائی دُور ہو اور میں اس نعمت کی تکمیل پر تیرا شکر ادا کروں۔ اے سب سے زیادہ دینے والے۔ اے سب سے بزرگ۔ اے سب کو بزرگی دینے والے اس کے بعد مجھے یہ توفیق عنایت کر کہ میں ہر عافیت کے بدلے تیرا شکر ادا کروں تا کہ شکر یہ ادا کرنے سے اور راست گوئی۔ ادائے امانت اور عہد پورا کرنے سے مجھے تیری رضا کا درجہ حاصل ہو جائے۔

○ دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ طلبِ اولاد کے لئے یہ دعا سجدے میں پڑھے:

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

ترجمہ: اے پروردگار تو اپنے پاس سے پاک اولاد عنایت کر اس میں کوئی شک نہیں کہ تُو دعا کس سُننے والا ہے۔ اے پروردگار تو مجھے تنہا نہ چھوڑ حالانکہ پیچھے رہ جائے حالانکہ پیچھے رہ جانے والوں میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں۔

○ دوسری روایت میں فرمایا کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اُس کی زوجہ حاملہ ہو جائے جمعہ کی نماز

کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے رکوع وسجود کو طول دے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِمَا سَئَلُكَ بِهٖ زَكَرِيَّا رَبِّ لَا تَذَرۡنِيۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوَارِثِيۡنَ اَللّٰھُمَّ هَبۡ لِيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءَ اَللّٰھُمَّ بِاِسۡمِكَ اِسۡتَحۡلَلۡتُهَا وَفِيۡ اَمَانَتِكَ اَخَذۡتُهَا فَاِنۡ قَضَيۡتَ فِيۡ رَحۡمِهَا وَلَدًا وَجۡعَلۡهُ غُلَامًا مُّبَارَكًا زَكِيًّا وَلَا تَجۡعَلۡ لِلشَّيۡطَانِ فِيۡهِ شِرۡكًا وَّلَا نَصِيۡبًا

ترجمہ: یااللہ میں تجھ سے اُسی کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس کے وسیلے سے زکریاؑ نے مانگا یعنی کہا اے پروردگار میرے تُو مجھے تنہا مت چھوڑ اور تجھ سے بہتر وارث ایک بھی نہیں۔ یااللہ تو مجھے اپنی جناب سے اولاد پاکیزہ عنایت کر بلاشبہ تو دعا کا سُننے والا ہے، اے اللہ میں نے تیرے نام پاک سے اس عورت کو اپنے اوپر حلال کیا ہے اور تیری حفاظت میں اسے لیا ہے اگر اس کے رحم میں میرے لئے کوئی بچہ قرار پانا تجویز کیا ہے تو اُسے نیک بخت اور پاکیزہ لڑکا گردان جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔

○ ایک روایت میں منقول ہے کہ ابرش کلبی نے حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی ہے۔فرمایا ہر روز یا ہر شب سو ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھا کر اور استغفار پڑھا کر اور استغفار کی سب سے بہتر صورت یہ ہے۔ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّيۡ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

○ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ صبح وشام ستّر ستّر مرتبہ سبحان اللہ پڑھے دس دس مرتبہ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّيۡ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ۔ پھر نو مرتبہ سبحان اللہ کہے پھر ایک مرتبہ: اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّيۡ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ راوی حدیث کا قول ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بکثرت اولاد پیدا ہوئی اور ان سب اعمال میں بجائے اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّيۡ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ کے فقط استغفر اللہ کہنا بھی کافی ہوسکتا ہے۔

○ دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ طلبِ اولاد کے تھے ہر روز صبح کو سو مرتبہ استغفار پڑھو اور اگر کسی دن بھول جاؤ تو دوسرے وقت اُس کی قضا دو۔

ایک اور شخص نے انہیں حضرت سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی فرمایا جب قربت انجام دیا کر یہ کہہ لیا کر:

اَللّٰھُمَّ اِنْ رَزَقْتَنِیْ ذَکَراً سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا

ترجمہ: یا اللہ اگر تُو نے مجھے فرزند نرینہ دیا تو میں اُس کا نام محمد رکھوں گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا -کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں ہوتی۔ فرمایا تو اپنے گھر میں بلند آواز سے آذان کہا کر اس حکم پر عمل کرنے سے وہ تندرست بھی ہوگیا اور اُس کے بچّے بھی بہت سے پیدا ہوئے۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے مقاربت کا ارادہ کرے یہ تین آیتیں پڑھ لیا کر ان شاء اللہ تیرے اولاد پیدا ہوگی۔

وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا اِذْنَادٰى رَبَّهٗ لَاتَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

ترجمہ: اور یونس جس وقت غصّے ہو کر چلا گیا اور اُسے یہ گمان تھا کہ ہم اُس پر روزی تنگ نہ کریں گے پھر اندھیرے میں جا پکارا کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تُو پاک ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اندھیرے میں آ گیا۔ پھر ہم نے اُس کی دُعا قبول کر لی اور اُس کو غم سے نجات دی۔ اور ہم مومنین کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔ اور ذکریا نے جس وقت اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

O دوسری روایت میں فرمایا جس کے اولاد نہ ہوتی ہو یہ نیت کرے کہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں اُس کا نام علی رکھوں گا اور اگر حسین نام رکھنے کی نیت کرے گا تو بھی خدا اُسے بیٹا عنایت کرے گا۔

O حضرت امام زین العابدین -منقول ہے شخص یہ دعا پڑھے گا خدا اس کو مال واولاد اور دنیا و آخرت کی خوبیاں عطا فرمائے گا:

رَبِّ لَاتَذَرْنِيْ فَرْدًاوَ اَنْتَ خَيْرُ ولْوَارِثِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَرِّثُنِيْ فِيْ حَيٰواتِيْ وَيَسْتَغْفِرْلِيْ بَعْدَمَوْتِيْ وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَّلَا تَجْعَلْ

لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَصِيبًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: اے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے اور مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عنایت کرنا کہ میری زندگی میں میرے مال کا وارث ہو اور میرے مرنے کے بعد میرے لئے طلبِ مغفرت کرے۔ یا اللہ اُس کی خلقت کامل ہو اور شیطان کا اس میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ یا اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے رجوع کرتا ہوں بیشک تو بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (اولاد کے لئے یہ دعا ستر مرتبہ پڑھنی چاہئے۔)

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کسی عورت کو حمل رہے اور چار مہینے کا ہو جائے واُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر کے آیۃ الکرسی پڑھ پھر اُس عورت کے پہلو پر ہاتھ مار کے کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ سَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا (یا اللہ میں نے اس بچے کا نام محمد رکھا۔)

پروردگار عالم اس نام کی برکت سے اُس جنین کو بیٹا کر دے گا۔ اب پیدا ہونے کے بعد اگر اُس کا نام محمد رکھا گیا تو مبارک ہوگا اور اگر یہ نام نہ رکھا گیا تو خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے کہ خواہ اُس بچّے کو واپس لے لے خواہ بخش دے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو حاملہ عورت یہ نیت کر لے کہ میں اپنے بچے کا نام محمدؐ یا علیؑ پر رکھوں گی تو اُس کے بیٹا پیدا ہوگا۔

O دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ اُس بچّے کا نام علیؑ رکھو تو اُس کی عمر بڑی ہوگی۔

O کتاب طب الائمہ میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تین دن صبح وعشاء کی نماز کے بعد ستّر ستّر مرتبہ سبحان اللہ اور ستّر ستّر مرتبہ استغفر اللہ پڑھ لے اور بعد اس کے یہ آیت پڑھ:

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

ترجمہ: اپنے پروردگار سے طلبِ مغفرت کرو کوئی شک نہیں وہ بڑا بخشنے والا جو آسمان سے موسلا دھار مینہ برساتا ہے مال واولاد سے تمہاری امداد کرتا ہے تمہارے لیے باغ لگاتا ہے اور نہریں جاری کرتا ہے۔

اور تیسری شب اپنی عورت سے قربت انجام دو خدا تجھ کو ایسا بیٹا عنایت کرے گا جس کی خلقت میں کچھ کمی و بیشی نہ ہوگی۔

O کتاب نور والحکمت میں روایت ہے کہ ایسا شخص حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا بن رسول اللہ میرے آٹھ بیٹیاں ہیں اور بیٹا پیدا ہونے کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں دکھائی دیتی۔ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت تو عورت کے دونوں پاؤں کے درمیان جا کر بیٹھے تو اپنا داہنا ہاتھ اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ کر سات مرتبہ اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ پڑھ بعد اس کے قربت کر اور جب حمل کا اثر ظاہر ہو تو انگشت شہادت اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ کر سورۂ اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ سات مرتبہ پڑھ وہ شخص روایت کرتا ہے کہ میں نے حسبِ فرمودہ عمل کیا تو خدا نے سات بیٹے مجھ کو پے در پے عنایت فرمائے۔

O حضرت امام حسن -سے روایت ہے کہ جس شخص کو زیادہ اولاد کی خواہش ہو وہ استغفار بہت پڑھا کرے۔

❀❀❀

(۶)

ایّامِ حمل، زچگی کے دن اور بچّے کے نام رکھنے کے آداب

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حاملہ عورت کو بہی کھانی چاہئے تا کہ اُس کے بچّے کی رنگت بہت ہی صاف ہو اور اُس میں سے عمدہ خوشبو آیا کرے۔

○ بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ زچّہ کو سب سے پہلے تازہ چھوہارے کھانے چاہئیں جیسا کہ حضرت تعالیٰ نے حضرت مریم = کو حضرت عیسیٰ -کے پیدا ہونے کے وقت حکم دیا تھا کہ تازے چوہارے کھاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر وہ موسم تازے چھوہاروں کا نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا کہ نو دانے خرمائے مدنی کے اور اگر وہ میّسر نہ ہو تو جس قسم کا خرما بہم پہنچے اُس کے نو دانے کھلائے جائیں تو حق تعالیٰ اپنی عزّت وجلال کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ جو زچّہ تازے چھوہارے کھائے گی میں اُس کے بچّے کو حلیم و بُردبار کروں گا۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین - سے منقول ہے کہ عورتوں کو بچّہ جننے کے بعد خرمای یزنی[۱] کھلاؤ تا کہ اولاد دانا اور بُردبار ہو۔

○ دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ کہ اپنی حاملہ عورتوں کو کندر[۲] کھلاؤ کہ جس بچے کو ماں کے پیٹ میں کندر کی غذا پہنچے گی اُس کا دل مضبوط ہوگا اور عقل زیادہ اور اگر وہ لڑکا ہے تو بہادر بھی ہوگا اور اگر لڑکی ہے تو خوبصورت ہوگی۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی ابن الحسین -جب کسی عورت کے جننے کا وقت ہوتا تو حکم دیتے تھے کہ اور عورتیں سب گھر سے چلی جائیں تا کہ کسی عورت کی نظر بچّے پر نہ پڑے۔

○ منقول ہے کہ جب اُن حضرت کو بچّہ پیدا ہونے کی خوشخبری سُنائی جاتی تھی تو یہ نہیں دریافت فرماتے تھے کہ بیٹی ہے یا بیٹا بلکہ یہ دریافت کرتے کہ اُس کی خلقت تو پُوری ہے۔ اگر جواب میں عرض کیا جاتا کہ پوری ہے اور اس کی خلقت میں کوئی عیب نہیں ہے تو فرمایا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَخْلُقْ مِنِّیْ شَیْئاً مَّشُوْهًا

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے جس نے میرے نطفہ سے کوئی عیب دار چیز پیدا نہیں کی۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب بچّہ پیدا ہو تو اس کی ناف کاٹنے سے پہلے ایک مسور کے دانہ کے برابر جاؤ شیر پانی میں حل کر کے دو قطرہ اُس کے دائیں نتھنے میں اور ایک بائیں میں ٹپکا دو اور دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہہ دو۔ اس عمل کے بعد نہ کبھی بچّہ ڈرے گا نہ کبھی ام الصبیان کا اُس کو خلل ہو گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ دائی سے یا کسی اور سے کہہ دو کہ اقامت بچّے کے دائیں کان میں کہہ دے کہ نہ اُس کو جنون ہو گا اور نہ دیوانگی ضرر پہنچائے گی۔

O حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ بچے کا گلا آبِ فرات سے اٹھاؤ اور اس کے کان میں اقامت کہو۔

O دوسری روایت میں وارد ہے کہ اُس کا گلا آبِ فرات اور خاکِ تربت جناب امام حسین -سے اٹھاؤ اور اگر آبِ فرات میّسر نہ ہو تو آبِ باراں کام میں لاؤ۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ اپنے بچّوں کا گلا خرمے سے اٹھاؤ کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین ☆ کا گلا اسی طرح اٹھایا تھا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن بچوں کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت پیدا ہوتے ہی کہی جائے گی وہ شرِ شیطان سے محفوظ رہیں گے۔

O حدیث ولادت حضرت امام حسین -سے ظاہر ہے کہ بچے کو پیدا ہوئے ہی زرد کپڑے میں لپیٹنا مکروہ ہے اور سفید کپڑے میں لپیٹنا سنت ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ بچے کا گلا خاکِ قبر امام -سے اٹھاؤ کہ اُس کو بہت سے دردوں، بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھی گی۔

O منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے ایک شخص کو جسے خدا نے بیٹا عنایت فرمایا تھا ان لفظوں میں مبارک باد دی:

رَزَقَكَ اللّٰهُ شُكْراً لِّوَاهِبِ وَبَارَكَ لَكَ فِی الْمرهُوْبِ وَ بَلَغَ بِهٖ اَشُدَّهٗ

وَرَزَقَكَ بِرَّهٗ

ترجمہ: خدا تجھ کو عطا کرنے والے شکر کی توفیق دے اور جو کچھ تجھ کو عطا ہوا ہے اس میں برکت دے اور اس کو اس کی پوری پوری قوت پر پہنچائے اور اس کی نیکی دیکھنی نصیب ہو۔

اسی عبارت کے قریب قریب اور بہت سی حدیثیں حضرت امام حسنؑ سے منقول ہیں۔

○ ابن ادریس علیہ الرحمہ نے کتاب سّر الابرار میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ جب کسی عورت کو بچّہ جننے میں مشکل پیش آئے تو ذیل کی آیتیں ہرن کے چمڑے یا جھلی پر لکھ کر ایک ڈورے میں باندھ کر اس کی داہنی ران میں باندھ دو اور بچہ پیدا ہوتے ہی کھول لو وہ آیتیں یہ ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَ مَا يُوۡعَدُوۡنَ لَمۡ يَلۡبَثُوۡٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰهَا اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا

○ مولف کتاب طب الائمہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر ؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بی بی دردِزہ سے قریب مرگ ہے۔ حضرت نے فرمایا جا اور اُس پر یہ دعا پڑھ:

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا

اور بلند آواز سے کہہ:

وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡــًٔـا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصٰرَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ كَذٰلِكَ اُخۡرُجۡ اَيُّهَا الطَّلۡقُ اُخۡرُجۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ

جس وقت تو نے یہ پڑھا ان شاءاللہ اُسی وقت نجات ملے گی۔

○ دوسری سند سے انہیں حضرت سے روایت کی گئی ہے کہ جب جننے کی تکلیف ہو تو ذیل کی آیتیں مشک وزعفران سے کسی پاک برتن پر لکھ کر کنوئیں کے پانی سے دھو کر اُس عورت کو پلا دیں اور تھوڑا سا پانی اُس

کے پیٹ پر چھڑک دیں وہ یہ ہیں:

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ تَقَدْكَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُوْلِى الْاَلْبَابِ مَاكَانَ حَدِيْثًا يُفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

○ دوسری سند سے حضرت امام جعفر صادق -سے روایت کی گئی ہے کہ حاملہ کے لئے اِن آیتوں کو وضع حمل کے مہینے کے شروع میں ایک کاغذ پر لکھیں اور اُس کاغذ پر کوئی چیز لپیٹیں مگر گرہ نہ لگائیں اور عورت کی ایک ران پر باندھ دیں اُسے درد ِزہ مطلق نہ ہوگا۔ مگر بچّہ پیدا ہوتے ہی اس کو فوراً کھول لینا چاہئے ایک لمحہ بھر بھی دیر نہ کی جائے وہ آیتیں (جو کاغذ پر ایک طرف لکھی جائیں گی) یہ ہیں:

اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا هُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَكَ الْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ لَاالشَّمْسُ يَنبَغِىْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَايَرْكَبُوْنَ وَاِنْ نَشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَاصَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ

دوسری طرف پشت کاغذ پر یہ آیتیں لکھی جائیں گی:

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَايُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلاَّ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبِثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا

O حضرت امام محمد باقر ـ سے منقول ہے کہ ناموں میں سے سب سے بہتر وہ نام ہے جو خدا کی بندگی پر دلالت کرتا ہو جیسے عبداللہ اور پیغمبروں کے نام بھی اچھے ہیں۔

O حضرت امیرالمومنین ـ سے منقول ہے کہ بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہو تب ہی نام رکھ لے اگر نام نہ رکھا گیا اور وہ ساقط ہو گیا تو قیامت کے دن اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا۔ اور حضرت رسول خدا ﷺ نے محسن فرزند فاطمہ☆ کا نام حمل میں رکھا تھا اور محسن وہ کے کہ جناب رسول خدا ﷺ کے ابھی شکم ہی میں تھا کہ خلیفہ اول کی خلافت میں ثانی کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ـ سے منقول ہے کہ اوّل نیکی جو باپ اپنے بچے کے ساتھ کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے چار بچّے پیدا ہوں اور اُن میں سے ایک کا نام بھی میرے پر نہ رکھے اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

O دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ کاظم ـ سے منقول ہے کہ جس کے گھر میں مندرجہ ذیل ناموں میں سے کوئی نام ہو گا اس میں فقیری اور غریبی نہیں آسکتی۔ یعنی محمد۔ یا احمد۔ یا علی۔ یا حسن۔ یا حسین۔ یا جعفر۔ یا طالب۔ یا عبداللہ۔ یا فاطمہ۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اُس کا کیا نام رکھوں؟ فرمایا میرے نزدیک حمزہ سب سے بہتر نام ہے یہی رکھ لو۔

O جناب جابرؓ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر ـ کے ہمراہ ایک شخص کے مکان پر گیا اُس مکان میں سے ایک بچّہ نکلا۔ حضرت نے اُس سے استفسار فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کیا محمد پھر آپ نے ارشاد فرمایا تیری کنیت کیا ہے۔ عرض کیا ابوعلی۔ فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو شرِ شیطان سے خوب محفوظ کیا۔ جس وقت شیطان کسی کو یا محمد یا علی آواز دیتے سُنتا ہے تو وہ ایسا پانی ہو جاتا ہے جیسے قلعی آگ کے سامنے اور جب کسی کا نام ہمارے دشمنوں کے نام پر سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور فخر کرتا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ـ سے عرض کی کہ خدا

نے مجھے بیٹا عنایت کیا ہے۔ فرمایا مبارک ہو تو نے اُس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی محمد۔ حضرت نے سر زمین کی طرف جھکا لیا بار بار محمد محمد فرماتے تھے اور جھکتے چلے جاتے تھے قریب تھا کہ روئے مبارک زمین تک پہنچ جائے اس وقت فرمایا کہ میری جان اور میری اولاد اور عورت اور ماں باپ اور تمام اہل زمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں جب تو نے اُس کا ایسا مبارک نام رکھا ہے تو نہ اُسے کبھی گالی دیں، اُسے مارے نہیں اس کو تکلیف نہ دیں۔ اور یہ یاد رکھو کہ جس گھر میں کوئی شخص محمد نام ہوتا ہے فرشتے ہر روز اُس گھر کو پاک کرتے ہیں۔

O کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم۔ حکیم۔ خالد اور مالک کے نام پر نام رکھنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر یہ نام ہیں۔ حارث۔ مالک۔ خالد۔ اور چار کنیتوں کو منع فرمایا ہے ابوعیسٰی۔ ابوالحکم۔ ابومالک۔ ابوالقاسم۔ چوتھی کنیت کو صرف اُس وقت منع فرمایا ہے جبکہ نام اور کنیت دونوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور کنیت پر سے مطابق ہو جائیں۔ (یعنی جس کا نام محمد ہو اُس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہونی چاہیئے۔)

O حدیث میں وارد ہے کہ یٰسین نام نہ رکھنا چاہیئے کہ یہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص تھا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور اُن میں کوئی شخص محمد۔ احمد۔ حامد یا محمود نام ہو تو ان کی رائے ہمیشہ بہتر قرار پائے گی۔ فرمایا کہ جس لڑکے کا نام محمد رکھو اس کی عزّت زیادہ کرو۔ اُس کے لئے محفل میں جگہ چھوڑ دو اور اُس سے ترشروئی سے پیش نہ آؤ۔

O فرمایا کہ جس خاندان میں کسی پیغمبر کے نام پر نام ہوگا۔ خدائے تعالیٰ صبح و شام ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ اُن کے لئے تقدس اور پاکی کی دعا مانگے۔

O فقہ الرضا - میں منقول ہے کہ نام ولادت کے ساتویں دن رکھے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ولادت کے وقت کے جو اعمال ہیں ان میں سے بچّے کو غسل دینا سنت مؤکدہ ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ نیت یوں کی جائے کہ میں اس بچے کو برائے رضائے تعالیٰ غسل دیتا ہوں۔ اور اول اُس کا سر دھوئے پھر داہنا پہلو پھر بایاں۔

❀❀❀

(۷)

عقیقہ کرنے اور سر منڈانے کے آداب

O بچے کے لئے عقیقہ کرنا اس شخص کے لئے جو قدرت رکھتا ہے سنت موکدّہ ہے اور بعض علماء واجب جانتے ہیں بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن ہو اور اگر ساتویں نہ ہو سکے تو بچے کے بالغ ہونے تک تو اس سنت کی ادائیگی باپ پر لازم ہے اور بالغ ہونے سے آخر عمر تک خود اپنے آپ پر ہے۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو اس پر عقیقہ کرنا واجب ہے۔

O بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح کی بلاؤں سے خطر میں ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عقیقہ امیر و غریب دونوں پر لازم ہے مگر غریب کو جب میسّر ہو کرے اور جو میسر ہی نہ ہو تو اس کے ذمہّ کچھ نہیں اور اگر کسی بچے کا عقیقہ اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کے لئے کوئی قربانی ہو تو وہ پہلی قربانی جو اس کے نام سے کی جائے عقیقے کا بدل سمجھی جائے گی۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ ہم نے عقیقے کے لئے بھیڑ تلاش کی مگر نہیں ملی۔ اب کیا حکم ہے آیا ہم اُس کی قیمت تصدق کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ تلاش میں رہو مل جائے گی خدا کو خون بہا کر کھلانا پسند ہے۔

O ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ جو بچہّ ساتویں دن مر گیا اُس کا عقیقہ بھی کرنا چاہئے؟ فرمایا اگر نماز ظہر سے پہلے مر جائے تو نہیں اور اگر بعد ظہر مرا ہے تو کرنا چاہئے۔

O حدیث معتبر میں عمر بن یزید سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق -سے عرض کیا کہ مجھے علم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا تو خود اپنا عقیقہ کر۔ چنانچہ عمر نے بڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا۔

O حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ ولادت سے ساتویں دن نام رکھیں عقیقہ کریں۔سر منڈائیں اور بالوں کے برابر چاندی تول کر تصدق کریں اور عقیقہ کی ایک ران تو اس دائی کو بھیج دیں جس نے وقت ولادت مدد کی ہو اور باقی لوگوں کو کھلائیں اور تصدق کر دیں۔

O دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ جب تمہارے بیٹا یا بیٹی پیدا ہو تو ساتویں دن ایک بھیڑ یا اونٹ کا عقیقہ کرو اور بچہ کا نام رکھو۔ سر منڈاؤ اور سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کرو۔

O ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اُس بھیڑ کی چوتھائی دایہ کو دو اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو اس کی ماں کو دے دو وہ جسے چاہے دے دے باقی کم از کم دس مسلمانوں کو کھلاؤ اور جتنے زیادہ ہو جائیں اچھا ہے اور خود عقیقے کے گوشت کو نہ کھائیں اور اگر دایہ یہودن (یا غیر مسلم) ہو تو چوتھائی بھیڑ کی قیمت اُس کو دے دیں۔

O ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ دائی کا حق تہائی ہے۔علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ عقیقہ اونٹ کا ہونا چاہئے یا بھیڑ یا بکری کا۔اونٹ ہو تو پورا پانچ برس کا ہو کر چھٹا سال شروع ہو یا اس سے زیادہ کا ہو۔ بکرا ہو تو ایک سال کا ہو کر دوسرا سال لگا ہو یا زیادہ کا ہو۔اگر بھیڑا ہو تو کم از کم چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں شروع ہوا گر پورے سات مہینے کا ہو تو اور اچھا مگر یہ ضرور ہے کہ عقیقے کا جانور خصّی نہ ہو اُس کا کان کٹا ہو نہ دُبلا ہو نہ سینگ ٹوٹا ہو نہ اندھا ہو نہ اتنا لنگڑا کہ اُسے راستہ چلنا مشکل ہو لیکن حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے یوں منقول ہے کہ عقیقہ کچھ قربانی نہیں ہے جس قسم کا جانور مل جائے اچھا ہے اور جتنا بے عیب موٹا تازہ ملے اور اچھا ہے۔

O حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنینؑ کی ولادت کے دن اذان اُن کے کان میں کہی اور حضرت فاطمۃ الزہرا☆ نے ساتویں دن اُن کا عقیقہ کیا اور دایہ کو بھیڑ کی ایک دست یا ران دی یا ایک اشرفی دی (اشرفی سے یہاں دینا مراد ہے)

O علماء میں مشہور ہے کہ بیٹے کے لئے نر جانور کا عقیقہ کرنا سنّت ہے اور بیٹی کے لئے مادہ مگر حقیر کا خیال یہ ہے کہ نر دونوں کے لئے بہتر ہے۔بہت سی معتبر حدیثوں کے موافق دونوں کے لئے مادہ بھی اچھی ہے۔

O سنت ہے کہ ماں باپ عقیقے کے گوشت سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ اس گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں (جیسے چاولوں کے ساتھ)

O سنت ہے کہ عقیقے کا گوشت خواہ پکائیں خواہ ویسے ہی تقسیم کر دیں اور پکانے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف پانی اور نمک ڈال کر پکالیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ پکانا ہی بہتر ہے مگر کچّے کے تصدق کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں البتہ عقیقے کا جانور اگر میسر نہ آئے تو اس کی قیمت تصدق کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اس صورت میں

صبر کرنا چاہئے جب تک کہ ملے اور یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ عقیقے کا گوشت کھانے کے لئے محتاجوں ہی کا گروہ درکار ہو بلکہ اگر مالدار آدمی بھی ملیں تو بہتر ہے۔

O مشہور ہے کہ پہلے سر منڈانا سُنت ہے بعد کو عقیقہ ذبح کرنا ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ سر منڈانا عقیقہ ذبح کرنا۔ سر کے بالوں کے برابر سونا چاندی تولنا اور اُس سونے چاندی کو خیرات کرنا ایک وقت اور ایک ہی جگہ ہونا چاہئے اور سر منڈانے میں یہ سنت ہے کہ سارا سر منڈایا جائے کوئی زلف یا چوٹی نہ چھوڑی جائے۔

O ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات حسنین + کے لئے دو دو گیسواُن کے سَر پر بائیں جانب چھڑا دیئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ درمیان سر کے چھڑوائے تھے ممکن ہے کہ یہ بات ان کے لئے مخصوص ہو یا یہ کہ پہلے ہی دفعہ کے منڈوانے میں اس طرح بالوں کا چھڑوانا مکروہ ہے۔

O ایک اور روایت میں آیا ہے کہ سر منڈانے کے بعد زعفران سر پر ملنا سنّت ہے۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں خون عقیقے کا سر پر ملنے کی ممانعت آئی ہے کہ یہ زمانۂ جاہلیت کا عمل ہے۔

O معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے مروی ہے کہ وہ حضرت عقیقے کے جانور کے ذبح ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسۡمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيۡقَةٌ مِنۡ فُلَانٍ (یہاں اُس مولود کا نام لے) لَحۡمُهَا بِلَحۡمِهٖ وَدَمُّهَا بِدَمِّهٖ وَعَظۡمُهَا بِعَظۡمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهَا وَتَآءً لَهٗ جَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اگر لڑکی ہو تو بیچ کا حصّہ دعا کا اس طرح پڑھے) لَحۡمُهَا بِلَحۡمِهَا وَدَمُّهَا بِدَمِّهَا وَعَظۡمُهَا بِعَظۡمِهَا

ترجمہ: خدا کے نام سے اور خدا پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ یہ عقیقہ فلاں (بچہ) کی طرف سے ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے میں اس کا خون اس کے خون کے بدلے میں اور اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے میں۔ یا اللہ واسطہ آلِ محمد % کا اس عقیقے کو اس بچّے کا معاوضہ قرار دے دے۔

O دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اِیْمَاناً بِاللّٰہِ وَثَنَآءً عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَالْعِصْمَۃُ لِاَمْرِہٖ وَالشُّکْرُ لِرِزْقِہٖ وَالْعَرِفَۃُ بِفَضْلِہٖ عَلَیْنَا اَھْلِ الْبَیْتِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے زیبا ہے۔ خدا سب سے بزرگ و برتر ہے خدا پر ایمان ہے اور خدا کے رسولؐ کی تعریف۔ خدا کے حکم کی محافظت اور اس کے عطیہ اور اس امر کا شکر یہ کہ اہلبیتؑ کو ہم پر جو فضیلت دی ہے اس کی معرفت بھی ہم کو عنایت کی ہے۔

پس اگر لڑکا ہو تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَھَبْتَ لَنَا ذَکَرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَھَبْتَ وَمِنْکَ مَا اَعْطَیْتَ وَکُلَّمَا صَنَعْتَ فَتَقَبَّلَہُ مِنَّا عَلٰی سُنَّتِکَ وَسُنَّتِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاخْسَاعَنَّا الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ لَکَ سَفَکْتُ الدِّمَاءَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَشَعْرُھَا بِشِعْرِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً بِفُلَانِ بِنْ فَلَانٍ

ترجمہ: یا اللہ تو نے ہمیں بیٹا عنایت فرمایا اور تو واقف ہے کہ کس درجے کا عنایت فرمایا۔ اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ پس ہماری طرف سے (یہ) قبول فرما۔ تیری سنّت اور تیرے رسول کی سنّت کے موافق ہے اور شیطان لعین کو ہم سے دُور کر۔ اے وہ کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے صرف تیری خوشنودی کے لئے میں یہ خون بہاتا ہوں اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پروردگار ہے۔ یا اللہ اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے ہے اور اس کا خون اس کے خون کے بدلے اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے اس کے بال اس کے بالوں کے بدلے۔ اس کی کھال اس کی کھال کے بدلے ہے۔ یا اللہ اس کو فلاں بن فلاں کا فدیہ قرار دے۔ (لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے، اگر لڑکی ہو تو پہلا حصہ دعا کا کافی ہے۔)

O دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے:

يَاقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيٌّ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بِنْ فُلَانٍ

ترجمہ: اے میری قوم جن چیزوں کوتم خدا کا شریک کرتے ہو میں اُن سے علیٰحدہ ہوں۔ میرا رخ تو خلوص اور اطاعت کے ساتھ اس کی طرف ہے جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میرا رخ تو خلوص اور اطاعت کے ساتھ اس کی طرف ہے جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا صرف اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پرورش کرنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت کرنیوالوں میں سے ہوں۔ یا اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرا ہی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے یا اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور فلاں ابن فلاں (نومولود کا نام اور اس کے والد کا نام) طرف سے قبول ہو۔

❀❀❀

(۸)

بچوں کے ختنہ کرنے اور بچیوں کے کان چھیدنے کے آدابؑ

○ لڑکوں کی ختنہ ساتویں دن کرنا سنت موکدہ ہے اگر آٹھویں دن کیجائے تو بھی سنت ہے۔ پھر آٹھویں دن سے لے کر لڑکے کے بالغ ہونے تک بھی سنت ہے اور بعض کا قول ہے کہ بلوغ کے قریب لڑکے کے ولی پر اُس کا ختنہ واجب ہے لیکن اگر بچے کا ولی ختنہ نہ کرائے تو پھر بعد بلوغ اس پر واجب ہوگا۔

○ لڑکوں کی دائیں کان میں لو میں سوراخ کرنا اور بائیں کان میں اوپر کے سوراخ کرنا سنت ہے۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ لڑکوں کا ختنہ کرنے کے لئے ساتویں دن مقرر کرو کہ اس سے بدن خوبصورت ہوجاتا ہے اور بچہ موٹا تازہ ہوجاتا ہے۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مختون نہ ہو زمین اس کے پیشاب سے چالیس ۴۰ دن نجس رہتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ زمین اس کے پیشاب سے خدائے تعالیٰ کے سامنے نالہ وفریاد کرتی ہے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا سنّت ہے اور اس میں تاخیر کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

○ حضرت امیر المومنین -نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہو اس کا ختنہ کر ڈالو اگرچہ وہ اسی ۸۰ برس کا ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے مروی ہے کہ جس بچّے کے ختنہ کے وقت یہ دعا نہ پڑھی گئی

ہو۔اس کے لئے مستحب ہے کہ بعداز بلوغ یہ دعا خود پڑھ لے اگر ایسا کرلے تو اللہ تعالیٰ اُسے قتل وغیرہ جیسی موت سے محفوظ رکھے گا۔(دعا آگے مذکور ہے)

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جو عورتیں ہجرت کر کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئی تھیں ان میں سے ایک عورت حضرت کے پاس آئی جس کا نام اُمِ حبیبہ تھا وہ عورتوں کی بال تراشی کیا کرتی تھیں آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ ام حبیبہ جو کام تو پہلے کیا کرتی تھی اب بھی کرتی ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تک تو کرتی ہوں مگر اب آپ منع فرمائیں گے تو چھوڑ دوں گی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چھوڑ نہیں یہ تو حلال کام ہے بلکہ آمیں تجھے سمجھا دوں کہ کیا کرنا چاہئے جب تو عورتوں کی بال تراشی کرے تو بالوں کو تھوڑا تھوڑا قطع کر کہ اُس سے چہرہ زیادہ نورانی ہوجاتا ہے اور رنگ زیادہ صاف اور شوہر کی نظر میں عزت زیادہ ہوجاتی ہے۔ پھر اس کی بہن ام حبیبہ آئی جو عورتوں کی کنگھی چوٹی کیا کرتی تھی۔ آنحضرتؐ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ جب تو عورتوں کی کنگھی چوٹی کرتے تو زیبائش کے لئے اُن کے چہرے پر کپڑا مت پھیرا کر کہ اس سے اُن کے چہرے کی قدرتی رونق جاتی رہتی ہے اور اُن کے بالوں میں اور بالوں کا جوڑ مت لگا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ لڑکے کے ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھیں اور اگر وقت مقرر پر ختنہ نہ ہو تو لڑکے کے بالغ ہونے تک جب میسّر ہو کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے کہ اس سے لوہے کی حرارت دفع ہوتی ہے

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّتُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاِتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَبِاِرَادَتِكَ وَقَضَآئِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَاَمْرٍ اَنْفَذْتَهٗ وَاَذَقْتَهٗ حَرَّ الْحَدِيْدِ فِيْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ بِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِيْ عُمُرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

ترجمہ: بارِ الٰہا یہ تیری اور تیرے نبیؐ کی سنت ہے جس نبیؐ پر اور اس کی آل پر تیری رحمت ہے اور تیری اور تیرے نبیؐ کی پیروی ہماری طرف سے ہے جو تیری مشیت اور تیرے ارادے اور اس معاملے کے مطابق ہے جس کا تو نے ارادہ کیا اور طے کر دیا اور جو حکم تو نے نافذ

فرمایا اس کے مطابق لوہے کی حرارت اس کو چکھائی ختنہ کرنے اور پچھنے لگانے میں جس کی مصلحت کو تو ہم سے بہتر جانتا ہے یا اللہ! اس کو گناہوں سے پاک کردے اور اس کی عمر میں افزونی فرما اور اس کے بدن سے تکلیفوں کو اس کے جسم سے دردوں کو دُور کردے اور اس کی توانگری زیادہ کر۔ اس کا افلاس دُور کر کیونکہ تجھے علم ہے اور ہمیں کچھ علم نہیں۔

- حسین ابن خالد سے منقول ہے کہ کسی نے امام رضا ؑ سے سوال کیا کہ لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارکباد کس دن دینی چاہیئے؟ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام حسن ؑ پیدا ہوتے تھے تو جبرئیل ساتویں دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مبارکباد دینے آئے تھے اور یہ حکم لائے تھے کہ ان کا نام رکھو۔ سر منڈواؤ۔ عقیقہ کرو۔ اسی طرح ولادت حضرت امام حسین ؑ کے وقت بھی ساتویں دن جبرئیل ؑ آئے تھے۔

- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کا ختنہ بلا عذر قوی نہ ہوا ہو تو نہ وہ لوگوں کی پیشنمازی کرے نہ اُس کی گواہی قبول ہے اور نہ اس کے جنازے کی نماز جائز ہے کیونکہ اُس نے پیغمبروں کی بہتر سے بہتر سنت کو ترک کیا اور وہ عذر قوی سوا اس کے کچھ نہیں ہوسکتا ہے کہ ختنہ کرنے سے مرجانے کا ڈر ہو۔

❀❀❀

(۹)

بچّوں کو دُودھ پلانے اور پرورش کرنے کے آدابؑ اوران کے حقوق کا خیال

○ یادرکھنا چاہیئے کہ بچوں کو دودھ پلانے کی مدّت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے اور علماء میں یہ مشہور ہے کہ بلاعذر دو برس سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی مرض ہو یا حالت اضطراری ہو اور اکیس مہینے سے کم بھی نہ ہو سوائے اس کے کہ مجبوری ہو یعنی دایہ بہم نہ پہنچے یا اس کی اجرت دینے پر قدرت نہ ہو یا ماں دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اسے مرض لاحق ہو گیا ہو اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ جس وقت سے ماں کی چھاتی میں دودھ اترے وہی اپنے بچے کو پلائے اوران کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے گی تو یہ وہ بچہ باقی نہ رہے گا مگر اگر زندہ رہا تو طاقت نہ آئے گی۔

○ حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ بچّے کے لئے سب سے زیادہ منفعت بخش اور سب سے زیادہ مبارک اس کی ماں کا دودھ ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ۔نے مادر اسحاق سے فرمایا اے اسحاق کی ماں فقط ایک ہی چھاتی سے دودھ نہ پلا بلکہ دونوں چھاتیوں سے دودھ پلا کیونکہ ایک کھانے کا عوض ہے اور ایک پانی کا یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اکیس مہینے سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں۔

○ دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ اس بات کی نگرانی کرو کہ دایہ تمہارے بچوں کو کم دودھ نہ دے اور دایہ یہودی ونصرانی ہوسکتی ہے اگر تمہارے بچوں کو اپنے گھر لے جانا چاہے تو ان کو شراب پینے اور سور کا گوشت کھانے کی اوران سب چیزوں کی جو مسلمانوں کے دین میں حرام ہیں اوران کے نزدیک حلال ہیں سخت ممانعت کرنی چاہیئے۔جو دودھ بدکاری سے پیدا ہوا ہو اس کے پلانے کی معتبر حدیثوں میں ممانعت آئی ہے۔

○ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کے دودھ سے بھی ممانعت فرمائی ہے جو احمق ہو یا جس کی آنکھ میں کچھ عیب ہو کیونکہ دودھ بچے میں اثر کرتا ہے۔

○ حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ دایہ ایسی ہو جو صورت اور سیرت دونوں میں اچھی ہو کیونکہ دودھ بچّے میں سرایت کرتا ہے اور بچہ صورت وسیرت دونوں میں دایہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ اپنے بچے کو سات برس تو کھیلنے دو بعد اس کے آئندہ سات برس اُس کی تعلیم وتربیت میں کوشش کرو اگر اس دوسرے سات برس میں نیک رہا اور سنبھل گیا تو پھر کوشش جاری رکھو ورنہ سمجھ لو کہ اُس سے نیکی کی کوئی امید نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ سات برس بچے کو کھیلنے دو دوسرے سات برس میں لکھنا پڑھنا سکھاؤ اور تیسرے سات برس میں حلال وحرام خدا یعنی علم شریعت کی تعلیم دو۔

○ حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ پہلے سات برس بچے کے بدن کی پرورش چاہئے بعد اس کے دوسرے سات برس میں آداب اخلاق سکھانے چاہئیں پھر تیسرے سات برس میں اسے کام سپرد کرنا چاہئے اور ان کے تعمیل کی نگرانی چاہئے۔ یہ بھی فرمایا کہ تئیس ۲۳ برس تک بچے کا قد بڑھتا ہے اور پچیس ۲۵ برس تک عقل۔

○ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ لڑکے چھ چھ برس کے ہو جائیں وہ ایک لحاف میں نہ سونے پائیں۔

○ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ جو بچے اور بچیاں دس ۱۰ دس ۱۰ برس کے ہو جائیں ان کے بستر الگ کردو۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ نے فرمایا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے بچوں کو حدیثیں یاد کراؤ تاکہ مخالفین اُن کو گمراہ نہ کرنے پائیں۔

○ احادیث معتبر میں وارد ہے کہ اپنے بچوں کو جناب امیر المومنین ـ کی محبت سکھاؤ اور اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کی ماں کے معاملہ میں تفحص کرو یعنی حضرت علیؑ کی محبت قبول نہ کرنا ناجائز اولاد ہونے کی دلیل ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ نے فرمایا کہ جو شخص ہم اہلبیتؑ کی محبت اپنے دل میں پائے اُسے لازم ہے کہ اپنی ماں کے حق میں بہت دعا کرے کہ وہ امانت دار ہے اور اس کے باپ کے حق میں اس نے خیانت نہیں کی۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بچے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے تعلیم وتربیت اچھی طرح کرے اور جہاں تک ممکن ہو اعلیٰ اور معزز پیشے میں اس کو لگائے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سکوفی نے امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے سخت رنج ہے۔فرمایا رنج کا باعث؟ عرض کیا خدائے تعالیٰ نے مجھے بیٹی عنایت کی ہے فرمایا اسے سکوفی زمین اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہے اور خداوند روزی دینے کے لئے تیری عمر کا ایک لمحہ اس کی عمر میں شامل نہ کیا جائے گا۔تیری مقررہ روزی کا کوئی دانہ وہ کھائے گی۔(پھر افسوس کیا ہے) اس کے بعد فرمایا کہ اس کا نام کیا رکھا جائے؟ عرض کی فاطمہ حضرتؑ نے دو مرتبہ آہ آہ کر کے دست مبارک اپنی پیشانی پر رکھ لیا اور یہ فرمایا کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقوق اولاد کے بارے میں جو ماں باپ کے ذمہ ہیں یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر بیٹا ہو تو باپ کا یہ کام ہے کہ وہ خوبصورت اور نیک سیرت دایہ اس کے لئے مقرر کرے۔اس کا نام اچھا رکھے۔قرآن شریف پڑھائے، ختنہ کرائے۔تیرنا سکھائے۔اور لڑکی ہو تو ان باتوں کی نگرانی ماں کے ذمہ ہے کہ دایہ اس کے لئے اچھی مقرر کرے نام اس کا اچھا رکھے سورہ نور اسے یاد کرائے اور سورہ یوسف اسے نہ پڑھائے اوپر کا مکان اُسے رہنے کے لئے دے اور جہاں تک جلد ممکن ہو اس کے شوہر کے گھر اسے بھیج دے۔پھر فرمایا کہ جب تو نے اپنی لڑکی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو (خبردار) نہ کبھی اسے گالی دینا نہ بُرا بھلا کہنا نہ مارنا پیٹنا۔

O حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ ہے کہ اپنے بیٹوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ بچپن کے زمانے میں اگر کوئی بچہ شوخ و کج خُلق ہو تو اس سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بُردبار ہوگا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ بعض ماں باپ کو بھی اولاد کی طرف سے عاق ہو جانے کا گناہ ہوتا ہے یعنی جس طرح اولاد ماں باپ کی طرف سے عاق ہو سکتی ہے اسی طرح ماں باپ اولاد کی طرف سے عاق ہو سکتے ہیں۔فرمایا کہ خدا ان باپوں پر رحم کرے جو اپنی اولاد کی نیک کاموں میں مدد کریں اور انہیں نیک بنائیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کی نیکی میں مدد کرتا ہے اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔راوی نے عرض کیا کہ یہ مدد کیونکر کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ آسان کام اسے بتاؤ جو اس سے بن پڑیں اور جو کام وہ کرے اس کی حوصلہ افزائی کرو تا کہ نیکی میں اس کا حوصلہ بڑھے اور جو کام مشکل ہوں ان سے درگزر کرو اور حتی الامکان اسے زیادہ تکلیف میں نہ ڈالو اور غصے و حماقت سے پیش نہ آؤ۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ عرض کیا اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ فرمایا اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کر۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے بچوں کو پیار کرو اور اپنے پر رحم کرو اور جوان سے وعدہ کرو پورا کرو کیونکہ وہ اپنے گمان میں تم کو اپنا روزی دہندہ جانتے ہیں۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ خدا کسی چیز پر اتنا غضب ناک نہیں ہوتا جتنا اس ظلم پر ہوتا ہے جو عورتوں اور بچوں پر کیا جاتا ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اسے قرآن مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن یہ شخص اور اس بچے کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو حلّے انہیں ایسے پہنچائے جائیں گے کہ ان کے نور سے اہل بہشت کے چہرے بھی نورانی ہو جائیں گے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے کبھی اولاد کے بوسے نہیں لیے جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا میرے نزدیک یہ شخص جہنمی ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کے بچہ ہو اسے چاہئے کہ اس کے ساتھ بچوں کی طرح کھیلے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ خدا اس بندے پر رحم کرتا ہے جو اپنی اولاد سے زیادہ مانوس ہو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دو بیٹے تھے وہ ایک کے بوسہ لیتا تھا اور دوسرے کے نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ دونوں پر یکساں مہربانی کیوں نہیں کرتا۔ یہاں سے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دینا چاہئے سوائے اس صورت کے کہ کوئی ان میں سے زیادہ عالم ہو زیادہ صالح ہو کیونکہ علم او صلاحیت کے سبب سے فضیلت دے سکتے ہیں۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب لڑکا تین برس کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہلواؤ۔ جب تین برس سات مہینے بیس دن کا ہو جائے تو سات مرتبہ محمدؐ رسول

اللہ کہلواؤ۔ جب پورا چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صلی اللہ علی محمد وآلہ کہلواؤ۔ جب پورا پانچ برس کا ہو جائے تو خدا کو سجدہ کرنا سکھاؤ۔ جب چھ برس کا ہو جائے تو وضو اور نماز یاد کراؤ۔ جب پورا سات برس کا ہو جائے تو اس وقت نماز اچھی طرح یاد ہونی چاہیئے اور وضو نماز کے ترک پر اسے سزا ملنی چاہیئے۔ (نتیجہ اس خاص تعلیم کا یہ ہے) جب وضو اور نماز بچے کو یاد ہو جائے گی تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا)

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ؑ نے بچّوں کو آہنی ہتھیار پہنانے کی اور دینے کی ممانعت فرمائی ہے مبادا ان سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پاؤں اور منہ کی چکنائی اور میل کچیل دھوڈالنا چاہیئے بصورت دیگر شیطان آکر اُن کو سونگھتا ہے اور وہ سوتے میں ڈرتے ہیں اور محافظ فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بازار جائے اور اپنے اہل وعیال کے لئے پسندیدہ چیزیں خرید کر لائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس صورت میں ملتا کہ فقیروں کے ایک گروہ کے لئے بہت سی خیرات بہم پہنچا کر خود ان تک پہنچانا مناسب ہے کہ جو کچھ لائے بیٹوں اور بیٹیوں کو دے کیونکہ جو شخص بیٹی کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے حضرت اسمٰعیل ؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کردیا اور جو شخص بیٹے کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے رویا ہو اور جو شخص خدا کے خوف سے رویا ہوگا بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کو فادرت[1] کھلاؤ کہ اس سے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ انہیں انار کھلاؤ کہ بہت قوت پہنچا کر بالغ اور جوان کر دیتا ہے۔

O کتاب طب الائمہ میں حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ اگر بچہ زیادہ روتا ہو یا کوئی عورت خواب میں ڈرتی ہو کسی کو نیند نہ آنے سے تکلیف ہو تو یہ آیت پڑھنی چاہیئے:

فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا

ترجمہ: پس بہت سے برسوں کے لئے ہم نے غار میں اُن کے کانوں کو گنگ کردیا (سلادیا) پھر ہم نے اُن کو اٹھایا تاکہ ہم یہ جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون سے نے اس

(طویل) مدّت کا حساب رکھا۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو بچی چھ برس کی ہو جائے اُسے نامحرم مرد سے چھپائیں اور گود میں نہ بٹھائیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا - ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ لوگ ایک بچی کو اس مجلس میں لائے حاضرین مجلس نوبت بہ نوبت اس لڑکی کا پیار کرتے تھے اور اپنی اپنی گود میں بٹھاتے تھے۔ جب حضرت کا نمبر آیا فرمایا یہ کتنے برس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا پانچ برس کی حضرت نے اُسے دُور کر دیا نہ پیار کیا نہ گود میں بٹھایا۔

O دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو بچی پورے چھ برس کی ہو جائے اس کی ماں اس کو برہنہ اپنے پاس نہ سلائے کیونکہ اب وہ عورت کا حکم رکھتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ بچی چھ برس کی ہو جائے تو کوئی بچہ برہنہ نہ دیکھنے پائے۔

O معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے کہ باوجود قدرت کے اپنے بچوں کو نان ونفقہ نہ دے اور وہ ضائع ہو جائیں۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - نے فرمایا کہ آدمی کے بال بچے اس کے قیدی ہیں پس جس شخص کو خدا نعمت عطا فرمائے اسے لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کا بھی کھانا دانہ بڑھا دے ورنہ تھوڑے ہی دن میں وہ نعمت زائل ہو جائے گی۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو پھپیوں یا دو خالاؤں کا خرچ ہو یہ خرچ اسے آتشِ جہنم سے بچانے کو کافی ہے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خاص درجہ ہے کہ اس درجے تک سوائے تین آدمیوں کے اور کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ اول امام عادل، دوسرے وہ جو عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرے تیسرے وہ جو اپنے بال بچوں کے اخراجات برداشت کرے اور ان سے جو تکلیفیں اسے پہنچیں صبر سے ان کی برداشت کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ پانچ شخصوں کا نان ونفقہ واجب ہے اول اولاد۔ دوسرے باپ۔ تیسرے ماں چوتھے غلام، پانچویں زوجہ، اولاد میں اولاد کی اولاد بھی شامل ہے جہاں تک نیچے جائیں اور ماں باپ میں دادا دادی بھی شامل ہیں جہاں تک اوپر چلے جائیں۔

❀❀❀

(۱۲)

اولاد پر ماں باپ کے حقوق

اور اُن کی عزّت وحُرمت کا واجبُ ہونا

O یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ کی عزّت ضروریاتِ دین سے ہے اُن کو اپنے سے خوش رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اُن کو اپنی طرف سے آزردہ رکھنا یا اُن سے عاق ہوجانا کبیرہ گناہ ہے۔ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ کافر بھی ہوں اور تم کو یہ حکم دیں کہ تم بھی کافر ہوجاؤ تو ان کی اطاعت مت کرو لیکن پھر بھی دنیا میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجیو گو لوگ تجھے جلا دیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جان بچانے کے لئے تو کوئی بات تقیّۃً کہہ دے مگر دل تیرا ایمان پر پکا ہو اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ماں باپ کی اطاعت اور اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتا رہیو خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ یہاں تک کہ اگر وہ تجھ سے یہ بھی کہیں کہ اپنے مال و دولت سے دست بردار ہوجا تو بجالائیو کیونکہ معاملات دنیوی میں اُن کی اطاعت کرنا جُزوِ ایمان ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ بیٹے پر باپ کا حق کیا ہے؟ فرمایا باپ کا نام نہ لے۔ راستہ میں چلنے میں اس کے آگے نہ چلے۔ کسی جگہ باپ کے بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اس کے سبب سے اُس کے باپ کو گالیاں نہ دیں۔ اور بُرا بھلا کہیں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا تم اپنے ماں باپ کے ساتھ (زندہ ہوں یا مردہ) نیکی کیوں نہیں کرتے؟ مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو روزے رکھو۔ نیابۃً حج کرو۔ ان اعمال کا ثواب ان کو بھی پہنچے گا اور تم کو بھی ملے گا۔ چونکہ یہ نیکی ماں باپ کے حق میں ہے خدا تم کو اس کا بہت ہی ثواب دے گا۔

O حدیث حسن میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی جان کے ساتھ تین مرتبہ یہی سوال کیا اور یہی

جواب ملا چوتھی مرتبہ جب سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسولؐ اللہ مجھے جہاد کا بڑا شوق ہے حضرت نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کر اگر مارا گیا تو خدا کے حضور میں ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور بہشت کی روزی اور اثنائے جہاد میں اپنی موت بھی مر گیا تو بھی تیرا اجر خدا کے ذمہ رہا اور اگر زندہ ہی لوٹ آیا تو بھی گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائیگا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔عرض کیا یارسولؐ اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں وہ مجھ سے بہت مانوس ہیں اور میری جدائی گوارا نہیں کرتے۔حضرت نے فرمایا تو تُو اپنے ماں باپ ہی کے پاس رہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان میں اس کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ماں باپ کا ایک رات دن کا اُنس تیرے حق میں خدا کی راہ میں سال بھر جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ کوئی شخص ماں باپ کے حق کا بدلہ سوائے دو صورتوں کے نہیں دے سکتا وہ یہ ہیں اوّل تو باپ غلام ہوا اور بیٹا اس کو خرید کر آزاد کردے۔دوسرے یہ کہ وہ قرضدار ہو اور بیٹا اس کا قرضہ ادا کردے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کی زندگی میں تو ان کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے نہ اُن کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اسی سبب سے خدا اس کو ماں باپ کی طرف سے عاق کردیتا ہے۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں تو کوئی شخص ماں باپ عاق کردیتا ہے۔اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں تو کوئی شخص ماں باپ کی طرف سے عاق ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد وہ ان کا قرضہ ادا کرتا ہے ان کے لئے استغفار پڑھتا ہے اسی سبب سے خدا اس کا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں کہ اُن کے خلاف کسی طرح خدائے تعالیٰ کی اجازت نہیں اول امانت کا ادا کرنا خواہ وہ امانت نیک کی ہو یا بد کی۔دوسرے عہد و پیمان کا پورا کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہوا ہو یا بد کے تیسرے ماں باپ کی اطاعت کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ عاق ہونے کی ادنیٰ کیفیت یہ ہے کہ ان کے مقابلہ میں کلمۂ اُف زبان سے ادا کرے فرمایا کہ قیامت کے دن بہشت کے پردوں میں سے ایک پردہ اٹھایا جائے گا۔اور بہشت کی خوشبو سوائے اس شخص کے جو ماں باپ کی طرف سے عاق ہو گیا ہو ہر شخص کو پانچ سو ۵۰۰ برس کے راستے تک پہنچ جائے گی۔

o دوسری حدیث میں فرمایا جس شخص کے ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہوں اور وہ حالت ظلم میں بھی ان کی طرف غیظ وغضب سے دیکھے خدا اس کی کوئی نماز قبول نہ کرے گا۔

o ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ کی طرف تیز نظر سے دیکھنا بھی داخلِ نافرمانی ہے۔

o معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد نے ایک شخص کو راستے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا اور باپ کے ہاتھ پر سہارا دیئے ہوئے چل رہا تھا۔میرے والد نے جیتے جی اس سے کلام نہ کیا۔

o حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کروتا کہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے اور دوسروں کی عورتوں کی پردہ دری نہ کروتا کہ اور لوگ بھی تمہاری عورتوں کی پردہ دری نہ کریں۔فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ خدا جانکنی کی تکلیف اسپر آسان کرے اسے لازم ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے کیونکہ ان نیکیوں کے سبب سے حق تعالیٰ موت کی سختیاں اس پر آسان کر دیتا ہے۔اور جیتے جی پریشان نہیں ہونے دیتا۔

o حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ چار خصلتیں جس مومن میں جمع ہو جائیں گی خدا اس کو بہشت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ عنایت کرے گا اور بنظر اس کی عزّت وتوقیر اس کو اونچے سے اونچے مکان میں جگہ ملے گی۔اول تو یہ کہ وہ کسی یتیم کو پناہ دے اس کا ہر طرح سے خیال رکھو اس کے لئے بجائے باپ کے ہو جائے۔دوسرے یہ کہ کسی درماندہ پر رحم کرے اس کا مددگار اور اس کے کاموں کا کفیل ہو۔تیسرے ماں باپ کا خرچ اٹھائے اور اُن کے ساتھ نیکی ومدارات سے پیش آئے اور انہیں ہرگز ناراض نہ کرے۔ چوتھے اپنے غلام کی اعانت کرے اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ ہو۔جو کام اس کے سپرد کرے اس میں اُسے مناسب مدد دے اور جو کام اس کی طاقت سے باہر ہو اس کا حکم نہ دے۔

o معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین دعائیں اور تین بددعائیں ضرر قبول ہوتی ہیں۔اول نیک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا اور نافرمان اولاد کے حق میں اُن کی بددعا۔ دوسرے ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا اور اس شخص کے حق میں جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے مظلوم کی دعا۔ تیسرے اس مومن کے حق میں جو ہم اہل بیتؑ کی رعایت کسی مومن کو اپنے مال میں شریک کرلے اس مومن کی دعا اور اس مومن کے حق میں جس کے پاس اس کا برادر مومن کوئی حاجت لے کر آئے اور وہ باوجود قدرت کے اُس کی اعانت نہ کرے اُس غریب مومن کی بددعا۔

o حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جو نیک فرزند شفقت ومہربانی سے اپنے ماں

باپ کی طرف دیکھتا ہے ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ گو وہ دن بھر میں سو مرتبہ بھی دیکھے؟ فرمایا خدا کی عظمت اور اس کا کرم اس سے بھی زیادہ ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کے چہروں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اول امام عادل کی طرف دیکھنا۔ دوسرے عالم کی طرف دیکھنا تیسرے ماں باپ کی طرف رحمت و مہربانی کی نظر سے دیکھنا۔ چوتھے جس برادر مومن کو خاص خدا کے لئے دوست رکھتا ہو اس کی طرف دیکھنا۔ یہ بھی فرمایا کہ تین گناہوں کی سزا بہت جلد اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اول ماں باپ کی نافرمانی۔ دوسرے بندگانِ خدا پر ظلم۔ تیسرے خدا اور خلقِ خدا کی ناشکری۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کو جریح کہتے تھے وہ برابر اپنے صومعہ (گرجا گھر) میں عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں اُس کے پاس آئی اور اُسے آواز دی وہ نماز مشغول تھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پھر آئی پھر پکارا اب بھی وہ نماز میں مشغول تھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پھر آئی پھر پکارا اب بھی وہ نماز میں مشغول تھا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئی اور پھر پکارا اس مرتبہ بھی وہ نماز میں مشغول ہو گیا۔ اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اس کی ماں نے یہ کہا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تجھ سے اس گناہ کا بدلہ لے۔ دوسرے دن گروہ بنی اسرائیل میں سے ایک زنا کار عورت اس کے صومعہ کے کے قریب آ بیٹھی اور بچہ جنی اور یہ غل مچا دیا کہ یہ بچہ جریح کا ہے اس نے مجھ سے زیادتی کی تھی اسی سے یہ پیدا ہوا ہے۔ تمام بنی اسرائیل میں شہرت ہو گئی کہ اور لوگوں کو تو بدکاری پر ملامت کرتا ہے اور خود بدکار نکلا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے پھانسی دے دو۔ اس کی ماں اپنا مُنہ اور سر پیٹتی ہوئی آئی۔ جریح نے کہا اب کیا ہوتا ہے خاموش رہ یہ بلا تیری ہی بدعا سے مجھ پر نازل ہوئی ہے جب لوگوں یہ بات سُنی تو سارے قصے کو دریافت کیا۔ عابد نے واقعی قصّہ کہہ سنایا لوگوں نے کہا کہ تیرے قول کی تصدیق کیونکر ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا کہ اُس بچے کو لا کر اسی سے دریافت کرلو۔ جب لوگوں نے بچے کو لا کر اس سے دریافت کیا کہ تو کس کے نطفے سے ہے تو وہ بچہ بحکم الٰہی گویا ہوا اور اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں فلاں گڈریے کے نطفے سے پیدا ہوا ہوں جو فلاں شخص کی بکریاں چراتا ہے۔ اس گواہی کے سبب سے اُس عابد کو پھانسی سے نجات ملی اور اس نے قسم کھالی کہ میں زندگی بھر ماں کی خدمت سے علٰیحدہ نہ ہوں گا۔ الحاصل ماں باپ کے بارے میں اتنی حدیثیں ہیں کہ اُن کو ایک جگہ پورا پورا لکھنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

پانچواں بابُ

مسواک اور کنگھا کرنے ناخن ترشوانے اور سَر منڈوانے کے آدابُ

(۱)

مسواک کرنے کی فضیلت

O معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبروں کی سنت ہے۔اور حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے ہمیشہ مسواک کے بارے میں تاکید کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے دانت گِھس جائیں گے۔

O دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ میری اُمّت پر واجب ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ مسواک کے بارے میں فائدے ہیں۔پیغمبروں کی سنّت ہے مُنہ صاف ہوتا ہے۔آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔خدا کی خوشنودی کا باعث ہے بلغم دفع ہوتا ہے۔ حافظہ زیادہ ہوتا ہے۔دانت سفید ہوجاتے ہیں۔نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہوجاتا ہے۔دانتوں کی بوسیدگی اور گرنا موقوف ہوجاتا ہے۔دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں۔بھوک سچّی اور زیادہ لگتی ہے۔فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور ڈھلکا موقوف ہوجاتا ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہارے دانتوں کی جڑوں میں

زردی دیکھتا ہوں تم مسواک کیوں نہیں کرتے ہیں؟

O ایک اور حدیث میں حضرت امیر المومنین سے منقول کہ اُن حضرت نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

O بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا + سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و -کی سنتوں میں سے پانچ امر (کام) سر سے متعلق ہیں اور پانچ دھڑ سے جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔مسواک کرنا۔لبیں کتروانا۔مانگ نکالنا جس سے مسح کی جگہ کھلی رہے۔کلی کرنا۔ناک میں پانی ڈالنا۔ اور جو امور دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ختنہ کرنا۔پاکی لینا۔بغلوں کی بال منڈوانا۔ناخن کٹوانا۔استنجا کرنا۔

O دوسری روایت کے مطابق جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔لبیں کتروانا۔داڑھی کتروانا۔ اور چڑھانا سر منڈانا۔مسواک کرنا۔خلال کرنا۔اور جو پانچ امر دھڑ کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔سارے بدن کے بال دور کرنا۔ختنہ کرانا۔ناخن کٹوانا۔غسل جناب کرتا۔پانی سے استنجا کرنا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ اگر اُمّت کے لئے دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک واجب کر دیتا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب نمازِ شب کو اٹھو تو مسواک کرو کیونکہ ایک فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منہ پر منہ رکھتا ہے اور جو کچھ تم قرآن، دعا اور درود وغیرہ پڑھتے ہو اُس کو آسمان پر لے جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تمہارے منہ سے خوشبو آتی ہو۔

O حضرت علی بن جعفر -نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم -سے سوال کیا کہ آیا یہ ہوسکتا ہے کہ جو شخص نمازِ شب کے لئے اُٹھے اور اُسے مسواک بہم نہ پہنچے تو انگلی سے مسواک کرلے؟ حضرت نے جواب دیا کہ اگر صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہو تو کرسکتا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے اپنی وفات سے دو برس پہلے اس سبب سے مسواک ترک کردی تھی کہ اُن حضرت کے دانت بہت ہی ضعیف ہو گئے تھے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں اور درد کھو دیتی ہیں وہ یہ ہیں: کُندر چبانا۔مسواک کرنا۔قرآن مجید پڑھنا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں خوشبو سونگھنا۔قربت زوجہ۔ مسواک کرنا۔مہندی کا خضاب لگانا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ سے خانۂ کعبہ نے کافروں کی بدبو کی شکایت کی حق تعالیٰ نے اُسے وحی فرمائی کہ اے کعبہ ٹھہر میں ان کے بدلے میں تیرے لئے ایسا گروہ بھیجوں گا

جو اپنے دانتوں کو درختوں کی شاخوں سے صاف کرتے ہوں گے۔ چنانچہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملی تو جبرئیلؑ ان حضرتؐ کے لئے مسواک وخلال لائے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے وضو کے بعد مسواک کرنے کی بابت سوال کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ مسواک وضو سے پہلے کرنی چاہئے اور اگر کوئی بھول کر پہلے کر لے تو بعد میں مسواک کرسکتا ہے مگر مسواک کے بعد تین مرتبہ کلّی ضرور کرے۔

O حضرت امیرالمؤمنین ؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کے ساتھ مسواک بھی کرلے گا تو جس وقت نماز کو کھڑا ہوگا ایک فرشتہ آ کر اُس کے مُنہ پر مُنہ رکھ دے گا اور جو جو کچھ اُس کے مُنہ سے نکلے گا اُسے دھیان کرلے گا اور اگر مسواک نہیں کی ہے تو الگ کھڑا ہو کر اُس کی قرأت سُنتا رہے گا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ویسی ستّر رکعت نماز سے بہتر ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص مسواک کرے اُسے بعد میں کلّی بھی کرنا چاہئے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مسواک دانتوں کے عرض میں کرتے تھے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ اور حضرت امام رضا ؑ نے فرمایا کہ بیت الخلاء (لیٹرین) میں مسواک کرنے سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ کہ حمّام میں مسواک کرنے سے دانت گر جاتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسواک کرنا ترک نہ کرو اگرچہ تین دن میں ایک ہی دفعہ ہو۔

❀❀❀

(۲)

سَر منڈوانے کی فضیلت اور اس کے آداب

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ تین باتوں کا مزہ جسے پڑ گیا پھر نہیں چھوٹتا سر منڈانا۔ اونچا کپڑا پہننا۔قربت زوجہ۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ سَر کے بال بالکل منڈوا دینا چاہئیں تاکہ بالوں کی جڑوں میں میل نہ پیدا ہو اور اس میں جوئیں نہ ہونے پائیں اس کے علاوہ سر منڈانے سے گردن فربہ (موٹی) ہوتی ہے۔اور آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور بدن کو آرام ملتا ہے اور فرمایا کہ میں ہر جمعہ کو سر منڈاتا ہوں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سَر کے پچھلے حصّے کے بال منڈانے سے غم دُور ہوتا ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے مقنول ہے کہ جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور اُن کی روشنی کم اور جب سر منڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

O فقہ الرضا -میں مذکور ہے کہ جب حجامت بنوانے کا ارادہ ہو تو رو بقبلہ بیٹھ جاؤ اور حجام ابتداء میں پیشانی سے دونوں کنپٹیوں تک حجامت بنا کر پھر باقی بنائے اور جب حجامت بنی شروع ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسُنَّتِہٖ حَنِیۡفًا مُسۡلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ بِکُلِّ شَعۡرَۃٍ نُوۡرًا سَاطِعًا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ملت پر خالص دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔یا اللہ مجھے ہر بال کے بدلے چمکتا ہوا نُور قیامت کے روز عنایت فرما۔

اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیۡ بِالتُّقٰی وَجَنِّبۡنِی الرَّدٰی وَجَنِّبۡ شَعۡرِیۡ وَ بِشۡرِیۡ

الْمَعَاصِیْ وَجَمِیْعَ مَاتَکْرَہُ مِنِّیْ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

ترجمہ: یا اللہ مجھے پرہیزگاری سے مزّین فرما اور ہلاکت سے بچالے۔ میرے بالوں کو اور جسم کو گناہوں سے محفوظ رکھیو اور اُن سب سے جو تجھے ناپسند ہوں کیونکہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان پر قادر نہیں ہوں۔

o دوسری روایت میں منقول ہے کہ شروع حجامت کے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنّت اور ملت پر خالص دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں۔ بارآلہا مجھے ہر بال کے عوض قیامت کے روز نور عطا فرمانا۔

اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ بِالتَّقْوٰی وَجَنِّبْنِی الرَّدٰی

ترجمہ: یا اللہ مجھے پرہیزگاری سے زینت دے اور ہلاکت سے بچالے۔

❁❁❁

(۳)

عورتوں مَردوں کے لئے سَر کے بال رکھنے کے آدابُ میں

○ عورتوں کو بے ضرورت و بلا عذر سر کے بال منڈانے حرام ہیں اور مردوں کے لئے دونوں باتیں مسنون ہیں خواہ سب بال منڈائیں یا سب بال رکھیں اور اُن کی پرورش کریں یعنی دھوئیں کنگھا کریں۔ اور آگے کی طرف مانگ نکالیں مگر منڈانا افضل ہے کیونکہ ابتدائے اسلام میں اہلِ عرب میں سر کا منڈانا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا اور پیغمبر و امام کو کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہئے جو لوگوں کی نظر میں میں معیوب و مذموم ہو اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر مبارک پر چار چار اُنگل بال رکھتے تھے اور حج و عمرہ کے وقت منڈا لیتے تھے۔

○ حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سر کے بال بڑے رکھنا چاہئے تو اُسے لازم ہے کہ اُن کی خبر گیری خوب کرے ورنہ کترواں اور خشخاشی رکھے۔

○ کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار سَر کے بالوں کے دو حصّے کر کے بیچ میں سے مانگ کھولتے رہتے تھے؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ کے بال اتنے بڑے بڑے ہوتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی آنحضرتؐ کے بالوں کے سرے کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی پیغمبر نے سَر پر بال نہیں رکھے۔

○ ایک اور معتبر حدیث میں یہ مضمون اور زیادہ ہے کہ جو شخص سَر پر بڑے بڑے بال رکھ کر مانگ نہ نکالے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے آرے سے اُس کا سر کھول دے گا۔

○ حدیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس عورت کو جو حدِّ بلوغ کو پہنچ گئی ہو اس سے ممانعت کی ہے کہ وہ مردوں کی طرح سَر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے آگے کی طرف یا بیچ میں یا کنپٹیوں کی طرف گرہ دے کر لٹکا دے۔

○ دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو ہندوؤں کی سی چوٹی رکھنے کی اور بالوں کو سمیٹ کر پیشانی کی طرف گرہ لگانے کی اور نقش خضاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں پچھلی دو باتوں کے سبب سے ہلاک ہوئیں۔ نقش خضاب سے مراد گودنا

ہے جو عرب کی عورتوں میں رواج تھا یا مہندی کے نقوش۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے پوچھا کہ اُس عورت کی نسبت کیا حکم ہے جو زینت کی غرض سے اپنی پیشانی کے بال کتر واڈالے یا اکھاڑ ڈالے، یا اپنے چہرے پر کے بال اکھاڑ ڈالے یا اپنی چوٹی میں موباف ڈالے؟ حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

O دو اور حدیثوں میں فرمایا کہ اون یا جانوروں کے بالوں کا یا خود اپنے بالوں کا موبناف بنالینے میں کچھ حرج نہیں۔ مگر دوسری عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ نہ ملانا چاہئے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر موباف کسی جانور کے بالوں کا ہوتو نماز میں اُسے الگ کر دینا چاہئے کیونکہ نماز اُس کے ساتھ جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر حلال جانور کے بالوں کا ہے تو کچھ حرج نہیں۔

❁❁❁

(۴)

لبیں کتروانے کی فضیلت

O لبیں کتروانان سنت موکدّہ ہے اور جتنی زیادہ کتروئی جائیں بہتر ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ اپنی لبیں نہ بڑھنے دو ورنہ شیطان کو گھات کا زیادہ موقع ملے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ لبیں کتروانے سے غم اور وسواس دُور ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا ﷺ کی سنّت بھی ادا ہوتی ہے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لبیں یہاں تک کتروانی سنّت ہیں کہ اوپر کے ہونٹ سے اونچی ہوجائیں۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ بالوں کی جڑ تک لبیں کترواتے تھے اور انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض بالخورہ سے امان ہے۔

O دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جس سے روزی بڑھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروایا کر۔

O ایک اور معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو ناخن اور لبیں کتروائے اور کترواتے وقت

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ کے طریق پر قائم ہوں۔

پڑھے تو خدائے تعالیٰ اُس کے بال و ناخن کے ہر ہر ریزے کے بدلے اُس کو اولادِ اسمٰعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرے گا اور وہ سوائے مرض الموت کے اور کسی بیماری میں گرفتار نہ ہوگا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے جو شخص ہر بُدھ اور جمعرات کو لبیں اور ناخن

کتر وائے وہ دانتوں اور آنکھوں کے دردِ سے امان پائے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ لبیں بالوں کی تہ تک کتر وانا اور داڑھی کو اس حد تک بڑھاؤ جو آئندہ کی حدیثوں سے معلوم ہوگی اور اپنے آپ کو مجوسیوں کی صورت نہ بناؤ اور فرمایا جو شخص لبیں نہ کتر وائے وہ ہم سے نہیں ہے۔

✿✿✿

(۵)

داڑھی بڑھانے کے آدابُ

O یادرکھنا چاہئے کہ داڑھی کو متوسط رکھنا سنّت ہے نہ زیادہ طویل ہو نہ بہت کم اور ایک مشت سے زیادہ داڑھی بڑھانا مکروہ ہے بلکہ حرام ہونے کا بھی احتمال ہے اور یہ بات علماء میں مشہور ہے کہ سوائے رخساروں اور نیچے کے ہونٹ کے دونوں کی طرف کی باقی داڑھی منڈانا حرام ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ داڑھی ایسی کتروائی جائے کہ مُنڈی ہوئی معلوم نہ معلوم ہو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک مشت سے جتنی داڑھی زیادہ ہے وہ آتشِ جہنم میں ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ داڑھی پر ہاتھ رکھو اور جتنی مشت سے نکلتی رہے اُس کو کٹوادو۔

O محمد ابن مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک خط تراش کو حضرت امام محمد باقر -کی اصلاح بناتے دیکھا حضرتؑ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ میری داڑھی کو مدور (گولائی میں) کردے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس کی داڑھی لمبی تھی۔آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی داڑھی کیا صلاح کر لیتا تو کیا خوب ہوتا۔جب اُس شخص کو یہ خبر پہنچی تو اُس نے اپنی داڑھی متوسط کرلی اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب ایسی ہی داڑھیاں رکھا کرو۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر - قلمیں پتلی رکھا کرتے تھے اور گلے کے بال میں مُنڈ اڈالتے تھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت داڑھی پتلی رکھتے تھے اور گھنے بال نہ رہنے دیتے تھے۔

O حضرت امام جعفر صادق -کے صاحبزادے علی نے اپنے برادر بزرگ حضرت امام موسیٰ کاظم -سے پوچھا کہ گھنی داڑھی کے بالوں کو کس طرف سے کم کرنا چاہئے؟ حضرت نے فرمایا کہ کچھ پہلوؤں سے اور

کچھ سامنے سے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ۔نے فرمایا کہ قدیم زمانہ میں ایک گروہ داڑھی منڈایا کرتا تھا اور موچھوں کو کوتاؤ دیا کرتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے اُن کو مسخ کر دیا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم ۔کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے سجدہ شکر ادا کیا اور سجدے سے سر اٹھا کر مدت مدید کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا پروردگار میرا حُسن و جمال بڑھا دے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اُن کے چہرۂ مبارک پر گھنی داڑھی نمودار ہو گئی۔ چونکہ اس سے پہلے اُن کے داڑھی نہ تھی۔ عرض کی پروردگارا یہ کیا ہے! وحی الٰہی ہوئی کہ یہ قیامت کے دن تک تمہاری اور تمہاری نرینہ اولاد کی زینت ہے۔

❀❀❀

(۶)

سفید بالوں کی فضیلت

اور اُن کے اکھاڑنے کی ممانعت

O حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم -کے زمانے سے پہلے سَر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کوئی ناواقف کسی ایسے جلسے میں آنا جس میں باپ اور بیٹے موجود ہوتے تھے تو باپ بیٹے میں کوئی فرق نہ کرسکتا تھا بلکہ اُس کو دریافت کرنا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون ہے؟ حضرت ابراہیم -نے دعا کی کہ خداوند میرے بال سفید کردے کہ مجھ میں اور میرے بیٹوں میں امتیاز ہو جائے حضرتؑ کی داڑھی اور سر مبارک کے بال سفید ہوگئے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ پہلے جس شخص کی داڑھی میں سفید بال نمایاں ہوا وہ حضرت ابراہیم -تھے، جب انہوں نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا تو عرض کی خداوندا یہ کیا ہے وحی ہوئی کہ یہ آدمی کے وقار کا باعث ہے عرض کی خداوند تو میرا وقار اور بڑھادے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم -نے اپنی ریش مبارک میں سفید بال دیکھے تو یہ فرمایا کہ وہ خدا حمد و شکر کا مستحق ہے جس نے مجھے اس سن کو پہنچایا اور ایسی توفیق عنایت کی کہ ایک لحمہ کے لئے بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہے اور جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا قیامت میں اس کے لئے ایک نور ہوگا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں سے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا نہ رحمت کی نظر سے اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کے اعمال کو پسند کرے گا بلکہ اُن کے لئے عذاب دردناک مہیّا کرے گا۔ اوّل وہ شخص جو اپنے سفید بالوں کو اکھاڑے۔ دوسرے وہ جو جلق لگائے یا اپنے جسم کے کسی اور حصّے سے ایسا فعل کرے کہ منی ضائع ہو۔ تیسرے وہ شخص جو اغلام کرے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اس حدیث کے پہلے حصّے یہ معنی ہوں کہ سفید بالوں کے اُکھڑوانے میں کوئی غرض فاسد ہو کیونکہ سفید بال مبارک ہیں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سفید بالوں کے کتروانے اور اُکھڑوانے کا مضائقہ نہیں مگر اکھڑوانے سے کتروانے کو اچھا سمجھتا ہوں۔

O ایک اور حدیث میں اُنھیں حضرت سے وارد ہے کہ اکھڑوانے اور کتروانے کا کچھ مضائقہ نہیں ۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امیر المومنین -نے سفید بالوں کو کتروانا تجویز فرمایا ہے اور اُکھڑوانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حضرت امام رضا - سے یوں منقول ہے کہ سفید بال پیشانی کی جانب باعثِ برکت ہیں اور رخساروں پر علامت سخاوت و جوانمردی اور زلفوں میں نشانِ شجاعت و دلاوری اور گدّی کی طرف موجب نحوست اور ظاہر معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ یہ علامتیں اُس صورت میں راست آئیں گی جب ابتداء سفیدی کی وہاں سے ہوئی ہو۔

❁❁❁

(۷)

ناک کے بال کتروانے کا حکم اور داڑھی کے ساتھ بازی کرنے کی ممانعت

O حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہر شخص کو لبیں اور ناک کے بال کتروانے چاہئیں اور اپنے بدن کی آراستگی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ حسن و جمال کی زیادتی کا باعث ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ اصلاح گیس (بال کٹوانے) سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ سے منقول ہے کہ چار چیزیں وسواس شیطانی سے ہیں۔ مٹی کھانا۔ خالی بیٹھے ہوئے مٹی یا تنکے توڑے جانا۔ ناخنوں کا دانت سے کاٹنا۔ داڑھی چبانا۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ بار بار داڑھی پر ہاتھ نہ پھیرو کہ یہ ایک قسم کی عیب ہے اور داڑھی اس سے بدصورت ہو جاتی ہے۔

❀❀❀

(۸)

ناخن کتروانے کی فضیلت

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ ناخن کتروانے سے بہت بڑے بڑے امراض موقوف ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوتی ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ ناختن کتروانے کا حکم اس سبب سے ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کو گندگی پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور اس کے علاوہ نسیان کا عارضہ پیدا ہوتا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ ناخن کتروانا سنّت موکدہ ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مردوں کو تو یہ حکم دیتے تھے کہ ناخنوں کو زندہ ناخن کے پاس سے کاٹو اور عورتوں کے لئے یہ فرمایا کہ تھوڑا سا چھوڑ کر کاٹو کہ وہ تمہاری زینت کا موجب ہے۔

○ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ پر وحی نہ آئی۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت نے اُن لوگوں سے جو منتظر تھے یہ فرمایا کہ مجھ پر وحی کیونکر آئے جس حال میں کہ تم لوگ ناخن نہیں کترواتے اور انگلیوں کا مَیل نہیں دُور کرتے۔

❁❁❁

(۹)

ناخن کتروانے کے آدابُ

O منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں سے ناخن کاٹنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے مرض بالخورہ اور جذام اور اندھ پن سے امان ملتی ہے۔اور اگر ناخن کتروانے کی ضرورت نہ ہوتو گھسنا ضرور چاہئے کہ اس کے کچھ ریزے گر جائیں۔

O کئی اور حدیثوں میں فرمایا کہ جوشخص ہر جمعہ کولبیں اور ناخن کترواتا رہے گا وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پاکیزہ رہے گا (کیونکہ ناخن اور لبوں کے بڑھ جانے سے گزشتہ حدیثوں کے موافق شیطان کو نجاست پھیلانے کا موقع ملتا ہے۔)

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کوشارب (مونچھیں) و ناخن کتروانے سے اور سر کو خطمی سے دھونے سے افلاس دُور ہوتا ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے عرض کی کہ ہم نے سُنا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھنا روزی کی زیادتی کے لئے شہر بہ شہر پھرنے سے بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ منفعت بخشے؟ عرض کی ہاں ابن رسول اللہ فرمایا کہ ہر جمعہ کو ناخن ولبیں کترواؤ اور اگر ناخن بہت بڑے بڑے نہ ہوں تو ذرا گھس ہی لو۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -نے ایک شخص کو آنکھوں کے آزار میں مبتلا دیکھا فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے میں تجھے ایسی بات بتادوں جس کے کرنے سے کبھی آنکھیں نہ دُکھیں اُس نے عرض کہ کہ ابن رسول اللہ ضرور بتایئے۔فرمایا ہر جمعرات کے دن کو ناخن کتروایا کر۔اُس شخص نے جب سے اس فرمان کی تعمیل کی کبھی اُس کی آنکھیں نہیں دُکھیں۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو ہر جمعرات کو ناخن کتروائے گا اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

O حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ ناخن کتروانے میں ابتدا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرنی چاہئے اور اختتام داہنے ہاتھ کی چھنگلیا پر۔

O دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جو شخص بدھ کے دن ناخن کتروائے اور اور داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر ختم کرے تو خدا اُس کو آنکھوں کے درد سے بچائے گا۔

O ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے اُس کے انگوٹھے تک اور پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے اُس کے انگوٹھے تک ناخن کتروائے تو آنکھوں کے درد سے محفوظ رہے گا اور بعید نہیں کہ ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہو کہ بدھ کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرنا بہتر اور جمعرات کے دن دونوں ہاتھ کی چھنگلیا سے۔ اور جمعہ و دیگر باقی دنوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اور اختتام علیٰ الترتیب بدھ کو بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر ہوگا اور جمعرات کو پے در پے دونوں انگوٹھوں پر اور جمعہ اور باقی اور دنوں میں داہنے ہاتھ کی چھنگلیا پر اور علیٰ بن بابویہؒ کا قول ہے کہ اگر کل اوقات میں دائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے آغاز اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر اختتام ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کے روز کتروائے اور ایک ناخن جمعہ کے دن کے لئے چھوڑ دے خدا اُس کی پریشانی کو زائل کر دے گا۔

O حضرت امام رضا -فرماتے ہیں کہ ناخن منگل کے روز کترواؤ۔

O حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعہ کے دن کتروائے حق تعالیٰ اُس کی پوروں میں سے درد نکال دیتا ہے۔ اور بجائے اس کے صحت ان میں داخل کرتا ہے اور جو شخص ہفتہ یا جمعرات کو ناخن یا لبیں کترواتا ہے دانتوں اور آنکھوں کے درد سے اُسے امان ملتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ہر ایک بیماری رفع ہوتی ہے اور جمعرات کے روز کتروانے سے روزی فراخ ہوتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اصحاب کا یہ مقولہ ہے کہ ناخن جمعہ ہی کے دن کتروانے چاہئیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کترواؤ خواہ کسی اور دن۔ یعنی اگر اور دن ناخن اتنے بڑھ جائیں کہ کٹوانے کی ضرورت معلوم ہو تو جمعہ کا انتظار نہ کرنا چاہئے جیسا کہ آئندہ کی حدیث میں وارد ہے کہ ناخن جس وقت بڑھ جائیں کٹوالو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹواتا رہے گا اُس کی انگلیوں میں کبھی کور کی تکلیف نہ ہوگی۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اُس کی اولاد کی آنکھیں نہ دُکھیں گی اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات و جمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل کرے تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لئے ایک رہنے دے۔ یا یوں کرے کہ جمعرات کے دن سب ناخن کٹوادے اور جمعہ کے دن سب کو ریت دے کر ذرا ذرا سے ذرہ اُن کے گر پڑیں اور ناخن کٹوانے کے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے طریق پر قائم ہوں۔

چنانچہ یہی حدیث لبیں کتروانے کے بارے میں بھی آچکی ہے۔ اور یہ جو عوام الناس کا خیال ہے کہ دائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے کلمے کی انگلی کو لینا چاہئے اور پھر چھنگلیا۔ پھر انگوٹھا۔ پھر بیچ کی انگلی۔ پھر باقی پانچویں۔ اور بائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے انگوٹھے کو لینا چاہئے پھر چھنگلیا پھر بیچ کی انگلی بعدہٗ چھنگلیا کے برابر کی انگلی پھر کلمے کی انگلی یہ ترتیب اہل سنّت کی احادیث میں وارد ہوئی ہے اور جو کچھ اس سے پہلے ہم نے بیان کیا وہ اہل تشیع کی روایات کے مطابق ہے اور اسی پر عمل کرنا بہتر ہے۔

❁❁❁

(۱۰)

بال، ناخن اور جو چیزیں لائقِ دفن ہیں اُن کا دفن کرنا

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آیۂ اَلَمۡ یَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا (کیا ہم نے زمین کو زندہ و مردہ کے مجتمع و پنہاں ہونے کا مقام نہیں بنایا؟) کی تفسیر میں حالت زندگی میں پنہاں ہونے سے مراد بال و ناخن کا دفن کرنا ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ حضرت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں چار چیزوں کے خاک میں چھپانے کا حکم دیا ہے۔ بال دانت ناخن اور خون۔

O جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سات چیزیں جس وقت جسم انسانی سے جُدا ہوں اُن کو فوراً دفن کر دینا چاہئے۔ بال۔ ناخن۔ خون۔ خونِ حیض۔ آنول نال۔ دانت اور نطفۂ بستہ جس میں خون پڑ گیا ہو۔

❁❁❁

(۱۱)

سَر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عمدہ لباس پہننے سے دشمن کو ذلّت ہوتی ہے اور بدن پر روغن ملنے سے یاس و پریشانی دُور ہوتی اور سَر میں کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سر اور داڑھی میں کنگا کرنے سے بُخار جاتا رہتا ہے روزی فراخ ہوتی ہے اور قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سر میں کنگھا کرنے سے بیس قسم کی بیماریاں اور بہت سے درد دُور ہوتے ہیں۔

O دووسری حدیث میں فرمایا کہ روزی بڑھتی ہے۔ بال خوبصورت ہوتے ہیں۔ حاجت روا ہوتی ہے۔ پیٹھ مضبوط ہوتی ہے بلغم قطع ہوتا ہے۔

O ایک روایت میں یہ ہے کہ اولاد کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔

O ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ رخساروں پر کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور داڑھی میں نیچے کی طرف کنگھا کرنے سے طاعون دُور ہوتا ہے اور زلفوں میں کنگھا کرنے سے وسوسۂ شیطان رفع ہوتا ہے اور بلغم رفع ہوتا ہے۔

❀❀❀

(۱۲)

کنگھا کرنے کے آداب اوقات اور کنگھوں کی قسمیں

○ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کی جانماز میں ایک کنگھا رہتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتے تھے اُس کنگھے کو کرتے تھے۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ آیۂ کریمہ خُذُوا زِیْنَتَکُمْ کُلِّ مَسْجِدٍ (نماز سے پہلے اپنی زینت کرو) میں زینت سے یہ مراد ہے کہ ہر نماز سے پہلے کنگھا کرلو۔

○ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ہر نماز سے پہلے خواہ وہ واجب ہو یا سنّت کنگھا کرنا چاہئے۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سر اور داڑھی میں کنگھا کر چکو تو اُسے سینے پر پھیر لو کہ اس سے غم اور بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص گن کر ستّر مرتبہ اپنی داڑھی میں کنگھا کر لے چالیس دن تک شیطان اُس کے پاس نہیں پھٹکتا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کنگھا مت کرو کہ اُس سے بال کمزور ہوجاتے ہیں۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کنگھا کرنے کا ارادہ کرے جس حالت میں بیٹھا ہو اسی طرح بیٹھا رہے اور کنگھا داہنے ہاتھ میں لے کر سر پر رکھے اور پہلے سر کے اگلے حصّے کی جانب کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ حَسِّنْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَطَیِّبْھُمَا وَاصْرِفْ عَنِّی الْوَبَآءَ

ترجمہ: یا اللہ میرے بال اور چہرے کو خوبصورت کر اور پاکیزہ کر اور مجھ سے وبا کو دُور کر۔

اس کے بعد سر کے پچھلے حصّے میں کنگھا کرتے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَاتَرُدَّنِیْ عَلٰی عَقِبَیَّ وَاصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَ الشَّیْطَانِ وَلَاتُمَکِّنْہُ مِنْ قِیَادِیْ فَیَرُدُّنِیْ عَلٰی عَقِبَیَّ

ترجمہ: یا اللہ مجھے پچھلے پاؤں مت لوٹا اور مجھ سے شیطان کے مکر کو دور کر اور اُس کے ہاتھ میں میری باگ مت دے کہ وہ مجھے مرتد بنا دے۔

اس کے بعد دونوں بھوؤں پر کنگھا پھیرے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ زَیِّنِیْ بِزِیْنَۃِ الْھُدٰی (یا اللہ مجھے ہدایت کی زینت سے مزید فرما۔)

پھر داڑھی میں اوپر سے نیچے کی طرف کنگھا کرے پھر کنگھے کو سینے پر ملے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ سَرِّحْ عَنِّی الْغُمُوْمَ وَ وَحْشَۃَ الصُّدُوْرِ وَوَسْوَسَۃَ الشَّیْطَانِ

ترجمہ: یا اللہ مجھ سے گزشتہ اور آئندہ کا رنج۔ دل کی پریشانی اور شیطان کا وسوسہ دور کر۔

بعد اس کے داڑھی میں نیچے سے اوپر کی طرف کو کنگھا کرے اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھتا جاوے۔

O ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جب داڑھی میں کنگھا کرنا ہو تو نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کرو اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھتے جاؤ پھر اوپر سے نیچے کی جانب سات دفعہ کرو اور سورۂ وَالْعَادِیَاتِ پڑھتے جاؤ پھر اَللّٰھُمَّ سَرِّحْ یعنی وہ دعا جو مذکور ہوئی پڑھ لو۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر کنگھا مت کرو کہ دل ضعیف (کمزور) ہوتا ہے اور بیٹھ کر کنگھا کرنے سے دل قوی ہوتا ہے اور جلد بدن دبیز ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی سے کنگھا کرتے تھے یعنی پانی سے کنگھے کو بھگوتے جاتے تھے اور کرتے جاتے تھے۔

O دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ داڑھی میں کنگھا کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاکْسِنِیْ جَمَالاً فِیْ خَلْقِکَ وَزِیْنَۃً فِیْ عِبَادِکَ وَحَسِّنْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَا تَبْتَلِنِیْ بِالنِّفَاقِ وَارْزُقْنِیْ الْمَھَابَۃَ بَیْنَ بَرِیَّتِکَ وَالرَّحْمَۃَ عِبَادِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل کر اور مجھے اپنی مخلوق میں جمال اور اپنے بندوں میں زینت عطا کر اور میرے بال اور میرا چہرہ خوشنما کر دے۔ میرے قدم نفاق سے نہ ڈگمگائیں اور اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی مخلوقات میں ہیبت اور اپنے بندوں میں عزت عنایت فرما۔

- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہو گا۔
- حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ کھڑے کھڑے کنگھا کرنے سے پریشانی اور افلاس ہوتا ہے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک میں نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کنگھا کرتے تھے اور اوپر سے نیچے کی طرف سات مرتبہ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح سے کرنے میں روزی بڑھتی ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔
- قاسم ابن ولید سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ اگر کنگھے کا خانہ اور تیل کی پیالی ہاتھی کی ہڈی کی ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔
- حسن ابن عاصم سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کا کنگھا ہے۔عرض کی قربان ہو جاؤں عراق کا ایک گروہ ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا حلال نہیں جانتا۔فرمایا کیوں؟ میرے والد کے پاس تو ایک یا دو کنگھی ہاتھی دانت کی ہی تھی۔پھر فرمایا کہ ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرو کہ اس سے بخار جاتا رہتا ہے۔
- بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آئمہ ؑ ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرتے تھے۔
- ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خالص چاندی کا کنگھا یا اور کسی قسم کا کنگھا جس پر چاندی جڑی ہو کرنا مکروہ ہے۔

❁❁❁

چھٹا بابُ
خُوشبُو اور پُھول سونگھنے اور تیل مَلنے کے آدابُ

(۱)

روئے زمین پرخوشبو پیدا ہونے کے اَسباب

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب آدم وحوّا بہشت سے زمین پر آئے تو حضرت آدمؑ کوہِ صفا پر اُترے اور حضرت حوا کوہِ مَروہ پر اور چونکہ حضرت حوا نے بہشت کی خوشبو لگا کر اپنے بالوں میں وہاں کنگھی کی تھی اور گوندھ لیے تھے اب زمین پر اُتر کر یہ خیال آیا کہ جب میرا خدا مجھ سے ناراض ہے تو ان بالوں کے گندھے رہنے سے کیا فائدہ اس سبب سے اپنی چوٹی کھول ڈالی اُس وقت جو جو خوشبو اُن کے بالوں سے نکلی تھی اُسے ہوا مشرق ومغرب میں اُڑا لے گئی اور اس میں سے زیادہ حصّہ سَرزمین ہند میں پہنچا یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں خوشبوئیں زیادہ پیدا ہوتیں ہیں۔

○ دوسری حدیث میں اُنھیں حضرتؑ سے یوں منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے اُس درخت میں سے کچھ کھالیا جس کی ممانعت کی گئی تھی۔ بہشت کا لباس اور زیور سب گر گیا اُس وقت بہشت کے پتّوں میں سے ایک پتّہ لے کر سترِ عورتَین ا سے کیا۔ جب زمین پر اُترے تو جنوبی ہوا اُس پتّے کی خوشبو اُڑا کر ہندوستان میں لے گئی اور وہاں بہت قسم کی گھاس اور بعض درختوں میں خوشبو پیدا کر دی۔ یہی سبب ہے کہ ہندوستان میں کئی قسم کی گھاس خوشبودار ہوتی ہے اور پہلا جانور جس نے وہ بہشتی پتّا کھایا خواہ خوشبودار گھاس میں سے کچھ کھایا

وہ مُشک والا ہرن تھا اُس پتّے یا گھاس کا کھانا تھا کہ خوشبو اُس کی رگ و پے میں دوڑ گئی اور بالآخر اُس کی ناف میں جمع ہوگئی جس سے مشک بہم پہنچتا ہے۔

❁❁❁

(۲)

خوشبو کی فضیلت اور اُس کے آداب

- احادیث معتبر میں وارد ہے کہ عطر لگانا اور خوشبو سونگھنا پیغمبروں کے اخلاق پاکیزہ میں داخل ہے۔
- حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ خوشبو دل کو قوت دیتی ہے اور جسمانی طاقت کو بڑھاتی ہے۔
- حدیث صحیح میں حضرت امام رضا ـ سے منقول ہے کہ مرد کو خوشبو چھوڑنی مناسب نہیں ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز لگائے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک دن بیچ۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ کے دن تو ضرور لگائے یہ ناغہ نہ ہو۔
- حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ موچھوں پر خوشبو لگانا پیغمبروں کے عادات سے ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو مرغوب ہے کیونکہ فرشتے خوشبو پسند کرتے ہیں۔
- حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح ہی خوشبو لگائے رات تک اس کی عقل میں فتور ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص خوشبو لگا کر نماز پڑھے اُس کی نماز بغیر خوشبو والے کی ستّر نمازوں سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ پیغمبروں کو خدا نے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں، خوشبو۔ بہترین بیوی۔ مسواک۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر بالغ و عاقل پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروائے اور کچھ نہ کچھ خوشبو لگائے۔
- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ اگر جمعہ کے دن آنحضرتؐ کے توشے خانے میں خوشبو نہ ہوتی تھی تو اُمّہات المومنین میں سے کسی کا رومال منگا لیتے تھے جس میں خوشبو لگی ہوتی تھی اور اُس کو تر کر کے روئے اقدس پر مل لیتے تھے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ـ جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہ جگہ

معطّر ہوجایا کرتی تھی اور اُسی خوشبو کے سبب لوگ اُن حضرتؐ کے سجدے کے موقع کو پہچان لیا کرتے تھے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ ایک دن بیچ کر کے خوشبو لگایا کرو اور جمعہ کے دن توضرور اُس دن کسی طرح ترک نہ کیجئے۔ اور آنحضرتؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن اپنے کو ضرور معطر کیا کرو گو عورتوں کی ہی خوشبو سے ہو۔

○ ایک دن عثمان ابن مظعون نے حاضر ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ خوشبو اور بعض اور لذّت کی چیزوں کو ترک کردوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو ترک نہ کرنا کیونکہ فرشتے مومن کی خوشبو سونگھتے ہیں اور جمعہ کے دن تو کسی بھی طرح ترک نہ ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ خوشبو میں جو رقم صرف ہو وہ داخلِ اصراف نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روپیہ کھانے سے زیادہ خوشبو میں اٹھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہونی چاہئے جس کی رنگت ظاہر اور بو مخفی ہو۔ اور مردوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہو جس کی بو ظاہر اور رنگت مخفی ہو۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ منگل کے دن ناخن ترشواؤ۔ بدھ کے دن حمّام کرو جمعرات کے دن پچھنے [1] لگواؤ۔ اور جمعہ کے دن اپنے تئیں بہتر خوشبو سے معطر کرو۔

○ حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ چار چیزیں رنج وغم کھولنے والی اور دل کو خوش کرنے والی ہوتی ہیں۔ خوشبو سونگھنا۔ شہد کھانا۔ سوار ہونا۔ سبزہ دیکھنا۔

○ حضرت امیر المومنین ؑ نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر ہمیشہ اپنے کو معطّر رکھے۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے کو حاصل نہ تھیں۔ اوّل تو جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ دوسرے جس راستے سے ہوکر نکل جاتے تھے دو دو تین تین دن تک وہ راستہ ایسا معطر رہتا تھا کہ ہر آنے جانے والا پہچان لیتا تھا کہ حضرت اِدھر سے گئے ہیں۔ تیسرے جس پتھر اور درخت کے پاس سے ہوکر نکلتے وہی آنحضرتؐ کو سجدہ کرلیتا تھا۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے وہ جب تک پلٹ کر نہ آئے گی برابر اُس پر خدا کی لعنت رہے گی۔

❀❀❀

(۳)

خوشبُو کورد کر دینے کی کراہت

O لوگوں نے حضرت صادق -سے دریافت کیا کہ آیا یہ ہوسکتا ہے کہ اگر لوگ کسی شخص کے لئے خوشبولائیں اور وہ اُسے قبول نہ کرے بلکہ رد کر دے؟ فرمایا کرامت خدا کا رد کرنا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ لوگ جناب امیرالمومنین -کے لئے خوشبودار تیل لائے حضرتؑ نے لے لیا اور اپنے جسم مبارک پر مَل لیا حالانکہ اس روز بھی مَل چکے تھے اور بعد مَلنے کے فرمایا کہ ہم خوشبو کو کسی وقت رد نہیں کرتے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو اور شیرینی کو جو آنحضرتؐ کے لئے لائی جاتی تھی کبھی رد نہ کرتے تھے۔

O حسن ابن جوین سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام رضا -کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ میرے لئے ایک برتن لائے جس میں مشک تھی اور فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے کے مَل لے میں نے تھوڑا لے کر مَل لیا۔ پھر فرمایا کہ اور لے اور اپنی گردن وگریبان میں لگالے میں نے پھر تعمیل کی بعد اس کے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین -فرمایا کرتے تھے کہ سوائے گدھے کے کرامت کو کوئی رد نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ کرامت کون کون سی چیز ہے؟ فرمایا ہر ایک خوشبو اور گدّا یا تکیہ جو بیٹھنے کے لئے یا سہارا لینے کے لئے لوگ تواضع کریں اور مانند ان کے اور عزّت کی چیزیں۔

❁❁❁

(۴)

مُشک وعنبر وزَعفران کی فضیلت

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خوشبو سے مراد مُشک وعنبر وزعفران وعود ہے۔

○ دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین -کی مشک دانی رانگ کی تھی اور جب حضرتؑ کپڑے پہننے کا ارادہ فرماتے تھے تو اُسے طلب کر کے تھوڑا سا اپنے بدن پر مَل لیتے تھے۔

○ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اُن حضرت کی جانماز میں ایک شیشی مُشک کی رہتی تھی اور جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے تھوڑا سا اُس میں سے مَل لیا کرتے تھے۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اتنا مُشک ملتے تھے کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

○ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرتؑ کے پاس ایک مشک دانی رہتی تھی جس وقت وضو فرماتے تھے گیلے ہاتھ سے اُس میں سے مُشک نکال کر لگاتے تھے اور جب باہر تشریف لاتے تھے تو لوگ اُس کی خوشبو سے سمجھ لیا کرتے تھے کہ حضرت تشریف لاتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -نے ایک آبنوسی صندوقچی نکالی جس میں بہت سے خانے تھے اور ہر ہر خانے میں ایک ایک خوشبو تھی از آں جملہ ایک خانے میں مُشک بھی تھا۔

○ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کے صاحبزادے علی نے اپنے بڑے بھائی حضرت موسیٰ کاظم -سے سوال کیا کہ آیا بدن پر مَلنے کے تیل میں مشک ملا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کچھ مضائقہ نہیں ہم خود ملاتے ہیں۔

○ دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ مُشک کے کھانے میں ڈالنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

○ ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے جسم مبارک کو مُشک وغیرہ سے معطر کیا کرتے تھے۔

○ بہت سی حدیثیں خلوق [1] کی تعریف میں آئی ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ خلوق متواتر نہ

لگانا چاہئے۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ خلوق اگر رات کو لگائیں تو صبح تک بدن پر نہ لگا رہنے دیں، عجب نہیں کہ یہ سب تنبیہیں اس لئے ہوں کہ اُس کا رنگ بدن پر نہ چڑھ جائے۔

❁❁❁

(۵)

غالیہ کی فضیلت

○ بسند موثق منقول ہے کہ اسحٰق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سوداگروں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں تو غالیہ [1] اپنے جسم پر مَل لیتا ہوں تا کہ لوگ مجھے فقیر نہ سمجھیں، حضرت نے فرمایا کہ غالیہ تھوڑا ہو یا زیادہ برابر ہے اور جو شخص کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا غالیہ مَل لیا کرے اس کے لئے وہ کافی ہے۔ اسحاق کہتا ہے کہ میں نے حضرتؑ کے بموجب عمل کیا سال بھر میں صرف دس ۱۰ درہم کا غالیہ خریدنا پڑا، اُسی سے سال بھر تک برابر معطر رہتا تھا۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین -ایک رات اس ہیئت سے اپنے گھر سے نکلے کہ خز کا جُبّہ اور خز کی عبا پہنے ہوئے اور اپنی ریش مبارک کو غالیہ سے معطر کئے ہوئے تھے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت اس وقت اس ہیئت میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور حُورانِ بہشت کی خواستگاری کروں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے لئے آراستگی کرنا اور خوشبو لگانا سنّت ہے۔

○ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا -کے فرمانے کے بموجب آنحضرتؐ کے لئے روغن تیار کیا کرتے تھے، جس میں مشک وعنبر ملا ہوتا تھا اور ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی وسورۂ حمد ومعوذتین اور آیاتِ حفظ میں سے چند آیتیں لکھ کر ایک شیشے میں وہ روغن اور یہ آیتیں رکھ دیتے تھے اور حضرتؑ ہمیشہ اُس روغن میں سے جسم مبارک پر ملا کرتے تھے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -کے حکم کے بموجب لوگوں نے مشک آمیز روغن تیار کیا۔ جس میں سات سو درہم خرچ ہوئے، فضل ابن سہل وزیز خلیفہ مامون نے حضرت کی میں اعتراضاً لکھا کہ لوگ اس بارے میں حضرت پر فضول خرچی کا عیب لگاتے ہیں؟ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ تجھے یہ خبر نہیں کہ یوسف -پیغمبر تھے مگر دیبائے زربفت کے کپڑے پہنتے تھے اور مغرق طلائی کرسیوں پر بیٹھتے تھے، پھر بھی ان کی نبوّت میں کوئی بٹا نہ لگا۔ اس کے بعد حضرت نے دوسرا حکم دے کر چار ہزار درہم کا غالیہ تیار کرایا۔

❀❀❀

(۶)

بدن پر روغن مَلنے کی فضیلت اور اُس کے آداب

O حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ روغن مَلنے سے چہرے پر ملاحت آجاتی ہے دماغ قوت پاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے، مسامات کُھل جاتے ہیں، جلد کی سختی اور بے رونقی جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہوجاتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے امیری کا ٹھاٹھ ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ افلاس زائل ہوتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ رات کے وقت روغن ملنے سے بدن کے رگ و پے میں دوڑ جاتا ہے اور اپنے چہرے کو خوبصورت و بارونق بنادیتا ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جسم میں روغن ملے، حق تعالیٰ اُسے ہر بال کے بدلے ایک ایک نور عطا فرمائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب روغن ہتھیلی پر ڈالو تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الزَّیۡنَ وَالزِّیۡنَةَ وَالۡمُحبَّةَ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ الشَّیۡنِ وَاشَّنَأَنِ وَالۡمَقۡتِ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے زیب و زینت و محبت کا خواستگار ہوں اور بدی و بدگوئی اور بغض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس کے بعد ہاتھ سر پر لے جائے اور وہیں سے مَلنا شروع کردے۔

O دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب روغن ملے اور ہاتھ پر ڈالے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الزَّیۡنَ وَالزِّیۡنَةَ فِی الدُّنۡیاَ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ الشَّیۡنِ وَالشَّنَأَنِ فِی الدُّنۡیا وَالۡاٰخِرَةِ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے دنیا میں زیب و زینت اور دنیا و آخرت میں بدی و بدگوئی

سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

O کئی حدیثوں میں روز روز روغن ملنے کی ممانعت آئی ہے، ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ مہینے میں ایک مرتبہ ملو اور دوسری روایت میں ہے کہ ہفتے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ملنا چاہئے مگر عورتوں کے لئے ہر روز ملنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

❁❁❁

(۷)

روغن بنفشہ وروغن بادام کے فوائد

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ تمہارے سب روغنوں کا سَردار اور سب سے بہتر ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ روغن بنفشہ کی فضیلت سب روغن پر ایسی ہے جیسے ہم اہل بیتؑ کی تمام آدمیوں پر۔

O ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ جیسے اسلام کی فضیلت اور ادیان پر۔

O اور فرمایا کہ سب سے بہتر روغن بنفشہ ہے، اسے بہت ملو کہ سر اور آنکھ کے درد کو نفع دیتا ہے۔

O دوسری حدیث میں کسی خاص گروہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے گردونواح سے کوئی چیز ایسی نہیں، جسے ہم روغن بنفشہ سے زیادہ پسند کریں۔

O دوسری روایت میں عقبہ سے منقول ہے کہ ایک شخص اپنے خچر سے گر پڑا تھا۔ حضرت امام جعفر صادق -نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک میں روغن بنفشہ روغن بادام ٹپکاؤ۔ حکم کی تعمیل کرتے ہی آرام ہو گیا، بعد اس کے حضرت نے فرمایا اے عقبہ روغن بنفشہ جاڑے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا اور ہمارے شیعوں کے لئے مفید ہے اور ہمارے دشمنوں کے لئے مُضر اور اگر لوگوں کو اس کا پورا پورا فائدہ معلوم ہو تو ایک اوقیہ [1] بھر ایک اشرفی [2] کو بکے۔

O حضرت امیر المومنین -نے فرمایا کہ روغن بنفشہ ناک میں ٹپکاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس روغن کے فائدے معلوم ہوتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اُسے بہت ہی کھاتے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا، کہ بخار کی شدّت روغن بنفشہ سے دفع کرو۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ روغن بنفشہ سے دردِ سر جاتا رہتا ہے اور دماغ کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

❀❀❀

(۸)

روغن بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل بہت ہی اچھا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انہیں حضرتؑ سے ایک شخص نے ہاتھ پاؤں پھٹنے کی شکایت کی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی روٹی بکائن کے تیل میں بھگو کر اپنی ناف میں رکھ لے یا یوں ہی بکائن کا تیل ناف میں ٹپکا لے، اُس نے ایک مرتبہ ہی ایسا کیا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں کا پھٹنا موقوف ہوگیا۔

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بکائن کا تیل اپنے جسم کے کسی حصّے پر مل کر سو رہے گا، قدرتِ خدا سے شیطان اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

O حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل اپنے جسم میں مَلا کرو کہ وہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر درد سے بچاتا ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بدن کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی تیل نہیں ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -اور حضرت امام علی رضا - چنبیلی کا تیل ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

O ایک اور روایت می حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں اور وہ ستّر بیماریوں کو رفع کرتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے بھی روایت کی گئی ہے کہ چنبیلی کا تیل علاوہ اور بہت سے فائدوں کے ستّر بیماریوں دوا ہے۔ظاہراً چنبیلی سے مراد سفید چنبیلی ہے۔جس کو عربی میں رازقی کہتے ہیں اور بہت سی حدیثوں میں لفظ رازقی ہی وارد ہوا ہے۔

❁❁❁

(۹)

اور روغنوں کے فائدے

O منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین -سے فرمایا کہ یا علیؑ روغن زیت کو کھاؤ اور بدن پر ملو، کیونکہ جو شخص کھائے گا یا بدن پر ملے گا۔ چالیس ۴۰ روز شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

O بعض اخباروں میں وارد ہوا ہے کہ روغن گل خیر وعمدہ روغن ہے۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -روغن گل خیر وا پنے بدن پر ملا کرتے تھے۔

O حدیث موثق میں مذکور ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر میں کے سر میں جب درد عارض ہوتا تھا تو دھوئی تلی کا تیل ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

O دوسری معتبر حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کو تلی کا تیل ناک میں ٹپکانا پسند تھا۔

❁❁❁

(۱۰)

بخور ۱ کی فضیلت اوراس کی قسمیں اور آداب

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جس وقت کسی شخص سے ممکن ہو، دھونی کے ذریعہ سے اپنے کپڑوں کو خوشبودار کرے۔

○ جو لوگ حضرت امام رضا ؑ کی خدمت میں جاتے تھے اُن کو بخور کی زیادہ خوشبو آیا کرتی تھی۔

○ مرازم نے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام رضا ؑ کے ساتھ حمام میں گیا، جب فارغ ہو کر کپڑے پہننے کے درجے میں آئے تو حضرتؑ نے عود ۲ سوز طلب فرمایا اور اپنے جسم مبارک کو اُس سے بسیایا، اس کے بعد حکم دیا کہ مرازم کو بھی اس سے خوشبو پہنچاؤ۔

○ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ کی عورتیں اپنے کپڑوں کو خوشبودار کرنا چاہتی تھیں تو پہلے خرمائے صیحانی ۳ کی گٹھلی اور پھر اُس کا پوست آگ میں ڈال دیتی تھیں، اور جب وہ ذرا ذرا سُلگنے لگتی تھی تو اوپر سے اور خوشبوئیں ڈال دیتی تھیں، پھر کپڑوں کو خوشبو پہنچاتی اور کہتی تھی کہ اس سے خوشبو اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ عود خالص کی خوشبو بدن میں چالیس دن تک رہتی ہے کہ اور جس عود میں اور چیزیں ملیں ہوں، اُس کی خوشبو بیس دن رہتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا ؑ عود خالص کا بخور لیا کرتے تھے اور بعد اس کے گلاب و مشک اپنے جسم مبارک پر ملتے تھے۔

○ ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عود قماری ۴ کی دھونی لیا کرتے تھے۔

○ حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں عود کا بخور لینا چاہئے کہ اس میں آٹھ قسم کی شفاء ہے۔

O ایک روایت میں منقول ہے کہ روزہ دار آدمی کے لئے جو تحفہ لا سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی میں روغن مَل دیں یا اس کے کپڑوں کو دھونی دے دیں۔

O ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخور کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ عَرَفَنَا وَزَکِّ رَوَائِحَنَا وَاَحْسِنْ مُنْقَلَبَنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَالْجَنَّةَ مَعَادَنَا وَلَاتُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَافِیَتِكَ اِیَّانَا وَكَرَامَتِكَ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: سب تعریف اُس کے لئے ہے جس کی نعمتیں تمام خوبیوں کا خاتمہ ہیں۔ یا اللہ ہماری خوشبو کو نیک اور پاکیزہ کر اور ہمارے مقام بازگشت کو بہتر کر تقویٰ ہمارا توشہ ہو اور جنت ہماری بازگشت اور تیری عافیت وعنایت ہر دم ہمارے ساتھ رہے بالتحقیق تو ہر شے پر قادر ہے۔

O یہ بھی فرمایا ہے، دوسری روایت میں کہ بخور کے وقت یہ دعا پڑھنا آیا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِمَارَزَقْتَنِیْ وَلَاتَسْلُبْنِیْ مَاخَوَّلْتَنِیْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ رَحْمَةً لِیْ وَلَاتَجْعَلْهُ وَبَالًا عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ ذِكْرِیْ بَیْنَ خَلْقِكَ كَمَا طَیَّبْتَ بِشْرِیْ وَسَوَادِیْ بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ عِنْدِیْ

ترجمہ: یا اللہ جو کچھ تو نے مجھے عنایت فرمایا ہے، اُس کا مجھے نفع دے اور جو دے چکا ہے اس کو نہ چھین وہ میرے لئے رحمت ہو جائے وبال نہ ہو یا اللہ تیری مخلوق میں میری یادگار ویسی ہی خوبی کے ساتھ رہے جیسی خوبی سے تُو نے میرا چہرہ مہرا بنایا ہے اور جیسی نعمتیں تو نے مجھے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائی ہیں۔

❁❁❁

(۱۱)

گلاب کے پھول اور گلاب کے عرق اور دیگر پھولوں کی فضیلت

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ گلاب سے مُنہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور پریشانی دُور ہوتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص صبح کو گلاب مُنہ پر مَل لے تمام دن بدحالی و پرشانی سے محفوظ رہے گا، مناسب ہے کہ جس وقت گلاب مُنہ پر مَلے خُدا کی تعریف کرے اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر دُرود بھیجے۔

○ حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ایک چلّو گلاب مُنہ پر ڈالے گا۔ خوف اور پریشانی سے نجات پائے گا اور جو اُسی دن ایک چلّو گلاب مُنہ پر ڈالے گا تو اس سال مرض سرسام وذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

○ بسند معتبر حضرت امیر المومنین - سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مُٹھی بھر گل سُرخ مجھے عطا فرمائے اور جب میں سونگھنے کے ارادے سے ناک کے قریب لے گیا تو ارشاد فرمایا کہ بہشت کے پھولوں میں سے مَوْرَدْ کے پھولوں کے بعد یہ سب سے بہتر ہے۔

○ دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جب مجھے آسمان پر لے گئے تو میرے پسینے کے چند قطرے زمین پر ٹپکے، اُن سے گُل سُرخ پیدا ہوا پھر وہ پھول سمندر میں جا پڑا، مچھلی نے چاہا کہ وہ اسے اڑالے اور عموص [۱] نے چاہا کہ وہ اٹھالے چونکہ دونوں میں جھگڑا تھا، خدائے تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتے کو بھیجا اُس فرشتے نے آدھا پھول مچھلی کو دے دیا اور آدھا عموص کو۔ یہی سبب ہے کہ ہر پھول کی جڑ میں جو پانچ سبز پتیاں ہوتیں ہیں۔ ان میں سے دو تو مچھلی کی دُم کی شکل کی ہوتی ہیں جن میں ہر طرف پر لگے ہوتے ہیں۔ اور دو عموص کی دُم کی شکل کے جس کی دُم باریک ہوتی ہے اور اس کے کسی طرف پر نہیں ہوتے اور ایک پتی ایسی کہ اس کے ایک طرف پر ہوتا اور دوسری طرف کچھ نہیں ہوتا یعنی آدھی مچھلی کی دُم

کی شکل ہوتی ہے اور آدمی غموص کی دُم کی طرح۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج میں لے گئے تو زمین کو حضرت ؐ کے جانے کا رنج ہوا بایں سبب اُس میں کبر ۲؎ پیدا ہوا اور جب واپس آئے تو زمین کو خوشی ہوئی اور گلاب پیدا ہوا لہٰذا جس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشبو سونگھنی ہو وہ گل سرخ سونگھ لے۔

O ایک اور روایت میں بطریق عامہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وارد ہے کہ گل سفید شبِ معراج میرے پسینہ سے پیدا ہوا ہے اور گل سرخ جبرئیل کے پسینے سے اور گل زرد براق کے پسینے سے۔

O ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ نرگس کا سونگھنا اور اس کا ملنا بہت ہی اچھا ہے اور جب کفّار نے حضرت ابراہیم ؑ کو آگ میں ڈالا اور وہ آگ اُن پر سرد ہوگئی اور وہ صحیح وسالم رہے تو خدا نے ان کے لئے نرگس پیدا کی۔ اسی دن سے نرگس دُنیا میں آئی۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ گُل دونا ا؎ بہت اچھا پھول ہے عرش کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور اُس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ گل دونا کو بہت سونگھو کہ اُس سے قوتِ شامہ بڑھتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ پھول کی اکیس قسمیں ہیں، اُن سب میں بہتر اور برتر گل مَوْرَدْ ہے۔

❁❁❁

(۱۲)

پھول سونگھنے کے آداب

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے اور حدیث معتبر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت تمہیں پھول دیا جائے تو اُسے سونگھو اور آنکھوں سے لگاؤ کہ وہ بہشت سے آیا ہے۔

○ حدیث معتبر میں مالک جوینی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ کو ایک پھول دیا، انہوں نے اس کو سونگھا اور آنکھوں سے لگایا پھر فرمایا کہ جو شخص پھول کو سونگھے اور آنکھوں سے لگائے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ محمدؐ پڑھے ابھی وہ پھول زمین پر نہ رکھنے پائے گا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

○ حضرت امام نقی ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص پھول کو سونگھ کر آنکھوں سے لگائے اور محمدؐ اور آئمہ علیہم السلام پر درود بھیجے حق تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں بیابان [1] عالج کی ریت کے ذرّوں کے برابر نیکیاں لکھے گا۔ اور اتنی ہی بدیاں اُس میں سے مٹا دے گا۔

❀❀❀

ساتواں باب

آدابِ نظافت

(۱)

سَر اور بدن دھونے اور بدن سے بدبُو رفع کرنے کی فضیلت

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جسم کو معطر کرنے کے واسطے پانی کافی ہے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہنے لازم ہے کہ پاک وصاف ہو کر پہنے

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ سر دھونے سے میل بھی دُور ہوتا ہے اور آنکھوں کا ہر قسم کا آزار بھی اور کپڑے دھونے سے غم والم برطرف ہو جاتا ہے نماز کے لئے جو صفائی مطلوب ہے وہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جسم انسانی کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا تم اپنے جسم کو پانی سے پاک کرتے رہا کرو اور اپنے بدن کی اصلاح سے کسی وقت غافل نہ رہو۔ یادرکھنا چاہئے کہ خدا اپنے اُس گندے بندے کو سخت ناپسند کرتا ہے جس کے ساتھ بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ پانی کو اپنی خوشبو سمجھو۔

O حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ کا بڑا غضب بنی اسرائیل پر اُس وقت تھا جب اُن کو مصر میں پہنچایا اور بڑی رضامندی اس وقت تھی جب اُن کو مصر سے نکال لایا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ مصر کی مٹی سے سر دھوؤ نہ مصر کے بنے ہوئے آبخورے میں پانی پیو کیونکہ ان دونوں سے عزّت جائے گی اور ذلّت نصیب ہوگی۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ میں مصری مٹی سے سر دھونا پسند نہیں کرتا مبادا میری آبروریزی ہو اور مجھے ذلت نصیب ہو۔

O جابر جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر ؑ کی خدمت میں شکایت کی کہ

میرے سر میں جوئیں بہت ہوگئیں ہیں وہ کثرت سے جھڑتی ہیں اور میرے کپڑوں کو میلا اور خراب کرتی ہیں فرمایا کہ تومَوڑ دکو کوٹ کر عرق نکال لے اور اُس سر کہ میں جو شراب سے بنا ہو اور خوب تیز ہو اس عرق کو ڈال کر اتنا ملا کہ جھاگ پیدا ہو جاویں پھر اس سے سر اور داڑھی کو خوب مل کر دھوڈال بعد اس کے تازے دودھ کی چکنائی سر اور داڑھی میں لگالے یہ علت قطعی موقوف ہو جائے گی۔

(۲)

بیری کے پتّوں اور خطمی سے سَر دھونے کی فضیلت

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ناخن اور لبیں کتروانے اور سر کو خطمی سے دھونے سے مفلسی اور کم مائیگی دُور ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

O دوسری حدیث موثق میں فرمایا کہ جمعہ کے جمعہ خطمی سے سر دھونے سے جذام سے امان ملتی ہے۔

O ایک روایت میں یوں فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن اور لبیں کتروائے اور خطمی سے سر دھوئے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ خطمی سے سر دھونے سے دل خوش ہوتا ہے اور سودا کم ہو جاتا ہے اور غم دُور ہوتا ہے۔

O حدیث موثق میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ بیری کے پتوں سے سر دھونے سے روزی بڑھتی ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلام کے اظہار کا حکم دیا اور وہ حضرت مسلمانوں کی کمی اور کافروں کی زیادتی دیکھ کر غمگین ہوئے تو حق تعالیٰ نے حضرت جبرئیل -کے ہاتھ سِدرۃ المنتہیٰ کا ایک پتّا بھیجا کہ اُس سے سَر دھوڈالیں سر دھونا تھا کہ رنج و ملال دور ہو گیا۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خطمی سے سر دھونا دردِ سر کے لئے امان ہے اور پریشانی رفع کر دیتا ہے اور جوئیں جاتی رہتی ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک بیری کی پتیوں سے دھویا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم بھی اپنا سر بیری کے پتوں سے دھوؤ کیونکہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی اولوالعزم پیغمبر ایسا نہیں ہوا کہ جس نے خوبی اور صفائی کے ساتھ بیری کی پتیوں کا ذکر نہ کیا ہو اور ان سے سر نہ

دھویا ہو خدائے تعالیٰ اس سے ستّر دن کے لئے وسوسہ شیطانی کو دور کر دیتا ہے اور جس سے ستّر دن کے لئے وسوسہ شیطان دور ہوا وہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہوگا اور وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

O حضرت امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ خطمی سے سر دھونے سے خشکی میل اور جوئیں دفع ہو جاتی ہیں۔

❁❁❁

(۳)

بغل کے بال منڈوانا

- حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بغل کے بال نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ۔بغل میں نورہ لگایا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بغل کے نیچے کے بال اکھاڑنے سے کھولے سُست ہوجاتے ہیں۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ بغل کے نیچے نورہ لگانا منڈوانے سے بہتر ہے اور منڈوانا اکھاڑنے سے بہتر ہے۔
- دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اکثر وہ حضرت بغل کے بال دور کرنے کے لئے حمّام میں تشریف لے جاتے تھے۔
- حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ بغل کے بال دور کرنے سے بغل کی گندگی جاتی رہتی ہے۔صفائی ہوجاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہوجاتی ہے۔

❀❀❀

(۴)

زیادہ سے زیادہ وہ عرصہ جس میں نورہ لگانے میں تاخیر ہوسکتی ہے

○ حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُسے لازم ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ کو نورہ لگایا کرتے تھے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ نورہ لگانے کے بارے میں سنّت ہے کہ پندرہ دن میں ایک مرتبہ لگائے۔

○ ایک روایت میں یہ ہے کہ تین ہفتے میں ایک دفعہ لگائے۔

○ دوسری روایت میں ہے کہ ہر بیس دن میں لگائے اور اگر میّسر نہ ہو تو قرض لے کر لگائے۔ اور جس شخص کو چالیس دن نورہ لگائے ہوئے گزر جائیں وہ مومن ہے نہ مسلمان اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی وقعت نہیں۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو وہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے اور اگر اُسے کچھ میّسر نہ ہو تو قرض لے کر صاف کرے۔

○ حضرت امیر المومنین ۔ نے فرمایا کہ مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات پسند ہے کہ وہ پندرہویں دن نورہ لگایا کرے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ ناپاکی کے بال ایک ہفتے سے زیادہ نہ بڑھنے دینے چاہئیں اور جسے نورہ لگائے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اُس کی نماز قبول نہیں۔

(۵)

غسلِ جمعہ اور تمام غسلوں کے آدابُ

○ یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا علماء میں مشہور ہے واجب غسل چھ ہیں۔ غسلِ جنابت، غسلِ حیض، غسلِ استحاضہ، غسل نفاس، غسل مس میت، غسلِ میت۔ مستحب ہے کہ غسل جنابت کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ سَعْيِيْ وَاجْعَلْ مَاعِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ میرا دل پاک کر میرے اعمال بے ریا ہوں میری کوشش نیک قبول ہو جو جو چیزیں میرے مقسوم میں ہوں اُن کو میرے حق میں بہتر کر دے یا اللہ میرا شمار اُن لوگوں میں ہو جس کی توبہ قبول ہوئی اور جو پاک و پاکیزہ ہوں۔

اور اگر یہ دعا بھی پڑھے تو بہتر ہے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاَشْرِحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِعَلٰى لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَآءَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَّشِفَآءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: یا اللہ میرے دل کو پاک و پاکیزہ کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر تیری مدح وثنا جاری رہے یا اللہ یہ غسل میرے لئے موجب پاکیزگی وصحت جسمانی و روشنی عقل ہو اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی دعا کو بعد غسل کے پڑھنے کے لئے کہا ہے۔

○ تفسیر حضرت امام حسن عسکری -میں مذکور ہے کہ جو شخص وضو یا غسل جنابت کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو اُس کے گناہ اس طرح دُور ہو جائیں گے جس طرح درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اور اُس وضو یا غسل کے ہر ہر قطرے کے بدلے خدائے تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو خدا کی تسبیح وتقدیس وتکبیر میں

پیغمبروں پر درود بھیجنے میں پیہم مشغول رہے گا۔اوران سب چیزوں کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اُس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔وہ دعا یہ ہے:

سُبۡحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ وَاَشۡهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّكَ وَخَلِيۡفَتُكَ بَعۡدَ نَبِيِّكَ عَلٰى خَلۡقِكَ وَاَنَّ اَوۡلِيَآءَهٗ خُلَفَآؤُكَ وَاَوۡصِيَاءَهٗ اَوۡصِيَاؤُكَ

ترجمہ: یا اللہ تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ تیرے خاص بندے اور تیرے خاص رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ تیرے ولی اور تیرے نبی کے بعد مخلوق پر تیرے خلیفہ ہیں اور اُن کے جتنے ولی اور وصی ہوئے وہ سب تیرے خلیفہ اور وصی ہیں۔

O سنتی غسل تعداد میں باسٹھ ۶۲ ہیں از اں جملہ غسل جمعہ اوّل ہے جس کو بعض علماء واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ حتی الامکان ترک نہ کریں۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کا غسل مردوں پر بھی واجب ہے اور عورتوں پر خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں مگر سفر میں جب پانی کم ہو تو عورتوں کو ترک کی اجازت ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ غسل جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفّارہ اور ظاہر و باطن کا پاک کرنے والا ہے۔

O دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور ساتھ یہ بھی پڑھے:

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجۡعَلۡنِىۡ مِنَ التَّوَّابِيۡنَ وَاجۡعَلۡنِىۡ مِنَ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ ایسا یکتا

ہے جس کا کوئی شریک نہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے خاص بندے اور اُس کے رسول ہیں یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اُن لوگوں میں جن کی توبہ قبول ہوگئی ہے اور پاک و پاکیزہ ہیں محسوب کر۔

تو یہ غسل اور یہ دعا اُسے اُس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک پاک و پاکیزہ رکھے گی اور بہتر ہے کہ یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاَنْقِ غُسْلِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مُحَبَّۃً مِّنْكَ

ترجمہ: یا اللہ مجھے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنی محبت کے کلمات جاری کر

پھر یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنْ كُلِّ اٰفَۃٍ تُمْحِقُ بِھَا دِیْنِیْ وَتُبْطِلُ بِھَا عَمَلِیْ

ترجمہ: یا اللہ مجھے اور میرے دل کو ہر ایسی آفت سے محفوظ رکھ جس سے میرا دین ضائع ہوجائے اور میرا ہر عمل باطل

O فقہ الرضا ـ میں مذکور ہے کہ جب جمعہ کے غسل سے فارغ ہو تو کہے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْلِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاَنْقِ غُسْلِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ ذِكْرَكَ وَذِكْرَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَالْمُتَطَھِّرِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ مجھے اور میرے دل کو پاک و پاکیزہ کر اور میرے غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جاری کر اور مجھے اُن لوگوں میں محسوب کر جن کی توبہ قبول ہوئی ہے اور جو پاک و پاکیزہ ہیں۔

وقت اس غسل کا جمعہ کو صبح صادق سے لے کر ابتدائے زوال تک ہے اور مشہور یہ ہے کہ جتنا نماز جمعہ کے قریب ہو اُتنا ہی بہتر ہے مگر جب اس بات کا خوف ہو کہ جمعہ کے دن پانی میّسر نہ آئے گا تو جمعرات کے دن بھی کرسکتا ہے اس میں قضا کی نیت درکار نہیں ہے لیکن ہفتہ کے دن صبح سے شام تک قضا کی نیت سے غسل کرسکتا ہے۔

O فقہ الرضا ـ میں مذکور ہے کہ ہفتے کے اور دنوں میں ہفتہ کے دن کی مانند قضا کرسکتا ہے لیکن علماء میں کوئی اس کا قائل نہیں ہے۔

○ ماہ رمضان کی طاق راتوں میں غسل سنت ہے بالخصوص پہلی اور پندرہویں اور سترھویں شب وہ شب ہے کہ مومنین اور کافرین بدر میں جمعہ ہوئے ہیں اور سترھواں روزہ وہ روز ہے جس میں اسلام کی بڑی سے بڑی فتح ہوئی ہے۔

○ اُنیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں سال بھر کے واقعات مندرج ہوتے ہیں، بنابر بعض احادیث کے۔

○ اکیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں انبیاء کے وصیوں نے شہادت پائی اور حضرت عیسیٰ ۔ آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ ۔بھی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور قوی احتمال یہ شب شبِ قدر ہے۔

○ تئیسویں۔اس شب کے شب قدر ہونے کا بہت ہی زیادہ احتمال ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ اس رات میں دو غسل کرے ایک غروبِ آفتاب کے قریب دوسرا پچھلی رات میں اور بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے پچھلے دہئے کی ہر رات کو غسل کرے۔

○ شب عیدالفطر اور روزِ عیدالفطر اور روزِ عیدالضحےٰ کے غسل سنت ہیں اور ظاہراً روزِ عیدالفطر اور عیدالضحےٰ کا غسل صبح سے شام تک کسی وقت کر سکتے ہیں لیکن نمازِ عید سے اوّل افضل ہے۔

○ آٹھویں ذی الحجہ اور عرفہ کے دن قریب زوال اور رجب کی پندرہوں شب غسل سنت ہے۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ رجب کی پہلی اور پندرہویں اور آخری تاریخ غسل کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا۔ جیسے اُسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور عید مبعث کا غسل سنت ہے۔ یہ بموجب اقوال اکثر علماء ستائیسویں رجب ہے گو کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔

○ پندرہویں شعبان۔ عید ولادت حضرت صاحب العصر والزمان علیہ صلوٰۃ اللہ المنان۔ عید غدیر اٹھارہویں ذی الحجہ۔ عید مباہلہ چوبیسویں ذی الحجہ اور بقول بعض عید وحوالارض۔ پچیسویں ذیقعد کا غسل سُنت ہے گو وحوالارض کے متعلق کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔ بعض کے قول کے مطابق عیدِ نوروز کا غسل سنت ہے۔ اور معلیٰ بن خنیس کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ اور بنابر مشہور نوروز وہ دن ہے جس دن آفتاب برج حمل میں منتقل ہوتا ہے [1] اسی طرح حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے لئے غسل سنت ہے جسے بعض واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کرے۔

- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کا غسل سنت ہے خواہ وہ زیارت قریب سے کی جائے یا بعید سے۔
- مطلق استخارے کے لئے غسل سنت ہے اور بالخصوص استخارے کی خاص نمازوں کے لئے اُن نمازوں کے لئے جو طلب حاجت کے واسطے مخصوص ہیں اُن میں زیادہ تاکید ہے۔
- گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے غسل سنت ہے اور سورج گہن کی نماز قضا پڑھنے کے لئے غسل سنت ہے مگر صرف اس صورت میں کہ یہ نماز جان بوجھ کے ترک کی ہوا اور سارے سورج کو گہن لگا ہو۔ اور بعض علماء کا قول یہ ہے کہ یہ غسل واجب ہے احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کیا جائے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی ہوتو گو سارے سارے سورج کو گہن نہ لگا ہوتا ہم بوجہ قضا کرنے کے لئے غسل لازم ہوگا۔ اور اگر سارے سورج کو گہن لگا ہو تو نماز ادا کے لئے بھی غسل کرے اور یہ قول قوی ہے۔ حرم محترم اور شہر مکّہ معظّمہ اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے طواف کے لئے۔ طواف کے لئے۔ حرم مدینہ طیّبہ شہر مدینہ منورہ اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے کے لئے اور قربانی کرنے کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ غسل کرنا سنت ہے۔
- غسلِ ولادت جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ سنت ہے۔ غسل روز ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہویں ربیع الاوّل بعض کے اقوال کے مطابق سنّت ہے اور جہاں تک میری نظر سے گزرا وہ غسل اُس دن کی زیارت کے لئے ہے۔
- نماز استسقاء کے لئے غسل سنت ہے اور چھپکلی مارنے کے بعد اور اسی طرح جو شخص کسی ایسے شخص کو ارادتاً دیکھنے گیا ہو جسے پھانسی دی گئی ہو اُس کے لئے اس حالت کے دیکھنے کے بعد غسل سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اگر پھانسی کے تین دن کے بعد بھی اگر کوئی اُس کے دیکھنے کو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا سُنت ہوگا خواہ وہ حق پر مارا گیا ہو یا ناحق پر اور خواہ وہ شرعی طریقے سے مارا گیا ہو یا غیر شرعی طور پر اور بعض عُلماء کا قول ہے کہ اگر کسی ضرورت کے سبب سے جیسے تقیہ یا زخم وغیرہ کے باعث پٹی کا بندے ہونا وغیرہ کوئی غسل واجب ناقص کیا گیا ہو تو بعد رفع عذر کے اُس کا اعادہ سنت ہے۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں کا ایک کپڑا مشترک ہو اور اُس میں منی کا اثر پایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کی ہے تو دونوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔
- حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جب عید الفطر کا غسل کرنا چاہو تو چھت کے نیچے کرو اور پہلے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَاِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

ترجمہ: یااللہ میں اس حالت میں غسل کرتا ہوں کہ تیری ذات پر ایمان ہے اور تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے نبی محمد ﷺ کی پیروی۔

اور جب غسل سے فارغ ہو تو کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِیْ وَطُهْراً لِدَنَسِیْ اَللّٰھُمَّ اذْهَبْ مِنِّیْ الرِّجْسَ

ترجمہ: یااللہ اس غسل کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے اور ناپاکی کے لئے پاکیزگی یااللہ مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور نجاست کو دُور کر دے۔

❁❁❁

آٹھواں باب

سونے جاگنے اور بیتُ الخلاء (لیٹرین) جانے کے آدابُ

(۱)

سونے کے اوقات

○ یاد رکھنا چاہئے کہ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور مغرب وعشاء کی نماز کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سونا مکروہ ہے اور ظہر کی نماز سے پہلے گرمی کے موسم میں اور ظہر وعصر کے درمیان قیلولہ سُنّت ہے۔

○ حضرت علی ابن الحسین ۔ سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے مت سو۔ میں اس وقت کا سونا تیرے لئے کبھی پسند نہیں کرتا کیونکہ حق تعالیٰ اُس وقت بندوں کی روزی تقسیم فرماتا ہے اور جو اس وقت سوتا رہتا ہے وہ روزی سے محروم رہتا ہے۔

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ زمین تین چیزوں کے سبب خدا کی درگاہ میں نالہ وفریاد کرتی ہے۔ اول تو ناجائز خون سے جو اس پر گرایا جائے۔ دوسرے اُس غسل کے پانی سے جو بدکاری کے بعد کیا جائے۔ تیسرے اُس شخص کے سونے سے جو طلوع آفتاب کے پہلے سوئے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ صبح کا سونا منحوس ہے روزی کم ہوتی ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے چہرہ بدصورت اور متغیر ہو جاتا ہے اور یہ سونا اس سبب سے منحوس ہے کہ خدائے تعالیٰ طلوعِ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان روزی تقسیم فرماتا ہے خبردار اس وقت میں کبھی مت سونا یہ بھی فرمایا کہ بنی

اسرائیل کے واسطے بھُنے ہوئے مرغ اور ترنجبین اسی وقت نازل ہوا کرتی تھی اور جو اس وقت سوتا تھا اُس کو حصّہ نہ آتا تھا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اپنی جا نماز پر بیٹھا رہے خدائے تعالیٰ اُس کو آتشِ جہنم سے بچائے گا۔

O دوسری حدیث میں اسی جانماز پر بیٹھے رہنے کا ثواب یہ بیان فرمایا کہ خانہ کعبہ کے حج کے برابر ہے۔اور یہ بھی فرمایا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

O کئی حدیثوں میں یہ تجویز بھی وارد ہوئی ہے کہ اگر نماز صبح پڑھ کر کچھ تعقیبات پڑھ لے اور پھر طلوع کے پہلے سو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا ؑ نے ایک شخص سے فرمایا کہ کل طلوع آفتاب کے بعد آنا کہ میں نمازِ صبح پڑھ کے سو جایا کرتا ہوں۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ایک شخص سے فرمایا کہ جب تو نماز صبح پڑھ کر ذکرِ خدا سے فارغ ہو جائے تو پھر طلوع آفتاب سے پہلے بھی سو رہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ دن کے اوّل حصّے میں سونا بیوقوفی ہے اور وسط میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے اور مغرب و عشا کے مابین سونا روزی سے محروم کرتا ہے۔

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے اور نمازِ عشاء سے پہلے سونے سے افلاس بڑھتا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلے میرا حافظہ بہت اچھا تھا مگر اب نسیان زیادہ ہو گیا ہے فرمایا آیا تو قیلولہ کیا کرتا تھا جسے اب چھوڑ دیا؟ عرض کی ہاں اے رسول اللہ۔فرمایا کہ پھر قیلولہ شروع کر دے اُس نے حسبِ ہدایت عمل کیا تو اُس کا حافظہ ٹھیک ہو گیا۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تم قیلولہ کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے اور قیلولہ رات کے جاگنے اور عبادت کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔

❀❀❀

(۲)

سونے سے پہلے وضو کرنا

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص وضو کر کے لیٹے اس کا بچھونا مسجد کا حکم رکھتا ہے اور اگر بستر پر لیٹنے کے بعد یاد آئے کہ وضو نہیں ہے تو اپنے لحاف ہی پر تیمم کر لے کیونکہ اگر وضو یا تیمم کے ساتھ ذکر خدا کرتے کرتے سو جائے تو اُس کا سونا نماز پڑھنے کے برابر سمجھا جائے گا۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جسلمان کے لئے حالت جنابت میں سونا مناسب نہیں ہے اور نہ بے وضو سونا اگر غسل اور وضو کے لئے پانی میسّر نہ ہو تو پاک مٹی پر تیمم کر لے کیونکہ سوتے میں مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں حق تعالیٰ کی طرف سے اُسے درجہ مقبولیت حاصل ہوتا ہے اور اُس پر رحمت و برکت نازل ہوتی ہے۔ اب اگر اُس کی اجل آ گئی تو وہیں اُسے جورِ رحمت میں جگہ مل جاتی ہے ورنہ اپنے امین فرشتوں کی معرفت اُس اُس مومن کے جسم کی طرف پھر واپس بھیج دیتا ہے۔

O دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو سال بھر پیہم روزے رکھتا ہو حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کی کہ یا حضرتؐ میں ہوں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کونسا ہے جو رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا ہے؟ پھر سلمان فارسیؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ہوں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے تمام صحابیوں سے مخاطب ہو کر تیسرا سوال کیا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو روز مرّہ ایک قرآن ختم کرتا ہو سب خاموش رہے مگر سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ میں ختم کرتا ہوں۔ یہ سُن کر ایک بزرگ کو غصّہ آ گیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ ''یہ فارسی ہم قریشوں پر فخر کرنا چاہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ روزے سے نہیں ہوتا اور بہت راتیں ایسی گزر گئی ہیں کہ بالکل سوتا رہتا ہے اور بہت سے دن ایسے گزر گئے کہ قرآن شریف پڑھتے نہیں دکھائی دیتا۔'' آنحضرت ﷺ نے یہ سُنا تو ارشاد فرمایا کہ سلمان فارسیؓ کی مثال لقمان کی سی ہے جسے شک ہو خود اُس سے سوال کر لے وہ جواب دے دے گا۔ اُس شخص نے فوراً سوال کیا سلمان فارسیؓ نے جواب دیا کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں اور حق تعالیٰ

ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا میرے تین روزے تیس روزوں کے برابر ہیں اس لئے میرا مہینے روزے رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے بلکہ میں تو اس سے بہت زیادہ رکھتا ہوں کیونکہ شعبان کے سارے مہینے کے روزے رکھ کر ماہ مبارک رمضان کے روزوں سے وصل کر دیتا ہوں۔ رہا رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا سو رات کو سوتے وقت وضو کر لیتا ہوں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُن چکا ہوں کہ آنحضرتؐ جناب امیر المومنین ۔ سے فرماتے تھے کہ یا علیؑ تیری مثال میری اُمّت میں وہی ہے جو سورۂ قل ہو اللہ اَحَدْ کی قرآن مجید میں۔ یعنی جو شخص قُل ہُو اللہ اَحَدْ کو ایک بار پڑھتا ہے اُسے ایک تہائی قرآن مجید پڑھنے کا۔ اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اُسے پورے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح یا علیؑ جو تیرا زبانی دوست ہے اُس کا تہائی ایمان کامل ہے اور جو تیرا زبانی دوست بھی ہے اور دلی دوست بھی ہے اُس کا دو تہائی ایمان کامل ہے جو تیرا زبان سے بھی دوست ہے اور دل سے بھی اور ہاتھ سے بھی تیری نصرت کرتا ہے اُس کا ایمان پورا اور کامل ہے۔ یا علیؑ جس نے مجھے سچائی کے ساتھ ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اُسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اہل زمین تیرے اسی طرح دوست ہوتے جیسے اہلِ آسمان تو خدا کسی کو عذاب میں مبتلا نہ کرتا۔ سلمان فارسیؓ کے یہ جوابات سُن کر وہ شخص ایسا خاموش ہوا کہ پھر کچھ جواب نہ بن آیا۔

❁❁❁

(۳)

سونے کا مقام اور سونے سے پہلے کے آداب

○ علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ مسجدوں میں سونا مکروہ ہے مگر ظاہر احادیث سے یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد نبویؐ سے متعلق معلوم ہوتا ہے گو بعض احادیث کے مطابق وہاں بھی سونے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

○ بہت سی معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے۔ اوّل وہ جو تنہا کھانا کھائے۔ دوسرے وہ جو تنہا سفر کرے۔ تیسرے وہ جو مکان میں اکیلا سوئے۔ یہ بھی فرمایا جو شخص اکیلا سوئے خوف ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جس شخص کو مکان یا صحرا میں اکیلا سونا پڑھے اُس کو چاہئے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ

ترجمہ: یا اللہ وحشت میں میرا مونس ہو اور تنہائی میں میری مدد کر۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے مکان کی چھت پر سونے سے ممانعت فرمائی ہے جس کی دیواریں نہ ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس کی چاردیواری نہ ہو وہ امانِ خدا سے خارج ہے۔

○ معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ مکان کی چھت پر تنہا سونا یا ایسے کوٹھے پر سونا جس کی دیواریں نہ ہوں مکروہ ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مرد و عورت اس حکم میں مساوی ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا یا ابن رسولؐ اللہ اگر کوٹھے پر تین طرف دیواریں ہوں تو کافی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں چاروں طرف ہونی چاہئیں۔ بعض روایتوں میں بلندی دیوار کی حدود گز تک وارد ہے اور بعض احادیث میں کم از کم سوا گز۔

○ حضرت امیر المومنین ۔ نے بھی کوٹھے اور راستے پر سونے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت ہاتھ کھانے میں بھرے ہوئے اور چکنے نہ ہوں ورنہ شیطان غالب ہوجائے اور یہ شخص دیوانہ ہوجائے تو خود ہی قابل ملامت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت اپنے بچّوں کے ہاتھ مُنہ دُھلا دیا کرو۔ ورنہ شیطان اُن کے ہاتھ مُنہ سونگھے گا اور وہ ڈریں گے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سوتے وقت بچھونا جھاڑ ڈالو کہ اگر اُس میں کوئی موذی جانور گھُس بیٹھا ہے تو وہ نکل جاوے گا اور تم ضرر سے محفوظ رہو گے۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وارد ہوا ہے کہ سونے سے پہلے باتھ روم میں ضرور ہو آؤ اس کے بعد سوؤ۔

❁❁❁

(۴)

سونے کے کچھ آداب

○ سنّت ہے کہ دہنی کروٹ روبقبلہ سوئے اور داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے۔

○ حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ سونا چار قسم کا ہے۔پیغمبر چت سوتے ہیں اُن کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وحی پروردگار کے منتظر رہتے ہیں۔مومنین روبقبلہ داہنی کروٹ سوتے ہیں اور دنیوی بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ سوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھا چکے ہیں وہ رچ پچے۔اور شیطان واخوانا اور دیوانے پٹ یعنی اوندھے سوتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی شخص اوندھا نہ سوئے اور جو کوئی کسی کو اوندھا سوتے دیکھے تو اُس کو جگادے اور اس کو اس طرح ہرگز نہ سونے دے اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ زندہ اُٹھے گا یا نہیں اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں دہنی کروٹ کے سونے کی فضیلت اور بائیں کروٹ کے سونے کی ممانعت میں آئی ہیں۔

❁❁❁

(۵)

وہ آیتیں اور دعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہئیں

○ حدیث صحیح میں امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ رہے تو اُس کو یہ دعا پڑھنی چاہئے:

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡلَمۡتُ نَفۡسِيۡ اِلَيۡكَ وَوَجَّهۡتُ رَجۡعِيۡ اِلَيۡكَ وَفَوَّضۡتُ اَمۡرِيۡ اِلَيۡكَ وَاَلۡجَأۡتُ ظَهۡرِيۡ اِلَيۡكَ وَتَوَكَّلۡتُ عَلَيۡكَ وَهۡبَةً مِنۡكَ وَرَغۡبَةً اِلَيۡكَ لَا مَنۡجَا وَلَا مَلۡجَاءَ مِنۡكَ اِلَّا اِلَيۡكَ اٰمَنۡتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيۡ اَنۡزَلۡتَ وَبِرَسُوۡلِكَ اَرۡسَلۡتَ ٥

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ میں اپنی جان تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنا رُخ تیری طرف پھیرتا ہوں اور اپنا کام تجھے سونپتا ہوں اور تجھے اپنا پشت پناہ قرار دیتا ہوں۔ تجھی سے ڈرتا ہوں اور تیری ہی خواہش ہے سوائے تیرے میری نجات کا ٹھکانا اور پناہ کا سہارا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر جو تُو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسولؐ پر جن کو تو نے مبعوث فرمایا ہے ایمان لایا ہوں۔

بعد اس کے تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا = پڑھے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوتے وقت یہ دعا ضرور پڑھے ترک نہ کرے:

اُعِيۡذُ نَفۡسِيۡ وَذُرِّيَّتِيۡ وَاَهۡلَبَيۡتِيۡ وَمَالِيۡ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنۡ كُلِّ شَيۡطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنۡ كُلِّ عَيۡنٍ لَّامَّةٍ

ترجمہ: میں اپنی جان اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کو خدا کے کامل کلمات کے ذریعہ سے ہر شیطان ہر گزندہ جانور اور ہر چشم بد کے اثر سے بچاتا ہوں۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سونے سے پہلے سورۂ قُلۡ يَا اَيُّهَا

الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو کیونکہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن کا مضمون شرک سے بیزاری ہے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کا اظہار توحید۔

O دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بچھونے پر لیٹ کر تین مرتبہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فَقَھَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو بلند رتبہ ہے اور غالب اور سب تعریف اس اُس اللہ کے لئے ہے جو خود پوشیدہ اور سب باتوں سے واقف ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مالک و قادر ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا گویا ماں کے پیٹ سے اُسی دن پیدا ہوا ہے۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھ لے خدائے تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کر دے گا کہ اُس کی شر شیاطین اور ہر بلا سے حفاظت کریں۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب سونے سے پہلے سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سونے سے پہلے مسبحات یعنی وہ سورتیں جن کے اوّل میں سبح اللہ یا یسبّح اللہ ہو پڑھ لیا کرے جب تک حضرت صاحب الامر -کی خدمت میں نہ پہنچ لے گا نہ مرے گا۔ اور اگر کوئی شاذ و نادر یونہی مر گیا تو اُسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پڑوس میں جگہ ملے گی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص رات کو یہ دعا پڑھ لے اُس کو صبح تک کوئی بچھو یا اور کوئی کاٹنے والا جانور نہ کاٹے گا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَاَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: میں ہر چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی ہے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے جس کی تقدیر کا علم خدا سے متعلق ہے خدا کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں جا سکتا اس میں کچھ شک نہیں کہ میرا رب راہِ مستقیم پر ہے۔

O حضرت امام رضا ۔ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے وہ مکان کے نیچے نہ دبے گا:

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ م بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

ترجمہ: اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ آسمان وزمین کو اس بات سے روکے ہوتے ہے کہ وہ زائل ہو جائیں اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو آیا خدا کے سوائے کوئی ایسا جوان کو روک سکے بلا شک خدا بردبار اور بخشنے والا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جو کوئی سونے کے واسطے لیٹے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِحْتَسَبْتُ نَفْسِيْ عِنْدَكَ فَاحْتَسِبْهَا فِيْ مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَارْدُدْهَا مُؤْمِنَةً عَارِفَةً بِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ حَتّٰى تَتَوَفَّيهَا عَلٰى ذٰلِكَ

ترجمہ: یا اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی تو بھی اس کو اپنی رضا اور مغفرت کے مقام میں محفوظ رکھ اور اگر اسے واپس کرے تو اس حالت میں واپس کر کے اُس کا تجھ پر ایمان ہو اور تیرے دوستوں کا حق پہچانتی رہے یہاں تک کہ اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اوّل آیۃ الکرسی پڑھا کرتے تھے اور بعد اُس کے بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ يَقْظَنِيْ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر ایمان لایا ہوں اور سوائے خدا کے اور معبودوں کا منکر ہوں یا اللہ تو سوتے جاگتے میری حفاظت کر) بہتر یہ ہے کہ آیۃ الکرسی هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ تک پڑھیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم بچھونے پر لیٹ جاؤ تو تسبیح فاطمہؑ۔ آیۃ الکرسی۔ قُل

اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاس اور دس آیتیں سورۂ والصافات کے اوّل کی اور دس آیتیں سورۂ مذکور کے آخر کی پڑھ لیا کرو۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -اپنے فرزند سے فرمایا کرتے تھے کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَعُوۡذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِقُدۡرَةِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِجَلَالِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِسُلۡطَانِ اللهِ اِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ وَاَعُوۡذُ بِعَفۡوِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِغُفۡرَانِ اللهِ وَاَعُوۡذُ بِرَحۡمَةِ اللهِ مِنۡ شَرِّ السَّآمَّةِ وَالۡهَآمَّةِ وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ صَغِيۡرَةٍ اَوۡ كَبِيۡرَةٍ بِلَيۡلٍ اَوۡ نَهَارٍ وَمِنۡ شَرِّ فَسَقَةِ وَالۡهَآمَّةِ وَمِنۡ شَرِّ فَسَقَةِ الۡعَرَبِ الۡعَجَمِ وَمِنۡ شَرِّ الصَّوَاعِقِ وَالۡبَرۡقِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيۡنَ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں خدا کی عظمت، عزّت، قدرت، جلال اور غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں بلا شک خدا ہر چیز پر قادر ہے نیز میں ہر درندے اور گزندے کے شر سے ہر چھوٹے اور بڑے جانور کی ایذا سے رات میں ہو یا دن میں بدکار جن اور آدمیوں کی بدی سے اشرار عرب اور عجم کی بُرائی سے اور کڑک و چمک کے نقصان سے خدا کی معافی خدا کی مغفرت اور خدا کی رحمت کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تو اپنے بندے اور اپنے رسول محمدؐ اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر درود بھیج۔

O دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ سورۂ قُل ھُوَ اللہ سوتے وقت پڑھ لے اُس کے پچاس برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ آیہ شَھِدَ اللہ [1] اور ایک مرتبہ آیۃ السّخرہ [2] اور آخری آیت سورۂ حم [3] السجدہ کی پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اُس سے شیاطین کو دُور کرتے رہیں اور تیس فرشتے اس کام پر مقرر کرے گا کہ خدا کی تحمید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کرتے رہیں اور استغفار پڑھتے رہیں اور سب کا ثواب اُس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا

جائے گا۔

O بسند معتبر حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے۔ لیٹنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے:

أُعِيذُ نَفْسِي وَدِيْنِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي وَخَوَّلَنِي بِعِزَّةِ اللهِ وَعَظَمَةِ اللهِ وَجَبَرُوْةِ اللهِ وَسُلْطَانِ اللهِ وَرَحْمَةِ اللهِ وَرَأْفَةِ اللهِ وَغُفْرَانِ اللهِ وَقُوَّةِ اللهِ وَقُدْرَةِ اللهِ وَجَلَالِ اللهِ وَرَحْمَةِ اللهِ وَاَوْكَانِ اللهِ وَبِجَمْعِ اللهِ وَبِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبِقُدْرَةِ اللهِ عَلَى مَا يَشَآءُ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَآمَّةِ، وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يُعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: میں اپنی جان اپنے دین اپنے اہل وعیال اپنے مال اور اپنے انجام اور جو جو کچھ مجھے خدا نے عطا فرمایا ہے اور جس جس چیز کا مجھے مالک بنایا ہے اُس سب کو خدا کی عزّت ۔عظمت ۔جبروت ۔سلطنت ۔رحمت ۔رافت ۔بخشش ۔قدرت ۔قوت ۔اور جلال کی پناہ میں دیتا ہوں اور خدا کی صنعت وارکان قدرت اور خدا کے گرہ خاص اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں اُس خاص قدرت کی پناہ میں جس سے وہ ہر چیز پر قادر ہے تاکہ یہ سب چیزیں درندوں اور گزندوں کے اور جنّوں اور آدمیوں کے اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور نکلتی ہیں ان کے اور جو چیزیں آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہیں ان کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر کا تو مالک ہے اُن سب کے شر سے محفوظ رہیں بلاشک میرا پروردگار راہِ راست پر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کوئی قدرت وقوت سوائے خدائے بزرگ وبرتر کے اور کسی میں نہیں ہے۔

O یہ وہ دعا ہے جو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات حسنین ؑ پر پڑھا کرتے تھے یہ بھی فرمایا کہ جب کبھی کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اپنا ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللهِ وضَعْتُ جَنْبِی الْاَیْمَنِ اللهِ وَعَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللهِ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ وَوِلَایَةِ مِنَ افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهٗ عَلٰی مَاشَاءَ اللهُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءُ یَکُنْ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کے واسطے اس حال میں میں نے اپنا داہنا پہلو بستر پر رکھا ہے کہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملّت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور جن کی اطاعت اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے ان کی ولایت پر قائم ہوں جو کچھ خدا نے چاہا ہو اور جو خدا نے نہ چاہا ہوا۔

جو شخص یہ دعا سوتے وقت پڑھ لے گا چوری اور لوٹ اور مکان کے گرنے سے محفوظ رہے گا۔ اور فرشتے اُس کے لئے طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قل ہو اللہ احد پڑھ لے گا خدائے تعالیٰ پچاس ہزار فرشتے معیّن کردے گا کہ وہ رات بھر اُس کی پاسبانی کریں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ لا اِلٰہ الاّ اللہ پڑھ لے خدائے تعالیٰ بہشت میں اُس کے واسطے ایک مکان بنوائے گا اور جو شخص سو مرتبہ استغفار پڑھ یگا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے درختوں کے پتّے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

O بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور وہ اس اور اس کے پڑوسی بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے اور اگر سو بار پڑھے گا تو پچاس برس آئندہ کے بھی بخش دئے جائیں گے (اگر سرزد ہوں)

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سوتے وقت یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ افْتَرَضْتَ عَلَیَّ طَاعَةِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر حضرت علی ابن ابی طالب حسن بن علی۔ حسین ابن علی۔ علی ابن الحسین۔ محمد ابن علی۔ جعفر ابن محمد۔ موسیٰ بن جعفر۔ علی ابن موسیٰ۔ محمد ابن علی۔ علی بن محمد۔ حسن بن علی اور حجۃ القائم کی ان سب پر تیرا درود ہو محبت فرض کی ہے۔
اور اس رات کو مر جائے تو داخل بہشت ہوگا۔

- دوسری مرتبہ روایت میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ سورۂ انّا انزلناہٗ پڑھ لے خدائے تعالیٰ گیارہ فرشتے اُس پر معین کرے گا کہ صبح تک اُس کو شیاطین کے شر سے بچائیں گے۔
- حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ سوتے وقت یہ آیتیں پڑھ لینی چاہئیں:

قُلِ ادْعُوا اللهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا اللهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

ترجمہ: اے رسول کہہ دو تم اُسے خواہ اللہ کے نام سے پکارو یا خواہ رحمن کے نام چاہے جس نام سے پکارو اس کے تو بہ نام اچھے ہی اچھے ہیں اور اے رسول تم نماز میں نہ بہت بلند آواز سے پڑھو نہ بہت آہستہ بلکہ بین بین کا راستہ اختیار کرو اور ہماری تعریف میں یہ الفاظ کہو کہ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور جس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں اور جو ایسی احتیاج سے بے نیاز ہے جس میں مددگار کی ضرورت پڑے اور تم اُس کی بڑائی اس طرح سے بیان کرو جو حق بیان کرنے کا ہے۔

- حدیث معتبر میں حضرت علی بن الحسین -سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے اُس کا افلاس و پریشانی دُور ہو جائے گی اور کوئی کاٹنے والا جانور اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَاشَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَاشَيْءَ فَوْقَكَ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَاشَيْءَ وَرَائَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَاشَيْءَ بَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ

السَّمٰوٰتِ السَّبْعُ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَرَبَّ التَّوْرٰتِه وَالْاِنْجِیْلَ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌبِنَا صِیَتِہَا اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط

ترجمہ: یا اللہ تو ایسا دل ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی شے نہ تھی اور تو ایسا غالب وظاہر ہے کہ تجھ سے بالاتر اور کوئی شے نہیں اور تو ایسا اول ہے کہ تجھ سے کوئی شے مخفی نہیں اور تو ایسا آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی شے نہ ہوگی اے اللہ اے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے پروردگار اور اے توریب وانجیل وزبور اور قرآنِ حکیم کے پروردگار میں ہر زمین پر رینگنے والے کے شر سے جس کی پیشانی کا لکھا تیرے ہی علم میں گزرا ہے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ تو راہِ راست پر ہے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بستر پر جاتے وقت سورہ تبارک الذی پڑھ کر چار مرتبہ یہ کہے گا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّی التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ

ترجمہ: یا اللہ اے حلال وحرام کے مالک اور اے شہرِ محترم کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو میری طرف سے دعا وسلام پہنچا دے۔

خدا تعالیٰ دو فرشتے اس بات پر مامور فرمائے گا کہ وہ اُس کا سلام مجھ تک پہنچا دیں اور میں جواب میں یہ کہوں گا کہ اس پر خدا کی طرف سے سلامتی۔ برکت اور رحمت نازل ہو۔

❁❁❁

(۶)

سوتے میں ڈرنا۔ڈراؤنے خواب دیکھنا۔

نہانے کی حاجت ہونا اوران سب کے دفعیہ کی تدبیریں

○ حضرت امام جعفرصادق -سے منقول ہے کہ جوشخص سوتے میں ڈرتا ہوتوسونے سے پہلے دس مرتبہ یہ کہہ لے:

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ط

ترجمہ: سوائے خداکے کوئی معبودنہیں ہے ہےوہ ایسا یکتاہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں مخلوق کی موت وحیات اُس کے اختیار میں ہے اورخود ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں۔

اس کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا = کی تسبیح پڑھ لیا کرے۔اورطب الائمہ میں یہ اورزیادہ کیا ہے کہ آیۃ الکرسی وقل ھواللہ بھی پڑھ لیا کرے۔

○ حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ جوشخص سوتے میں ڈرے یانیندنہ آنے سے پریشانی ہوتی ہوتو یہ آیت پڑھے:

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا

ترجمہ: پھرہم نے غارمیں برسوں کے لئے اُن پرایسی نیندغالب کی کہ اُن کی سماعت معطل رہی اس کے بعدہم نے اُن کو بیدارکیا تاکہ ہمیں معلوم ہوکہ اُن دونوں مختلف گروہوں میں سے کس نے ان کی مدّت قیام غارکومنضبط کیا ہے۔

اگربچہ زیادہ روتا ہوتواُس پربھی یہی آیت پڑھنی چاہئے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جوشخص سوتے میں ڈرتاہواُسے

چاہئے کہ سوتے وقت معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھ لے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ رات کو ڈرنے کے لئے دس مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

ترجمہ: میں خدا کے غضب اور عذاب اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار میرے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

اور آیۃ الکرسی اور یہ پڑھے:

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا

ترجمہ: جب کہ غالب کر دیتا ہے وہ نیند کو تم پر تو امن ملتی ہے تم کو اُس سے اور ہم نے نیند کو تمہارے لے راحت و آرام مقرر کر دیا ہے۔

O حدیث معتبر میں ہے کہ شہاب ابن عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ایک عورت میرے خواب میں آ کر ڈراتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بستر پر ایک تسبیح اپنے ساتھ لے جایا کر اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہہ کر دس مرتبہ یہ دعا پڑھا کر:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے ساری سلطنت اور پوری تعریف اسی کی ہے سب کی موت اور زیست اس کے اختیار اور ہر طرح کی خیر و خوبی اس کے ہاتھ میں ہے رات کے دن کی تبدیلی کا وہ باعث اور ہر چیز پر قادر ہے۔

ظاہراً تسبیح حضرت فاطمہ زہرا = بوقت خواب پڑھنے میں یہ اختیار ہے کہ سبحان اللہ کو الحمد سے پہلے پڑھیں یا بعد۔

O حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جس شخص کو سوتے میں نہانے کی حاجت ہو جانے کا خوف ہو وہ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ لیا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡاِحۡتَلَامِ وَمِنۡ سُوۡٓءِ الۡاَحۡلَامِ وَمِنۡ اَنۡ یَّتَلَاعَبَ بِیَ الشَّیۡطَانُ فِی الۡیَقۡظَۃِ وَالۡمَنَامِ

ترجمہ: یااللہ میں جنب ہوجانے سے بڑے بُرے خوابوں سے اوراس بات سے کہ شیطان سوتے جاگتے میں مجھے کبھی کسی قسم کے لہوولعب میں مشغول کرے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پریشان خواب دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ کروٹ بدل لے اور یہ کہے:

اِنَّمَا النَّجۡوٰی مِنَ الشَّیۡطَانِ لِیَحۡزُنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَیۡسَ بِضَآرِّ ھِمۡ شَیۡئًا اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ

ترجمہ: شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ ایمانداروں کو رنج پہنچائے مگر وہ خدا کی مرضی بغیر اُن کا کچھ نقصان نہیں کرسکتا۔

اس کے بعد یہ کہے:

عُذۡتُ بِمَا عَاذَتۡ بِمَا عَاذَتۡ بِہٖ مَلَآئِکَۃُ اللّٰہِ الۡمُقَرَّبُوۡنَ وَاَنۡبِیَآءُ ہُ الۡمُرۡسَلُوۡنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوۡنَ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

ترجمہ: جو کچھ میں نے دیکھا اُس کے اور شیطان ملعون کے شر سے میں اسی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی خدا کے مقرب فرشتوں۔ برگزیدہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے۔

O دوسری روایت میں انہیں حضرت سے اس طرح منقول ہے کہ جب کوئی شخص پریشان خواب دیکھ کر جاگ اُٹھے تو یہ کہے:

اَعُوۡذُ بِمَا عَاذَتۡ بِہٖ مَلَآئِکَۃُ اللّٰہِ الۡمُقَرَّبُوۡنَ وَاَنۡبِیَآءُ ہُ الۡمُرۡسَلُوۡنَ وَعِبَادَ اللّٰہِ الصَّالِحُوۡنَ وَالۡاَئِمَّۃُ الرَّشِیۡدُوۡنَ مِنۡ شَرِّ مَارَأَیۡتُ مِنۡ رُؤۡیَایَ اَنۡ تَضُرَّنِیۡ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ

ترجمہ: جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اُس کے شر سے میں اُسی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی خدا کے مقرب فرشتوں۔ برگزیدہ پیغمبروں۔ نیک بندوں اور ہدایت یافتہ حق اماموں نے پناہ مانگی ہے تاکہ تو مجھے شیطان ملعون سے بچالے۔

O ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری لڑکی رات دن ڈرتی رہتی ہے۔فرمایا اُس کی فصد کرادے۔

O دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری بچی سوتے میں ڈرتی ہے کبھی کبھی تو اس کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ اُس کے اعضا سُست اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں لوگوں کا قول ہے کہ یہ جن کے تصرف سبب سے ہے فرمایا کہ اس کی فصد کرادے اور عرق سویا شہد میں ملا کر پکا لے اور تین دن پلا۔اس حکم کی تعمیل کرنی تھی کہ اس بچی کو آرام ہوگیا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق -کے پاس یہ شکایت لایا کہ ایک عورت مجھے آکر ڈراتی ہے۔حضرت نے فرمایا کہ شاید تو زکوٰۃ ادانہیں کرتا۔عرض کیا یا بن رسول اللہ میں تو برابر زکوٰۃ دیتا ہوں۔فرمایا تو مستحق کو نہ پہنچتی ہوگی۔یہ سُن کر اُس نے رقم زکوٰۃ اُن حضرت کی خدمت میں بھیج دی کہ مستحق کو پہنچادیں اس کے ساتھ ہی وہ کیفیّت بھی جاتی رہی۔

❁❁❁

(۷)

رفع بدخوابی اور پچھلی رات میں جاگ اُٹھنے کی دعائیں

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ آیت پڑھ لے رات کو جس وقت چاہے گا جاگ اُٹھے گا۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًـا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا

ترجمہ: کہہ دے اے رسول میں بھی تم ہی جیسا آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بلا شک وشبہ تمہارا خدا ایک ہی ہے۔ اب جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی تمنا ہو اسے لازم ہے کہ عمل نیک کرے اور اس وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ گردانے۔

○ دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پچھلی رات کو اُٹھنا چاہے تو جب بستر پر لیٹے یہ کہہ لے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّیْ مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِیْ ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ الْغَافِلِیْنَ اَقُوْمُ سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ: یا اللہ میں تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہ ہوں تیرا ذکر بھول نہ جاؤں غافلوں میں میرا شمار نہ کیا جائے اور میں فلاں ساعت میں اٹھوں۔

ساعت کے لفظ کے ساتھ جس گھنٹے کا خیال کر کے یہ دعا پڑھے گا خدائے تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کر دے گا کہ اُس کو ٹھیک اُسی گھنٹے پر جگا دے گا۔

○ حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جو شخص رات کو اٹھنا چاہے سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُنْسِنِیْ ذِكْرَكَ وَلَا تُؤْمِنِّیْ مَكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَنَبِّهْنِیْ لِاَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیْكَ اَدْعُوْكَ فِیْهَا فَتَسْتَجِیْبَ لِیْ

وَاَسْئَلُكَ فَتُعْطِنِی وَاَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرَلِی اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ مجھے تیرا ذکر فراموش نہ ہو تیری قوت انتقام سے بے کھٹکے نہ ہو جائیں غافلوں میں میرا شمار نہ کیجیو۔ اور مجھے اُس ساعت میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے ہوشیار کر دیجیو کہ میں اُس میں تجھ سے دعا کروں اور تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے گناہوں کے بخشنے پر تیرے سوا کوئی قادر نہیں ہے۔

اس دعا کے پڑھنے سے خدائے تعالیٰ دو فرشتے بھیج دے گا کہ اُسے جگا دیں اور اگر وہ نہ جاگے گا تو خدائے تعالیٰ اُن دونوں کو حکم دے گا کہ اُس کے لئے طلب مغفرت کئے جائیں۔ اگر پڑھنے والا اُسی رات کو مر گیا تو شہداء میں محسوب ہوگا اور اگر جاگ اُٹھا تو جو حاجت طلب کرے گا خدا اُسے پورا کرے گا۔

- حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یہ ارادہ کر لے کہ رات کی ساعتوں میں سے کسی ساعت میں عبادت خدا کے لئے اُٹھے اگر اُس کا ارادہ سچّا ہے تو خدائے تعالیٰ دو فرشتے بھیج دے گا کہ ٹھیک اُسی وقت پر اُسے ہوشیار کر دیں۔

- حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جسے نیند نہ آتی ہو یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ دَائِمِ السُّلْطَانِ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَاْنٍ

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے خدا صاحب شان و شوکت جس کی سلطنت ازلی اور ابدی ہے اور جو کسی وقت معطل و بیکار نہیں۔

- دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا ؑ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدخوابی کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو:

یَامُشْبِعَ الْبُطُوْنِ الْجَائِعَةِ وَیَاكَاسِیَ الْجُسُوْمِ الْعَارِیَةِ وَیَامُسَكِّنَ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ وَیَامُنَوِّرَ الْعُیُوْنِ السَّاهِرَةِ سَكِّنْ عُرُوْقِیَ الضَّارِبَةِ وَأْذَنْ لِعَیْنِیْ نَوْمًا عَاجِلاً

ترجمہ: اے بھوکوں کے پیٹ بھرنے والے اور اے ننگے جسموں کو پوشش عطا کرنے والے اور اے پھڑکتی رگوں کو سکون دینے والے اور اے جاگتی آنکھوں کو سلانے والے

میری پھڑکتی ہوئی رگوں کو ساکن فرما اور نیند کو حکم دے کہ فوراً میری آنکھیں ڈھانپ لے۔

❁❁❁

(۸)

اچّھے اچّھے خواب دیکھنے کی نماز اوردعائیں جاگ اُٹھنے کے آدابُ

اور

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر ۔کے جمال باکمال سے مشرّف ہونے کی تدبیرُ

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے عشاء کی نماز کے بعد باقاعدہ غسل کرے اور چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے بعد نماز ہزار مرتبہ محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر درود بھیجے پھر ایسے پاک کپڑے پر لیٹے جس پر حلال یا حرام کچھ نہ کیا ہو اور دہنا ہاتھ دہنے رخسارے کے نیچے رکھ کر سو مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللهِ والْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

ترجمہ: پاک ہے میرا اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اللہ اس بات سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ کوئی اس کی صفت بیان کرے بغیر وسیلے اور مدد خدا کے کسی میں کسی قسم کی قوت اور زور نہیں ہے۔

اس کے بعد سو مرتبہ ماشاء اللہ کہے۔اس عمل کا باقاعدہ بجالانے والا انشاءاللہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین ۔کو خواب میں دیکھنا چاہے وہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَامَنْ لَّهُ لُطْفٌ خَفِیٌّ وَّ اَیَادِیْهِ بَاسِطَةٌ لَاتَقْبِضَنَ

اَسْئَلُكَ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ الَّذِيْ مَالَطُفْتَ بِهٖ لِعَبْدٍ اِلَّا كَفٰى اَنْ تُرِيَنِيْ مَوْلَايَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَنَامِيْ

ترجمہ: یا اللہ اے پوشیدہ مہربانی کرنے والے جس کے دستہائے فضل و کرم ایسے دراز ہیں کہ کبھی کوتاہ نہیں ہوتے میں تیری اُسی شفیہ مہربانی کا واسطہ دیتا ہوں کو کسی بندے پر ہوجاتی ہے تو پھر اسے کسی کی احتیاج نہیں رہتی اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے مولا امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو مجھے خواب میں دکھادے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مُردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے باوضو دہنی کروٹ لیٹے اور تسبیح حضرت فاطمہ زہرا = کی پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ انْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَايُوْصَفُ وَالْاِيْمَانُ يُعْرَفُ مِنْهُ بَدَأْتِ الْاَشْيَآءُ وَاِلَيْكَ تَعُوْدُ فَمَا اقْبَلَ مِنْهَا كُنْتَ مَلْجَاءً وَمَنْجَاوَمَا اَدْبَرَمِنْهَالَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَلْجَاءٌ وَّلَامَنْجَامِنْكَ اِلَّااِلَيْكَ فَاَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاسْئَلُكَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِحَقِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمَا سَيِّدَيْ شَبَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنْ تُرِيَنِيْ مَيِّتِيْ فِي الْحَالِ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا

ترجمہ: یا اللہ تو ایسا زندہ ہے جس کی صفت بیان نہیں ہوسکتی صرف ایمان ہی تجھے پہچان سکتا ہے سب چیزوں کا مبداومرجع تو ہی ہے مخلوقات میں سے جو پہلے ہو چکے ہیں اُن کا جائے پناہ تو ہی تھا اور جو پیچھے ہونے والے ہیں اُن کی نجات کا بھی ٹھکانا تو ہی ہے میں تجھے تیری ذات یکتا کا بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرورِ انبیاء کا۔ امیرالمومنین علیؑ بہترین اوصیا کا۔ فاطمہ زہراؑ سردار زنانِ عالم۔ حسنینؑ سردارانِ جوانانِ اہل جنت کا واسطہ دے کر یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے فلاں مردے کو اس کی اصلی حالت میں دِکھادے۔

○ منقول ہے کہ جب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچھونے پر لیٹتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے:

بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَحْيَا وَبِاسْمِكَ اَللّٰهُم اَمُوْت ط

ترجمہ: یا اللہ میری موت وزیست تیرے نام کے ساتھ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا فِىْ بَعْدَمَا اَمَاتَنِىْ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے موت کے بعد مجھے پھر زندہ کیا اور مرنے کے بعد زندہ کرنا اُسی کا کام ہوتا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جب کوئی سوتے سے اُٹھے تو یہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ النَّبِيِّيْنَ وَاِلٰهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعِفِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُحْيِى الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے اللہ نبیوں کا رب رسولوں کا معبود کمزوروں کا پروردگار سب تعریف اُسی کے لئے زیبا ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

ان کلمات کو سُن کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ سچّا ہے اور اس نے میرا شکر ادا کیا۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت پچھلی رات کو اُٹھتے تھے تو بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَوَسِّعْ عَلَىَّ الْمَضْجَعَ وَارْزُقْنِىْ خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَالرْزُقْنِىْ خَيْرَ مَابَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: یا اللہ خوف قیامت کے وقت میری مدد کیجیو اور میری قبر کشادہ فرمائیو اور مجھے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد بہتر سے بہتر حالت میں دیکھیو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب سوتے سے اٹھو یہ کہو:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلآئِكَةِ وَالرُّوْحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور اے سب فرشتوں اور روح فرشتے کے پروردگار تو

پاک و پاکیزہ ہے تیری رحمت تیرے غضب سے زیادہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مگر تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر تحقیق تو ہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اور محاسبے کے وقت درگزر فرماتا ہے۔

- حضرت امام جعفر صادق -منقول ہے کہ جس وقت کروٹ بدلے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔
- حضرت امام علی نقی -سے منقول ہے کہ جب رات کو تمہاری آنکھ کھل جائے اور کروٹ بدلنا چاہو تو یہ پڑھ لو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِلٰهِ الْمُرْسَلِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو زندہ اور قائم اور ہر چیز پر قادر ہے اللہ تمام مخلوقات کا پرورش کرنے والا پیغمبروں کا معبود ساتوں آسمانوں کا اور جو اس میں ہے اور ساتوں زمینوں کا اور جو مخلوق ان میں ہے اور عرش بزرگ کا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے سب پیغمبروں پر سلام ہو اور سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو تمام مخلوق کا پرورش کرنے والا ہے۔

- دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص سوتے سے اُٹھے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے میری روح واپس فرمائی کہ میں اُس کی حمد بیان کروں اور عبادت کروں۔

علاوہ اس کے عقیق کی طرف دیکھنے کی دعا انگوٹھی پہننے کے آداب میں مذکور ہو چکی ہے اس باب کی دعائیں چونکہ نماز شب کے مقدمات میں داخل ہیں وہ سب کی سب ان شاء اللہ تعالیٰ سونے کے وقت کی اور دعاؤں کے ساتھ کتاب عبادات میں لکھی جائیں گی کیونکہ اس رسالے میں مذکورہ بالا دعاؤں سے زیادہ گنجائش نہیں ہے۔

❁❁❁

(۹)

خوابؔ کے سچّے اور جھوٹے ہونے کا باعث اور اُس کی تعبیر

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض اوقات مومن خواب دیکھتا ہے اور جیسا دیکھتا ہے ویسا ہی ہوجاتا ہے اور کبھی خواب دیکھتا ہے جس کا کوئی اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا؟ فرمایا جب مومن سوتا ہے اُس کی روح آسمان کی طرف حرکت کرتی ہے پس جو کچھ وہ روح آسمان پر عالم ملکوت میں جو محل تقدیر وتدبیر ہے دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور اُس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ زمین پر اور ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے راوی نے دریافت کیا کہ آیا مومن کی روح سب کی سب آسمان پر چلی جاتی ہے بدن میں کچھ نہیں رہتی؟ فرمایا ایسا ہوتو وہ مرنہ جائے بلکہ اُس کی مثال آفتاب کی سی ہے کہ خود آسمان پر ہے اُس کی شعاعیں اور روشنی زمین پر پہنچتی ہے اسی طرح روح بدن میں رہتی ہے اور عکس اُس کا آسمان کی جانب حرکت کرتا ہے۔

O دوسری روایت میں حضرت امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ جو مومن سوتا ہے اُس کی روح کو پروردگار کے عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور جو کچھ وہ وہاں دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور جو کچھ لوٹتے وقت ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے۔اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ ایک شیطان ہے جس نام نرع ہے وہ ہر رات کو اپنا جسم مشرق سے مغرب کی تک پھیلا دیتا ہے اور لوگوں کو پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔

O دوسری روایت میں مروی ہے کہ دو نصرانیوں نے ایک خلیفہ سے آکر چند سوال کئے جب وہ جواب میں عاجز رہے تو یہ لوگ حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امیرؑ نے کما حقہٗ ایک ایک بات کا جواب دے دیا ازانجملہ ایک یہ سوال تھا کہ خواب کے سچّے اور جھوٹے ہونے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے روح کو پیدا کیا ہے اور اُس کا بھی ایک بادشاہ مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ نفس ہے جب آدمی سوتا ہے تو روح بدن سے نکل جاتی ہے مگر بادشاہ بدن میں رہتا ہے اُس روح کا گزر فرشتوں کے بھی چند

گروہوں کے پاس سے ہوتا ہے اور جنوں کے بھی جو سچّا خواب ہے وہ فرشتوں کا اثر ہے اور جو جھوٹا خواب ہے وہ جنوں کا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ مومن کا خواب سچّا ہے کیونکہ اُس کا نفس پاک ہے اور یقین درست اور جب اس کی روح بدن سے نکلتی ہے تو فرشتوں سے ملاقات کرتی ہے اسی سبب سے اُس کا خواب بمنزلہ وحی کے ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وحی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوگئی مگر خوشخبری دینے والا خواب باقی ہے۔

O ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سچّا خواب نورِ پیغمبری کے ستّر اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آخری زمانے میں مومن کی رائے اور اُس کا خواب اجزائے پیغمبری میں سے سترویں جُز کے برابر ہوگا۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جب صبح ہوتی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے کہ آیا تم میں سے کسی نے کوئی خوشخبری دینے والا خواب دیکھا ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ لَھُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ (جو لوگ ایماندار اور پرہیز گار ہیں اُن کے لئے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ زندگانی دنیا کی خوشخبری سے مراد نیک خواب ہیں جو مومن دنیا میں دیکھتا ہے اور اُن کی خوشخبری سے خوش ہوتا ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جھوٹے خواب جن کا اثر نہیں ہوتا وہ خواب ہیں جو رات کے اوّل حصّے میں دکھائی دیتے ہیں یہ سرکش شیطانوں کے غلبہ پانے کا وقت ہے اور چند خیالات کو مشکل کر دکھاتے ہیں جن کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ رہے سچّے خواب وہ گنتی ہی کے ہوتے ہیں، اور رات کی پچھلی تہائی میں طلوع صبح صادق تک دکھائی دیتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے اُترنے کا وقت ہے یہ خواب جھوٹے بھی نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ مومن ناپاکی کی حالت میں یا بے وضو سو گیا ہو یا سونے سے پہلے جو کچھ خدا کا ذکر اور اُس کی یاد کرنی چاہیئے وہ نہ کیا ہو اِن حالتوں میں اُس کا خواب سچّا نہ نکلے گا یا اُس کا اثر دیر میں ہوگا۔

O حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا -سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا اور نہ میرے اوصیا میں سے کسی کی شکل اختیار کرسکتا ہے اور نہ اہلِ بیتؑ پر خالص ایمان رکھنے والوں میں سے کسی کی۔ اور سچّے خواب پیغمبری کی ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہیں۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا بلکہ جو جتنا سچّا ہوگا اتنا ہی اُس کا خواب بھی صحیح ہوگا۔ اس قول کی تحقیق یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مومن کی روح کو دوسرے پاک عالم میں پیدا ہے اور اس کو انبیاء اور اولیاء کی روح سے ربط دیا ہے عالمِ ارواح میں انہیں کے ساتھ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ روحوں کے گروہ کے گروہ اور لشکر کے لشکر عالم ارواح میں مجتمع تھے جو روحیں اس عالم میں ایک دوسرے سے آشنائی رکھتی تھیں وہ اس عالم میں بھی آشناء ہیں اور جن کو اس عالم میں ایک دوسرے سے نفرت تھی وہ اس عالم میں بھی اُن سے متنفّر ہیں اور چونکہ بے انتہا مصلحتوں کے باعث اُن پاک روحوں کو جسموں کے ناپاک اور اندھیرے قید خانے میں قید کیا گیا ہے اور طرح طرح کے جسمانی تعلقات نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات میں مبتلا ہوگئی ہیں اسی وجہ سے اُس عالم قدس سے زیادہ دُوری اور غفلت ہوگئی مگر مختلف لوگوں کی حالت اس بارے میں مختلف ہے۔

ایک گروہ درگاہ الٰہی کے مقرّب لوگوں کا ہے کہ اُن کی روحوں کا تعلق ہر وقت عالم بالا سے ہے اور جسمانی تعلقات اُن کو کسی طرح اُس عالم سے جدا نہ کرسکے بلکہ اُن کی یہ حالت ہے کہ اجسام ان کے آدمیوں کے درمیان ہیں اور ارواح ملا اعلی کے قدسیوں کے ساتھ برابر گفتگو میں مشغول ہیں اور روح القدس کے ساتھ راز و نیاز میں منہمک رہتی ہیں اور ہر لحہ فیوض ربّانی سے فائز ہیں۔

ایک گروہ ایسے بدبخت لوگوں کا ہے جو اس عالم کو بالکل بھول گئے ہیں سوائے فنا ہونے والے عیش اور ادنیٰ درجے کی لذتوں کے اور کسی بات کی طرف اُن کا خیال ہی نہیں جاتا یہاں تک کہ ایک گروہ کا تو کثرت گمراہی اور شدّت شقاوت و بدبختی سے یہ حال ہوگیا ہے کہ عیش و عشرت دنیاوی کے سوائے اس سے بہتر اور عشرت و عیش کا انہیں یقین ہی نہیں آتا وہ پیغمبروں تک کو آخرت کے معاملے میں جھٹلاتے ہیں اُن کی آنکھوں۔ کانوں اور دلوں پر گویا مہریں لگ گئی ہیں اور نیکی و نیک بختی کے دروازے اُن کے لئے بند ہوگئے ہیں۔

ایک تیسرا گروہ اور بھی ہے جو باوجود تعلقات دنیا تحصیل مراتب اُخروی سے دست بردار نہیں ہے یہ نفس لوّامہ (یہ وہ قوتِ تمیز ہے جسے ہر شخص نے محسوس کیا ہوگا کہ ارادہ بد کو مانع آتی ہے اور بدی کرگزرنے کے بعد ملامت کرکے رنجیدہ و پشیمان کرتی ہے نیک ارادے کی تحسین کرتی ہے اور نیک کام کرنے کے بعد دل خوش کرکے ہمت بڑھاتی ہے اسی قوت کا نام انگریزی زبان میں کانشش ہے۔) کی لتاڑ میں رہتے ہیں کبھی اُن کا

گوشہ دل شیطان کی طرف لگا ہوتا ہے کبھی فرشتوں کی نصیحت سُنتے ہیں۔ایک وقت واعظوں اور رہنماؤں کے مجمع میں نیکی کی باتیں سُننے میں مشغول دکھائی دیں گے اور دوسرے وقت انسان صورت شیطان سیرت راہزنِ دین وایمان کے غول میں فسق وفجو میں مصروف نظر آئیں گے۔کبھی اپنے آپ کو گناہوں کی نجاست سے نجس کر لیتے ہیں اور کبھی توبہ وگریہ وزاری کے پانی سے اپنے آپ کو طاہر کرتے ہیں۔چونکہ اس گروہ کی روحوں کو کچھ تو باعتبار تعلقات اشغال دنیوی اور کچھ باعتبار اُن خطاؤں اور گناہوں کے جو اُس سے سرزد ہوئے ہیں۔درگاہِ خدا وانبیاء وآئمہ ؑ اور فرشتگان عالم بالا سے دُوری ہوگئی ہے اسی سبب سے سونے کے وقت کہ اُن کے نفس بُرے کاموں سے تھوڑے بہت فارغ ہوتے ہیں اور بدخیالات کے داخل ہونے کے دروازے بند یعنی حواسِ خمسہ معطّل ہوتے ہیں وہ رُوحیں اپنے قدیم دوستوں کو یاد کرتی ہیں اور اُن سے اختلاط کا خیال آتا ہے اور وہ آسمان باطن کی طرف عروج کر کے قدسیوں سے باتیں کرتی ہیں۔چونکہ رات کے اوّل حصّے میں کچھ کچھ حالت بیداری کے خیالات بھی دل میں موجود ہوتے ہیں اسی وجہ سے اُس وقت کی پرواز تعلقات ومعاملات دنیوی میں ہی ہوتی ہے اور اُس عالم سے جو تعلق ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیطان اُس پر غالب آجاتے ہیں اور جھوٹے خیالات وباطل تعلقات کو طرح طرح کی شکلوں میں مشکل کر دکھاتے ہیں۔رات کے اوّل حصّے سے جس قدر دوری ہوتی جاتی ہے اُسی قدر نفس سے عالم بیداری کے خیالت دُور ہوتے جاتے ہیں اور قریب صبح روح کی پرواز بالکلیہ عالم بالا سے متعلق ہوجاتی ہے یعنی وہ آسمان وزمین کے مابین کی خواہشوں اور طرح طرح کی زینت کے خیالوں سے نکل کر عرش الٰہی کے نیچے مقربان درگاہ الٰہی کی صحبت میں پہنچ جاتی ہے شیاطین کا غلبہ اُس وقت ضعیف ہوجاتا ہے اور خدا کے لطف ومہربانی سے آسمانی فرشتے غافلوں کو ہوشیار کرنے اور سوتوں کو جگانے اور شیطاطین وجنّات کے لشکروں کے دُور کرنے کے لئے آتے ہیں اُس وقت کے مومنین کی روحوں کے خواب رحمانی خواب ہیں اور جو فیوض اُن کو پہنچتے ہیں وہ ربّانی اور سُبحانی فیوض ہیں اب وہ فرشتے آکر اُن کو جگاتے ہیں تاکہ غفلت سے جو کرتوت دن میں کر چکے ہیں اُن کی معافی کے لئے نماز پڑھ کر بارگاہِ احدیت میں گریہ وزاری کریں اور توبہ وپشیمانی سے معاف کرالیں۔یہی وجہ ہے کہ شب کا یہ وقت مقرر کیا گیا ہے اور اُس وقت کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ نَشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطًأَ اَقْوَمُ قِیْلًا جس کا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو عبادت رات کو کی جائے اُس میں دل وزبان سے زیادہ موافق ہوتا ہے اور قول زیادہ راست ہے۔بہت ہی نیک بخت ہیں وہ لوگ جو اس وقت کی قدر کرتے ہیں اور جو بے اندازہ نعمتیں خدا کی طرف سے اُس وقت نازل ہوتی ہیں اُن سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور روحانی فرشتوں کو شیطانی وسوسات دفع کرنے کے لئے اپنا مددگار بنالیتے ہیں اور اپنی مقدس روحوں کو تعلقات دنیوی کی ناپاکیوں سے پاک کر کے تقرب الٰہی حاصل

کرنے کے لائق بنا لیتے ہیں۔اور اُس مبارک وقت میں جو مقرّ بانِ درگاہ کے راز و نیاز کا موقع ہے یہ بھی اپنے خدا ئے بے نیاز کی یاد کر کے اپنے آپ کو اُن لوگوں کا ہم آواز بنا لیتے ہیں۔ انسان کو مناسب ہے کہ کچھ کچھ اپنی قدر پہچانے اور کبھی کبھی اپنی اصلیّت کو بھی یاد کرے اور اُس مقدس جوہر کو ایسی کم قیمت پر نہ بیچے اور اُس عرش کے پرندے کو تعلقات دنیوی کے پنجرے میں مُقیّد نہ رکھے۔ وَ فَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَ سَائِرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِسُلُوْکِ مَسَالِکَالْمُقَرَّبِیْنَ وَ التَّنْبِیْہِ نَوْمِ الْغَافِلِیْنَ۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دل کی آنکھوں پر چونکہ تعلقات جسمانی کے طرح طرح کے پردے پڑے ہوتے ہیں اور رنگ برنگ کی دُنیوی زینتیں پیش نظر ہوتی ہیں لہٰذا بصیرت باوجود مراتب عالی کرنے کے خیالاتِ پست کے ساتھ مخلوط رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ سچّے خواب کے خیالات بھی مختلف چیزوں کی صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں گو کہ ہر چیز کی شکل و صورت مناسبات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسی سبب سے جو لوگ دنیا کے دھوکے میں گرفتار ہیں اُن کی ضعیف عقلوں اور کمزور بصیرتوں کے لئے کلام خدا اور احادیث انبیاء و اوصیا میں مثلیں بیان کی گئی ہیں۔ خیالات کی پستی کے سبب معقولات کا اُنہیں ادراک نہیں ہے اور اُن کا کل دارومدار محسوسات پر ہے تو یہ ضرور ہوا کہ انہیں معقولات محسوسات کے بھیس میں دکھائی جائیں۔ مثلاً فرمایا ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کے خدوخال تو ایسے خوبصورت ہیں کہ نادان بچہ دھوکا کھا جاتا ہے مگر اندر زہرِ قاتل ہے۔

یا جیسے یہ فرمایا ہے کہ جس طرح پانی جسم کی زندگی کا باعث ہے اُسی طرح علم دل کی زندگی کا۔ یا جیسے زمین کی سرسبزی پانی سے ہے اُسی طرح دلوں کی سرسبزی علوم سے۔ یا مثلاً علم کو آفتاب اور چراغ کی روشنی سے تشبیہ دی ہے کہ اُن کی روشنی ظاہری تاریکی دُور کر دیتی ہے اُسی طرح علم شکوک وشبہات کی تاریکی اور جہالت و گمراہی کے اندھیرے کو زائل کر دیتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اور اُس کے انبیاء و اصیاء کا کلام اس قسم کی مثالوں سے پُر ہے اور بھید اس میں وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے۔

المختصر جس طرح اُن لوگوں کی ضعیف عقلیں عالم بیداری میں مثالوں کی محتاج ہیں اسی طرح اُن کی کمزور بصیرتیں عالم خواب میں چیزوں کی صورتوں کی محتاج ہیں اور ہر ایک چیز انھیں ایک صورت میں دکھائی جاتی ہے اور یونہی ہر خواب ہر تعبیر کا محتاج ہے اور تعبیر دینے والے کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اُن صورتوں میں سے معنیٰ کی طرف اور خیالات سے واقعات کی طرف اپنا ذہن منتقل کرے۔ مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نجاست میں پڑا ہے یا اُس کا ہاتھ فضلے [1] میں بھرا ہوا ہے۔ کامل تعبیر دینے والا فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ صورت

دنیا کی ہے جو روشن ضمیر آدمیوں کی نظروں میں فضلہ اور مُردار سے بھی زیادہ ناپاک ہے اور اُس سے وہ یہ نتیجہ نکالے گا کہ خواب دیکھنے والے کے کچھ مال ہاتھ آئے۔ یا مثلاً کسی نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کی طرف متوجہ ہے تو اِس صورت میں بھی اُسے کچھ نہ کچھ مال ملے گا۔ ہاں اگر اپنے آپ کو کوئی پانی میں دیکھے تو اُس کا نتیجہ حصولِ علم ہے حاصل کلام تعبیر کا علم بہت بڑا ہے انبیاء و اوصیاء کے لئے مخصوص ہے چنانچہ ہر خواب کی تعبیر بیان کرنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا تو معجزہ تھا۔ اس مقام کی کماحقہٗ تحقیق کے لئے توفی الواقع بہت بڑی وسعت درکار ہے جس کے اس رسالے میں گنجائش نہیں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ میں بہت سے خواب دیکھا کرتا ہوں اور تعبیر بھی خود ہی دے لیا کرتا ہوں۔ اور جو تعبیر میں سوچتا ہوں وہی واقع ہوتی ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا ہے وہ عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا شوہر صحیح و سلامت سفر سے واپس آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسری دفعہ پھر اُس کا شوہر سفر میں گیا اور اُس نے ویسا ہی خواب دیکھا اور آنحضرتؐ نے وہی تعبیر دی اور اُس کا شوہر اُسی طرح پھر واپس آ گیا۔ تیسری مرتبہ وہ پھر سفر میں گیا اور اس عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اب کی مرتبہ ایک شخص سے سامنا ہو گیا خواب اُس سے بیان کیا گیا اُس نے کہا کہ تیرا شوہر مر جائے گا اور وہی ہوا۔ یہ خبر اُڑتے اُڑتے آنحضرتؐ تک پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے اُس کو نیک تعبیر کیوں نہ دی؟

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا خواب آسمان و زمین کے مابین اُس کے سر پر معلّق رہتا ہے جب تک وہ خود یا کوئی اور اُس کی تعبیر نہ دے۔ پھر جیسی تعبیر دی جاتی ہے ویسا ہی واقع ہوتا ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ تم اپنا خواب سوائے کسی عقلمند آدمی کے اور کسی سے بیان کرو۔

O دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اپنا خواب صرف اُس مومن سے بیان کرو جس کا دل حس و عداوت سے خالی اور نفس سرکش کا تابعدار نہ ہو۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آفتاب کو اپنے سر پر چمکتے دیکھا مگر بدن پر اُس کی روشنی نہیں پڑی فرمایا کہ ایمان تیری رہبری کرے گا اور دین حق کو تو پالے گا مگر ناتمام رہے گا اور اگر وہ نور تیرے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا تو تُو کامل الایمان ہو جاتا۔ اُس شخص نے عرض کی کہ اور لوگ تو اُس سے بادشاہی مراد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے آباؤ اجداد میں سے کتنے ایک بادشاہ ہوئے ہیں جو تجھے بادشاہی کا خیال آیا اور یہ تو بتلا کہ اُس دین حق

سے جس کے ذریعے سے تو بہشت میں پہنچے گا کون سی بادشاہی بہتر ہے؟

O منقول ہے کہ ایک اور شخص نے اُنھیں حضرت سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے اور میں بہت ہی ڈرتا ہوں۔ میرا ایک داماد تھا اور وہ مر گیا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ اُس نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے کہیں مَر نہ جاؤں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ موت سے کسی وقت نہ ڈر بلکہ صبح وشام اُس کا منتظر رہ مگر مُردے کا گردن میں باہیں ڈالنا درازئ عمر کی علامت ہے۔ ہاں یہ بتلا کہ تیرے داماد کا نام کیا تھا؟ عرض کی ''حسین'' فرمایا کہ تجھے حضرت امام حسین -کی زیارت بھی نصیب ہوگی کیونکہ جس شخص سے اُن حضرتؑ کا ہم نام گلے ملے گا اُسے اُن حضرتؑ کی زیارت کی توفیق میّسر ہوتی ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص خواب میں اپنے آپ کو حرم محترم میں دیکھے اگر وہ ڈرتا ہوگا تو باعث خوف زائل ہوجائے گا۔

O ایک اور شخص نے اُن حضرت سے عرض کی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ نیزے کی ڈانڈ میرے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا اُس پر بوری بھی تھی؟ عرض کی نہیں۔ ارشاد ہوا کہ اگر بوری ہوتی تو خدا تجھے بیٹا عنایت کرتا چونکہ بوری نہ تھی بیٹی ہوگی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد استفسار فرمایا کچھ یاد ہے کہ اُس ڈانڈ میں کتنی پوری تھیں؟ عرض کی بارہ ۱۲۔ فرمایا کہ بارہ بیٹیاں ہوگی۔ محمد ابن یحییٰ کہتا ہے کہ میں یہ حدیث ایک شخص سے بیان کرر ہا تھا کہ اُس نے کہا میں اُنھیں لڑکیوں میں سے ایک کا بیٹا ہوں اور گیارہ خالائیں میری موجود ہیں۔

O حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت امام رضا -نے فرمایا کہ میں نے کل رات علی ابن یقطین کے غلام کو اس طرح خواب میں دیکھا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے اور یہ تعبیر دی ہے کہ وہ دین حق قبول کرلے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ یاسُر خادم حضرت امام رضا -نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا سترہ ۱۷ شیشیاں ایک پنجرے میں ہیں یکا یک وہ پنجرہ گرا اور سب شیشیاں چکنا چُور ہوگئیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا اگر تیرا خواب صحیح ہے تو ضرور ہے کہ میرے اقربا و اہل بیتؑ سے کوئی شخص سترہ دن بادشاہی کر کے مرجائے چنانچہ وہی ہوا کہ محمد بن ابراہیم نے ابوالشریا کے ساتھ خروج کیا اور سترہ دن کے بعد مر گیا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ کا لبا لب بھرا ہوا پیالہ دیا گیا اور میں نے اتنا پیا کہ میرے ناخنوں سے بہہ نکلا۔ حاضرین نے عرض کی کہ حضور اِس کی تعبیر کیا دی ہے؟ فرمایا علم۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوفے کے باہر فلاں موضع میں گیا ہوں وہاں ایک لکڑی کا آدمی دیکھا کہ لکڑی ہی کے گھوڑے پر سوار ہے اور تلوار ہاتھ میں لئے جُھلا تا ہے اور میں اُسے دیکھ دیکھ کے ڈرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ تیرا یہ خواب اس بات پر دلالت ہے کرتا ہے کہ تو کسی شخص کو دھوکا دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے خدا سے ڈر اور موت کو یاد کر اور اس کام سے باز آ۔ اُس شخص نے عرض کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے حضرتؑ کو بہت بڑا علم عطا فرمایا ہے اور آپ نے علم کو علم کے معدن سے حاصل کیا ہے۔ بے شک میرے پڑوسیوں میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ میں اپنا فلاں کھیت تیرے ہاتھ بیچنا چاہتا ہوں۔ میں نے جب دیکھا کہ اُس کا خریدار سوائے میرے اور کوئی نہیں تو ضرور میرے دل میں خیال آیا تھا اور میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ضرور میں اس کے دام بہت گھٹ کے لگاؤں گا اور جہاں تک بنے گا سستا خریدوں گا۔

❀❀❀

(۱۰)

جاگنے کے آداب اور زیادہ سونے کی بُرائی

O حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں بنانا اور جلسہ جمانا مکروہ ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سوائے تین کاموں کے اور کسی بات کے لئے رات کو جاگنا اچھا نہیں۔ نمازِ شب کے لئے، قرآن خوانی اور طالب علم کے لئے اور اُس دولہن کے لئے جو نئی نئی اپنے شوہر کے گھر آئی ہو۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ''پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی اوّل جو کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرے جس کے پاس مال بہت ہو اور اُسے کسی پر بھروسہ نہ ہو بلکہ لُٹ جانے کا ڈر ہو۔ تیسرے جس نے لوگوں سے بہت سی جھوٹی باتیں کہی ہوں اور لوگوں پر بہت سے بہتان باندھے ہوں۔ چوتھے جس کے ذمّہ مطالبہ زیادہ ہو اُس کے پاس دینے کو کافی نہ ہو۔ پانچویں جو شخص کسی کے عشق کے مبتلا ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائے۔'' اور میرے والد جن پر خدا کی رحمت ہو یہ فرمایا کرتے تھے ممکن ہے کہ یہ حدیث زیادہ غفلت کرنے والوں کی تنبیہہ کے لئے فرمائی گئی ہو کیونکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنے امّارہ کے قتل کی فکر میں رہے وہ اندرونی دشمن ہے اور ہر وقت اس کے قتل کی فکر میں ہے اور اس شخص کے پاس ایمان وعبادت کا سرمایہ ہے جس کے لُٹ جانے سے یہ بے خوف نہیں کیونکہ نفس اور شیطان اور خواہش اور شہوتیں سب کی سب اُس کے غارت کرنے پر متفق ہیں۔ جھوٹ اِس نے بہت سا بولا ہے۔ بدگوئی بہتوں کی ہے۔ ہر شخص سے عبادت اور بندگی کا بہت سا مطالبہ کیا گیا ہے اور جتنا مطالبہ ادا کرنا چاہئے اُتنا سرمایہ بہم پہنچایا نہیں اور خدا جیسے محبوب سے بسبب خواب غفلت کے دُوری ہوتی جاتی ہے۔ اب سمجھ لینا چاہئے کہ جس کے لئے یہ پانچوں اسباب بیداری کے موجود ہوں اُسے نیند کیونکر آئے۔ چنانچہ اسی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مجھے اُس شخص سے تعجب ہے جو خدا کی محبت کا دعویدار ہو اور راتوں کو سوتا ہو۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ سے منقول ہے کہ جو شخص عذابِ خدا کے شب خون سے ڈرتا ہوا ُسے مناسب نہیں ہے کہ سوئے۔

O منقول ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کا تھوڑا بھی بہت ہے۔آگ۔نیند۔بیماری۔اور دشمنی۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان۔کی والدہ ماجدہ اُن سے کہا کرتی تھیں کہ رات کو زیادہ مت سوؤ کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا آدمی قیامت کے دن فقیر ہوگا۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا کہ خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے۔زیادہ اور بے ضرورت سونا۔بے محل ہنسنا۔اور پیٹ بھرے پر کچھ کھانا۔اور فرمایا کہ لوگوں نے خدا کی پہلی نافرمانی جو کی وہ اِن چھ باتوں میں ہے۔دُنیا کی محبت۔ریاست کی محبت۔عورتوں کی محبت۔کھانے کی محبت۔سونے کی محبت۔آرام کی محبت۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ شیطان کے پاس ایک سُرمہ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں لگا دیتا ہے اور ایک لعوق ہے جس کو وہ چٹا دیتا ہے اور ایک ناس ہے جس کو سنگھا دیتا ہے۔وہ سُرمہ تو اونگھ ہے اور لعوق جھوٹ اور ناس تکبّر۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستی چار قسم کی ہے۔ایک شراب کی مستی دوسرے مال کی مستی۔تیسرے نیند کی مستی۔چوتھے حکومت کی مستی۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ -نے مناجات کی کہ اے پروردگار تو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دشمن کسے رکھتا ہے؟ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ اُس شخص کو جو شام سے صبح تک مُردوں کی طرح پڑا رہے اور دن بھر بیہودہ باتوں میں گزار دے۔

O حضرت اامام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ خدا کو دو چیزیں سب سے زیادہ ناپسند ہیں زیادہ سونا۔زیادہ بیکار رہنا۔اور فرمایا کہ زیادہ سونے سے دُنیا و آخرت کی خوبی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

O یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ زیادہ جاگنا بھی اُتنا ہی بُرا ہے جتنا زیادہ سونا۔اور اُن راتوں کے سوا جس میں شبِ بیداری مسنون اور باعث ثواب ہے اور راتوں میں ساری ساری رات جاگنا مکروہ ہے۔

O احادیث میں وارد ہوا ہے کہ آدمی پر آنکھ کا بھی حق ہے زیادہ جاگنےس یا س کا حق نہ زائل کرنا چاہئے۔

O یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سوتے جاگتے آفتاب کی طرف مُنہ کر کے لیٹنا بیٹھنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب کی طرف پشت کر لے کیونکہ

آفتاب کی طرف مُنہ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ آفتاب کی طرف مُنہ کرو کہ اس سے بخار رہیجان میں آجاتا ہے اور چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ کپڑے پُرانے ہو جاتے ہیں۔ اور اندرونی درد پیدا ہوتے ہیں۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسند معتبر منقول ہے کہ دھوپ کی تین خاصیتیں ہیں۔ رنگ بدل دینا۔ آدمی میں بدبُو پیدا کر دینا۔ کپڑے پُرانے کر دیتا۔

❁❁❁

(۱۱)

باتھ روم (لیٹرین) میں جانے کے آداب

○ جب کوئی شخص لیٹرین میں جانا چاہے واپنا سر ڈھک لے اور اگر عمامہ وٹوپی وغیرہ پر کوئی اور چیز لپیٹ لےتو اور اچھا ہے پھر بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر میرا بھروسہ ہے بلاشک میں شیطان ملعون کی نجاست اور ناپاک کرنے والی پلیدی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّی الْاَذٰی سَرْجًا بِغَیْرِ حِسَابٍ وَاجْعَلْنِیْ لَكَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ فِیْمَا تَصْرِفُهٗ عَنِّیْ مِنَ الْاَذٰی وَالْغَمِّ الَّذِیْ لَوْ حَبَسْتَهٗ عَنِّیْ هَلَكْتُ لَكَ الْحَمْدُ اعْصِمْنِیْ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَخْرِجْنِیْ مِنْهَا سَالِمًا وَحَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ طَاعَةِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور اللہ کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے اے پروردگار نجاست کافی طور پر کُھل کر خارج ہوجائے اور اس کے اخراج سے جو بلائیں اور تکلیفیں تو مجھ سے دُور کرتا ہے اُن کا شکر ادا کرنے کی مجھے توفیق عنائت فرما کیونکہ اگر تو ان بلاؤں کو دفعہ نہ فرماتا تو میں مرجاتا۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے اس مقام کے شر سے مجھے محفوظ رکھ میں یہاں سے صحیح وسلامت نکلوں اور شیطان لعین کی پیروی نہ کرنے پاؤں۔

جب بیت الخلاء میں جائے تو بایاں پاؤں پہلے رکھے۔ یہ ہدایت بنا بر مشہور لکھی گئی کوئی حدیث اس بارے میں نظر سے نہیں گزری۔

جب ستر کھولے تو بسم اللہ کہہ لے تاکہ شیطان آنکھیں بند کرلے اور اُس کی نظر عورتین پر نہ پڑنے پائے اور جب قدمچہ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ عَنِّیَ الْقَذٰی وَالْاَذٰی وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ پلیدی اور نجاست کو مجھ سے دُور کر اور مجھے پاک و پاکیزہ فرما۔

○ ایک گروہ کا یہ بھی قول ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا سُنّت ہے مگر اس کی کوئی سند نظر سے نہیں گزری۔ اور جب پاخانہ یا پیشاب کے آنے میں تکلیف ہوتی ہوت بعض کے قول کے موافق یہ پڑھنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَطْعَمْتَنِیْہِ طَیِّبًا فِیْ عَافِیَۃٍ فَاَخْرِجْہُ مِنِّیْ خَبِیْثًا فِیْ عَافِیَۃٍ

ترجمہ: یا اللہ جیسے تو نے مجھے اچھی اچھی نعمتیں آرام و آسائش سے کھلائی ہیں اُسی طرح یہ پلیدی بھی آسانی سے رفع ہو جائے۔

○ حدیث میں وارد ہے کہ ہر بندے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اُس کا سر قدمچے کی طرف جُھکا دیتا ہے کہ اپنے براز کو دیکھ لے اور سر جھکانے سے پہلے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے ابن آدم تیری اُن عمدہ غذاؤں کا جن کی نفاست اور لطافت میں تو ایسی ایسی کوشش کرتا تھا نتیجہ یہ ہے۔ اب غور کرلے کہ تو نے وہ کہاں سے بہم پہنچائی تھیں اور انجام کو وہ کہاں پہنچیں اُس حالت میں مناسب ہے کہ بندہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْحَلَالَ وَجَنِّبْنِی الْحَرَامَ (یا اللہ مجھے حلال روزی عطا فرما اور حرام سے بچا۔)

اور جب طہارت کے پانی پر نظر پڑے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْہُ نَجِسًا

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے پانی کو پاک بنایا ہے اور ناپاک نہیں بنایا۔

اور جب طہارت کرنا چاہے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرَجِیْ وَالسَّتَرْ عَوْرَتِیْ وَحَرِّمْنِی عَلَی النَّارِ وَوَفِّقْنِیْ لِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنْكَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: یا اللہ مجھے حرام سے بچا اور میری پردہ پوشی فرما۔ آتشِ دوزخ مجھ پر حرام کر اور اے صاحب جلال اور بزرگی مجھے اُن باتوں کی توفیق دے جو تیرے تقرب کی موجب ہوں۔

اور جب اُٹھنے لگے تو پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَنَّأَنِیْ طَعَامِیْ وَشَرَابِیْ وَعَافَانِیْ مِنَ الْبَلْوٰی

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے میرا کھانا رچایا بچایا اور مجھے آزمائش سے نجات دی۔

جب باہر نکلنا چاہے تو جیسا کہ مشہور ہے دَہنا قدم پہلے اُٹھائے اور ہاتھ پیٹ پر پھیر کر کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَرَّفَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ قُوَّتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذٰطَهٗ یَالَهَا مِنْ نِعْمَةٍ لَایَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَھَا

ترجمہ: سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس کھانے کا ذائقہ چکھایا اور اُس کی قوت میرے جسم میں باقی رکھی اور اُس کا فضلہ میرے معدے سے خارج کر دیا۔ خدا کی نعمتیں اتنی ہیں کہ بڑے بڑے حساب دان اُن کے اندازے سے عاجز ہیں۔

- سُنّت ہے کہ طہارت ٹھنڈے پانی سے کرے کہ اس سے بواسیر دفع ہوتی ہے اور لیٹرین میں زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے۔
- منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے اُین کو حکم دیا تھا کہ بیت الخلاء کے دروازے پر لکھ دو کہ لیٹرین میں زیادہ بیٹھنے سے بواسیر ہوتی ہے۔
- ہڈی اور اُپلے سے استنجا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جنوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنے حیوانات کے لئے کھانا طلب کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے ہڈیاں اُن کے لئے اور گوبر اُن کے حیوانات کے لئے مقرر فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہڈی کو چوڑنا اچھا نہیں ہے اسی طرح کھانے کی سب چیزوں بالخصوص روٹی سے استنجا کرنا سخت مکروہ ہے اور محترم چیزوں سے استنجا کرنا جیسے خاک تربت امام حسین ۔اور لکھی ہوئی چیزیں جن پر قرآن مجید یا خدا کے پیغمبروں کے یا آئمہ علیہم السلام کے نام یا حدیثیں یا مسائل فقہ لکھے ہوں قطعاً حرام ہے اور اگر استخفاف کی وجہ سے کوئی شخص ان چیزوں سے استنجا کرے گا تو کافر ہو جائے

گا۔

○ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مطلقاً مکروہ ہے اور بائیں ہاتھ سے اس صورت میں مکروہ ہے کہ اُس میں کوئی انگوٹھی ہو جس پر خدائے تعالیٰ کا نام کندہ ہو اور علماء نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ اگر انبیاء اور آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام ہو تب بھی مکروہ ہے۔ اور اگر قصداً ان بزرگ ناموں میں سے کوئی نام کندہ کرایا ہو تو اُس انگوٹھی کو خواہ پہنے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پاخانے میں اپنے ساتھ لے جانا مکروہ ہے علی ہذا القیاس قرآن مجید۔ دعاؤں اور تعویذوں کا لے جانا اور چاندی کے سکوں [1] کے لے جانا جس صورت میں کہ وہ کسی تھیلی میں بند نہ ہوں مکروہ ہے۔

بیت الخلاء میں مسواک کرنی مکروہ ہے کہ اس سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔ لیٹرین میں بولنا مکروہ ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ - نے اپنی مناجات میں خدا سے عرض کی کہ باری تعالیٰ مجھ پر چند حالتیں ایسی گزرتی ہیں کہ میں تیری شان اس سے رافع سمجھتا ہوں کہ ان موقعوں پر تجھے یاد کروں۔ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ ؑ میری یاد ہر حالت میں بہتر ہے۔ لیٹرین میں سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اگر کسی سے کوئی کام متعلق ہو اور یہ خوف ہو کہ بیت الخلاء سے باہر نکلنے تک وہ ہاتھ سے نکل جائے گا یا سخت حرج واقع ہوگا اور اشارے تالی بجانے سے کام نہ چلے تو بات کرنی جائز ہے۔

○ منقول ہے کہ جو شخص بلاضرورت لیٹرین میں باتیں کرے گا اُس کی حاجت بر نہ آئے گی اور پاخانہ و پیشاب کرنے میں کھانا پینا مکروہ ہے اور ایسے پانی سے بھی استنجا کرنا جس میں بغیر کسی نجاست ملے بو آنے لگی ہو مکروہ ہے۔ ہاں اگر اور پانی نہ مل سکے تو مجبوراً جائز ہے۔

❁❁❁

(۱۲)

رفع حاجت کیلئے کس کس طرح اور کہاں کہاں بیٹھنا اور جانا چاہئے اور کِن کِن مقامات کے لئے ممانعت ہے

o واجب ہے کہ اپنے ستر کو سوائے منکوحہ بیویوں نادان بچّوں اور کل حیوانات کے اور سب نامحرموں سے چھپاؤ اور سنّت ہے کہ خواہ کسی مکان میں ہو یا کوچے میں اپنا تمام جسم چھپائے اور اگر صحرا میں ہو تو اتنے فاصلے پر چلا جائے کہ کوئی اس کے جسم کو نہ دیکھے سکے اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ خواہ جنگل میں ہو یا گھر میں رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا حرام اور اجتناب میں احتیاط ہے۔

o حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف بھول کر پیشاب کر رہا ہو اور یاد آجانے پر قبلہ کی تعظیم اور بزرگی کے سبب اپنا رُخ بدل لے وہاں سے اُٹھنے نہ پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور احتیاط اس میں ہے کہ استنجا کرنے کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف پشت یا رُخ نہ کرے۔ سنت ہے کہ شمال [1] یا جنوب کی طرف رُخ کرے یا چاروں سمتوں کے بین بین۔

o اگر قبلہ معلوم نہ ہو اُس کے دریافت کرنے میں کوشش کرنا مناسب ہے تا کہ مناسب ہے تا کہ اس بات سے خاطر جمع ہو جائے کہ قبلہ کی طرف مُنہ اور پیٹھ نہیں ہے اور جہاں معلوم کرنا مشکل ہو وہاں رُخ یا پشت کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں مگر اس صورت میں پیٹھ اُدھر ہو تو بہتر ہے۔

o سُنت ہے کہ پیشاب کرنے کے لئے کوئی بلند مقام یا ایسی جگہ جہاں کی مٹی ملائم ہو ڈھونڈ لینی چاہئے تا کہ چھینٹیں اُڑنے کا خطرہ نہ رہے۔

o منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیوں سے زیادہ پیشاب کے بارے میں احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر تشریف لے جاتے یا کسی ایسی جگہ جہاں نرم مٹی بہت ہوتی کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔

o بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ قبر کا عذاب زیادہ اُن لوگوں پر ہو گا جو پیشاب کے

بارہ میں بے احتیاط یا برتاوے میں کج خلق ہوں۔

O پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور ٹھہرے پانی میں اور بدتر۔ مگر بعض معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آبِ جاری میں پیشاب کرنے کا مضائقہ نہیں۔ اور یہ وارد ہوا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے جن اور شیاطین غلبہ پاتے ہیں اور دیوانگی و بھول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

O بہتر ہے پانی میں پاخانہ بھی نہ کرے اور کھڑے کھڑے پیشاب کرنا و پاخانہ دونوں مکروہ ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پیشاب کرے خواہ ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور بہت بلند مقام سے نیچے کی طرف پیشاب کرنا۔ جانوروں کے سوراخ میں پیشاب کرنا۔ اور پانی بہنے کی جگہوں میں پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا گو اُس وقت وہ خشک ہوں علی ہذا القیاس راستوں کے کنارے اور مسجدوں میں اور اُن کی دیواروں کے قریب ایسے مقامات و مکانات میں جہاں لوگوں کے گالیاں دینے اور بُرا بھلا کہنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

O میوہ دار درختوں کے نیچے اس لئے مکروہ ہے کہ میوے کے زمانے میں جانوروں کے ضرر سے محفوظ رکھنے کے لئے فرشتے متعین ہوتے ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ علاوہ میوے کے اوقات کے اور وقتوں میں بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح مقامات میں جہاں لوگ اُترتے ہوں اور اُن مقامات میں جہاں لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو خواہ پیشاب کی بو بو سے ہی کیوں نہ ہو۔

O حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرتا ہے جو لوگوں کو ایسے کنوؤں اور چشموں کے پانی لینے سے روک دے جن پر لوگ باری باری پانی بھرتے ہوں۔ یا جو پانی کسی خاص گروہ کی ملکیت ہو اور ہر دن اور ہر رات میں کسی خاص خاص کی باری آتی ہو۔ اس سے وہ باری والے کو روک دے۔

O اسی طرح اُس شخص پر جو شارع عام کو دیوار کھڑی کر کے یا راہ زنی کر کے یا محصول مقرر کر کے بند کر دے۔

❀❀❀

نواں باب

پچھنے لگانے اور تنقیہ کرنے کے آدابُ

بعض دواؤں کے خواص اور بعض بیماریوں کے عِلاج

اور بعض دعاؤں اور حرزوں کا ذکر

(۱)

بیماریوں میں مُبتلا ہونے اور اُن پر صبر کرنے کا ثواب اور مومنوں کے امراض کی سختی

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر تبسم فرمایا۔ اصحاب نے اس کا سبب دریافت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے فرشتوں کے بارے میں تعجب تھا جو ایک نیک بندۂ مومن کو اُس کی عبادت گاہ میں تلاش کرنے کے لیے زمین پر اُترے تھے تا کہ اُس کے رات دن کی نیک عمل لکھ لیں جب اُسے وہاں نہ پایا تو آسمان کی طرف پلٹ گئے اور عرض کی خداوندا تیرے بندے کو اُس کے مقامِ عبادت میں تلاش کیا نہ پایا وہ بیمار ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ میرا بندہ ہے تو جس طرح حالتِ صحت میں اُس کے رات دن کے نیک اعمال لکھتے تھے ویسے ہی بیماری میں بھی لکھتے رہو۔

○ دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب مومن بڑھاپے سے کمزور ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جو اعمال یہ جوانی اور قوت کی حالت میں کرتا تھا وہی اُس کے لیے

لکھتے رہو۔اسی طرح ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ بیمار مومن کے لیے وہ نیکیاں لکھتا رہے جو بحالتِ صحت کرتا تھا اور بیمار کافر کے لیے وہ بدیاں لکھتا رہے جو وہ زمانۂ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

O حدیث حسن اور دوسری قسم کی حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ بیماری اور درد کی وجہ سے ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حق تعالیٰ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دے دیتا ہے کہ بیماری کے زمانے میں بندۂ مومن کے ذمّہ کوئی گناہ نہ لکھے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص بیماری کی تکلیف نہیں سہتا وہ سرکش ہوجاتا ہے اور اُس میں کوئی خیر وخوبی نہیں رہتی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا دو سال کی عبادت کے برابر اور تین رات کا بُخار ستّر برس کی عبادت کے برابر ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک رات کا بخار اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو بندۂ مومن تین رات بیمار رہے اور اپنے عیادت کرنے والوں میں سے کسی سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے بہتر خون عطا کروں گا پھر اگر اُسے صحت دوں گا تو گناہوں سے پاک کردوں گا اور اگر موت دوں گا تو جوارِ رحمت میں لے لوں گا۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو بندہ مومن ایک رات بیمار رہے اور اُس بیماری کو اس طرح سہنے کا حق ہے یعنی اپنی تکلیف کی کسی کو خبر نہ کرے بلکہ جب صبح ہو تو خدائے تعالیٰ کا شکر کرے تو پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اُس کو عطا کرے گا۔

O حدیث حسن میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہنا شکایت میں داخل نہیں کہ رات مجھے نیند نہ آئی یا بخار رہا۔ بلکہ اس قسم کی باتیں کہنا شکایت میں داخل ہیں کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوں کہ کوئی ویسی بلا میں مبتلا نہیں ہوا۔ یا مجھ پر جیسی پڑی ہے کسی پر ایسی نہیں پڑی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار موت کا قاصد ہے اور زمین پر خدائی قید خانہ اور اُس کی حرارت جہنم کی گرمی سے ہے اور مومن کا حصّہ حرارت جہنم سے صرف اتنا ہی ہے۔

O حضرت علی ابن الحسین☆ سے منقول ہے کہ بخار بہت ہی اچھی بیماری ہے کہ اس سے ہر عضو کو

حصّہ رسد تکلیف پہنچ جاتی ہے اور جو کبھی مبتلائے تکلیف نہ ہو اُس میں کوئی نیکی باقی نہیں رہتی۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ اگر مومن کو ایک رات بخار آجائے تو اُس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتّے اور اگر وہ بکار کے سبب بستر پر پڑے رہے تو اُس کی آہ کے ساتھ سبحان اللہ کو ثواب ملتا ہے اور رزاری کے ساتھ لا الہ الّا اللہ کا اور بے چینی سے کروٹیں بدلنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں تلوار مارنے سے۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی اور اُس کے لیے خدا کی رحمت ہوتی ہے اور کافر کی بیماری اُس کے لیے عذاب ولعنت یہ بھی فرمایا کہ ایک رات کا دردِ سر تمام صغیرہ گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو بندہ خدائے تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے اُس کے لئے تین تحفوں میں سے ایک نہ ایک بھیجتا ہے۔ بُخار یا دردِ سر یا دردِ چشم۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ انبیاء کی بلا سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے اُن کے بعد اوصیاء کی اُن کے بعد جتنا کوئی شخص نیک اور بزرگ ہے اُتنی ہی اُس کی آزمائش کڑی ہے مومن کو اُس کے ایمان اور نیک اعمال کے اندازے کے مطابق تکلیف پہنچتی ہے جتنا جس کا ایمان راسخ ہوتا ہے اور اعمالِ نیک زیادہ ہوتے ہیں اتنی ہی اُس کے لیے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جتنا جس کا ایمان کمزور اور نیک اعمال کم ہوتے ہیں اُتنی ہی اُس کی مصیبت کم ہوتی ہے۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ملتا ہے جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے اُنھیں بلاؤں میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ بعض خاص بندے ایسے بھی ہیں کہ آسمان سے جو نعمتیں اُن کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ دوسروں کو دے دی جاتی ہیں اور جو مصیبتیں اوروں کے لیے نازل ہوتی ہیں وہ اُن کو مل جاتی ہیں۔

O دوسری معتبر روایت میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو تکلیف و مصیبت کے دریا میں ایسے غوطے دیتا ہے جو غوطے دینے کا حق ہے اور اُس پر ایسی ایسی بلائیں نازل کرتا ہے جو نازل کرنے کا حق ہے اور جس وقت وہ بندہ خدا سے اُس بلا کے دفعیہ کی درخواست کرتا ہے تو جواب میں یہ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں تیری دعا سُننے کے لئے موجود ہوں۔ تیری حاجت کے فوراً بَرلانے پر قادر ہوں مگر تیری اس دعا کو بھی تیری عاقبت کے واسطے ذخیرہ کرتا ہوں کہ وہ تیرے حق میں بہتر ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن پر چالیس ۴۰ راتیں ایسی نہیں گزرنے پاتیں کہ اُسے کسی نہ کسی بات سے رنج نہ پہنچے اس رنج پہنچنے سے اُسے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور خدا یاد آتا ہے۔

O حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بہشت میں ایک درجہ ایسا ہے کہ اُس درجے میں کوئی شخص بلا میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اُس کی مصیبتوں کے مقابل ثواب کیسے کیسے ہیں تو اس بات کا آرزومند ہو کہ اُس کا بدن قینچی سے کتر کتر کے پارہ پارہ کر دیا جائے۔

O حضرت امام محمد باقر - نے فرمایا کہ خداوند عالم مومن کے لیے بلاؤں کا تحفہ اُسی طرح بھیجتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے لیے سفر سے تحفے بھیجا کرتا ہے اور اُسے دنیا سے پرہیز کرنے کا اُسی طرح حکم دیتا ہے جس طرح طبیب بیمار کو اُن چیزوں کے پرہیز کی تاکید کرتا ہے جن سے نقصان کا احتمال ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی اور اپنے مکان پر بُلایا۔ جب حضرتؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اُس کی مُرغی نے دیوار پر انڈہ دیا ہے اور وہ انڈہ وہاں سے پھسل کر ایک کھونٹی پر جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی رُک گیا نہ تو نیچے ہی گرا نہ ٹوٹا۔ آنحضرتؐ نے تعجب فرمایا۔ اُس شخص نے عرض کی کہ آپ اس پر کیا تعجب فرماتے ہیں میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق پر مبعوث کیا ہے کہ میرا آج تک کبھی کوئی نقصان ہی نہیں ہوا۔ آنحضرتؐ یہ سُن کر اُٹھ گئے اور اس کا کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ جس شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا اُس سے نیکی کی کوئی اُمید نہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر قسم کی موت اُسے مارتا ہے مگر اُس کی عقل کبھی زائل نہیں کرتا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شیطان حضرت ایوبؑ کے مال اور اہل وعیال پر مسلط ہوا مگر عقل پر تسلط نہ پایا نہ صرف اس لیے ہوتا کہ بندۂ مومن کو اُس عقل کے وسیلے سے خدا کی وحدانیت کی معرفت حاصل رہے۔

O دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تکلیف سے مومن کے دل میں ذرا بھی شکایت نہ پیدا ہوتی تو کافروں کا تو کبھی سر بھی نہ دکھا کرتا۔

❁❁❁

(۲)

پچھنے لگوانے ناک میں دَوا ٹپکانے اور قے کرنے کی فضیلت و آدابُ

○ حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ اتوار کے دن پچھنے لگوانا ہر بیماری کے واسطے مفید ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کا گزر ایسے گروہ کے پاس سے ہوا جو پچھنے لگوا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اتوار کے تیسرے پہر تک صبر کرتے تو کیا اچھا ہوتا اُس دن پچھنے لگوانے سے زیادہ امراض خارج ہو جاتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیر کے دن عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوایا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ پیر کے دن اُس وقت پچھنے لگوانے سے طرح طرح کے درد اس طرح خارج ہو جاتے ہیں جیسے خارج ہونے کا حق ہے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم -کو جمعہ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا۔ عرض کی قربان جاؤں آپ جمعہ کے دن پچھنے لگواتے ہیں؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب خون کی زیادتی ہو دن یا رات آیۃ الکرسی پڑھو اور پچھنے لگوالو۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے منگل کے دن جو چاند کی ساتوں ۷ یا چودھویں ۱۴ یا اکیسویں ۲۱ کو پچھنے لگوائے تو سال بھر کے لیے بالعموم تمام امراض سے نجات پائے گا اور بالخصوص سر کے درد اور دانتوں کے درد۔ دیوانگی۔ جذام اور برص سے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی -کو بدھ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا۔ عرض کی یا مولا مکۂ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بُدھ کے دن پچھنے لگوائے اور پھر برص میں مبتلا ہو جائے تو وہ خود ملامت ہے۔ فرمایا جھوٹے ہیں۔ مبروص وہ ہوتا ہے جس کا حمل مخصوص ایام میں قرار پایا ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب تمہیں پچھنے لگوانے کی ضرورت ہوتو جمعرات کے دن لگواؤ کیونکہ ہر جمعہ کے دن سہ پہر سے خون بخوف روزِ قیامت اپنی جگہ سے متحرک ہوتا ہے اور اگلی جمعرات کی صبح تک اپنے اصلی مقامات پر عود نہیں کرتا۔ یہ بھی فرمایا کہ جب پچھنے لگوانے ہوں تو مہینے کے آخری جمعرات کو دن کے اوّل حصّہ میں لگواؤ کہ اخلاط فاسدہ بدن سے دُور ہو جائیں گے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب پچھنے لگواؤ اور خون نکل آئے تو سینگی میں سے خون گرانے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللهِ اَعُوْذُ بِاللهِ الْكَرِيْمِ فِيْ حِجَامَتِيْ هٰذِهٖ مِنَ الْعَيْنِ فِي الدَّمِ وَمِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ

ترجمہ: یا اللہ میں تیرے نام سے شروع کرتا ہوں اور ان پچھنوں کے خون میں نظر لگ جانے سے اور ہر بُرائی سے میں خدائے کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سر اور دونوں مونڈھوں کے درمیان اور گدی میں پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ان تینوں مقام کی سینگیوں میں سے پہلی کو نافعہ یعنی آرام دینے والی، دوسری کو مُغیثہ یعنی فریاد کو پہنچنے والی اور تیسری کو منقذ ہ یعنی بلاؤں سے نجات دینے والی فرمایا کرتے تھے منقذ ہ وہ بھری سینگی ہے جو ناک کے سرسے اوپر کی جانب ایک بالشت ناپنے کے بعد جہاں وہ بالشت ختم ہو وہاں لگائی جائے۔

○ معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -نے بدھ کے دن پچھنے لگوائے بخار نہ گیا پھر جمعہ کے دن پچھنے لگوائے بخار جاتا رہا۔

○ حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جو شخص چاند کے آخری بدھ کو شگون لینے والوں کی ضد میں پچھنے لگوائے وہ ہر بلا سے نجات پائے گا اور ہر مرض سے محفوظ رہے گا اور اُس کا پچھنوں کا زخم بھی ہرا نہ ہوگا۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

○ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پچھنے لگوانے سے جسم صحت پاتا ہے اور عقل استحکام۔ یہ بھی فرمایا کہ بُدھ کے دن پچھنے نہ لگواؤ کہ وہ نحس ہے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اُس میں پچھنے لگیں گے تو مریض مرجائے گا۔

O دوسری حدیث میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بُدھ کے دن پچھنے لگوانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - سے منقول ہے کہ پچھنے جمعرات کے دن لگواؤ۔

O بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ زیادہ شفا دو چیزوں میں سے پچھنے لگوانے میں اور شہد کھانے میں۔ یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوانے کی عادت بہت ہی اچھی عادت ہے آنکھوں کا نُور بڑھتا ہے اور امراضِ دور ہو جاتے ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا کہ جبرئیلؑ امین جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مسواک۔ خلال اور سینگی بطریق تحفہ لائے تھے۔

O فقہ الرضا - میں مذکور ہے کہ جب تمہارا پچھنے لگوانے کا ارادہ ہو تو پچھنے لگانے والے کے سامنے چارزانو ہو بیٹھو اور یہ پڑھو:

بِسۡمِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الۡکَرِیۡمِ فِیۡ حِجَامَتِیۡ مِنَ الۡعَیۡنِ فِی الدَّمِّ وَمِنۡ کُلِّ سُوۡٓءٍ وَّاَعۡلَالٍ وَاَمۡرَاضٍ وَّاَسۡقَامٍ وَاَوۡجَاعٍ وَ اَسۡئَلُکَ الۡعَافِیَۃَ وَالۡمُنَافَاۃَ مِنۡ کُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: خدائے مہربان و بخشندہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اس پچھنے کے خون میں نظر لگنے سے۔ ہر بُرائی سے علت سے۔ بیماری سے۔ درد سے خدائے کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر بیماری کی صحت دینے کا اور شفا و عافت کا طالب ہوں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق - کی خدمت میں عرض کیا کہ بہت سے آدمی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول ہے کے مطابق ہفتہ اور بُدھ کے ند پچھنے لگوانے اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول یہیں ہے بلکہ آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جب کسی کو اپنے بدن میں زیادہ خون معلوم ہو تو ضرور پچھنے لگوالے کہ مرنے سے محفوظ رہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ موسم بہار کے پہلے مہینے یعنی رومیوں کے آذر ماہ کے پہلے منگل کو پچھنے لگوانا حصولِ صحت کا باعث ہوتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر - نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مرض ہوتا تھا تو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سر میں پچھنے لگوانا موت

کے سوا تمام بیماریوں کا عِلاج ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اُس خون کی طرف دیکھے جو اوّل سینگی میں سے اس کے بدن سے کھینچا جائے تو وہ دوبارہ پچھنے لگوانے تک موت اور آنکھیں دُکھنے سے نجات پائے گا۔

O ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگواتے تھے تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا کرتے تھے کہ خون کی حرارت فرد ہو جائے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے گُدّی میں پچھنے لگوایا کرتے تھے حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لگوایا کیجئے۔

O دوسری حدیث میں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ پچھنے لگوانے کے بعد تین قندیا مصری کے تناول فرماتے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے خون صاف پیدا ہوتا ہے اور حرارت منقطع ہو جاتی ہے۔

O حضرت امام علی نقی ؑ سے منقول ہے کہ پچھنوں کے بعد انار شیریں کے استعمال سے خون میں سکون ہوتا ہے اور اندرونی خون صاف ہو جاتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ہفتہ کے دن پچھنے لگوانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام رضا ؑ کو رات کے وقت خون کی زیادتی معلوم ہوتی تھی تو اُسی وقت پچھنے لگواتے تھے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ماہِ رمضان المبارک میں بہتر ہے کہ رات کو پچھنے لگوائے جائیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ کے پچھنے لگوانے کا دن اتوار ہے اور ہمارے محبوں کا پیر۔ نیز فرمایا کہ نہار مُنہ کبھی پچھنے نہ لگوانا۔ جب پچھنے لگوانے کا ارادہ ہو پہلے کچھ کھا لو کہ اُس سے فاسد فاسد خون زیادہ نکل جاتا ہے اور بدن کی طاقت باقی رہتی ہے اور اگر نہار مُنہ پچھنے لگوائے جاویں تو صاف خون نکل جاتا ہے اور فاسد باقی رہ جاتا ہے۔

O زید شحّام کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق ؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت نے پچھنے لگانے والے کو بُلوایا اور اُسے حکم دیا کہ سینگی دھو کر لگا اور ایک انار منگا کر تناول فرمایا۔ جب پچھنوں سے فارغ ہوئے تو دوسرا انار منگا کر نوش فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس وقت انار کھانے سے صفرا کا غلبہ فرو ہوتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ نے ابو بصیر سے دریافت کیا کہ لوگ پچھنے لگوانے کے بعد کیا کھاتے

ہیں؟ عرض کی کاسنی کے پتّے اور سرکہ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - سے منقول ہے کہ جسے پچھنے لگوانے ہوں ہفتہ کے دن لگوائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے ہر بیماری کو آرام ہوجاتا ہے۔

O ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ بُدھ کے دن جب قمر در عقرب ہو پچھنے نہ لگوانے چاہئیں۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جمعرات کے روز پچھنے لگانے کے موقعوں پر خون جمع ہوتا ہے اور اُسی دن ظہر کے وقت سارے بدن میں پھیل جاتا ہے اس لیے ظہر سے پہلے پہلے پچھنے لگنے چاہئیں۔

O دوسری حدیث میں جمعہ کے دن ظہر کے وقت پچھنے لگوانے نہ بھولو۔ اور ساتویں کو نہ ہو سکے تو چودھویں کو لگوالو۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا کہ پچھنے دن کے پچھلے حصّے میں لگنے چاہئیں۔

O جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سر کے پچھلے حصّے میں پچھنے لگوانے سے فراموشی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق - نے فرمایا سَر میں پچھنے لگوانا سوائے موت کے تمام امراض کے لیے نافع ہے اور ہر درد کے لیے نفع بخش ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جس کا نام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُغیثہ فرمایا ہے اس کے بعد بھوؤں کے بیچ میں چھنگلیاں رکھ کر دو طرفہ کنپٹیوں کے گرد بالشتوں سے ناپا اور جہاں انگوٹھوں کے سرے پہنچے فرمایا کہ اس جگہ پچھنے لگوانے چاہئیں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس میں پچھنے لگیں گے اور جب تک مر نہ جائے گا خون بند نہ ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ظہر کے وقت پچھنے لگوائے اور کسی بلا میں مبتلا ہوجائے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھ کر جس دن چاہے پچھنے لگوالو۔ نیز فرمایا کہ سَر میں پچھنے لگوانا دیوانگی۔ برص اور دانتوں کے درد کے لیے مفید ہے۔

O دوسری حدیث کے مطابق دُھند۔ درد سَر اور زیادتی نیند کے لئے بھی مفید ہے یہ بھی فرمایا کہ جب بچّہ چار مہینے کا ہوجائے تو مہینہ کے مہینہ اُس کی گُدّی میں پچھنے لگوایا کریں کہ اس سے رطوبت زائد خشک ہوتی ہے اور حرارت فضول سر اور بدن سے خارج ہوجاتی ہے۔

O منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر - نے ایک طبیب کو بُلا کر حکم دیا کہ میری ہتھیلی کی فصد کھول

دو۔

O منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -سے دردِ جگر کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ پاؤں کی فصد کھلوالو۔

O ایک اور شخص نے خارش کی شکایت کی اُس سے ارشاد فرمایا کہ تین مرتبہ دونوں پاؤں میں پشت پا اور ٹخنوں کے مابین پچھنے لگوالو۔

O ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے خارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دہنے پاؤں کی فصد لواور سات ماشہ روغن بادام شیریں آش جو میں ملا کر پی لے اور مچھلی وسرکہ سے پرہیز کر۔

O ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -سے خارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہفت اندام کی فصد کُھلوالو۔

❁❁❁

(۳)

عِلاج کی قسمیں جو آئمہ سے وارد ہوئیں اور اطبّاء سے رجوع کرنے کا جواز

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بیماری کی بھی تین قسمیں ہیں اور علاج کی بھی تین۔ایک تو بیماری پت کی ہے یعنی صفرا وسودا۔دوسری بلغم سے۔تیسری خون سے خون کا عِلاج ہے پچھنے۔پت کا مسہل۔بلغم کا حمام۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ پیغمبروں کے علاج تین ہیں پچھنے لگوانا۔نورہ لگانا اور دماغ میں دوا ٹپکانا۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جتنے طریقے علاج کے تم لوگوں میں مروج ہیں سب سے اچھے یہ چار ہیں۔ناک میں دوا ٹپکانا۔پچھنے لگوانا۔حمام میں جانا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ عرب کی ساری طب پچھنے لگوانے اور آخری علاج داغ دینا ہے۔

○ فقہ الرضا ؑ میں منقول ہے کہ سینگی اور فاقہ تمام علاجوں کا خلاصہ ہے اور معدہ تمام بیماریوں کا گھر۔اور ہر جسم کو وہی چیزیں دو جن کا اُسے عادی کر دیا ہے۔یہ بھی فرمایا کہ جہاں تک طبیعت مرض کی برداشت کر سکے دوا سے بچو۔نیز فرمایا کہ جس وقت بھوک لگے تو کھانا کھالو۔جب پیاس لگے پانی پی لو۔جب پیشاب لگے پیشاب کر ڈالو۔جب تک ضروری نہ سمجھو بیوی سے قربت نہ کرو۔جب نیند آجائے سو جاؤ۔جب تک ان ہدایتوں پر عمل کرتے رہو گے صحت برابر قائم رہے گی۔

○ فرمایا کہ حق تعالیٰ جب تک مرض کا مقررہ وقت پورا نہیں ہوتا دوا کو تاثیر کرنے کی ممانعت فرما دیتا ہے جب وہ وقت پورا ہو جاتا ہے دوا کو اثر کی اجازت مل جاتی ہے اور اُسی دوا سے آرام ہو جاتا ہے۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اُس وقت مقررہ میں دعا یا خیرات یا اور نیک کاموں کے سبب خدائے تعالیٰ کمی کر دے اور دوا کو

تاثیر کی اجازت دے دے۔

o فرمایا کہ شہد میں ہر مرض کے لیے شفا ہے اور جو شخص ہر روز نہار منہ ایک اُنگلی بھر کھالیا کرے اُس کا بلغم بھی دفع ہو جائے گا اور سودا بھی جاتا رہے گا ذہن بھی صاف ہو جائے گا اور حافظہ بھی قوی ہو گا اور اگر کُندر کے ساتھ کھا کر ٹھنڈا پانی پیئے تو حرارت کو سکون ہو گا صفرا کی اصلاح ہو جائے گی۔ کھانا ہضم ہونے لگے گا اور فم معدہ میں جو فاسد خلطیں جمع ہو گئی ہوں اُن کا دفعیہ ہو جائے گا۔

o فرمایا کہ اگر کچھ تدبیریں بدن کے موٹا کرنے کی ہیں تو یہ ہیں۔ مالش کرنا۔ ملائم کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا اور حمام میں نہانا۔ ان سے مالش وہ چیز ہے کہ اگر مُردہ بھی زندہ ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دفع کرتا ہے اور محکم قضاؤں کو ٹال دیتا ہے۔ فرمایا کہ بیماری کو دعا اور صدقہ اور ٹھنڈے پانی کے مانند کوئی چیز نہیں کھو سکتی۔

o فرمایا پرہیز اور فاقے کی حد چودہ دن ہیں اور پرہیز سے یہ مراد کبھی نہیں ہے کہ جس چیز سے پرہیز ہے وہ مطلق نہ کھائی جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کم کم کھائی جائے۔

o فرمایا کہ بیماری اور تندرستی انسان کے جسم میں اسی طرح ہیں جس طرح دو دشمن ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں۔ جب تندرستی غلبہ پاتی ہے بیمار کو ہوش آجاتا ہے۔ بھوک لگتی ہے اس واسطے مناسب ہے کہ جس وقت بیمار کھانا مانگے دے دو شاید اُس کے لیے اس میں شفا ہو۔

o نیز فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر بیماری کے لیے شفا ہے مناسب ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو اور حصولِ شفا کے لیے قرآن مجید پڑھو کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفا نہ ہو اُس کو اور کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی۔

o حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جس شخص کو اپنے بدن میں درد اور بیماریاں محسوس ہوں اور حرارت کو اپنے مزاج میں غالب پائے اُسے مناسب ہے کہ حرارت فرو کرنے کے لیے اپنی بیوی سے جماع کرے۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اکثر درد اور بیماریاں صفرا و سودا کے غلبہ سے اور جلے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آدمی کے لیے مناسب ہے کہ اپنے حفظ صحت میں کوشش کرے مبادا اخلاط فاسدہ غالب آئیں اور اسے ہلاک کر دیں۔

o حضرت رسول اللہ ﷺ سے باسناد معتبرہ منقول ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔ فرمایا کہ صدقہ بڑی بڑی بلاؤں کا ٹال دیتا ہے اور بہت صدقہ دینے والا ذلت و خواری اور خرابی کی

موت نہیں فرتا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں عرض کی کہ میرے بال بچے وغیرہ ملا کر ہم سب دس آدمی ہیں اور سب کے سب بیمار ہیں۔ فرمایا سب سے بہتر علاج صدقہ ہے کیونکہ صدقے سے بہتر اور جلد تر کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی۔

O بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک شخص بیمار امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو مہر تو نے اپنی بی بی کو دیا ہے اُس میں سے ایک درم اُس سے مانگ لے کہ وہ تجھ بخوشی خاطر بخش دے پھر اُس کا شہد خرید کے بارش کے پانی میں مِلا کے پی جا اس نے حسب فرمودہ عمل اور شفا پائی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''عورتیں اپنے مہر میں سے کچھ تمہیں بخوشی خطر بخش دیں تو وہ تم کھالو تم کو رچے پچے گا۔'' اور شہد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اُس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔'' اور پانی کے بارے میں فرماتا ہے ''اُتارا ہم نے آسمان سے برکت دینے والا پانی۔'' اب اِس موقع پر اس شخص کے لیے وہ چیز جس کی نسبت سے خدا نے گوارا ہونے کی بشارت دی ہے اور شفا و برکت کی تینوں چیزیں جمع ہوگئیں پھر شفا کیوں نہ ہوتی۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک مرد کبیر السن[ا] نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے ایک مرض ہے طبیبوں نے اُس کے لیے شراب تجویز کی ہے اور میں پیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ پانی ہی کو اُس کے بجائے کیوں نہیں استعمال کرتا جس کی نسبت خدا فرماتا ہے کہ ''ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا۔'' عرض کیا مجھے موافق نہیں۔ فرمایا شہد کیوں نہیں کھاتا جس سے خدا نے تمام آدمیوں کے لئے موجب شفا قرار دیا ہے؟ عرض کی میسّر نہیں آتا۔ فرمایا دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے تیرے گوشت و پوست کی پرورش ہوتی ہے۔ عرض کیا میری طبیعت کو موافق نہیں۔ فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ تجھے شراب پینے کی اجازت دے دوں۔ واللہ ایسا کبھی نہ ہوگا۔

O حدیث معتبر میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بیمار کو راستہ چلنا نہ چاہئے کہ اس سے مرض کی زیادتی کے ساتھ عود کر آتا ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے عرض کی کہ طبیب لوگ ہمارے بیماروں کو پرہیز کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ سوائے خرما کے اور کسی چیز کا پرہیز نہیں کرتے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم اپنا علاج سیب اور ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں۔ پھر اُس نے عرض کیا کہ خُرمے سے پرہیز

کیوں کیا جاتا ہے؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے جناب امیر۔ کو بیماری کی حالت میں خُرمے سے پرہیز کا حکم دیا تھا۔

O دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے پوچھا کہ بیمار کو کتنے روز پرہیز کرنا چاہیے؟ فرمایا دس دن۔ دوسری روایت میں ہے کہ گیارہ دن۔ ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ سات دن سے زیادہ پرہیز کچھ نفع نہیں کرتا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ سے منقول ہے کہ پرہیز اسے نہیں کہتے کہ اُس چیز کو مطلق نہ کھاؤ بلکہ کھاؤ مگر کم کھاؤ۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران نے بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ پروردگارا! بیماروی اور تندرستی کس کے ہاتھ میں ہے؟ خطاب ہوا کہ میرے۔ عرض کی پھر حکیم کیا کرتے ہیں فرمایا لوگوں کا دل خوش کر دیتے ہیں۔

O حدیث صحیح میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر برادر حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ نے اُن حضرت سے بیماروں پر دعا پڑھنے اور اُن کے لئے تعویذ لکھنے اور اُن کو داغ دینے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا کہ داغ دینے کا اور ایسی دعائیں پڑھنے کا جن کے معنی تم جانتے ہو کچھ مضائقہ نہیں۔

O دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ میری غرض ایک عیسائی طبیب سے متعلق ہے میں اُس کے پاس علاج کرانے جاتا ہوں اُسے سلام بھی کرنا پڑتا ہے اور دعائیں بھی دینی پڑتی ہیں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ تیری دعا اور سلام اُسے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا جب تک ممکن ہو اطبا سے معالجے کے لئے رجوع مت کرو۔ کیونکہ معالجے کی عادت مثل تعمیر عمارت کے ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی ہو کر بہت ہو جاتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تک مرض صحت پر غالب نہ آ جائے کسی مسلمان کے لئے دوا کرنا زیبا نہیں ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جس کی صحت تندرستی پر غالب ہو اور پروہ (خفیف امراض میں) علاج کرائے اور مر جائے میں اُس سے ناراض ہوں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ایسے امراض میں جن میں صحت مرض پر غالب رہتی ہے دوا پئے اور مر جائے تو اس نے گویا خودکشی کی۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر ۔ سے دریافت کیا۔ آیا

یہودی اور نصرانی طبیبوں سے معالجہ کرا سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔

O ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے پوچھا کہ آدمی دوا پیتا ہے کبھی وہ مرجاتا ہے اور کبھی اچھا ہوجاتا ہے مگر اکثر تو اچھا ہی ہوتا ہے۔ (اس میں رمز کیا ہے؟) فرمایا حق تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے اور شفا بھی اُسی ہے ہاتھ ہے اور کوئی بیماری اُس نے ایسی نہیں پیدا کی جس کی دوا نہ ہو مناسب ہے کہ دوا پیتے وقت خدا کا نام لیا کرے۔ (یعنی مخصوص دوا پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اُس سے بھی اعانت طلب کرے جس کے قبضۂ قدر میں مرض کا بھیجنا۔ دوا میں تاثیر بخشنا۔ صحت عطا فرمانا سب کچھ ہے۔)

O حضرت امام محمد باقر -سے لوگوں نے کسی عورت یا مرد کی نسبت دریافت کیا کہ اُس کی آنکھوں سے کالا کالا پانی بہتا ہے اور معالج یہ کہتے ہیں کہ تیری آنکھوں میں سلائی پھیری جاوے گی اور یہ ضرور ہے کہ مہینہ بھر یا چالیس دن تک بے حس وحرکت چت لیٹنا پڑے گا اس حالت میں نماز اشاروں سے پڑھنی ہو گی اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا چونکہ اُس کی حالت اضطرار کی ہے معالجین کی ہدایت پر عمل کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر بیمار ہوگئے اُنھوں نے کہا کہ میں دوا نہ کروں گا جس نے مجھے بیمار کیا ہے وہی تندرست بھی کردے گا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب تک تم علاج نہ کروگے میں شفا نہ دوں گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک طبیب نے اُن حضرت سے عرض کی کہ میں زخموں کو کاٹ کاٹ کے آگ سے داغ دیتا ہوں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر اُس نے عرض کی کہ میں کڑوی دوائیں جن میں سَمِّیت بھی ہوتی ہے جیسے غاریقوں وغیرہ لوگوں کو پلاتا ہوں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر اُس نے عرض کیا کبھی کبھی لوگ مر بھی جاتے ہیں۔ فرمایا مرجایا کریں تیرے ذمّہ کوئی مواخذہ نہیں۔ اُس نے عرض کیا کیا کبھی میں شراب اور بوزہ بھی پینے کو دیتا ہوں۔ فرمایا کہ حرام میں شفا نہیں۔

O دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے عرض کی کہ بعض لوگ دوا نہیں پیتے اُن کے درد وغیرہ کا علاج اور تدبیروں سے کیا جاتا ہے جیسے رگیں وغیرہ کاٹنے سے ان صورتوں میں کبھی تو آرام ہوجاتا ہے مگر اکثر مرجاتے ہیں۔ فرمایا جس طرح تو کرتا ہے کیئے جا۔

O ایک اور حدیث میں ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص آدمیوں کے بدن پر داغ دیتا ہے اُس سے کبھی کبھی آدمی مرجاتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کے بدن داغ دیا کرتا تھا ایک مرتبہ خود آنحضرتؐ نے یہ کیفیت ملاحظہ کی اور منع فرمادیا۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر☆ سے منقول ہے کہ کوئی دوا ایسی نہیں جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض نہ پیدا کردے اوراس دوتدبیر سے زیادہ نافع کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے۔

❁❁❁

(۴)

مختلف بخاروں کا عِلاج

O بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم بخار کا علاج کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ سیب کھاتے ہیں اور سرد بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ بخار جہنم کے بخارات ہیں اُس کی حرارت کو ٹھنڈے پانی سے فرو کرو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار کے دفعیہ کے لئے دعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں۔

O مفضل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق ۔ کی خدمت میں گرمی کے موسم میں گیا۔حضرت کو بخار تھا۔دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت کے سامنے ہرے ہرے سیبوں کا ایک طباق بھرا ہوا رکھا ہے۔میں نے عرض کی یا مولا لوگ تو سیب کو بخار کے لیے اچھا نہیں جانتے آپ نے فرمایا نہیں یہ تو بخار کو کھونے والا ہے اور حرارت کو کم کرنے والا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین تولہ قند ٹھنڈے پانی میں گھول کر نہار منہ پینا بخار کے لیے بہت نافع ہے۔

O حضرت امام رضا ۔سے منقول ہے کہ ایک دن جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین ۔کی عیادت کو گئے۔اُن حضرتؑ کو بخار تھا فرمایا کہ سنجد ۱ کھاؤ۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ بدن میں کھجلی کا زیادہ ہونا۔نیند زیادہ آنا سر درد اور پھنسیاں پھوڑے زیادتی خون کی علامت ہیں۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حرارت بخار کو ٹھنڈے پانی اور بنفشہ سے اور موسم گرما میں ٹھنڈا پانی بدن پر ڈالنے سے فرو کرو۔یہ بھی فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ کا ذکر بخار اور ہر قسم کے مرض سے شفا کا اور شیطانی وسوسوں سے خلاصی کا موجب ہوتا ہے۔نیز فرمایا کہ بارش کا پانی پیو کہ وہ پیٹ صاف کر

دیتا ہے اور ہر قسم کے قمراض کو دفع کر دیتا ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تم اپنے مریضوں کا علاج کن کن چیزوں سے کرتے ہو؟ عرض کی کڑوی کڑوی دوائیں پلاتے ہیں۔فرمایا جب کوئی بیمار ہو سفید قند پانی میں گھول کر دیا کرو جس خدا میں یہ قدرت ہے کہ کڑوی دوا سے شفا دیتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میٹھی سے شفا دے۔

O ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کباب بخار کو دفع کرتا ہے (خصوصاً تپ لرزہ کو)۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ٹھنڈا پانی بھی بخار کو دفع کرتا ہے۔یہ بھی فرمایا کہ میں دو مہینے بیمار رہا خدا نے مجھے الہام کیا اُس کے مطابق میں نے حکم دیا کہ تھوڑے چاول دھو کر بُھون لیں اور چکّی میں دَل لیں اس دلیہ میں سے تھوڑا باریک کوٹ کر روغن زیت میں ملا لیا اور تھوڑا سا پانی میں ان دونوں کا ملا کر کھانا تھا کہ بخار جاتا رہا۔یہ بھی فرمایا کہ پیغمبروں کی اولاد کا بخار اوروں کی بہ نسبت دُگنا ہوتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ بخار کا علاج تین چیزوں سے کرنا چاہئے: قے۔ پسینہ۔مسہل۔

O ابراہیم جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق -کی میں حاضر ہو کر چوتھیا بخار کی شکایت کی فرمایا کہ مصری یا قند پیس کر پانی میں ڈال لو اور نہار مُنہ پیاس لگے اس میں سے پی لو۔اس ہدایت پر عمل کرنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے تیسرے دن کے پُرانے بخار کے لیے یہ علاج ارشاد فرمایا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کو شہد میں ملا کر تین انگلیاں چاٹ لیا کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مُفید ہیں۔شہد کی نسبت تو خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کے لیے شفا ہے اور کالے دانے یعنی کلونجی کے لیے پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ اُس میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔

O حضرت امام علی نقی -سے منقول ہے کہ چوتھیا بخار کے لیے سب سے اچھی یہ تدبیر ہے کہ باری والے دن فالودے میں شہد اور بہت سی زعفران ملا کر کھالیں اور اُس دن سوائے اس کے اور کچھ نہ کھائیں۔

O طب الآئمہ میں حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ یہ دعا دفعیہ سِل کی مومنوں کے لیے مخصوص ہے جب تم خدانخواستہ اس مرض میں مبتلا ہو تو اس دعا کو تین مرتبہ ہر روز پڑھو خدا اپنے حول وقوت سے آرام دے گا۔

يَآ اَللّٰهُ يَارَبَّ الْاَرْبَابِ يَاسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَآ اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَيَامَلِكَ الْمُلُوْكِ وَيَاجَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اشْفِنِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ دَآئِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَنْقَلِبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ط

ترجمہ: یا اللہ اے پروردگاروں کے پروردگار۔ اے سرداروں کے سردار۔ اے معبودوں کے معبود۔ اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے آسمان وزمین کے مالک مجھے اس بیماری سے شفا عنایت فرما کیونکہ میں خود تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بندہ ہوں۔ میرے حال کا انقلاب اور میری تقدیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

O روایت معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو سخت بخار آ گیا جبرئیلؑ نے آ کر آنحضرتؐ پر یہ دعا دعا پڑھی فوراً بخار جاتا رہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَشْفِيْكَ بِسْمِ اُوَادِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُعْنِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَافِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ خُذْهَا فَلْتَهْنِئُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ لَتَبْرَءَنَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کر کے میں تمہارے لیے تعویذ کرتا ہوں اور اللہ کے نام سے میں تمہیں شفا دیتا ہوں۔ اللہ کے نام سے میں تمہاری ہر بیماری کا علاج کرتا ہوں۔ اللہ ہی کا نام کافی ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تم کو شفا دینے والا ہے۔ اللہ کے نام سے اس کو لو کہ یہ تم کو گوارا ہو۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ میں ستاروں کی جائے قیام اور جائے سیر کی قسم کھاتا ہوں اللہ کے حکم سے اب یقیناً تم بیماری سے بری ہو جاؤ گے۔

O کئی اور معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کوئی بیمار اور درد والا ایسا نہیں جس پر ستّر مرتبہ الحمد پڑھی جائے اور اُس کی بیماری اور درد میں سکون نہ ہو جائے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے ایک مہینے سے بخار ہے طبیبوں نے جو جو کچھ کہا اُس پر میں نے عمل کیا مگر بخار نہ گیا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے پیراہن کے بند کھول کے سر گریبان میں ڈال اور اذان و اقامت کہہ کے سات مرتبہ

الحمد پڑھ۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ اس عمل کے کرتے ہی بخار ایسا جاتا رہا جیسے میں قید سے چھوٹ گیا۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کے فرزندوں میں سے ایک صاحبزادہ بیمار ہو گیا آپ نے حکم دیا کہ دس مرتبہ یا اللہ یا اللہ کہو کیونکر کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں کہ وہ دس مرتبہ خدا کو پکارے اور خدائے تعالیٰ اُسے لبّیک کہہ کے جواب نہ دے جس کا یہ مطلب ہے کہ ''اے میرے بندے میں تیری استدعا سُننے کو موجود ہوں کہہ کیا کہتا ہے۔'' اُس وقت اپنی حاجت بیان کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات دفعہ سورۂ الحمد پڑھے اغلب ہے کہ آرام ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی آرام نہ ہو تو ستّر مرتبہ پڑھے میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ اُسے ضرور آرام ہو جائے گا۔

O دوسری معتبر میں داؤد رقی سے منقول ہے کہ میں مدینہ منوّرہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا جب یہ خبر جناب امام جعفر صادق ؑ کو پہنچی تو حضرت نے مجھے لکھا کہ ایک صاع گیہوں منگا لے اور چت لیٹ کر دہ گیہوں اپنے سینے پر ڈال لے اور یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ اِذَا سَاَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّمَكَّنْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِبَیْتِهٖ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے تیرے اس اسم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے مضطر نے جس وقت تجھ سے سوال کیا نہ صرف تو نے اُس کی تکلیف رفع کی بلکہ اُس کو زمین پر تسلط بھی بخشا اور اپنی مخلوق پر اُس کو اپنی طرف سے خلیفہ مقرر فرمایا تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اس بیماری سے شفا عنایت فرما۔

اس کے بعد سیدھا ہو بیٹھ اور اُن گیہوؤں کو جمع کرے اور وہی دعا پڑھ۔ پھر گیہوؤں کے چار حصّے کر کے ایک ایک حصّہ ایک ایک فقیر کو دے دے اور تیسری مرتبہ پھر وہی دعا پڑھ لے۔ داؤد کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح میری بیماری جاتی رہی جیسے کوئی قید چھوٹ جاتا ہے اور بعد میں بہت سے لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور سخت سخت مرضوں سے شفا پائی۔

O حدیث صحیحہ میں اُن حضرتؐ سے منقول ہے کہ جب بیمار کے پاس جاؤ سات مرتبہ یہ کہو۔

اُعِیْذُكَ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَارٍ

وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

ترجمہ: میں تجھے خدائے بزرگ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تو نبض کی خرابیوں سے اور آگ کی طپش صادق سے محفوظ رہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سورۂ الحمد وقل ھواللہ وانا انزلنا اور آیۃ الکرسی پڑھ پھر بیمار کے پہلو پر کلمے کی اُنگلی سے یہ لکھو۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدَهُ الرَّقِيْقَ وَعَظْمَهُ الدَّقِيْقَ مِنْ نُوْرَةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَأْكُلِيْ اللّٰهُمَّ وَلَا تَشْرَبِيْ الدَّمَ وَلَا تَنْهَكِيْ الْجِسْمَ وَلَا تُصَدِّعِي الرَّأْسَ وَانْتَقِلِيْ عَنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ (یہاں نام اُس کا اور اُس کی ماں کا لکھو) اِلٰى مَنْ يَّجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا

ترجمہ: یا اللہ تو اس بندے کی نرم نرم جلد اور نازک نازک ہڈیوں پر رحم فرما اُن کو اس طپش کی تیزی سے بچا۔ اے بخار اگر تو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا تو اس کا گوشت نہ کھا اس کا خون نہ پی اس کے جسم کو لاغر نہ کر اور اس کے سر کو درد کی تکلیف نہ دے۔ اور اس شخص سے کسی ایسے شخص میں چلا جا جو اور معبودوں کو خدا کا شریک گردانتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور جن جن جھوٹے معبودوں کو لوگ اُس کا شریک گردانتے ہیں اُن سے اُس کی شان کہیں زیادہ رفیع اور عظیم ہے اور اُس کے بلند مرتبے کو کوئی نہیں پا سکتا۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ بیمار اپنے سر گریبان میں ڈال کر اذان واقامت کہے اور سورۂ حمد اور معوذتین ایک ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور انا انزلناہ وآیۃ الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ کہے۔

اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَبِجَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ وَبِجَمْعِ اللّٰهِ وَبِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِعِتْرَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَبِوُلَاةِ اَمْرِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَآئِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَآئِکَ وَعَافِنِیْ بَلَآئِکَ

ترجمہ: میں اپنے نفس کو جن جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان کے شر سے اللہ کی عزت ۔عظمت ۔شوکت ۔جمال ۔مگروہ خاص اُس کے رسول اور رسول کی عترت ان سب پر اللہ کی رحمت ہو اور اُس کے والیان امر کی پناہ میں دیتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی چیز میں قوت وقدرت نہیں یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج ۔ یا اللہ تو مجھے اپنی قدرت شافیہ سے شفا دے اور اپنی دوا سے مجھے اچھا کر دے اور اپنی بلا سے مجھے بچا لے۔

○ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ مجھے بہت دنوں سے بخار آتا ہے کسی طرح نہیں جاتا۔ فرمایا ایک برتن پر آیۃ الکرسی لکھ کر اُسے دھو کر پیا کر۔

○ ایک معتبر کتاب میں منقول ہے کہ بخار کے لیے یہ دعا لکھ کر دہنے بازو پر باندھ لے اوّل بسم اللہ لکھ کر سورۂ حمد لکھے بعد کو یہ لکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا الَّتِیْ لَایُجَاوِزُھُنَّ بِرٌّ وَّلَا نَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّ الْھَآمَّۃِ وَالسَّآمَّۃِ وَالْعَامَّۃِ وَاللَّآمَّۃِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاَرَدُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنَا ھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ کُنْ بَرْدًا وَّسَلَاماً عَلٰی فَلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ (یہاں نام بیمار اور اس کی ماں کا لکھا جائے) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا لَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ

وَ كِيْلاً وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ میں تمام اُن چیزوں کے شر سے جن کو اُس نے پیدا کیا اور بنایا ہے۔ زہردار اور گزندا جانوروں کے شر سے۔ نظر لگ جانے سے رات دن کے حادثات سے عرب وعجم اور جن وانس میں جو بدکار ہیں اُن کے شر سے۔ شیطان اور اس کے حیلوں سے۔ ہر شر والے کے شر سے۔ ہر جانور کے شر سے جس کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کے اُن کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک باہر ہوسکتا ہے نہ بد بلا شک و شبہہ میرا پروردگار راہِ راست پر ہے۔ اے پروردگار ہمارا بھروسہ تجھ پر ہے اور جب لوٹیں گے تو تیرے ہی پاس پہنچیں گے۔ اے آگ تو ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی ہوجا مگر وہ سلامت رہے کافروں کافروں نے تو ابراہیمؑ سے مکر کرنا چاہا تھا۔ مگر ہم نے ایسا انتظام کیا کہ ٹوٹے میں وہی رہے۔ اے بخار فلاں ابن فلاں پر ٹھنڈا ہوجا۔ مگر وہ سلامت رہے۔ اے پروردگار ہم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو مواخذہ مت کر۔ یا اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار ہمارا بار اایسا نہ ہو جو ہم سے اُٹھ نہ سکے اور ہماری خطاؤں کو معاف کر ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم کر کیونکہ تو ہمارا آقا ہے اور ہم کو کافروں کی قوم پر غالب کر۔ میرا اللہ میرے لیے کافی ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اُسی پر اپنا مددگار بناؤ اور ایسے زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اُس کی تعریف کی تسبیحیں پڑھو کیونہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پورا پورا خبردار تو ہی ہے۔ سوائے خدائے یکتا اور لاشریک کے کوئی نہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور خود اُن گروہوں کو شکست دے دی جو اُس کے رسول پر چڑھ آئے تھے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے اُس کے کسی میں طاقت نہیں اللہ نے یہ لکھ دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے اس

میں تو شک ہی نہیں کہ اللہ زبردست ہے اور غالب ہے اور بلا شک وشبہ اللہ کا گروہ بھی غالب ہے اور جو شخص خدا کی راہ پر چلنے لگا بلا شک اُس کو سیدھا راستہ مل گیا اور خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پاکیزہ پر درود و رحمت بھیجے۔

بخار کے دفعیہ کے لیے جناب سیّدہ = کی دعا

O جنابِ سیدہ نے فرمایا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو کبھی بخار میں مبتلا نہ ہو تو یہ دعا روز پڑھ لیا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرُ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِيْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَعَلَى اسوآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نور ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام نوروں کا نور ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ہر نور سے بڑھا ہوا نور ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام اُمور کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے نور کو نور سے پیدا کیا۔ سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے نور سے نور پیدا کیا اور نور کو کوہِ طور پر لکھی ہوئی کتابوں میں لپٹے ہوئے کاغذ میں مقرر کیے ہوئے اندازے کے مطابق صاحب شعور نبی پر نازل کیا۔ سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس کا ذکر عزت سے کیا جاتا ہے جس کی شہرت فخر کیساتھ ہے اور جس کا ہر مصیبت اور آفت میں شکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پاک پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

سلمان فارسی ÷ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا مکّہ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو تعلیم کی جن کو بخار تھا سب نے اس کی برکت سے نجات پائی۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کا کوئی لڑکا بیمار ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَآئِكَ دَوَادِنِیْ بِدَوَآئِكَ وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَآئِكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

ترجمہ: یا اللہ تو مجھے اپنی شفا سے آرام دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اپنی بلا سے مجھے نجات دے بلاشبہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔

O چوتھیا بخار کے واسطے منقول ہے کہ اس آیت کو لکھ کر بیمار کے بازو پر یا گلے میں باندھے۔

یَانَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ

ترجمہ: اے آگ ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہو جا مگر وہ ہر طرح صحیح وسالم رہے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ اس دعا کو بیمار کے دائیں بازو پر باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا یَاشَافِیْ یَاكَافِیْ مُعَافِیْ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ بِاِسْمِ فَلَانِ بْنِ فُلَانِ (یہاں نام بیمار اور اُس کے باپ کا لکھیں) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَعَنِ اللّٰهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اگر قرآن کے ذریعہ سے پہاڑ چلائے جائیں یا زمین پھاڑ دی جائے یا مُردوں سے باتیں کرادی جائیں (تو بھی کفار ایمان نہ لائیں گے) تاہم اللہ میں یہ سب قدرت موجود ہے۔ اے شفاء دینے والے اے کفایت کرنے والے اے عافیت بخشنے والے۔ ہم نے حق کے ساتھ اُسے نازل کیا اور وہ حق کے ہی ساتھ نازل ہوا (بنام فلاں ابن فلاں) اللہ کے نام سے ابتدا ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور اللہ ہی پر ہر چیز کی انتہا یہ مرض بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور سوائے اللہ کے دوسرا کوئی غالب نہیں۔

O منقول ہے کہ تپ ولرزہ کے لیے یہ آیتیں لکھ کر بیمار کے بازو پر باندھیں

بِسۡمِ اللّٰہِ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیَانِ بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیَانِ وَجَعَلَ بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخًا وَّحِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا یَانَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلَامًا عَلٰۤی اِبۡرَاہِیۡمَ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡغَالِبُوۡنَ وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِنَّہُمۡ لَہُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَہُمُ الۡغَالِبُوۡنَ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا نے میٹھا اور کھاری دو سمندر ملا دیئے اُن دونوں کے بیچ میں ایک پردہ حائل ہے کہ ایک دوسرے پر اثر نہیں ڈال سکتا اُن دونوں کے بیچ میں ایک پردہ اور زبردست آڑ قائم کردی ہے۔ اے آگ تو ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہوجا مگر اس طرح کہ وہ صحیح وسالم رہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ حقیقت میں خدا کا گروہ سب پر غالب ہے تحقیق ہم نے اپنے اُن بندوں سے جنہیں ہدایت کے لیے بھیجا تھا نصرت کا وعدہ کیا تھا یعنی اُن کو ہماری طرف سے مدد پہنچے گی اور ہمارا گروہ جو اُن کی طرف دار ہے سب پر غالب آئے گا۔

❁❁❁

(۵)

جامع دعائیں اور نافع دوائیں

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جس شخص کے درد ہو اُسے چاہئے کہ درد کی جگہ اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے:

اَللهُ اَللهُ رَبِّیْ حَقّاً لَااُشْرِكُ بِهٖ شَيْأً اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَاوَ لِكلِّ عَظَمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّیْ

ترجمہ: اللہ میرا پوردگار برحق ہے جس کا شریک میں کسی شے کو نہیں گردان سکتا۔ یا اللہ ہر بزرگی تیرے لیے ہے اور اس عضو کو آرام دینا تیرا ہی کام ہے۔ اس تکلیف کو مجھ سے دُور کر۔

○ دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کر درد کی جگہ پر ہاتھ پھیرے اور سات مرتبہ کہے:

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللهِ وَاَعُوْذُ بِاَسْمَآءِ اللهِ مِنْ شَرِّ مَآ اَحْذَرُوَ مِنْ شَرِّ مَآ اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ

ترجمہ: میں اللہ کی عزت و قدرت و عظمت، مقربین بارگاہِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسمائے پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کے شر سے محفوظ رہوں۔

○ ایک اور روایت میں فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اور ہاتھ پھیرے۔

بِسْمِ □ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کی ذات اور محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر

بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی میں طاقت اور قدرت نہیں ہے۔ یا اللہ جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دُور فرما۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ یہ کہے۔

اَیُّهَا الْوَجَعُ اُسْكُنْ بِسَكِيْنَةِ اللهِ وَقَرِّبِ وَ قَارِ اللهِ وَالْجِزْ بِحِجَازِ اللهِ وَاهْدِ بِهَدَآءِ اللهِ اُعِيْذُكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ بِمَا اَعَاذَ اللهُ بِهٖ عَرْشَهٗ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يَوْمَ الرَّجْعَةِ وَالزَّلَازِلِ

ترجمہ: اے درد خدا کی تسلی سے ساکن ہو جا اور اللہ کے وقار سے قرار پکڑ اور اللہ کے ٹھہرانے سے ٹھہر جا اور اللہ کے آرام دینے سے آرام لے اے انسان میں تجھے اُس چیز کی پناہ دیتا ہوں جس کے خدا نے اپنے عرش اور فرشتوں کو زلزلے کے دن پناہ دی تھی۔

O معتبر روایت میں آیا ہے کہ ہر بیماری کے لئے یہ دعا پڑھیں۔

يَامُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذْهِبَ الدَّآءِ اَنْزِلْ عَلٰى مَابِيْ مِنْ دَآءٍ شِفَآءً

ترجمہ: اے شفا کرنے والے اور اے بیماری کے کھونے والے جو بیماری میرے جسم میں ہے اُس کو شفا عنایت فرما۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف پیدا ہو جائے تو اُسے مناسب ہے کہ یہ دعا پڑھے کہ اُس کی برکت سے کوئی درد یا مرض اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلَى الْاَشْيَآءِ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِجَبَّارِ السَّمَآءِ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِمَنْ لَّا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِالَّذِيْ اسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّشِفَآءٌ

ترجمہ: میں اللہ کی عزت اور جو قدر اُس کو اشیاء پر حاصل ہے اُس کی پناہ مانگتا ہوں میں اپنی جان کو اسمان قائم کرنے والے کی پناہ میں دیتا ہوں میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں سونپتا ہوں جس کے نام لینے سے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں دیتا ہوں جس کا نام برکت وشفا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جس شخص کے درد پیدا ہو اُسے چاہئے کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر خلوصِ نیت سے یہ آیت پڑھے خواہ مرض کچھ ہی ہو خدا آرام دے گا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

ترجمہ: ہم نے قرآن میں بعض ایسی چیزیں نازل کی ہیں جو مومنین کے لیے رحمت اور موجب شفا ہیں مگر خدا ظالموں کی ترقی فقط نقصان ہی میں کرتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سورۂ حمد اور قل ھو اللہ احد سے آرام نہ ہو اُسے کسی چیز سے آرام نہ ہوگا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب کسی کو کوئی مرض لاحق ہو تو یہ کہے۔

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ وَاَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى مَا يَشَآءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

ترجمہ: اللہ کے نام اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں خدا اپنے رسولؐ اور اُن کے اہل بیتؑ پر درود بھیجے جو تکلیف مجھے معلوم ہوتی ہے اُس کے شر سے خدا کی عزت کی اور اُس کی قدرت کی جو اُسے حصل ہے پناہ مانگتا ہوں۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُنھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر بیماری کی زیادتی اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھا کر۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ عَلَى الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

ترجمہ: سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں کوئی قدرت اور طاقت نہیں میرا بھروسہ زندہ خدا پر ہے کس کو کبھی موت نہ آئے گی سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے اور وہ اس ذلّت سے بری ہے کہ اُسے کسی کی امداد کی ضرورت ہو۔ اُس کی بڑائی اتنی بیان کرنی چاہیے جتنی بیان کرنے کا حق ہے۔

❁❁❁

(۶)

دردِ سَر۔ آدھاسیسی۔ زکام۔ مِرگی۔ خلل دماغ اورآسیب وغیرہ کا علاج

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ دردِ سَراورآدھاسیسی کے لیے یہ دعالکھ کرجدھردرد ہو اُدھرلٹکائیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ نِ سْتَحدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ یَبْدَأُ ذِکْرُہٗ مَعَکَ شُرَکَآءُ یَقْضُوْنَ مَعَکَ وَلَا کَانَ قَبْلَکَ اِلٰہٌ نَدْعُوْہُ وَنَتَعَوَّذُ بِہٖ وَنَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَنَدَعُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُکُّ فِیْکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ عَافِ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: یااللہ توایسامعبود ہے کہ نہیں ہے جسے ہم نے نیاپیدا کرلیاہونہ ایسا پروردگار ہے جس کا ذکر کچھ نیا آیاہونہ تیرے ایسے شریک ہیں جوتیرے فیصلے میں دخل دیں نہ تجھ سے پہلے کوئی معبودتھا کہ تجھے چھوڑ کرہم اُس سے دعا کرتے ہوں یااللہ اس کی پناہ مانگتے ہوں یااُس کے آگے اپنادکھڑاروتے ہوں۔ نہ ہماری پیدائش میں کسی نے تیری مدد کی تھی کہ ہم تیرے بارے میں کچھ شک کریں سوائے تیرے کوئی معبودنہیں توایسا یکتا ہے کہ تیراکوئی شریک نہیں فلان ابن فلاں کو آرام دے اورمحمدؐ مصطفیٰ اوراُن کی آل پردرودوسلام بھیج۔

○ روایت معتبرہ میں حضرت امام جعفرصادق ؑ سے منقول ہے کہ اگرکسی شخص کے سرمیں درد ہو یاپیشاب بند ہوگیاہوتودرد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہے۔

اُسْكُنْ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ: رُک جا میں نے روک دیا تجھ کو اُس کے نام سے جس کے سبب سے شب و روز کی سب چیزیں قائم ہیں اور وہ سب کی باتیں سُننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔

○ امام علی نقی -سے منقول ہے کہ درد سر کے لیے اس آیت کو پانی کے پیالہ پر پڑھ کر پلا دے۔

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: کیا کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے یعنی نہ آسمان سے مینہ برستا تھا نہ زمین سے نباتات اُگتی تھی پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر شے کی زندگی کا سبب قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

○ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حبیب سیستانی نے حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ہفتے میں دو مرتبہ مجھے آدھا سیسی کا درد ستا تا ہے۔ فرمایا جس طرف درد ہوتا ہو اُس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھا کر۔

یَا ظَاهِرًا مَّوْجُوْدًا وَیَابَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعِیْفِ اَیَادِیْكَ الْجَمِیْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًی اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ

ترجمہ: اے ظاہر و موجود اور اے ایسے پوشیدہ جو علم میں مفقود نہیں ہے اپنے کمزور بندے پر وہی عنایتیں پھر جاری کر دے جن کی وہ قدر کرتا ہے اور اُس کی تکلیف کو تو دفع کر دے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تو اپنے بندوں سے محبت کرنے والا اور اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ درد سر کے دفعیہ کے لئے ہاتھ پھیرتا جائے اور سات مرتبہ یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ: میں اُس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سبب سے خشکی و تری اور آسمان و زمین

کی کل چیزیں برقرار ہیں اور وہ ہر بات کو سُنتا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

○ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کان کے درد کے لیے یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں اور ہاتھ کان پر پھیرتے جائیں اور دوسری روایت کے مطابق دردِ سر کے لیے بھی ہاتھ رکھ کر اسی دعا کو پڑھنا چاہئے۔

لَوْ كَانَ مَعَهُ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّا بْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا

ترجمہ: اگر کفار کے قول کے مطابق خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے تو وہ بھی صاحب عرش کے قرب کے خواستگار ہوتے جب اُن سے یہ کہا جاتا ہے کہ رسولؐ خدا کے پاس آؤ اور جو کچھ خدا نے اُتارا ہے اُسے سُنو تو تم دیکھتے ہو کہ اُس وقت منافق ایسی ہی روگردانی کرتے ہیں جیسے کہ منافقوں کو کرنی چاہئے۔

○ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے سفر کا بہت کچھ اتفاق پڑتا ہے اور اکثر خوفناک مقامات پر گزر ہوتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرما دیجئے کہ ڈر نہ لگا کرے حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارا ایسی جگہ پر گزر ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے یہ پڑھا کرو۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

ترجمہ: کیا تم دین خدا کے سوائے کسی اور دین کے خواستگار ہو حالانکہ آسمان و زمین کی کُل چیزیں بخوشی یا بجبر اُس کی خدائی کو تسلیم کر چکی ہیں اور تم سب کی بازگشت بھی خدا کی طرف ہے۔

اُس شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسے بیابان میں پہنچا جس میں لوگ کہتے تھے کہ جن بہت ہیں اور میں نے یہ بھی کہتے سُنا کہ اس کو پکڑ لو۔ مارے ڈر کے میں یہ آیت پڑھنے لگا اتنے میں سُنتا کیا ہوں کہ اور ایک شخص کہتا ہے کہ بھلا میں کیونکر پکڑ لوں سُنتے نہیں ہو۔ یہ تو وہ آیت کریمہ پڑھ رہا ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انھیں حضرت سے کسی شخص نے شکایت کی کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے اُسے کبھی تو جن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان۔ نوبت یہ پہنچی ہے کہ سب گھر والے اُس کی زندگی سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسی برتن پر سات مرتبہ مشک و زعفران سے سورۂ حمد لکھوا اور اُسے پانی سے دُھو کر ایک

مہینے تک وہی پانی بچے کو پلاؤ راوی کا بیان ہے کہ وہ عارضہ اوّل ہی مرتبہ کے پلانے سے جاتا رہا۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو مرگی آتی ہو اُس پر یہ دعا پڑھو۔

قَوَمْتُ عَلَيْكَ يَارِيْحُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى جِنِّ وَادِيَ الصَّبْرَةِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لِمَا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةِنِ لِسَّاعَةَ

ترجمہ: اے باد میں تجھے اُسی دعا کا واسطہ دیتا ہوں جو جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ پر پڑھی تھی اس غرض سے کہ وہ وادی صبرہ کے جنوں سے محفوظ رہیں اور اُن سب جنوں نے اُن حضرت کی اطاعت کی تھی مناسب ہے کہ تو بھی اُس کی اطاعت کرے اور فلاں ابن فلاں کے جسم سے فوراً نکل جائے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص کو خلل دماغ ہو گیا تھا حضرت امام جعفر صادق - نے اُس سے فرمایا کہ ہر رات کو سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کر۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللهِ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ مَنَا فِيْ يَقْظَنِيْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَجَلَالِهٖ مِمَّا اَجِدُ وَاَحْذَرُ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی ذات پر بھروسہ ہے اللہ پر ایمان لایا ہوں اور طاغوت کا منکر ہوں یا اللہ سوتے جاگتے میں میری حفاظت کر جن چیزوں سے ڈرتا اور پرہیز کرتا ہوں اُن سے اللہ کی عزت اور جلال کی پناہ مانگتا ہوں۔

○ حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ جس شخص کو جن نے دبا لیا ہو اُس پر سورۂ الحمد اور قُل اعُوذ برب الناس اور قُل اَعوُذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور یہی تینوں سوتیں ایک برتن میں مشک و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اُسے پلائیں اور مومنوں کے وضو یا غسل کے پانی سے اُسے نہلائیں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا - نے ایک شخص کو مرگی میں مبتلا دیکھا۔

پانی کا ایک پیالہ طلب فرما کر اُس پر سورۂ الحمد اور سورۂ قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھا اور پھر وہ پانی اُس کے سر اور منہ پر چھڑک دیا اُسے ہوش آ گیا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر میں جن پتھر پھینکتے ہوں تو صاحبِ خانہ کو چاہئے کہ اُس پتھر کو اُٹھا کر یہ کہے:

حَسْبِیَ اللهُ وَ كَفٰى سَمِعَ اللهُ دَعَا لَيْسَ وَرَآءَ اللهِ مُنْتَهٰى

ترجمہ: اللہ میرے لیے کافی ہے اللہ ہر شخص کی دعا سننے والا ہے اللہ کے سوائے اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جو انتہا قرار دی جائے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ دردِ سر کے لیے روغن کشنیز ناک میں ٹپکائیں۔

O ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہو کر دردسر کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حمام میں جا کر پانی (حوض) میں داخل ہونے سے پہلے سات پیالے گرم پانی کے سر پر ڈال لیجو اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتا جائیو۔

O منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا -سے شکایت کی مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہوا لگ جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ غش آ جائے گا حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ناک میں روغن عنبر اور روغن چنبیلی ٹپکا لیا کر۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اولادِ آدمؑ میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس میں دو رگیں نہ ہوں منجملہ ان دو کے ایک رگ سر میں جس کی حرکت سے جذام پیدا ہوتا ہے اور دوسری دھڑ میں ہے جس کی حرکت سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں جب سر کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالیٰ زکام کو اُس پر مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد سر کو دفع کر دے اور جب بدن کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالیٰ اُس پر پھوڑے پھنسیوں کو مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد جسم کو نکال دیں لہٰذا جس شخص کو زکام ہو جائے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اُس شخص کو خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ زکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے وہ مواد جسم کے برطرف کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔

O کئی روایتوں میں آ چکا ہے کہ زکام کا علاج نہ کرنا چاہئے مگر ایک روایت میں اُن حضرتؑ سے ایک علاج بھی وارد ہے کہ سوتے وقت روغن بنفشہ میں روئی تر کر کے اپنے مبزر میں رکھ لیں۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ چھ رتّی کالا دانہ یعنی کلونکی اور تین رتّی گُندر لے کر دونوں کا سفوف کریں ناس یا ہُلاس کے طور پر استعمال کریں زکام جاتا رہے گا۔

❁❁❁

(۷)

سر۔آنکھ اور گلے کی بیماریوں کے علاج اور دعائیں

○ حدیث معتبر میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں اُسے چاہئے کہ اعتقاد اور یقین سے آیت الکرسی پڑھ لیا کرے ضرور آرام ہو جائے گا۔

○ دوسری معتبر روایات میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے کسی شخص سے ارشاد فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دعا تعلیم کروں کہ وہ دنیا و آخرت میں تیرے لئے منفعت بخش ہو اور تیری آنکھوں کو بالکل آرام کر دے؟ عرض کی ہاں یا بن رسول اللہ۔ فرمایا صبح و شام کی نماز کے بعد بلا ناغہ یہ دعا پڑھا کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاَخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَوُالسَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْوَلَکَ اَبَدًا مَآ اَبْقَیْتَنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: یا اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کا جو حق تجھ پر ہے اُس کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔ اور میری آنکھوں کی روشنی بڑھا دے احکامِ دین میں میری بصیرت زیادہ کر دے۔ میرے دل میں یقین زیادہ ہو جائے اور عمل میں خلوص، نفس میں سلامتی اور رزق میں وسعت اور جب تک زندہ ہوں تیرا شکر ادا کرتا رہوں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس کی آنکھیں دُکھیں وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثِیْنِ مِنِّیْ وَنْصُرْنِیْ عَلٰی

مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ

ترجمہ: یا اللہ مجھ پر ایسا فضل کر کہ اپنی قوت سامعہ و باصرہ سے آخر دم تک پورا پورا فائدہ اُٹھاتا رہوں اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے برخلاف میری مدد کر اور جو بدلا میرے ظلم کا تو اُس سے لے وہ مجھے ان آنکھوں سے دکھلا دے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں آیا اور دیکھا کہ حضرت کی آنکھیں خوب دُکھ رہی ہیں۔ دوسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا دیکھتا کیا ہے کہ آنکھیں دُکھنے کا نشان بھی باقی نہیں۔ اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ دعا پڑھی تھی۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعَظْمَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَرَمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِبَہَاءِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِحِلْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ عَلٰی مَا اَجِدُ فِیْ عَیْنِیْ وَمَا اَخَافُ وَمَا اَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الطَّیِّبِیْنَ اَذْہِبْ ذٰلِکَ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُدْرَتِکَ

ترجمہ: جو کچھ مجھے آنکھ میں معلوم ہوتا ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن سب سے اللہ کی عزت۔ قدرت۔ عظمت۔ جلال۔ جمال۔ کرم۔ خوبی۔ بخشش۔ درگزر اور یاد کی اور رسول اللہ اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ مانگتا ہوں اے اللہ اے نیک بندوں کے مددگار جن چیزوں میں سے ڈرتا ہوں اُن کو اپنی قدرت سے رفع فرما دے۔

O ابنِ شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو یہ دعا پڑھتے سُنا۔ جب اپنے گھر پہنچا تو وضو کر کے نماز پڑھی اور بعد نماز یہ دعا پڑھی اور دعا میں جب ان لفظوں پر پہنچا۔ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِ فوراً آنکھیں کُھل گئیں وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَارَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَرَبِّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ اَسْئَلُکَ بِطَاعَۃِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَۃِ اِلٰی اَجْسَادِھَا وَبِطَاعَۃِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَۃِ اِلٰی اَعْضَآئِہَا وَبِانْشِقَاقِ الْقُبُوْرِ عَنْ اَھْلِہَا وَبِدَعْوَتِکَ

الصَّادِقَةِ فِيهِمْ وَاَخْذِكَ بِالْحَقِّ بَيْنَهُمْ اِذَابَرَزَ الْخَلَائِقُ يَنْظُرُوْنَ قَضَآئَكَ وَيَرَوْنَ سُلْطَانَكَ وَيَخَافُوْنَ بَطْشَكَ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَكَ يَوْمَ لَايُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمَ اَسْئَلُكَ يَارَحْمٰنُ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے فنا ہوجانے والی روحوں کے پروردگار اے بڑھنے والے اجسام کے پالنے والے میں تجھ سے اُس اطاعت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو روحوں نے کی کہ تیرے حکم سے اپنے اپنے جسموں میں داخل ہوئیں نیز اُن اجسام کی اطاعت کا واسطہ دیتا ہوں جن کے اعضا تیرے حکم سے یکجا ہو گئے اُن قبروں کے پھٹ جانے کا واسطہ دیتا ہوں جو تیرے حکم سے اپنے مدفون کو نکال دیں گی پھر تیرے برحق بُلا دے کا واسطہ دیتا وہں جس ک یذریعہ سے سب اکٹھے ہوجائیں گے اور اس مواخذے کا واسطہ دیتا ہوں جو تو حق کے ساتھ اُن سے کرے گا مواخذے کا وقت ایسا سخت وقت ہوگا کہ تمام مخلوق تیرے فیض کی منتظر ہوگی تیرے جاوہ وجلال کو دیکھتی ہوگی۔ تیرے دبدبہ وہیبت سے ڈرتی ہوگی اور تیری رحمت کی اُمیدوار ہوگی یہ دن ایسا نفسی نفسی کا دن ہوگا کہ آقا کی کوئی چیز نہ غلام کے کام کی ہوگی نہ غلام کی کوئی چیز آقا کے کام کی۔ کوئی کسی کو مددگار نہ ہوگا سوائے اُس شخص کے جس پر خدا نے رحم کیا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا زبردست اور مواخذے کے وقت رحم اور درگذر کرنے والا ہے۔ اے گنہگار بندوں پر رحم کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تیرے نزدیک میری بقاء میں مصلحت ہے میری آنکھوں میں بینائی دل میں یقین اور زبان پر رات دن تیرا ذکر رہے بہ تحقیق تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

O دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے بینائی کم ہوجائے کی شکایت کی اور عرض کیا کہ اتنی کم ہوگی کہ رات کو مجھے کچھ نہیں سوجھتا فرمایا کہ تو آیہ ''اللہ نور السموات وَالارض،،[1] آخر تک کسی جام پر چند مرتبہ لکھ اور پانی سے اُسے دھوکر ایک شیشی میں رکھ کر ایک شیشی

میں رکھ چھوڑ اور ایک سوسلائی بھر کر اس میں سے آنکھوں میں لگالیا کر۔ راوی کہتا کہ سوسلائیاں نہ لگانے پایا تھا کہ میری بینائی لوٹ آئی۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ مفصلۂ ذیل باتیں آنکھوں کے لئے موجب شفا ہیں۔ سورۂ حمد۔ سورۂ قل اعوذ بربّ الناس۔ سورۂ قل اعوذ بربّ الفلق، آیۃ الکرسی کا پڑھانا اور قسط ومُر وکُندر کا گھِس کر آنکھوں میں لگانا کان کے درد کی ایک دعا کا بیان چھٹی فصل میں دَردِسر کی دعا کے ساتھ ہو چکا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر -سے بہرے پن کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے کانوں پر ہاتھ پھیر اور یہ آیتیں پڑھ۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ: اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (تو اے ہمارے رسولؐ) تم دیکھتے کہ (وہ پہاڑ بھی) ہمارے خوف سے لرزتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثالیں اُن لوگوں کے لیے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ غور و فکر کریں۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہے جو تمام حالات آئندہ اور موجودہ سے واقف ہے بندوں کے گناہ دیکھنے والا اور روزی برقرار رکھنے والا اور عاقبت میں اُنکے قابل عفو گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بادشاہ ہے پاک و پاکیزہ ہے۔ موجب سلامتی۔ امن دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب زبردست صاحب عظمت ہے۔ مشرکین جن جن چیزوں کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات مبّرا اور منزّہ ہے۔ اللہ کل چیزوں کا بنانے والا تمام عالم کا پیدا کرنے والا اور ہر شے کی

صورت مقرر کرنے توالا ہے۔تمام عمدہ عمدہ نام اُسی کے ہیں۔آسمان اورزمین کی کل چیزیں اُس کی عبادت کرتی ہیں اوروہ صاحب حکمت وغلبہ ہے۔

O دوسری روایت میں وارد ہے کہ کان کے درد کے لیے سات مرتبہ روغن چنبیلی یا روغن بنفشہ پر یہ آیت پڑھیں۔

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَا لْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلاً

ترجمہ: گویا اُس نے اس بات کو سُنا ہی نہیں گویا اُس کے دونوں کانوں میں ٹینٹ ہیں ذرا شک نہیں کہ کان اور آنکھ دل ان میں سے ہر ایک سے بجائے خود سوال کیا جائے گا۔

O نکسیر بند کرنے کے لئے منقول ہے کہ یہ آیت مریض کی پیشانی پر لکھے۔

قِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَا سْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: کہا گیا اے زمین اپنے پانی کو نگل لے اور اے آسمان بارش سے باز رہ اور جتنا زائد پانی تھا وہ سُکھا دیا گیا اور جو کچھ حکم خدا تھا وہ پورا ہوا کشتی نوح کوہ جودی پر ٹھہری اور یہ کہا گیا اب سے ظلم کرنے والے لوگوں پر لعنت کی جائے گی یعنی وہ اس طرح مقطوع النسل ہو جائیں گے جیسے کہ یہ کافر ہو گئے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ نکسیر بند کرنے کے لئے مریض پر یہ آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَا سْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا وَجَعَلْنَا مِنْ

مْ بَیْنِ اَیْدِیْہِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِہِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَا ھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

ترجمہ: اسی میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی میں سے ایک مرتبہ تمہیں نکال لائیں گے اُس دن عام طور پر سب اُس منادی کے ساتھ ساتھ ہوں گے جو کجرو نہیں ہے اور بوجہ ہیبت اور جلال پروردگار تمام آوازیں پست ہوں گی۔ بس اے رسول کوئی آواز تیرے سُننے میں نہ آئے گی مگر بہت ہی آہستہ آہستہ بات کرنے کی۔ اے زمین تو اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان تو بارش سے باز رہ زائد پانی خشک کیا گیا مشیت خدا جاری ہوئی کشتیٔ نوح نے کوہ جودی پر قرار لیا اور یہ کہا گیا کہ اب سے ظلم کرنے والے مقطوع النسل ہوا کریں گے جیسے یہ کافر ہوئے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اور پرہیزگار ہے خدا اُس کے واسطے محل خطر سے نکل جانے کے لیے کوئی راستہ قرار دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ ہی اس کے لیے کافی ہوتا ہے اس میں ذرا شک نہیں کہ اللہ اپنے فیصلہ کا پورا کرنے والا ہے اور یہ تحقیق ہے کہ اللہ نے ہر چیز کا پیمانہ مقرر کیا ہے کہ ہم نے اُن کے آگے بھی ایک دیوار قائم کردی ہے اور پیچھے بھی اور اوپر سے پاٹ دیا اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

O منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق – سے مُنہ کے دَرد کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ مُنہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ لیا کر۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَآءٌ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ الَّتِیْ لَا یَضُرُّ مَعَھَا شَیْ قُدُّوْسًا قُدُّوْسًا بِاِسْمِکَ یَارَبِّ الطَّاھِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ مَنْ سَئَلَکَ بِہٖ اَعْطَیْتَہٗ وَمَنْ دَعَاکَ بِہٖ اَجَبْتَہٗ اَسْئَلُکَ یَا اللّٰہُ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَھْلِبَیْتِہٖ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِمَّا اَجِدُ فِیْ فَمِیْ وَفِیْ رَأْسِیْ وَفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ ظَھْرِیْ وَفِیْ یَدِیْ وَفِیْ جَمِیْعِ جَوَارِحِیْ کُلِّھَا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا اور عقبیٰ دونوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ میں کوئی مرض تکلیف نہیں

پہنچا سکتا اللہ کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن کے ساتھ کوئی شے ضرر نہیں کر سکتی خدائے تعالیٰ پاک و منزّہ ومبّرا ہے۔ اے اللہ اے پروردگار میں تیرے پاک و پاکیزہ اور مبارک نام کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں اور یہ واسطہ ایسا ہے جس نے اُس کے وسیلے سے کسی چیز کا سوال کیا ہے تو نے وہ اُسے عطا فرمائی ہے اور جس نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو نے اُس کو قبول فرمایا ہے میرا سوال یہ ہے کہ تو اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے اہل بیتؑ پر درود بھیج اور مجھے جو کچھ میرے مُنہ۔ سر۔ کانوں۔ آنکھوں۔ پیٹ۔ پیٹھ۔ ہاتھوں۔ پاؤں اور کل اعضا میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اُسے آرام کردے۔

○ ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر - کی خدمت میں دانتوں کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ راتوں کو اس درد کے مارے چین نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اب جس وقت درد معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سورۂ الحمد اور سورۂ قُل ھو اللہ احد پڑھ کر یہ آیت پڑھ لیجیو۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ

ترجمہ: وہ اُسے عطا فرمائی ہے اور جس نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو نے اُس کو قبول فرمایا ہے میرا سوال یہ ہے کہ تو اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے اہل بیت پر درود بھیج اور مجھے جو کچھ میرے مُنہ۔ سر۔ کانوں۔ آنکھوں۔ پیٹ۔ پیٹھ۔ ہاتھوں۔ پاؤں اور کل اعضا میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اُسے آرام کردے۔

○ حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ دانتوں کے درد کے لئے مذکورۂ بالا سورتیں اور آیت پڑھی جائے یا سورۂ انا انزلناہٗ

○ جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دفعیہ درد کیلیے اعضائے سجدہ اے پر ہاتھ مل کر درد کی جگہ پر ملنا چاہئے اور یہ پڑھنا چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاشَافِيَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی شفا دینے والا ہے اور سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں کچھ طاقت و قدرت نہیں ہے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانتوں کے درد کے دفیعے کے لئے سورۂ حمد اور معوذتین اور سورۂ

اخلاص پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي اللَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ قُلۡنَا يَانَارُ كُوۡنِيۡ بَرۡدًا وَّ سَلَاماً عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمِ وَاَرَادُوۡابِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنَا هُمُ الۡاَخۡسِرِيۡنَ نُوۡدِيَ اَنۡ بُوۡرِكَ مَنۡ فِي النَّارِ وَمَنۡ حَوۡلَهَا وَسُبۡحَانَ اللهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيۡ مِنۡ كُلِّ شَيۡءٍ وَلَايَكۡفِيۡ مِنۡكَ شَيۡءٌ اِكۡفِ عَبۡدَكَ وَابۡنُ اَمَتِكَ مِنۡ شَرِّمَا يَخَافُ وَيَحۡذَرُوَمِنۡ شَرِّ الۡوَاجِعِ الَّذِيۡ يَشۡكُوۡهُ اِلَيۡكَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا میں رحم فرمانے والا اور عقبیٰ میں درگزر کرنے والا ہے شب وروز میں ہر چیز اُسی کے سبب سے قرار لیتی ہے اور وہ ہر چیز کا سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہم نے کہہ دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا مگر اس طرح کہ ابراہیمؑ سلامت رہے۔ انہوں نے اس سے مکر کرنا چاہا تھا مگر ہم نے ایسا کیا کہ وہ خود ہی ٹوٹے رہے آواز دی گئی کہ جو لوگ آگ میں اور جو اس کے گرداگرد ہیں سب برکت یافتہ ہیں اور اللہ تمام مخلوقات کا پالنے والا پاک و پاکیزہ ہے یا اللہ تو ہر شے سے کفایت دینے والا ہے اور ایسی ایک چیز بھی نہیں جو تجھ سے مستغنی کر سکے تو اپنے بندے اور اپنے لونڈی زادے کو اُس چیز کے ڈر سے جس سے وہ ڈرتا اور عذر کرتا ہے اور اُس درد کے شر سے جس کی وہ تیرے پاس شکایت لایا ہے کفایت فرما۔

O ایک روایت میں منقول ہے کہ جبرئیلؑ حضرت امام حسین -کے لیے یہ دعا لائے جن دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہو اُن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَلۡعَجَبُ كُلُّ الۡعَجَبِ لِدَ امَّةٍ تَكُوۡنُ فِي الۡفَمِ الۡعَظۡمَ وَتَتۡرُكُ اللّٰهُمَّ اَنَا اَرۡقِيۡ وَاللهُ شَافِي الۡكَافِيۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَاِذَا قَتَلۡتُمۡ نَفۡساً فَادّٰا رَاتُمۡ فِيۡهَا وَاللهُ مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ بِبَعۡضِهَا كَذٰلِكَ يُحۡيِ اللهُ الۡمَوۡتٰى وَيُرِيۡكُمۡ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ

ترجمہ: اُس کیڑے سے بڑا تعجب ہے جو آدمی کے منہ میں ہوتا ہے ہڈی کو کھا جاتا ہے اور گوشت کو چھوڑ دیتا ہے میں تو اس کو کیلتا ہوں اور اللہ مریض کو شفا دینے کے لئے کافی ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور جس وقت کہ تم نے ایک نفس کو قتل کیا تھا اور پھر اُس کے بارے میں اختلافات کیا حالانکہ اللہ تمہاری پوشیدہ باتوں ظاہر کر دینے والا ہے چنانچہ ہم نے کہہ دیا کہ میّت کے بدن پر قربانی کی گائے کا کوئی عضو چھواؤ اور خدا اس طرح سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے شاید کہ تم سمجھ جاؤ۔ اس جگہ مریض کا اور اس کے باپ کا نام لکھو۔

O دوسری روایت میں ہے کہ ڈاڑھ کے درد کے لیے ایک لوہے کا کیل لے کر سورۂ حمد اور معوذتین ہر ایک تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ پڑھیں:

مَنۡ يُّحۡيِ الۡعِظَامَ وَهِيَ رَمِيۡمٌ يَاضِرۡسَ فلاں بن فلاں اَكَلۡتَ بَالۡحَارِّ وَالۡبَارِدَاَفَبِالۡحَارِّ تَسۡكُنِيۡنَ اَمۡ بِالۡبَارِدِ تَسۡكُنِيۡنَ وَلَهٗ مَاسَكَنَ فِي الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ شَدَدۡتُّ دَآءَ هٰذَا الضِّرۡسِ مِنۡ فلان بن فلان بِسۡمِ اللهِ

ترجمہ: جو گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اے فلان ابن فلان کی داڑھ تو نے گرم و سرد دونوں کو کھالیا اب یہ بتا کہ تجھے گرم سے سکون ہوتا ہے یا سرد سے حالانکہ میں شب و روز میں ہر چیز کو سکون پروردگار عالم کے حکم سے ہوتا ہے اور وہ ہر بات کو سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ میں نے فلاں ابن فلاں کی اس داڑھ کا درد خدائے بزرگ کے نام سے کیل دیا۔

اس کے بعد اس کیل کو دیوار میں ٹھوک دیں اور ٹھوکتے وقت اللہ اللہ اللہ کہتے جائیں۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ —سے گندہ دہنی کی شکایت کی حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ تو سجدے میں یہ دعا دعا پڑھ:

يَااَللهُ يَااَللهُ يَارَحۡمٰنُ يَارَبَّ الۡاَرۡبَابِ يَاسَيِّدَ السَّادَاتِ يَااِلٰهَ الۡاٰلِهَةِ وَيَامَالِكَ الۡمُلۡكِ وَيَامَلِكَ الۡمُلُوۡكِ اِشۡفِنِيۡ بِشَفَآئِكَ مِنۡ هٰذَا الدَّاءِ وَاصۡرِفۡهُ عَنِّيۡ فَاِنِّيۡ عَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ وَاَنۡقَلِبُ فِيۡ قَبۡضَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے اللہ اے بندوں کے گناہ دیکھ کر روزی برقرار

رکھنے والے۔اے تمام مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار۔اے تمام عارضی سرداروں کے دائمی سردار۔اے تمام باطل معبودوں کے برحق معبود۔اے تمام کائنات کے مالک۔اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ مجھے اپنی دارالشفائے قدرت سے اس بیماری سے آرام دے اور اس تکلیف کو مجھ سے دور کردے مجھ سے دُور کردے مجھ سے دور کردے کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ایک لمحہ کے لیے بھی تیرے قبضہ واختیار سے باہر نہیں ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک ہی دفعہ یہ دعا سجدے میں پڑھی تھی کہ آرام ہوگیا۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ آنکھوں کی پتلیوں میں جو سفیدی آجاتی ہے اُس کے لیے دہانہ فرنگ نافع ہے۔

❀❀❀

(۸)

کھٹ مالا۔ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا زخم۔مسّے۔پھوڑے پھنسیاں۔جُذام۔برص۔چھیپ وغیرہ کے عِلاج

O علی ابن نعمان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا ؑ سے عرض کیا کہ میرے بدن پر مسّے بہت نکل آتے ہیں اور مجھے ان کے سبب سے بہت ہی تردد ہے۔حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسّے کے لیے سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھو:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفاً فَيَذَرُهَا قَا عاً صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجاً وَّلَا اَمْتاً

ترجمہ: اے ہمارے رسولؐ یہ تجھ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ میرا پروردگار ان کو ریت بنا کر اُڑا دے گا اور پھر زمین کو چٹیل میدان اور لق ودق بیابان کردے گا جس میں نہ بلندی باقی رہے گی نہ پستی۔

پھر ہر ہر جو کو ایک ایک مرتبہ ہر ہر مسّے پر مل لو اس کے بعد سب جَو اکٹھا کر کے ایک نئے کپڑے میں باندھ لو پھر ایک پتھر اُس کپڑے میں باندھ کر کسی کوئیں میں ڈال دو بہتر یہی ہوگا کہ یہ عمل تحت الشعاع [ا] میں کیا جائے۔راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں حسبِ فرمودہ عمل کیا ایک ہفتے میں سب مسّے جاتے رہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک لڑکی کے کھٹ مالا نکل آیا تھا کسی شخص نے خواب میں مجھ سے کہا کہ اُس لڑکی سے کہہ دو کہ اس دعا کو بتکرار پڑھے:

يَا رَؤُفُ يَا رَحِيْمُ يَا سَيِّدِيْ

ترجمہ: اے مہربانی کرنے والے رحم فرمانے والے اے میرے پروردگار اے

میرے سردار۔

O دوسری حدیث سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق - کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا بدن پھٹنا اور بہنا شروع ہو گیا ہے۔فرمایا تم تین دن روزہ رکھو اور چوتھے دن وقت زوال غسل کر کے صحرا کی طرف یا کسی بلند چھت پر جاؤ اور چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ بعد سورۂ حمد جو سورہ مناسب جانو پڑھو مگر جہاں تک ممکن ہو حضور قلب اور تضرع وزاری رہے نماز سے فارغ ہو کر اپنے تمام کپڑے اُتار ڈالو اور ایک پُرانا پاک بطور لنگی کے باندھ کر خاک پر سجدے میں گر پڑ اور اپنے داہنے رخسارے کو خاک پر رکھ کر رُو رُو کر یہ دُعا پڑھو:

يَاوَاحِدُ يَافَرْدُ يَا كَرِيْمُ يَاحَنَّانُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ كْشِفْ مَابِيْ مِنْ مَرَضٍ وَاَلْبِسْنِيْ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَمْنُنْ عَلَيَّ بِتَمَامِ النِّعْمَةِ وَاذْهِبْ مَابِيْ فَقَدْا ذَانِيْ وَغَمَّنِيْ

ترجمہ: اے یکتا۔اے تنہا۔اے کرم کرنے والے۔اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے۔اے سب سے زیادہ قریب۔اے دعاؤں کے قبول کرنے والے۔اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے مرض کو دُور کر دے اور مجھے دنیا وآخرت میں پوری پوری عافیت عنایت کو مجھ پر اپنی نعمت تمام فرما اور جس مرض نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور تکلیفیں دی ہیں اس کو دُور کر دے۔

فرمایا کہ یہ عمل اس وقت تجھے نفع بخشے گا کہ تیرا دل مطمئن ہو اور تجھے اس بات کا یقین ہو کہ اس میں تاثیر ضرور ہے اُس شخص نے حسبِ فرمودہ عمل کیا اور بہت جلد شفا پائی۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کسی کے بدن پر ورم پیدا ہو جائے اور اُسے اس بات کا خوف ہو کہ نتیجہ اس کا خراب ہو جائے گا تو اُسے مناسب ہے کہ نماز پنجگانہ کے وقت جب وضو کرے تو نماز سے پہلے اُس ورم کے دفعیہ کے لیے یہ آیتیں پڑھ لیا کرے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ط هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةَ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط هُوَا للهُ الَّذِیْ
لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

○ مکارم اخلاق میں یہ نقش چیچک کے دفعیہ کے لیے لکھا ہے جب یہ مرض پھیلا ہوا ہوتو اس تعویز کو لکھ کر بچوں کے گلے میں باندھ دینا چاہئے ان شاء اللہ تعالیٰ چیچک سے محفوظ رہیں گیا ور اگر نکلی تو بہت کم۔مگر لکھنے میں ترتیب اعداد کا خیال بہت ضروری ہے یعنی خانہ پُری نقش کی ہندسوں کی ترتیب سے کریں۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے ان پھنسیوں اور گرمی دانوں وغیرہ کے بارے میں جو اکثر نکل آتے ہیں منقول ہے کہ جب ان کا ظہور ہو کلمہ کی انگلی ہر ایک کے گرداگرد پھیرائیں اور سات دفعہ یہ پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

ترجمہ: سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اللہ بُردبا داور صاحب کرم ہے۔

چھ دفعہ پڑھنے میں تو انگلی گرداگرد پھراتے رہیں اور ساتویں مرتبہ انگلی اُس پھنسی پر رکھ کر زور سے دبا دیں۔

○ دوسری روایت میں فرمایا کہ پھنسیاں وگرمی دانے وغیرہ اکثر فسادِ خون سے ہوتے ہیں جب فاسد خون کی طغیانی ہوتی ہے تو وہ بدن سے خارج ہونے کے لیے جلد میں سے راستہ کر لیتا ہے اس لیے جس شخص کو پھنسیوں وغیرہ سے تکلیف پہنچتی ہو وہ بستر پر لیٹنے سے پہلے دعائے مندرجہ ذیل پڑھ لیا کرتے تو ان پھنسیوں کی تکلیف اور تمام امراض سے عافیت وآرام پائے گا۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَايُجَاوِزُهُنَّ
بِرٌّوَّلَافَاجِرٌ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ

ترجمہ: میں خدائے بزرگ کے چودہ برگزیدہ بندوں کی اور اُس کے اُن کلمات کاملہ

کی جن سے کوئی نیک وبد تجاوز نہیں کرسکتا ہر شریر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آتشک پھوڑوں اور داد کے لیے ان آیتوں کو پڑھیں اور بطور تعویز اپنے پاس رکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَامِنْ قَرَارٍ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَنْتَ لَاتَكَبَّرُ اَللّٰهُ يَبْقٰى وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے ناپاک بات کی مثال بدترین درخت کی مثال ہے جو زمین پر سے اُکھاڑ دیا جاتا ہے اور پھر اُس کو ٹھہرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ہم نے تم کو اسی میں سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور پھر ایک مرتبہ اسی میں سے نکال کھڑا کریں گے اللہ سب سے بڑا ہے۔تو اُس سے بڑا نہیں ہوسکتا۔اللہ باقی رہے گا تو باقی نہیں رہ سکتا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

O حدیث معتبر میں منقول ہے کہ یونس ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں سفید داغوں کی شکایت کی جو اُس کے چہرے پر پیدا ہو گئے تھے۔حضرت نے فرمایا کہ پچھلی رات میں جبکہ ثلث شب باقی ہو اُٹھ کر وضو اور نماز شب بجالا اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدے میں یہ دُعا پڑھ اور تضرع و زاری بہت کر۔

يَاعَلِيُّ يَاعَظِيْمُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاسَامِعُ الدَّعَوَاتِ يَامُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِيْ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَذْهِبْ عَنِّيْ هٰذَا الْوَجَعَ فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِيْ وَاَحْزَنَنِيْ

ترجمہ: اے بزرگ اے برتر اے بندوں پر رحم کرنے والے اے وقت حساب درگزر کرنے والے اے دعاؤں کے سُننے والے اے عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمانے والے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور مجھے دُنیا و آخرت کی وہ خوبیاں عطا فرما جو تیرے دینے کے لائق ہیں اور مجھ سے

دُنیاوآخرت کی تمام بدیاں دُور کردے اوراس بیماری کو بھی دفع فرما کیونکہ اس نے مجھے رنج وتعب میں ڈال رکھا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسبِ فرمودہ عمل کیا اور کوفہ پہنچنے سے پہلے پہلے وہ سفید داغ غائب ہو گئے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ اسحٰق ابن اسماعیل وغیرہ نے بھی اُن حضرت سے اسی مرض کی شکایت کی تھی تو اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ دو رکعت نماز پڑھو پھر حمد وثنائے الٰہی ادا کر کے محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود بھیجو پھر یہ دعا پڑھو:

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا سَامِعَ الدَّعَوٰتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرَّ الْاٰخِرَةِ وَاَذْهِبْ مَا بِيْ فَقَدْ غَاظَنِيَ الْاَمْرُ وَاَحْزَنَنِيْ

ترجمہ: یا اللہ اے بندوں کے گناہ دیکھ کر روزی برقرار رکھنے والے اے وقت حساب درگزر کرنے والے اے یکتا، اے تنہا اے بے نیا، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے سب قدرت رکھنے والوں سے زیادہ قدرت رکھنے والے۔ اے تمام مخلوقات کے پرورش کرنے والے۔ اے تمام دعاؤں کے سُننے والے۔ اے برکتوں کے نازل کرنے والے۔ اے خوبیوں کے عطا کرنے والے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھے دنیا وآخرت کی خوبیاں عنائت فرما اور مجھ سے دُنیا وآخرت کی بدیاں دُور کردے اور جو حالت میری ہے اس سے مجھے نجات دے کیونکہ اُس نے مجھے رنج وتعب میں ڈال رکھا ہے۔

O ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ سورۂ انعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پئیں تو سفید داغ جاتے رہیں گے۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ سورۂ یٰسین کو بھی شہد سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پینا وہی فائدہ رکھتا ہے۔

O مکارّم الاخلاق میں مذکور ہے کہ برص وجذام کے دفعیہ کے لئے ان آیتوں کو لکھ کر بطور تعویز کے اپنے پاس رکھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُوااللّٰہُ مَایَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلاً اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰاعَ بِاسْمِ فُلان بن فلانہ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے اصلی کتاب اُسی کے پاس ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا اور اُن فرشتوں کو دو دو تین تین اور چار چار پر رکھتے ہیں قاصد مقرر کرنے والا ہے۔ آگے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھنا چاہیئے۔

O چھیپ کے لئے جس مقام پر چھیپ ہو یہ آیتیں لکھنی چاہئیں:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَاخَزَ ائِنُہٗ وَمَانُنَزِّلُہٗٓ اِلَّابِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ط ھَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ اِذْتَدْعُوْنَ اَوْیَنْفَعُوْنَکُمْ اَوْیَضُرُّوْنَ

ترجمہ: ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ ہمارے پاس اُس کے خزانے نہ ہوں اور ہم ہر چیز کو اُسی انداز سے نازل کرتے ہیں جو ہمیں پہلے سے معلوم ہے۔ کیا یہ بُت تمہاری آوازوں کو سُن سکتے ہیں جبکہ تم اُن سے دُعا کرتے ہو؟ یا یہ تمہارے نفع وضرر پر قادر ہیں؟

O ایک ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر - نے ایک شخص کے زخم کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑی سی تازی رال بہم پہنچالے اور اتنی ہی بکری کی چربی اور دونوں کو کوری ٹھلیا پر رکھ کے ملا لے پھر ظہر کے وقت سے عصر کے وقت تک ہلکی آنچ پر گرم ہونے دے اس کے بعد پُرانے کتان کا ایک ٹکڑا لے کر اس تیار شدہ مرہم کو اُس پر پھیلا اور مثل پھائے کے اُس زخم پر لگالے اور اگر اس زخم میں ناسور بھی ہو تو کتان کی ایک بتی بنا کر اُس بتی پر یہی مرہم لگا کر ناسور کے اندر پہلے سے رکھ دینا چاہیئے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مر جانے کا اندیشہ تھا اور طبیب لوگ خوف کے مارے اُس کے چیرنے کی جُرأت نہ کرتے تھے۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے کسی شخص کو حضرت امام علی نقی -کی خدمت میں بھیج کر متوکل کی یہ حالت عرض کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینگنیاں جو اُنہیں کے پاؤں سے کچلا ہو کر گوندا ہو گئی ہوں گلاب میں ملا کر اُس پھوڑے پر ضماد کر دو۔ طبیبوں کو جب حضرت کے اس معالجے کی خبر پہنچی تو وہ بہت ہنسے اور کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ وزیر نے جواب دیا کہ وہ حضرت مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں اس لئے اُن کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا چاہئے چنانچہ حسب فرمودہ عمل کیا گیا۔ ضماد کرنا تھا کہ کھولن تو اُسی وقت موقوف ہو گئی نیند بھی آ گئی اور تھوڑی دیر کے بعد خود بخود پھوٹ گیا اور بہت سا مواد خارج ہو کر آرام ہو گیا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ چقندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے سفید داغ اور چھیپ کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم حمام میں جاؤ اور میں وہیں نورے میں مہندی ملا کر کر اُن مقامات پر مَل لو پھر ان کا نشان بھی نہ رہے گا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ گائے کا گوشت سفید داغ اور جُذام کو زائل کرتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سفید داغوں کے لئے اس سے زیادہ نفع بخش ایک چیز بھی نہیں ہے کہ خاک پاک تربت امام حسین - کو ہر مینہ کے پانی میں ملا کر پئیں۔ اور اُن داغوں پر ملیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ناک کے بال کتروانا جُذام سے بچاتا ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی خاک میں جذام کو زائل کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ جس شخص کو برص و جُذام میں مبتلا دیکھو اُس سے دُور رہو اور بار بار اُس پر نظر نہ ڈالو۔ اور اس کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ رہو کیونکہ یہ امراض متعدی ہیں۔

O جناب امیر المومنین -نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو لبیں کتروانا جُذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ ہر شخص کے جسم میں جذام کی رگ موجود ہے اور اُس رگ کو شلغم کا کھانا گھُلا دیتا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُنہیں حضرت سے عرض کی کہ میرے بدن میں طاعون کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو سیب کھا۔ چنانچہ اُس نے کھائے اور آرام ہو گیا۔

❀❀❀

(۹)

اندرُونی بیماریاں قولنج درد معدے کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ کے علاج

o منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں درد سینہ کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن مجید سے طلب شفا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فِيْهِ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ یعنی جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے قرآن مجید میں اُس کے لئے شفا موجود ہے۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اُس سے کہہ دے کہ تھوڑا سا شہد گرم پانی میں مِلا کر پی لے۔ دُوسرے دن وہی شخص پھر آیا اور عرض کیا کہ اُس نے شہد پیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ فرمایا جا اور پھر شہد پلا اور اُس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ سورۂ الحمد بھی پڑھ۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اُس کو شہد نے نفع نہیں کیا۔

o دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین -سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گرم پانی پی لے اور یہ دعا پڑھ لے:

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اِشْفِنِيْ بِشِفَآئِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَنْقَلِبُ فِيْ قَبْضَتِكَ

ترجمہ: یا اللہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے گناہوں سے درگزر کرنے والے اے مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار اے باطل معبودوں کے بھی حقیقی معبود۔ اے بادشاہوں کے بادشاہ اے سرداروں کے سردار مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے کلی صحت عنایت فرما کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ہر وقت تیرے قبضہ و

اختیار میں ہوں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق -سے ناف کے درد کی شکایت کی۔فرمایا: ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دُعا پڑھ لو:

وَاِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

ترجمہ: ذرا شک نہیں کہ یہ کتاب ایسی زبردست ہے کہ نہ اس سے پہلے کی کوئی چیز اس کومنسوخ کرنے والی ہےاور نہ اس کے بعد کوئی ناسخ آنے والی ہے یہ اس صاحب حکمت کی نازل کی ہوئی ہے جو ہر طرح سے صاحب حمد ہے۔

○ کئی روایتوں میں وارد ہے کہ درد قولنج اور پیٹ کے درد کے لئے سورۂ حمد اور معوذتین اور سورۂ اخلاص مشک وزعفران سے ایک برتن میں لکھ کر یہ دُعا بھی لکھیں:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجْعِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ مِنْهُ

ترجمہ: میں اس درد کے شر سے اور جو تکلیف اس سے محسوس ہوتی ہے اُس کے شر سے اور جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کے شر سے خدائے بزرگ و برتر کی ذات خاص کی اور اُس کے اُس غلبہ کی جس کی کسی کو خواہش نہیں ہوسکتی اور اُس کی قدرت کی جس کے آگے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے پناہ مانگتا ہوں۔

بعدہ بارش کے پانی سے دھوکر نہار منہ یا سوتے وقت پی لیں۔

○ دوسری روایت میں ہے کہ ترکیب مذکورہ بالا فالج اور دیگر تمام ریاحی امراض کے لئے بھی مفید ہے۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر -سے کمر درد کی شکایت کی۔فرمایا: جب تو نماز سے فارغ ہوا کرے تب اعضائے سجدہ پر ہاتھ مل کر درد کی جگہ مل لیا کر اور یہ آیت پڑھا کر:

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰكُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّكُمۡ اِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَـقُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡكَرِيۡمِ وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ وَقُلْ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ

ترجمہ: کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہ ہوگی۔ بزرگ و برتر ہے خدا جو سچا بادشاہ ہے سوائے اس کے کوئی مضبوط نہیں وہ عرش بزرگ کا مالک ہے جو شخص سوائے خدا کے اور معبودوں کا ماننے والا ہے اُس کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس میں شک نہیں ہے۔ خدا اس سے محاسبہ کرے گا اور کافر ہرگز فلاح نہ پائیں گے اے رسول تم یہ کہا کرو کہ اے پروردگار میرے تو بخشش فرما اور رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسبِ فرمودہ عمل کیا وہ درد تھوڑے ہی عرصے میں جاتا رہا۔

○ ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جس کی کمر میں درد ہو وہ کمر پر ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ امۡسَحۡ عَنِّيۡ مَاۤ اَجِدُ فِيۡ خَاصِرَتِيۡ

ترجمہ: خدا کے نام سے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اُن پر اور اُن کی آلِ پاک پر خدا رحمت نازل فرمائے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے امداد کی کسی میں قدرت و قوت نہیں ہے۔ یا اللہ جو کچھ مجھے کمر میں محسوس ہوتا ہے اس کو دُور فرما۔

اور ہر مرتبہ ہاتھ کو نیچے کی طرف اس طرح لے جائے گویا درد کو سونت ڈالا۔

○ حضرت علی ابن الحسین ؑ سے دفعیہ مرض طحال یعنی تلّی کے لئے منقول ہے کہ ان آیتوں کو زعفران سے لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پئیں:

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى وَلَا

تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

ترجمہ: کہہ اے رسول ہمارے اللہ کے نام سے پکارو یا رحمن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو درست ہے کیونکہ تمام اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں اور تو اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے قرأت کر کہ اوروں کی نماز میں خلل پڑے اور نہ بہت چُپکے چُپکے پڑھ کہ اپنے کانوں میں بھی آواز نہ آوے بلکہ بین بین طریقہ اختیار کر اور یہ کہ سب تعریف اُس اللہ کے لئے جس کے کوئی اولاد نہیں اور سلطنت میں اُس کا کوئی شریک نہیں نہ اُس کو کسی کی امداد کی احتیاج ہے اور اُس کی اس طرح بڑائی بیان کر جیسا کہ حق بیان کرنے کا ہے۔

O منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ سے قراقر معدہ اور بکثرت ریاح صادر ہونے کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ مجھے اس عارضے سے اس قدر تکلیف ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے میں شرمندگی ہوتی ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہوا کرو یہ دُعا پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ مِنْكَ لَا حَمْدَ لِي فِيهِ عَمِلْتُ مِنْ سُوْٓءٍ فَقَدْ حَذَّرْتَنِيهِ فَلَا عُذْرَ لِي فِيهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَتَّكِلَ عَلٰى مَا لَا حَمْدَ لِي فِيهِ اَوْ اٰمَنَ مَا لَا عُذْرَ لِي فِيهِ

ترجمہ: یا اللہ جو کچھ نیکیاں نے کی ہیں سو توفیق تیری سے تھیں لہٰذا اُن کے بارے میں میری کوئی تعریف نہیں اور جو بدیاں مجھ سے سرزد ہوئی اُن کی خرابی سے تو پہلے ہی آگاہ فرما چکا تھا اس لئے ان کے بارے میں میرا کوئی عذر نہیں چل سکتا۔ یا اللہ اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جو اعمال میرے قابل تعریف نہیں ہیں اُن پر بھروسہ کرلوں یا جن افعال کے بارے میں میرا کوئی عذر نہیں چل سکتا اُن کی سزا سے بے خوف ہو جاؤں۔

O دوسری روایت میں یہی دعا پیچش کے واسطے بھی وارد ہوئی ہے۔

O ایک اور حدیث میں کسی شخص نے اُن حضرت سے پیچش کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑا پانی لے کر آیتیں پڑھو:

يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَايُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (تین مرتبہ اور) اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَرُوْ ا اَنَّ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَا هُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: ''اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے مشکل نہیں چاہتا۔'' ''جو لوگ منکر ہیں کیا انہوں نے دیکھا کہ آسمان وزمین دونوں بستہ تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی آسمان سے پانی برسنے لگا اور زمین سے نباتات اُگنے لگے اور پانی کو ہر شے کی زندگی قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔''

O ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ آیات ذیل روغن پر پڑھ کر پیٹ پر مل لیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْناً نَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْقُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ عَلٰى ذَاتِ الْوَاجِ وَّدُسُرٍ فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ بِاسْمِ فلان بن فلان اَوَلَمْ يَرَالَّذِيْنَ كَفَوُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَا هُمَا رَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے شروع کرتا ہوں پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے موسلا دھار پانی پڑنے لگا اور زمین کے اتنے چشمے جاری کر دیئے کہ ساری زمین پانی ہی پانی ہوگئی اور جو حکم ہم نے دیا تھا اُس کی انجام دہی کے لئے دونوں پانی (یعنی آسمان وزمین کے) اکٹھے ہوگئے۔ اور نوح کو ہم نے ایسی کشتی پر سوار کیا جو تختوں اور کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی پھر ہم نے اُن پر ہر چیز کے دراز ے کھول دیئے۔ (یہاں مریض کا اور اس کے باپ کا نام لیں) جو لوگ منکر ہیں کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین دونوں بستہ تھے ہم نے اُن دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر چیز کی زندگی قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق - سفر میں تھے اُن حضرت کے صاحبزادے اسمٰعیل کو پیٹ اور پیٹھ کے درد کی شکایت تھی حضرت نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ چت لیٹ جاؤ پھر یہ

دعا اُن پر پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ بِصُنْعِ اللّٰهِ الَّذِىْ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْقِلُوْنَ اُسْكُنْ يَارِيْحُ بِالَّذِىْ سَكَنَ لَهٗ مَافِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَا السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور اللہ کی اُس صفت پر جس کے ذریعہ سے اُس نے ہر چیز کو استواری بخش دی بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال وافعال سے آگاہ ہے۔ اے ریح اس کے نام سے ساکن ہوجا جس کی وجہ سے شب وروز کی تمام چیزیں سکون پکڑتی ہیں اور وہ سب کی فریاد سُننے والا اور احوال جاننے والا ہے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیرالمومنین -سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھ:

وَمَا كَانَ نَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِفَاياً مُّؤَجَّلاً وَمَنْ يَّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشَّاكِرِيْنَ۔ (اور سات مرتبہ) اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ

ترجمہ: کوئی نفس سوائے خدا کے حکم کے جو مقرر ہو کر لکھا گیا ہے مر نہیں سکتا اور جو شخص دنیا کے بدلے کا طالب ہے اُسے ہم وہی دیتے اور جو شخص ثواب آخرت کا خواستگار ہے اُسے وہی ملتا ہے قریب ہے کہ شکر کرنے والوں کو ہم نیک بدلہ دیں گے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ مفضل نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں ضیق النفس کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی کہ تھوڑی دور چلنے سے سانس پھول جاتی ہے اور مجھے بیٹھ کر دم لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا اونٹ کا پیشاب پی سانس ٹھہرنے لگی گی۔

O کلینی نے حدیث حسن میں روایت کی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے کھانسی کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑی سی انجدان رومی لے اور اُس کے ہموزن مصری کا سفوف بنالے اور ایک دن یا دو دن کھالے۔ اُس شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہی دن کھایا تھا کہ کھانسی جاتی رہی۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے مرضِ سِل کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ سنبل ۔قاقلہ۔زعفران ۔عاقرقرحا۔برزالبنج ۔خریق سفید فلفل سفید۔مساوی الوزن لے کراور فرفیون تمام ادویہ سے دوچند۔پھر یہ سب اجزاء پیس کرریشم کے کپڑے میں چھان کرایسے شہد میں ملالو جو کف گرفتہ ہو۔اور یہ دوا چنابرابر گرم پانی کے ساتھ تین شب سوتے وقت پی لو چنانچہ حسب الحکم تعمیل کی آرام ہوگیا۔

O اور ایک روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا -کی خدمت میں کھانسی کی شکایت کی فرمایا فلفل سفید۔فرفیون ۔خربق سفید۔قاقلہ۔زعفران ۔ایک جزواور برزالبنج دوجز۔ان سب کو باریک پیس کرریشمی کپڑے میں چھان لواور تمام ادویہ کے ہموزن شہد خالص ۔کف گرفتہ ملاکر گولیاں بنارکھو۔کھانسی کے لئے خواہ پُرانی ہو یانئی سوتے وقت ایک گولی عرق بادیان نیم گرم کے ساتھ کھا لیا کرو۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفرصادق -سے دریافت کیا کہ آیا حضرت عیسیٰ ؑ کو بھی وہ بیماریاں عائد ہوتی تھیں جو اولادآدم کو ہوتی ہیں؟ فرمایاہاں ،بچپنی میں انہیں جوانی کی بیماریاں لاحق ہوئیں اور بڑھاپے میں بچپنے کی۔ چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بوڑھوں کو ہوتا ہے وہ اُن کو کبھی کبھی بچپن میں ہوجاتا تھااور وہ اپنی والدہ سے فرمایا کرتے تھے کہ شہداور کالادانہ روغن زیت ملاکر لے آؤ۔جب وہ لاتیں تو کھانے سے گھبراتے تھے۔حضرت مریم سلام اللہ علیہا فرماتیں کہ جب تم نے خود منگائی ہے تو اب کھانے سے کیوں گھبراتے ہو؟ جواب دیتے کہ منگائی تو علم پیغمبری سے ہے مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بدمزگی اور بچپنے کا تقاضا ہے۔اس کے بعد تناول فرمالیتے تھے۔

O کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ دسترخوان پر جو ریزے گرتے ہیں اُن کو اکٹھا کر کے کھانے سے درد کمر کو آرام ہوجاتا ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امرود کھانے سے دل کی جلا بڑھتی ہے۔اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے۔

O ایک روایت میں فرمایا کہ انجدان رومی کھاؤ کہ اس سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -منقول ہے کہ خرقیل کے جگر میں قرحہ پڑ گیا تھا انہوں نے دعا کی حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انجیر کا دودھ اپنے سینے پر باہر کی طرف سے ملو۔چنانچہ ایسا ہی کیا آرام ہوگیا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر -خدمت میں شدت

دردطحال کی شکات کی۔فرمایاتھوڑے سے دام خرچ کرتیرہ ا؎ خرید لے اوراُسے روغن عربی میں پکا لے اور جسے تلّی کا مرض ہوااسے تین دن کھلا ان شاءاللہ آرام ہوجائے گا۔

O کلینی نے بسند معتبرحضرت امام موسیٰ کاظم -غلاموں سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک کے پیٹ میں تلی تھی۔حضرت کواس کی اطلاع دی گئی۔فرمایااسے تین دن ترہ کھلاؤ۔چنانچہ کھلایا گیا آرام ہو گیا۔

O حضرت امام رضاعلیہ السلام سے منقول ہے کہ جوسرکہ شراب سے بنایاجائے اُس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

O حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جوشخص سوتے وقت سات دانے خرمائے کھجورکھالےاگراُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گےتومرجائیں گے۔

O چندحدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفعیہ اسہال کے لیے تھوڑے سے چاول ایک پتیلی میں ڈال کرجوش دےلو۔اور چار پانچ پتھر کے ٹکڑے آگ میں سُرخ کر کے ایک پیالے میں ڈال لواورتیز روگھوڑے کی تازی تازی چربی اُن پتھر کے ٹکڑوں پرڈال کردوسرے پیالے سے ڈھانک دوکہ اُس کا بخار نہ نکلنے پائے اور ذراحرکت دوتا کہ سب چربی گھل جائے ادھرجب چاول پک چکیں تو یہ گداختہ چربی اُس پرڈال کرکھالیں۔

O ایک اورروایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام سے پیچپش کے دردکی شکایت کی۔فرمایا:گل ارمنی،ہلکی آنچ پربھون کرسفوف بنا کرکھالو۔

O ایک اورحدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے قراقر معدہ کی شکایت کی۔فرمایاکہ کالادانہ شہدمیں ملاکرکھالو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے ضعف معدہ کی شکایت کی۔فرمایا:حز ا؎ اہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھاؤ۔

❀❀❀

(۱۰)

مختلف قسم کے درد گھٹیا فالج بواسیر امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ معلّی ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی شرمگاہ کی درد کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا معلوم ہوتا کہ تو نے ایسی جگہ کمر بند کھولا ہے جہاں مومن کے لئے شایاں نہ تھا اسی وجہ سے درد ہوا۔ خیر اپنی شرمگاہ پر بایاں ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاۗءَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام پر بھروسہ ہے۔ ہاں جس نے اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دیا بصورتیکہ وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کا اجر خدا پر ہے اور وہ اُن لوگوں میں محسوب ہوگا جنہیں نہ کوئی خوف پیش آئے گا نہ امر گزشتہ کی بابت رنج اٹھانا پڑے گا۔ یا اللہ میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنے کام تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تجھ سے بھاگ کر سوائے تیرے ہی دروازے کے پناہ لینے کی جگہ ہے نہ نجات پانے کا ٹھکانا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام سے رانوں کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ گرم پانی ایک طشت میں بھر کر اُس پانی میں بیٹھ جا اور درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھ لے:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: ''جولوگ منکر ہیں کیا انہوں نے دیکھا کہ آسمان وزمین دونوں بستہ تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی آسمان سے پانی برسنے لگا اور زمین سے نباتات اُگنے لگے اور پانی کو ہر شے کی زندگی قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔''

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پاؤں کے درد کی شکایت کی۔فرمایا کہ یہ آیتیں پڑھ:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا وَّيَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِيۡزًا هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ لِّيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ الظَّآنِّيۡنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ وَلَعَنَهُمۡ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَهَنَّمَ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۔ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم نے تجھے یہ فتح کھلم کھلا عنایت کی تاکہ تیری وجہ سے خدا تیرے سچے پیروں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے تجھ پر اپنی نعمت تمام کر دے اور تجھ سے ہدایت کا سیدھا راستہ بتادے اور تیری زبردست مدد کرے۔اللہ وہ ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اُن کا ایمان اور زیادہ ہو جائے۔آسمان وزمین کے لشکر سب خدا کے ہیں اور اللہ صاحب علم وحکمت ہے وہ چاہتا ہے کہ اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو داخل جنت فرمائے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں تاکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور اُن سے اُن کی برائیوں کو دفع فرمادے۔اللہ کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔نیز وہ چاہتا ہے کہ اہل نفاق اور اہلِ شرک

مردوں اور عورتوں کو جنھوں نے خدا کی نسبت بُرے بُرے گمان کئے ہیں عذاب کرے انہوں نے جو بدی سوچی ہے۔ وہ انہیں پلٹ کر پڑے گی۔ اللہ کی طرف سے اُن پر غضب ہے وہ ان سے بیزار ہے۔ ان کے لئے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت ہی بُری بازگشت ہے اللہ زمین اور آسمان کے لشکروں کا مالک زبردست اور صاحب حکمت ہے۔

O معتبر روایت میں وارد ہے کہ ابوحمزہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے زانو کے درد کی شکایت کی فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر:

يَاأَجْوَدَمَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ضُعْفِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَاعْفُنِيْ مِنْ وَّجْعِيْ

ترجمہ: اے سب دینے والوں سے زیادہ سخی اور اے اُن سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے اُن سب سے زیادہ رحم کرنے والے جن سے رحم کی درخواست کی جاتی ہے تو میری کمزوری اور بیچارگی پر رحم فرما اور میرے درد کو دُور کر دے۔

اس دعا کے پڑھنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

O دوسری روایت میں وارد ہے کہ سالم ابن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پنڈلی اور ٹخنے کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ اس درد نے مجھے بالکل بیکار کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو موضع درد پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ:

وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدُ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا

ترجمہ: اے کتاب ہٰذا سے جو کچھ تم کو وحی کی گئی ہے اُسے پڑھو خدا کے کلمات کا کوئی بدلنے والا نہیں اور تم خدا کے سوا کسی کو اپنا جائے پناہ بناؤ گے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے ٹخنے کے درد کی شکایت کی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ موضع درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسلامُ عَلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَمَاقَدَرُوَاللّٰه حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ پر توکل کر کے شروع کرتا ہوں۔ سلام اللہ کے رسولؐ پر ہر۔ لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ یہ ساری زمین قیامت کے دن اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان لپیٹ لپٹائے اُس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ مشرک جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات پاک و برتر ہے۔

O ایک روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کندھے کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ ان تین آیتوں کو سوتے وقت تین مرتبہ اور بعد جاگ اُٹھنے کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو:

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

ترجمہ: کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ زمین و آسمان خدا کی ملکیت ہیں اور سوائے خدا کے تمہارا کوئی مالک و مددگار نہیں ہے۔

O ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں شکایت لکھی کہ آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص کا پیشاب بند ہوگیا ہے۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ اُس پر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھو آرام ہوجائے گا۔

O حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر قسم کے ورم کے لئے سورۂ حشر کے آخر کے چار آیتیں تین مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ لعاب دہن موضع پر لگادیں۔

O دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے گھٹیا کے درد کی شکایت کی فرمایا یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ عِنْدَكَ وَبِحَقِّهٖ وَبِحَقِّ بِنْتِهٖ فَاطِمَةَ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ وَصِيِّهٖ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَذْهَبْتَ عَنِّيْ شَرَّ مَا اَجِدُ بِحَقِّهِمْ بِحَقِّهِمْ وَبِحَقِّكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ میں تیرے اسمائے گرامی اور اُن کی برکتوں کے وسیلے سے اور تیرے پاک اور مبارک نبیؐ کی ہدایت کا واسطہ دے کر اور حضرت فاطمۃ الزہراؑ تیرے نبی کی بیٹی کے حق کا واسطہ دے کر اور تیرے وصی امیر المومنینؑ کے حق کا واسطہ دے کر اور جوانانِ اہل جنّت کے دونوں سرداروں کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اُن کے حقوق کے وسیلے سے اور اے معبودِ عالم تو اپنے حق کے وسیلے سے جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دُور کر دے۔

O ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں درد عرق النساء کی شکایت کی حضرت نے فرمایا اب جس وقت اس کا اثر معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَعُوۡذُ بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَبِيۡرِ وَاَعُوۡذُ بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ مِنۡ شَرِّ كُلِّ عِرۡقٍ نُعَارٍ وَمِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

ترجمہ: خدائے رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا ہی پر بھروسہ ہے اور اہر ایک پھڑکنے والی رگ کے شر سے اور آگ کی تیزی کے شر سے خدائے بزرگ و برتر کی پناہ مانگتا ہوں۔

اُس شخص نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی تھی کہ مرض سے نجات مل گئی۔

O ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص کو لقوہ ہو گیا تھا وہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر جا کر دو رکعت نماز پڑھ پھر مرض کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ لے:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِهٰذَا اُخۡرُجۡ اَقۡسَمۡتُ عَلَيۡكَ مِنۡ عَيۡنِ اِنۡسٍ اَوۡعَيۡنٍ اَوۡوَجۡعٍ وَخَلَقَ عِيۡسٰى مِنۡ رُوۡحِ الۡقُدُسِ كَمَا هُدِأَتۡ وَطُفِئَتۡ كَمَا طُفِئَتۡ نَارُ اِبۡرَاهِيۡمَ اِطۡفَأۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور درد کے بارے میں بھی اللہ ہی پر بھروسہ ہے میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ خواہ تو انسان کی نظر کا اثر ہے یا جن کی یا کسی اور مرض کا۔ اس مریض کے جسم سے نکل جا میں تجھے اُس کی قسم دیتا ہوں جس نے ابراہیمؑ کو دوست گردانا اور موسیٰ سے ایسی باتیں کیں جیسا کہ باتیں کرنے کا حق ہے اور عیسیٰ کو روح القدس سے پیدا کیا جس طرح

تو آ گیا ہے اُسی طرح نکل جا اور جس طرح سے ابراہیمؑ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی اسی طرح سے خدا کے حکم سے ٹھنڈا ہو جا۔

اُس شخص نے حسبِ فرمودہ دو مرتبہ عمل کیا آرام ہو گیا۔

○ مکارم الاخلاق میں نارہ[1] کا علاج یہ لکھا ہے کہ اونٹ کی اُون بغیر قینچی و چھری کے ہاتھ سے نوچ لے اور اس کا ڈورا بٹ کر سات گرہ لگائے اور ہر گرہ پر تین تین مرتبہ الحمد پڑھے اور ہر تین مرتبہ الحمد کے بعد اُس نارہ یا اُس شخص پر یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ لِلْاَبَدِ الْاَبَدِ الْمُحْصِي الْعَدَدِ الْقَرِيْبِ لِمَا بَعُدَ الطَّاهِرِ عَنِ الْوَالِدِ الْعَالِيْ عَنْ اَنْ لُّوْلَدَ الْمُنْجِزَ لِمَا وَعَدَ الْعَزِيْزِ بِلَا عَدَدٍ الْقَوِيِّ بِلَا مَدَدٍ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ ۔ يَخَالِقَ الْخَلِيْقَةِ يَاعَلِمِ السِّرِّ وَالْخَفِيَّةِ يَامَنِ السَّمٰوَاتُ بِقُدْرَتِهٖ مِرْقَاةٌ يَامَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحُوَّةٌ يَامَنِ الْجِبَالُ بِاِرَادَتِهٖ مُرْسَاةٌ يَامَنْ نَجَابِهٖ صَاحِبُ الْغَرَقِ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَبَلِيَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ وَاشْفِ اَللّٰهُمَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ بِشِفَآئِكَ وَدَاوِهٖ بِدَآئِكَ وَعَافِهٖ مِنْ بَلَآئِكَ اِنَّكَ قَدِيْرٌ عَلٰى مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہو جس کے لئے دوام ہے جو گنتی کا احاطہ کرنے والے ہے۔ جو چیزیں ہمیں دُور معلوم ہوتی ہیں اُن سے بھی قریب ہے۔ اولاد سے مبّرا ہے۔ خود کسی کے ہاں پیدا ہونے سے بری ہے۔ وعدوں کا پورا کرنے والا ہے بے حد زبردست ہے بغیر کسی کے سہارے کے قوت پائے ہوئے ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا ہے۔ خدائی میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے۔ اے مخلوقات کے پیدا کرنے والے اور اے اسرار پوشیدہ کے جاننے والے۔ اے وہ ذات جس کی قدرت کا آسمان زینہ ہے اور زمین جس کے حکم سے بچھ گئی اور پہاڑ جس کے ارادے لے لنگرگاہ ہیں۔ اے وہ جس کے نام سے ڈوبنے والا ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے ت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیری مخلوق ہیں سب سے بہتر تھے درود بھیج۔ اور اے اللہ تو فلاں ابن فلاں کو اپنی قدرت سے آرام دے اور اپنی کسی خاص دوا سے اس کو شفا دے اور اپنی بلا سے

اس کو بچالے کیونکہ تو جو جو کچھ چاہتا ہے اُس سب پر قادر ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی اولاد پر اللہ کی طرف سے درود وسلام ہو۔

O حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع بواسیر کے لئے اس دعا کا پڑھنا مفید ہے:

يَجَوَّادُ يَامَجِدُ يَارَحِيمُ يَاقَرِيبُ يَامُجِيبُ يَابَارِئُ يَارَحِمُ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتِكَ وَا كْفِنِي أَمْرَ وَجْعِي

ترجمہ: اے صاحب بخشش وبزرگی۔ اے رحم کرنے والے۔ اے ہر نزدیک سے نزدیک۔ اے دعاؤں سے قبول کرنے والے ہر چیز کے پیدا کرنے والے۔ اے رحیم تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے پھر اپنی نعمتوں کا مورد قرار دے اور اس درد سے مجھے نجات دے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بواسیر کی شکایت کی۔ فرمایا کہ سورۂ یٰسین شہد سے لکھ کر دھو کر پی لو۔

O حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے کوئی ورم یا زخم ہو جائے اُسے چاہئے کہ ایک چُھری لے کر اُس مقام پر ملے اور یہ کہے:

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنَ الْحَدِّ وَالْحَدِيدِ وَالْحَذَرِ وَمِنْ أَثَرِ الْعُودِ وَمِنَ الْحَجَرِ الْمَلْبُودِ مِنَ الْعِرْقِ الْفَاتِرِ وَمِنَ الْوَرَمِ الْآحِرِّ وَمِنَ الطَّعَامِ وَحَرِّهِ وَمِنَ الشَّرَابِ وَبَرْدِهِ أَمْضِي إِلَيْكَ بِإِذْنِ اللهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فِي الْإِنْسِ وَالْأَنْعَامِ بِسْمِ اللهِ فَتَحْتُ وَبِسْمِ اللهِ خَتَمْتُ

ترجمہ: لوہے کے کاٹ تیزی اور خود لوہا خوف لکڑی لگنے کا صدمہ سخت پتھر لگنے کی چوٹ۔ رگ کا سُن پڑ جانا تناؤ کا ورم۔ کھانا اور کھانے کی گرمی جیسا پانی اور پانی کی ٹھنڈک یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے بحکم خدا آدمیوں اور جانوروں کو کسی وقت کے لئے تکلیف پہنچ جاتی ہے اور انہیں میں سے کسی سے تجھے بھی تکلیف پہنچی ہے۔ لہٰذا ان سب کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے میں تجھ پر خدا کے نام کا افسون پڑھتا ہوں اللہ ہی کے نام سے شروع کیا ہے اور اللہ ہی کے نام پر ختم کرتا ہوں۔

اس کے بعد اُس چُھری کو زمین میں گاڑ دے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھکان یا کوئی مرض عارض ہوتا تھا تو آنحضرتؐ ہاتھ پھیلا کر سورۂ حمد اور سورہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے اور روئے مبارک پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔

❁❁❁

(۱۱)

دفعیہ سحر وزہر۔ گزندہ جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دعائیں

○ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفعیہ سحر کے لئے یہ تعویز ہرن کی جھلّی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَمَاشَآءَ اللّٰہُ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَاحَوۡلَ وَلاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ مُوۡسٰی مَاجِئۡتُمۡ بِہِ السِّحۡرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبۡطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَایُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَ بَطَلَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ فَغُلِبُوۡا ھُنَالِکَ وَانۡقَلَبُوۡا صَاغِرِیۡنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں آئندہ جو کچھ اللہ چاہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی کی مجال نہیں۔ موسیٰ نے فرمایا تم جو کچھ پیش کرتے ہو یہ جادو ہے چاہے عنقریب اس کو اللہ تعالیٰ باطل کردے گا۔ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا چنانچہ جو حق تھا وہ ہوا اور جو وہ لوگ کرتے تھے باطل ہو گیا اور جادوگر وہیں کے وہیں مغلوب اور پسپا ہو گئے۔

○ دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر تمہیں کسی جادوگر یا ظالم کا خوف ہو تو نماز شب کے بعد اور نماز صبح سے پہلے اُس شخص کے مکان کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ یہ پڑھو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیۡکَ وَنَجۡعَلُ لَکُمَا سُلۡطَانًا فَلَایَصِلُوۡنَ اِلَیۡکُمَا بِاٰیَاتِنَا اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَکُمَا الۡغَالِبُوۡنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے بہت جلد ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعہ سے قوت پہنچائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عنایت کریں گے۔ کفار تمہاری گرد کو بھی نہ پہنچیں گے تم دونوں مع اپنے پیروؤں کے ہماری نشانیوں کے سبب

غالب رہو گے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر پہنچائی کہ لبید ابن اعصم یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بُلا کر حکم دیا کہ فلاں کنوئیں پر جا کر وہ جادو نکال لاؤ۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام حسبِ الحکم وہاں تشریف لے گئے کنوئیں میں اُترے اور پانی کی تہہ سے ڈبہّ نِکال کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اُس ڈبےّ میں ایک کمان کا چلّہ تھا۔ جس مس گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ اُسی وقت حضرت جبرئیلؑ نے قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق منجانب پروردگار پہنچا ئیں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حکم دیا کہ یا علیؑ ان دونوں سورتوں کو ان گرہوں پر پڑھو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بتعمیل ارشاد پڑھنا شروع کیا۔ جب ایک آیت پڑھ چکتے تھے ایک گرہ خود بخود کھُل جاتی تھی دونوں سورتوں کا ختم ہونا تھا کہ گرہیں سب کھل گئیں اور جادو کا اثر جاتا رہا۔

O موافق اس حدیث اور دیگر بہت سی معتبر حدیثوں کے یہ دونوں سورتیں دفعیۂ سحر میں عجیب و غریب اثر رکھتی ہیں۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نظر بد بھی تاثیر رکھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نظر بد آدمیوں کو قبر میں اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے اسی لئے مناسب یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اللہ اکبر کہے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ خدا کا کوئی نام لے دے۔

O ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اُسے چاہئے کہ تین مرتبہ کہے:

مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

O فرمایا کہ جب کوئی خوبصورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے واُس کو چاہئے کہ معوذتین پڑھ جائے کہ نظر نہ لگنے پائے۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کر کے سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سَر کے اگلے حصّے اور مُنہ پر پھیر لے۔

O جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شیطان اور جادوگروں سے ڈرتا

ہواُسے چاہئے کہ یہ آیت جودفعیۂ سحر کے لئے ہے پڑھ لیا کرے:

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ یَطۡلُبُہٗ حَثِیۡثًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا وَادۡعُوۡہُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

ترجمہ: بلاشبہ تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر تمام اشیائے عالم سے یکساں فاصلہ اختیار کیا۔ رات کو وہ دن سے ڈھانپ دیتا ہے جو اُس کے پیچھے مسلسل آتا ہے۔ سورج چاند اور تارے اُس کے حکم کے مطیع ہیں۔ عالم اجسام اور عالم ارواح اُسی کی ملکیت ہیں۔ اللہ تمام عالموں کا پروردگار صاحب برکت ہے تم اپنے خدا سے گڑگڑا کر اور چُپکے چپکے دعا مانگا کرو کیونکہ وہ چیخ چیخ کر اور فضول فضول دعا مانگنے والوں کو دوست نہیں رکھتا بعد اس کے کہ خدا اپنی حجتوں کے ذریعہ سے زمین میں اصلاح کر چکا ہے تم اُس میں فساد نہ کرو اور خدا سے بیم وامید کی حالت میں دعا مانگو بلاشک خدا کی رحمت نیکوکار لوگوں کے قریب ہے۔

O دوسری روایت میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ خیالات فاسدہ اور وسواس شیطانی میرے اوپر غالب آ گئے حضرتؑ نے فرمایا کہ اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ کہا کر:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَنَنۡتَ عَلَیَّ بِالۡاِیۡمَانِ وَاَوۡدَعۡتَنِیۡ الۡقُرۡاٰنَ وَرَزَقۡتَنِیۡ صِیَامَ شَھۡرِ رَمَضَانَ فَامۡنُنۡ عَلَیَّ بِالرَّحۡمَۃِ وَالرَّحۡمَۃِ وَالرِّضۡوَانِ وَالرَّأۡفَۃِ وَالۡغُفۡرَانِ وَتَمَامِ مَا اَوۡلَیۡتَنِیۡ مِنَ النِّعَمِ وَالۡاِحۡسَانِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَادَآئِمُ یَارَحۡمَانُ سُبۡحَانَکَ وَلَیۡسَ لِیۡ اَحَدٌ سِوَاکَ سُبۡحَانَکَ اَعُوۡذُبِکَ بَعۡدَ ھٰذِہِ الۡکَرَامَاتِ مِنَ الۡھَوَانِ وَاَسۡئَلُکَ

اَنۡ تُجَلِّیَ عَنۡ قَلۡبِیَ الۡاَحۡزَانَ

پھر محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر بکثرت درود بھیجا کر۔

○ ایک اور روایت میں ہے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی۔ کہ مجھے تنہائی میں وحشت ہوتی ہے اور ایک طرح کا غم میرے دل پر طاری ہوجاتا ہے مگر جب آدمیوں میں آجاتا ہوں تو کچھ نہیں رہتا۔ فرمایا کہ تو اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کر:

بِسۡمِ اللّٰهِ بِسۡمِ اللّٰهِ بِسۡمِ اللّٰهِ (پھر سات دفعہ یہ پڑھا کر) اَعُوۡذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوۡذُ بِقُدۡرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوۡذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوۡذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوۡذُ بِجَمۡعِ اللّٰهِ وَ اَعُوۡذُ بِرَسُوۡلِ اللّٰهِ وَاَعُوۡذُ بِاَسۡمَاءِ اللّٰهِ مِنۡ شَرِّ مَا اَحۡذَرُ وَمِنۡ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰى نَفۡسِىۡ

○ دوسری روایت میں وارد ہے کسی شخص نے انہیں حضرت سے شکایت کی میرے دل میں ہوا و ہوس زیادہ پیدا ہوتی ہے اور وسوسے بہت گزرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے سینے پر ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کر:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ امۡسَحۡ عَنِّىۡ مَا اَجِدُ

بعد اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر تین مرتبہ اسی دعا کو پڑھا کر اُس شخص نے حسبِ ارشاد عمل کرنا شروع کیا وہ کیفیت نہ رہی۔ شیخ احمد ابن افہد نے کتاب عدة الداعی اُس شخص کے کھولنے کے لئے جسے کسی نے اُس کی وجہ پر بستہ کردیا ہو یہ دُعا نقل کی ہے کہ اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا لِيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا وَمِنۡ اٰيَاتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
اَدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غَالِبُوْنَ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ
السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ
يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَجَمَعْنَا هُمْ جَمْعاً كَذٰلِكِ حَلَلْتُ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةَ عَلٰى فُلَانَةٍ بِنْتِ
فُلَانَةٍ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم نے تمہیں یہ فتح کھلم کھلا عنایت کی تا کہ تمہاری وجہ سے خدا تمہارے سچے پیروؤں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دے اور تمہیں ہدایت کا سیدھا راستہ بتا دے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے جب اللہ کی طرف سے مدد اور فتح آئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگوں کے گروہ کے گروہ دینِ خدا میں داخل ہو گئے ہو تم اپنے خدا کی پاکی بیان کرو اور اُس سے مغفرت کے طالب ہو کیونکہ بیشک وشبہہ وہ توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔ اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُس نے تم میں سے ہر شخص کا جوڑا پیدا کیا ہے اور آپس میں محبت ورحم بیشک غور کرنیوالوں کے لئے ان باتوں میں نشانیاں موجود ہیں۔ اُن لوگوں پر حملہ کرنے کے لئے اُس خاص دروازیسے داخل ہو جس وقت تم اس دروازے میں گھس جاؤ گے غالب آ ؤ گے۔ پھر ہم نے آسمانوں کے دروازے موسلا دھار گرنے والے پانی کے لئے کھول دیئے اور زمین ایسی شق کر دی کہ جا بجا چشمے ہی چشمے ہو گئے پھر زمین وآسمان کے پانی اُس کام کو انجام دینے کے لئے ایک ہو گئے جو پہلے سے مقدر ہو گیا تھا۔ اے اللہ میرا سینہ کشادہ کر دے میرا کام آسان کر دے میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں۔ قیامت کے دن لوگوں کے یہ حالت ہو گی کہ اضطراب کے سبب

ایک گروہ دوسرے میں جا گھسے گا اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم ان کو اس طرح جمع کرلیں گے جیسا کہ جمع کرنے کا حق اسی طرح میں نے فلاں ابن فلانہ بنت فلانہ پر کھول دیا۔ بالتحقیق تمہارے پاس تمہارے ہم جنسوں میں سے ایسا رسول آیا کہ جس چیز کے تم منکر تھے اُس کے منوا لینے پر وہ غالب اور تمہارے ایمان واخلاق کی درستی پر حریص اور جو تم میں سے سچّے دل سے ایمان لے آئے ہیں اُن پر سب سے زیادہ رحم اور مہربانی کرنے والا۔ اے ہمارے رسول اگر لوگ اب بھی تم پر ایمان لانے سے روگردانی کریں تو تم یہ کہہ کہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے میرے لئے کافی ہے میرا بھروسہ اُسی پر ہے اور وہ عرش عظیم یعنی تمام مخلوقات جسمانی کا پروردگار ہے۔

O معتبر حدیث میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب یہودیہ نے بھُنی ہوئی بھیڑ زہر آلود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کی تو بھُنی ہوئی بھیڑ کو خدا کے حکم سے بول اٹھی کہ حضرت آپ مجھے نہ کھایئے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے۔ اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ پیغام لائے کہ پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس دُعا کو پڑھ کر کھالو زہر سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ حضرت نے اپنے اصحاب کو بھی حکم دیا کہ وہ سب اس دعا کو پڑھ لیں اور حضرت نے مع سب اصحاب کے اُس میں سے تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے اُن کو حکم دیا کہ تم پچھنے لگوالو اور دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ یُسَمِّیْهِ بِهٖ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّبِنُوْرِهِ الَّذِیْ اَضَآءَ تْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِیْ خَضَعَ لَهَا كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَانْتَكَسَ كُلُّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ مِّنْ شَرِّ السَّمِ وَالسِّحْرِ وَاللَّمَمِ بِسْمِ اللهِ الْعَلِیِّ الْمَلِكِ الْفَرْدِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا

ترجمہ: زہر اور سحر اور دیوانگی کے شر سے بچنے کے لئے ہیں اللہ کے اُس نام سے شروع کرتا ہوں جس سے ہر مومن اُسے پکارتا ہے اور ع جس سے ہر مومن غالب رہتا ہے اور جس کے نُور سے آسمان وزمین روشن ہیں اور جس کے قدرت سے ہر ظالم سرکش پست اور ہر شیطان نافرمان سرنگوں ہوتا ہے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بادشاہ عالیجاہ اور ایسا یکتا ہے کہ سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں۔ ہم نے قرآن میں ایسی چیز بھی اُتاری ہے جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کو اُس سے مزید نقصان پہنچتا ہے۔

O دوسری حدیث میں جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے اور اپنے ریوڑ کے لئے شیر یا اور درندہ حیوانوں سے ڈرتا ہو تو اپنے اور ریوڑ کے گرد ایک خط کھینچ دے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَانِیَالَ وَالْجُبِّ وَرَبَّ کُلِّ اَسَدٍ مُّسْتَأْسِدٍ اِحْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ غَنَمِیْ O

ترجمہ: یا اللہ اے دانیال اور کنوئیں کے خدا اور اے ہر دلیر شیر کے مالک میری اور میرے گلہ کی حفاظت فرما۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے یہ دعا پڑھے تو بجائے لفظ غنمی کے ولدی و عیالی کہے۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص بچّھو سے ڈرتا ہو وہ یہ آیتیں پڑھ لیا کرے:

سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: تمام مخلوق خدا میں یادگار نوحؑ وہ سلام ہے جوان پر کیا جاتا ہے بلاشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ اور نوحؑ ہمارے خالص ایمان والے بندوں میں سے تھا۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ تُو جس وقت شیر کو دیکھے تو اُس کے سامنے آیت الکرسی پڑھ کر یہ کہہ دیا کر:

عَزَمْتُ عَلَیْکَ بِعَزِیْمَةِ اللهِ وَعَزِیْمَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ وَعَزِیْمَةِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَعَزِیْمَةِ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ اِلَّا تَنَحَّیْتَ عَنْ طَرِیْقَتِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا فَاِنَّا لَا نُؤْذِیْکَ O

ترجمہ: سوائے اس صورت کے کہ تو ہمارے راستے سے ہٹ گیا اور ہماری تکلیف سے باز رہا کیونکہ ہم خود تجھے تکلیف نہیں دیتے میں تجھ پر خدائے تعالیٰ اور محمد مصطفیؐ اور سلیمان ابن داؤد اور امیر المومنین علیؑ اور جو امام اُن کے بعد ہوئے ہیں اُن سب کے نام سے افسون پڑھ دوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ اتفاقاً ایک مرتبہ میری شیر سے مُڈبھیڑ ہوگئی میں نے یہی عمل کیا کہ شیر سر جُھکا کر

دم دبا کر چلا گیا۔

○ معتبر حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ میں درندہ جانوروں کو شکار کیا کرتا ہوں اور اکثر راتیں کھنڈروں اور ہولناک مقامات میں بسر کرنی پڑتی ہیں۔ فرمایا جب تو کسی کھنڈر یا ہولناک مقام میں داخل ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کے پہلے داہنا پاؤں بڑھایا کر اور جب اُس میں سے نکلنے لگے تو بسم اللہ کہہ کر پہلے بایاں پاؤں بڑھایا کر اس عمل سے تو ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

○ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیر تمہارے سامنے آجائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ پڑھ دو:

اَللّٰهُ اَعَزُّ وَاَكْبَرُ وَاَجَلُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب اور ہر شے سے بزرگ اور بڑا ہے اور میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں اُن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب کُتا تمہارے سامنے آکر بھونکے اور حملہ کرے تو یہ پڑھو:

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ

ترجمہ: اے جن وانسان کے گروہ اگر تم میں یہ قدرت ہے کہ تم آسمان وزمین کے کناوروں سے نکل جاؤ مگر بغیر غلبہ پائے نکل ہی نہیں سکتے۔

○ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمام حشرات الارض کے ضرر سے بچنے کے لئے یہ دُعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ عَلٰى مَا يَشَآءُ مِنْ شَرِّ كُلِّ هَآمَّةٍ قَدُبُّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔ ہر رینگنے والے جانور کے شر سے جو رات

کو چلتا پھرتا ہو یا دن میں خدا کی قدرت اور غلبہ کی جو اُسے ہر شے پر جس پر وہ چاہتا ہے حاصل پناہ مانگتا ہوں بلاشک میرا پروردگار راہِ راست پر ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تمہیں بچھو سے ڈر لگتا ہوت ہر رات کو ستارۂ سہا کی طرف جو بنات النعش [1] کے دوسرے ستارے کے قریب ہے۔ دیکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ سَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ

ترجمہ: یا اللہ اے۔ میرے پروردگار تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود اور سلام بھیج اُن کی خوشی کا زمانہ قریب آئے اور ہمیں ہر شر والے کے شر سے محفوظ رکھ۔

راوی کا بیان ہے کہ جب سے یہ دعا میں نے سُنی برابر میرے وِرد میں ہے صرف ایک رات ناغہ ہوئی تھی اسی رات کو مجھے بچھو نے کاٹا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سانپ بچھو وغیرہ سے ڈر لگتا ہو وہ رات کے اوّل ہی حصے میں یہ دُعا پڑھ لیا کرے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَخَذْتُ الْعَقَارِبَ وَالْحَیَّاتِ کُلِّھَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بِاَفْوَاھِھَا وَاَذْنَابِھَا وَاَسْمَاعِھَا وَاَبْصَارِھَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ اَحْبَبْتُ اِلٰی ضَحْوَۃِ النَّھَارِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

ترجمہ: اللہ کے سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر خدا کی طرف سے رحمت نازل ہو میں اللہ کے حکم سے تمام بچھوؤں اور سانپوں کے منہ اور دُم میں۔ کان اور آنکھیں اور اُن کی سب قو میں پہر بھر دن چڑھنے تک کے لئے اپنے متعلق اور جن جن سے مجھے محبت ہے ان کے متعلق ان شاء اللہ کیل دیں۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس دُعا کو پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ بَالِغُ اَمْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ کَنَفِکَ وَفِیْ جَوَارِکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْ حِفْظِکَ وَاجْعَلْنِیْ اٰمِنِکَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے میرا تکیہ خدا پر اور جس کا تکیہ خدا پر ہو خدا اُس کے لئے کافی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا اپنے ارادے کو پورا کرتا ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ اپنی امان اور اپنے حفظ میں رکھ۔

O معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی غزوے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کے صحابیوں نے کھٹملوں کی کثرت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لینا:

اَیُّهَا السُّوْدُ الْوَثَّاثُ الَّذِیْ لَایُبَالِیْ غَلَقًا وَّلَابَابًا عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِاُمِّ الْكِتَابِ اَنْ لَّا تُؤْذِیَنِیْ وَلَا اَصْحَابِیْ اِلٰی اَنْ یَّذْهَبَ اللَّیْلُ وَیَجِیْئَ الصُّبْحُ بِمَاجَآءَ بِهٖ

ترجمہ: اے پلنگ کے کھٹملوں کے سردار جسے بند اور کھلی کی پرواہ نہیں ہے میں تجھ پر قرآن مجید کا افسون پڑھتا ہوں کہ جب تک رات ختم نہ ہو اور صبح کو جو کچھ ہوتا ہے وہ پیش نہ آئے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو تکلیف نہ دے۔

O حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو زیادہ غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو اُسے چاہئے تاکہ غصّہ کم ہو جائے اور اگر اپنے کسی عزیز پر خفا ہوا ہے تو اپنا بدن اُس سے مس کرلے غصّہ کم ہو جائے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ غصّے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّیْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَسْئَلُكَ جَنَّتَكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ نَّارِكَ وَاَسْئَلُكَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْهُدٰی وَالصَّوَابِ وَاجْعَلْنِیْ رَاضِیًا مَّرْضِیًّا غَیْرَ ضَآلٍّ وَّلَامُضِلٍّ

ترجمہ: یا اللہ میرے دل کا غصّہ دُور کردے میرے گناہوں کو بخش دے اور گمراہ کرنے والی آزمائشوں سے مجھے محفوظ رکھ میں تجھ سے تیری رضا کا طالب ہوں اور تیرے غصّے

سے تیری پناہ مانگتا ہے۔ جنّت کا سائل ہوں اور دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تمام خیر وخوبی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہر قسم کی بدی اور خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ مجھ کو ہدایت اور راہِ حق پر ثابت قدم رکھ۔ الٰہی میں تجھ سے خوش رہوں اور تو مجھ سے راضی رہے نہ میں راہ حق سے بھٹکوں اور نہ کسی اور کو گمراہ کروں۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیطان تمہیں کوئی بات بُھلادے اور تم اُسے یاد کرنا چاہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَامُذَكِّرَ الْخَيْرِ وَفَاعِلَهٗ وَالْاٰمِرَبِهٖ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتُذَكِّرَنِيْ مَا اَنْسَانِيْهُ الشَّيْطَانَ

ترجمہ: یا اللہ۔ اے نیکی کے یاددلانیوالے اے نیکی کرانیوالے اے نیکی کا حکم دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور جو کچھ شیطان نے مجھے بُھلادیا ہے اُس کو یاددلادے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ادائے قرض کے لئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: یا اللہ مجھے حلال مال سے بے نیاز کردے کہ حرام کی ضرورت نہ رہے اور اپنے فضل سے مستغنی کردے کہ سوائے تیرے اور کسی سے احتیاج نہ رہے۔

O ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ مجھ پر قرض زیادہ ہے آپ نے جواب میں لکھا کہ استغفار زیادہ کیا کر اور سورۂ انّا انزلناہ زیادہ پڑھا کر۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ دفع پریشانی کے لئے سومرتبہ انّا انزلناہ زیادہ پڑھا کرو۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع فقر و پریشانی کے لئے نماز صبح کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: خدائے بزرگ وبرتر پاک ہے اور میں اُسی کی تعریف کرتا سے شروع کرتا ہوں میں اللہ سے مغفرت کا طالب ہوں اور فضل کا خواستگار ہوں۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص پر افلاس کا

زور زیادہ ہو اُسے "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" زیادہ پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اوراس میں بہتر (۷۲) امراض کے لئے شفا ہے کہ اُن میں سے ادنیٰ مرض رنج وغم ہے۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" ہر روز پڑھ لے گا اُس سے ستر (۷۰) قسم کی بلائیں دُور ہو جائیں گی کہ اُن میں کم غم واندوہ ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ہزار مرتبہ ماشاء اللہ ایک وقت میں پڑھے اُسے اُسی سال حج نصیب ہوگا اور اگر اُس سال نہ ہو تو بغیر حج ادا کئے مرتا نہیں ہے۔

O بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" ہر قسم کے اندوہ کو دفع کرتا ہے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت میں یہ پڑھ لیتا ہوں پھر اگر جن اور تمام انسان مجھے تکلیف پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو مجھے پرواہ نہیں ہوتی:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْكَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانَ مِنْ م بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے اللہ ہی کی طرف سے میں آیا ہوں اور اللہ کی طرف میں جاؤں گا اللہ کے ہی راستے میں ہوں اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر ہوں۔ یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کرتا ہوں اور اپنے معاملات تجھے سونپتا ہوں تو حفاظت ایمانی سے میری حفاظت آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر اور نیچے سے کر اور اپنی قوت اور زور سے مجھ سے ہر بلا کو دفع فرما حالانکہ سوائے خدائے بزرگ وبرتو کے کسی کی کوئی مجال وقدرت نہیں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منصور دوانقی کے پاس بلائے ہوئے تشریف لے گئے اور وہ بہت غصّے میں تھا۔ حضرتؑ نے اُس کے مکان میں داخل ہوتے وقت

یہ دعا پڑھی اُس کا غصّہ جاتا رہا:

یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ اُحْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ

ترجمہ: اے سخت مصیبت کے وقت کے سہارے اور اے بےچینی کے وقت کے فریاد رس تُو اپنی چشم قدرت سے جو کبھی نہیں سوتی میری نگہبانی فرما اور اپنی اُس قوت سے کبھی مغلوب نہیں ہوتی۔ مجھے محفوظ رکھ۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو غلام بھاگ گیا ہو اُس کی واپسی کے لئے ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی دائرے کی شکل میں لکھو اور بیچ میں یہ دعا لکھو:

اَللّٰهُمَّ السَّمَآءُ لَكَ وَالْاَرْضُ وَمَا بَیْنَهُمَا لَكَ فَاجْعَلْ مَا بَیْنَهُمَا اَضْیَقَ عَلٰی فُلَانٍ مِّنْ جِلْدِ جَمَلٍ حَتّٰی تَرُدَّهٗ عَلَیَّ وَ تُظْفِرَنِیْ بِهٖ

ترجمہ: یا اللہ آسمان تیرا ہے زمین بھی تیری ہے اور جو کچھ اُن دونوں کے مابین ہے وہ بھی تیرا ہے تو فلاں شخص کے لئے جب تک کہ وہ میرے پاس پلٹ نہ آئے اور میرے قبضے میں نہ آجائے وزمین کی فضا کو ایک مینڈھے کی کھال سے بھی زیادہ تنگ کردے۔

اس دعا کو پڑھے بھی اور پھر اس کاغذ کو اُس مقام پر جہاں وہ رات کو سویا کرتا تھا دفن کردے کوئی بھاری چیز اُس کے اوپر رکھ دے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کا مال یا جانور گم ہو وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِلٰهُ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَدْلٌ فِیْهِمَا وَاَنْتَ الْهَادِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتَرُدُّ الضَّآلَّةَ فَرُدَّ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ فَاِنَّهَا مِنْ رِّزْقِكَ وَعَطِیَّتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْتِنِّیْ بِهَا مُؤْمِنًا وَلَا تَغْنِ بِهَا کَفِرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰی اَهْلِبَیْتِهٖ

ترجمہ: یا اللہ تو آسمان کی بھی ہر چیز کا خدا ہے اور زمین کی بھی ہر چیز کا اور دونوں میں برابر ہے تو ہی گمراہی سے راہِ راست پر لانے والا ہے اور تُو ہی گم شدہ چیزوں کا واپس دلانے والا ہے میری گم شدہ شے کو بھی واپس فرما کیونکہ وہ تیرا ہی عطیہ تھا یا اللہ تُو اُس شے سے کسی

مومن کو آزمائش میں نہ ڈال اور کسی کافر کا اُس سے مال نہ بڑھا یا اللہ محمدؐ اپنے بندے اور رسول اور اُن کے اہلبیتؑ پر رحمت بھیج۔

○ حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ گم شدہ کے واسطے یہ دعا پڑھے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتُنْجِيْ مِنَ الْعَمٰى وَتَرُدُّ الضَّآلَّةَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْلِيْ وَرُدَّ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

ترجمہ: پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں جن کو سوائے اُس کے کوئی نہیں جانتا وہ خشکی اور تری کی کل چیزوں کو جانتا ہے اور پتّوں میں سے ایک پتّہ بھی ایسا نہیں کرتا جسے وہ نہ جانتا ہو اور دانوں میں سے ایک بھی دانہ زمین میں ایسا پوشیدہ نہیں ہے اور کوئی خشک و تر ایسا نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو۔ یا اللہ تُو گمراہی سے راہِ راست پر دلانے والا اور بے بصیرتی سے نجات دینے والا ہے اور گم شدہ اشیا کا واپس دلانے والا۔ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔ میرے گناہ معاف کر دے میری گم شدہ چیز واپس دلا دے اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

○ حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ گم شدہ کی واپسی کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ یٰسین اور بعد نماز کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ کہیں:

اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَالْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ وَارْدُدْهَا اِلَيَّ سَالِمَةً يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَاِنَّهَا مِنْ فَضْلِكَ وَعَطَآئِكَ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيَا سَيَّارَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ رُدُّوْا عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ فَاِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ وَعَطَآئِهٖ

ترجمہ: یا اللہ اے گم شدہ چیزوں کے واپس دلانے والے اے گمراہی سے راہِ راست پر لانے والے محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج۔ میری گم شدہ شے کی حفاظت فرما اور اُسے جوں کی توں واپس فرما دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے وہ

تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل سے میرے قبضے میں تھی ۔اے اللہ کے خاص بندہ جو زمین پر موکل ہو اور اے اللہ کی طرف سے زمین میں گشت کرنے والو میری گم شدہ شے مجھے واپس کر دے کیونکہ وہ اللہ ہی کے فضل سے مجھے ملی تھی ۔

❁❁❁

(۱۲)

حضرت امام حسین -کے مدفن مُبارک
یعنی کربلائے مُعلّٰی کی خاک پاک کے فائدے بعض ادویات کی خاصیّت

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین -کی قبر مبارک کی خاک پاک ہر مرض کے لئے شفا ہے اور سب سے بڑی دوا ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری عارض ہو جائے اور وہ خاک سے علاج کرے تو سوائے اس صورت کے کہ مرض الموت ہو وہ ضرور شفا پائے گا۔

O تیسری حدیث میں فرمایا کہ خاکِ تربت آنحضرت ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امان ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے بچوں کے گلے خاک شفا سے اُٹھاؤ کہ وہ بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا -جو اسباب کسی جگہ بھیجتے تھے اس میں تھوڑی سی خاک پاک رکھ دیتے تھے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ابن یعفور نے حضرت امام جعفر صادق -سے سوال کیا کہ بعض لوگ خاکِ تربت جناب امام حسین -سے فائدہ پاتے ہیں اور بعض نہیں ارشاد فرمایا کہ واللہ جس شخص کا اعتقاد اُس کے نفع کے بارے میں درست ہے اُس کو نفع ضرور ہوگا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کی کہ ایک عورت نے مجھے کچھ ڈورے دیئے ہیں کہ غلاف کعبہ کے لئے خدّام کعبہ معظّمہ کو دے دوں۔ حضرت نے فرمایا جیسا اُس نے کہہ دیا ہے ویسا ہی کیجئے۔ اور ہماری طرف سے اتنا اور کیجئے کہ تھوڑی سی خاک تربت شریف حضرت امام حسین

۔لیتا جائیو اُسے بارش کے پانی میں ملا کر تھوڑا سا شہد اور زعفران خرید کر اس میں ملا دیجیو اور ہمارے شیعوں کو دیتا آئیو کہ اس سے اپنے بیماروں کی دوا کیا کریں۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ حضرت امام حسین ؑ کی قبر مبارک کی خاکِ پاک جملہ امراض کے لئے شفا ہے گو قبر مبارک سے ایک میل[1] کے فاصلے سے اُٹھائی جائے۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ خاکِ شفا وہ ہے کہ قبر مبارک سے ستّر ۷۰ ستّر ۷۰ ہاتھ کے فاصلے کے اندر سے اُٹھائی جائے۔

O دوسری معتبر روایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاک شفا وہ ہے جو قبر مطہر کے اطراف میں چار چار میل کے اندر سے اٹھائی جائے۔

O اور یہ بھی فرمایا کہ شفا دیتے ہیں دعا کے سوائے کوئی چیز اس کے مانند نہیں ہے اور جو باتیں اس کی برکت کم کرنے والی ہیں وہ دو ہیں (۱) نامناسب مقام میں رکھنا۔ (۲) جو شخص خاک کو بغرض شفا کھانے اُس کا شفا کے بارے میں اعتقاد نہ ہونا۔ رہا وہ شخص جس کو اس کے شفا ہونے یقین ہے وہ جس وقت اس سے معالجہ کرے گا تو پھر اور دوا کی ضرورت نہ رہے گی۔

O خاکِ شفا کو شیطان اور کافر جن مس کرنے سے اور سونگھ کر خراب کر دیتے ہیں اُس کا نفع کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ شیطانوں اور کافر جنوں کو اولاد آدم پر رشک ہے کہ وہ فرشتوں کے ڈر سے[1] حائر شریف کے اندر داخل نہیں ہو سکتے اس لئے بہت سے باہر تیار کھڑے رہتے ہیں جتنی خاکِ پاک حائر مطہر سے لوگ باہر لائیں اُسی سے اپنے جسم کو مس کر لیں کہ اُس کی خوشبو اور نفع کم ہو جائے۔

O اگر خاک پاک اُن کے مس سے محفوظ رہے تو جو بیمار اُسے کھائے فوراً اچھا ہو جائے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ جب خاک پاک اٹھاؤ تو اُسے بند کر کے چُھپا لو اور اُس پر خدا کا نام بہت سا پڑھو۔ میں سُن چکا ہوں کہ بعض لوگ خاک پاک لاتے ہیں مگر اس کا کما حقہ ادب نہیں کرتے مثلاً جانوروں کے توبڑے میں ڈال لیتے ہیں یا کھانے کے برتنوں میں رکھ لیتے ہیں۔ بھلا پھر ایسی خاک پاک سے لوگ شفا کیا پائیں گے۔ اسے یقینی سمجھو کہ جس شخص کا اعتقاد درست نہیں ہے خاک پاک کی وقعت نہ کرنے سے جو اُمور اس کی بہتری کے ہیں سب میں خلل پڑتا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ مجھے بہت سی بیماریاں اور درد ستاتے رہے ہیں اور جو جو دوا میں نے کھائی کسی نے فائدہ نہ کیا۔ فرمایا تو حضرت امام حسین ؑ کی

قبر مُطہر کی خاک پاک کیوں نہیں کھاتا کہ اُس میں ہر درد کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔ جس وقت خاک پاک اُٹھائیو یہ دعا پڑھ لیجیو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ ھٰذِهِ الطِّيْنَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِیْ اَخَذَھَا وَبِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِیْ حَلَّ فِيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِبَيْتِهٖ وَاجْعَلْ لِّیْ فِيْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ

ترجمہ: یا اللہ میں اس مٹی کا واسطہ دیتا ہوں اور اُس فرشتے کا جس نے یہ مٹی اُٹھائی تھی اور اُس نبی کا جس کے ہاتھ میں پہنچی تھی اور اُس وصی کا جو اس میں مدفون ہے اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور اُن کے اہل بیتؑ پر رحمت بھیج اور میرے لیے اس مٹی کو ہر بیماری سے شفا اور ہر خوف کے لیے امان مقرر فرما۔

اُس شخص نے دریافت کیا کہ یا حضرت ہر بیماری کی شفا تو میں سمجھ گیا مگر ہو خوف کے لئے امان کیونکر ہے۔ فرمایا کہ جب تو کسی ظالم سے ڈرتا ہو یا تجھے کسی بلا کے پیش آنے کا اندیشہ ہو تو جب گھر سے نکلے تھوڑی سی خاکِ شفا لے لیا کر اور جب خاکِ شفا ساتھ لینے کے لیے اٹھائے تو یہ پڑھ لیا کر:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِهٖ طِيْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ اتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِّمَا اَخَافُ

ترجمہ: یا اللہ یہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے بیٹے حسینؑ کی قبر مبارک کی مٹی ہے اور میں نے اس لیے اپنے ساتھ لی ہے کہ جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اور جن سے نہیں ڈرتا اُن سب کے لیے حرز وامان ہو۔

O ابوحمزہ ثُمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب تم خاک تربت حضرت امام حسین ؑ کو اُٹھاؤ تو سورۂ الحمد۔ قُل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ قل ھو اللہ احد۔ قل یا ایہا الکافرون۔ سورۂ انا انزلناہ۔ یٰسین۔ آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَبِحَقِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ

الَّذِیْ هُوَ فِیْهَا وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِیْ ضَمَّنَتْهُ وَبِحَقِّ السِّبْطِ الَّذِیْ تَضَمَّنَتْهُ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ شِفَآءً لِّیْ وَلِمَنْ یَسْتَشْفِیْ بِهٖ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ وَّ مَرَضٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ وَّعَاهَةٍ وَّجَمِیْعِ الْاَرْجَاعِ كُلِّهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: یا اللہ تیرے بندے تیرے نبی تیرے حبیب تیرے رسولؐ تیرے امین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ اور تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا واسطہ اور تیرے نبی کی بیٹی اور تیرے ولی کی زوجہ فاطمۃ الزہراؑ کا واسطہ۔ حسنؑ اور حسینؑ و آئمہ راشدین کا واسطہ۔ اس خاک پاک کا واسطہ اور اُس فرشتے کا جو اُس پر موکل ہے اور اُس وصی کا جو اس میں دفن ہے اور اس جسدِ پاک کا جو اس میں ملا ہوا ہے اور اس سبطِ رسول کا جو اس خاک کا پیوند ہو گیا اور تیرے تمام فرشتوں اور نبیوں اور رسولوں کا واسطہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو میرے لیے اور جو جو اس سے طالب شفا ہوں اُن سب کے لیے ہر بیماری اور عیب اور تکالیف کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امام قرار دے۔ یا اللہ محمدؐ اور اُن کے اہل بیتؑ کا واسطہ اس خاک پاک کو نفع بخش علم اور وسیع رزق کا وسیلہ اور ہر بیماری۔ تکلیف۔ مصیبت۔ بلا اور ہر قسم کے درد کے لیے شفا اور رہائی کا ذریعہ مقرر فرما بلاشک تو ہر بات پر قادر ہے۔

پھر یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّوبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمَیْمُوْنَةِ وَالْمَلَكِ الَّذِیْ هَبَطَ بِهَا وَالْوَصِیِّ هُوَ فِیْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّانْفَعْنِیْ بِهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: یا اللہ اے اس خاک مبارک کے پروردگار اور فرشتے کے جو اس پر نازل ہوا ہے اور اس وصی کے جو اس میں دفن ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اسی کے ذریعہ سے نفع بخش بلاشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ جب تم خاک شفا کھانا چاہو تو اوّل اُس کو بوسہ دو پھر دونوں آنکھوں سے لگاؤ اور چنا بھر سے زیادہ نہ کھاؤ کیونکہ جو شخص زیادہ کھائے گا گویا اُس نے ہم اہل بیتؑ کا

گوشت اور خون کھایا اور جس وقت اسے مدفن مبارک سے اُٹھاؤ تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِيْ قَبَضَهَا وَاَسْئَلُكَ النَّبِيِّ الَّذِيْ خَزَنَهَا وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِيْ فِيْهَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَهَا شَفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ

ترجمہ: یا اللہ اُس فرشتے کا واسطہ جس نے یہ خاک پاک مُٹھی بھر کر اُٹھائی تھی اور اس نبی کا واسطہ جس نے اسے شیشے میں رکھوا دیا تھا اور اُس وصی کا واسطہ جو اس میں مدفون ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس خاک پاک کو ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امان اور ہر بلا سے محافظت کا ذریعہ قرار دے۔

پھر اُس خاک پاک کو ایک کپڑے میں باندھ لو اور پوٹلی پر سورہ انا انزلناہ پڑھ لو۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خاک شفا کو سوائے طلب شفا کے اور کسی ارادے سے کھائے تو اُس نے گویا ہم اہل بیتؑ کا گوشت کھایا اور جب جب کوئی شخص بقصد شفا کھائے تو یہ کہہ لے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهَا وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِيْ سَكَنَ فِيْهَا وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهَا اجْعَلْهَا شِفَآءً مِّنْ دَآءٍ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ۔ اے اس مبارک اور پاک مٹی کے پروردگار اے اس نُور کے پروردگار جو اس میں اتارا گیا ہے۔ اے اُس جسدِ پاک کے پروردگار جس نے اس میں قرار لیا ہے۔ اے اُن فرشتوں کے پروردگار جن کی سپردگی میں یہ خاک ہے اس خاک پاک کو فلاں بیماری کے لیے شفا قرار دے۔

بجائے لفظ کذا و کذا کے اپنی بیماری کا نام لے پھر خاک شفا کھا کر اُوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لے پھر یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ

ترجمہ: یا اللہ اس خاک پاک کو وسیع رزق۔ نفع بخش علم اور ہر بیماری تکلیف سے شفا کا ذریعہ مقرر فرما۔

اس طرح عمل کرنے سے دَرد اور بیماری۔ غم اور اندوہ جو کچھ ہو گا رفع ہو جائے گا۔

O ایک اورروایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاکِ شفا کھاتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡھَا رِزۡقًا وَّاسِعًاوَّ عِلۡمًا نَافِعًا وَّشِفَآءً مِنۡ کُلِّ دَآءٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ التُّرۡبَۃِ الۡمُبَارَکَۃِ وَرَبَّ الۡوَصِیِّ الَّذِیۡ وَارَتۡہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجۡعَلۡ ھٰذَا الطِّیۡنَ شِفَآءً مِنۡ کُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنۡ کُلِّ خَوۡفٍ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے یا اللہ اس خاک پاک کو رزق وسیع۔علم نافع اور ہر بیماری سے شفا کو وسیلہ قرار دے بلاشک تو ہر شے پر قادر ہے۔
یا اللہ۔اے اس مبارک مٹی کے پروردگار اس اُس وصی کے پروردگار جو اس میں پنہاں ہے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امان قرار دے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب میّت کو دفن کریں اُس کے منہ کے برابر کربلا کی مٹی کی ایک سجدہ گاہ رکھ دیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کے پاس یہ پانچ چیزیں ضرور رہنی چاہئیں۔مسواک کنگھا۔جانماز۔خاکِ شفا کی چونتیس دانے کی تسبیح اور عقیق کی انگوٹھی۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص خاکِ شفا کی تسبیح ہاتھ میں رکھے تو اُس پر ایک استغفار پڑھنے سے ستر ۷۰ استغفار کا ثواب لکھا جائے اور اگر خالی تسبیح پھیرتا رہے گا تو بھی فی دانہ سات ۷ استغفار کا ثواب ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص قبر مطہر حضرت امام حسین -کی خاک پاک کی خرید و فروخت کرے گا وہ ایسا ہو ہوگا جیسے کہ اُن حضرتؑ کا گوشت فروخت کیا یا خریدا۔

O یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ علماء میں یہ مشہور ہے خاکِ شفاء چنا بھر کھا سکتے ہیں مگر چونکہ بعض احادیث میں مسور کو لفظ آیا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ مسور کے دانے سے زیادہ نہ کھائے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کو بخار آجائے تو پہلی رات کو سات ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ اسبغول کھالے تو اس مرض سے بھی بے خوف ہو جائے گا اور سرسام و ذات الجنب سے بھی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ عناب کی فضیلت اور سب میووں پر ایسی ہی جیسی کہ ہم اہل بیتؑ کی

اورسب آدمیوں پر۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عنّاب سے بخار جاتا رہتا ہے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ اب ابوالحصیب کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں سفیدی پڑ گئی تھی اور مجھے رات کو کچھ نہیں سوجھتا تھا۔ میں نے ایک رات جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ عنّاب پیس کر آنکھوں میں لگا دے۔ جب بیدار ہُوا تو میں نے عناب کو گٹھلی پیس کر لگا یا میری آنکھوں روشن اور اچھی ہوگئیں۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تم لوگ سَنائے مکّی سے علاج کرو کیونکہ اگر کوئی شے موت کو روک سکتی ہے تو وہ سنائے مکّی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ چار چیزیں طبیعت کو اعتدال پر لاتی ہیں۔ انار سورانی۔ خرمائے نارس پختہ۔ بنفشہ اور کاسنی۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کالا دانہ یعنی کلونجی ہر بیماری کے لئے سوائے مرض الموت کے شفا ہے۔

O یعنی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کا استعمال کیونکر کریں۔ فرمایا اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دو۔ علی الصباح اس پانی کے دو قطرے بائیں بائیں نتھنے میں ٹپکا لو۔ دوسرے دن بھی یہی عمل کرو۔ تیرے دن داہنے نتھنے میں ایک قطرہ اور بائیں میں دو قطرے ٹپکاؤ مگر ہر شب نئے دانے بھگونے چاہئیں۔

O دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے یہ شکایت کی تھی کہ مجھے زیادہ پیشاب آنے سے تکلیف ہوتی ہے فرمایا تو پچھلی رات میں کالا دانہ کھالیا کر۔

O یہ بھی فرمایا کہ میں بخار میں۔ دردسر۔ آشوب چشم درد شکم اور دوسرے گل دردوں کے لیے یہی کھاتا ہوں۔ اور خدا مجھے اِسی سے شفا دیتا ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اسپند کے ہر ہر درخت ہر ہر پتّے اور ہر ہر دانے پر ایک ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب تک وہ درخت یا پتّا یا دانہ گل سڑ نہ جائے اُس وقت تک وہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس درخت کے ریشے اور شاخیں غم والم اور جادو کو دُور کرتی ہیں اور اس کے دانے بہتر ۷۲ بیماریوں کے لئے شفا ہیں۔ لہٰذا تم اسپند اور کُندر سے علاج کیا کرو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس گھر میں اسپند ہوتا ہے اُس سے شیطان ستر

۷۰ گھر دُور بھاگتا ہے۔اور اسپند ستر ۷۰ بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنیٰ جُذام ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدا سے اپنی اُمّت کی بز دلی کی شکایت کی تھی وحی نازل ہوئی کہ تم اپنی اُمت کو اسپند کھانے کی ہدایت کرو کہ اس کا کھانا باعثِ شجاعت ہے۔

O اسی روایت میں فرمایا کہ کندر پیغمبروں نے پسند کیا ہے اور کسی چیز کا دھواں اس کے دھوئیں سے جلد آسمان کی طرف نہیں جاتا۔وہ شیاطین کو دُور اور بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

O حضرت امام حسین ؑ سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو ہلیلۂ زرد کے منافع معلوم ہوں تو اُسے سونے کی تول خرید اکریں۔

O حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ دفعیہ قولنج کے لیے انجیر کھانا مفید ہے۔یہ بھی فرمایا کہ انجیر کھانے سے گندہ دہنی جاتی رہتی ہے۔ہڈیاں مضبوط ہوجاتیں ہیں۔بدن پر بال زیادہ پیدا ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تر اور خشک انجیر کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے اور درد نقرس اور اندرونی برودت کے غلبہ کو نفع ہوتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ خرفے کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے اور اُس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ کوئی ساگ نہیں ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے فرمایا کہ کاہو خون کے جوش کو کم کرتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت خضرؑ اور الیاسؑ کی خوراک کرفس اور دمبلان تھی۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص رات کو سُداب کھا کر سوئے وہ اُس رات کو بیرونی اور ندرونی دردوں سے اور ذات الجنت سے محفوظ رہے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجوائن اور سیاہ دانہ اور الشم تینوں کا سفوف بنوا لیتے تھے اور بعد مرغن غذاؤں کے یا ایسے کھانوں کے جس سے ضرر کا خوف ہوتا تھا تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی پسا ہوا نمک اُس میں ملا کر کھانے سے پہلے بھی نوش فرمالیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہار منہ اس سفوف کو کھالوں تو اور کسی چیز کے کھانے کی پرواہ نہیں رہتی کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے۔بلغم کو رفع کرتا ہے اور لقوے سے بچاتا ہے۔

O آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شہد میں ایک خاص برکت عطا کی ہے یعنی اُس

میں تمام امراض کے لئے شفا ہے اور ستر پیغمبروں نے اُسے دُعائے برکت کی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ دانتوں کی جڑیں مضبوط کرتا ہے۔ معدے کے کیڑوں کو مار ڈالتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے۔

O فرمایا اشنان کھانے سے زانو سُست ہوجاتے ہیں۔منی خراب ہوجاتی ہے۔منہ میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے۔(اشنان ایک قسم کی بڑی کشمش کو کہتے ہیں)

O فرمایا جو شخص اجوائن کھائے اور اخروٹ اگر اُسے بواسیر کا عارضہ ہوگا تو جاتا رہے گا کیونکہ زبیب اور اخروٹ باہم مل کر بواسیر کو جلا دیتے ہیں۔ریاح دفع کرتے ہیں۔معدے کو نرم کرتے ہیں اور گُردوں کو گرم۔(زبیب سے مراد اجوائن ہے)

O فرمایا کہ ابشم اور نمک ملا کر کھانے سے ریاح دفع ہوتے ہیں۔سُدّے باقی نہیں رہتے بلغم جل جاتا ہے۔پیشاب کھل کے آتا ہے۔منہ میں خوشبو پیدا ہوجاتی ہے۔معدے میں سختی باقی نہیں رہتی اور لقوہ جاتا رہتا ہے۔اور جماع کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

O کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نمک ملنے سے بچھو اور گزندہ جانوروں کا زہر دفع ہوجاتا ہے۔

❋❋❋

دسواں باب

لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آدابُ اُن کی قسمیں اور حقوق

(۱)

رشتہ داروں، ملازموں اور نوکروں کے حقوق

o بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رحم قیامت کے دن عرش الٰہی کو پکڑ کر یہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار جس نے دنیا میں صلہ رحمی کی ہے آج اُس پر اپنی رحمت نازل فرما اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے تو بھی آج اُس کو اپنی رحمت سے دُور کرلے۔

o بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال قبول ہوتے ہیں۔ مال زیادہ ہوتا ہے۔ بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی۔

o حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پُل صراط کے دونوں سروں میں سے ایک امانت ہے اور دوسرا سرا صلۂ رحم۔ پس جس شخص نے لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کی ہوگی اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کی ہوگی وہ صراط سے بآسانی گزر کر بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے امانت میں خیانت اور عزیزوں کے لیے بُرائی کی ہوگی اُسے دُوسرا کوئی عمل فائدہ نہ بخشے گا اور پُل صراط اُسے جہنم میں پھینک دے گا۔

o حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جو لوگ صلۂ رحم کرتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہ نیکی پیش آتے ہیں اُن کے گھروں کی آبادی اور رونق بڑھتی ہے۔

o حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کسی عمل کا اجرا اتنی جلد نہیں ملتا جتنا کہ عزیزوں

کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ہمیں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں ہے کہ جو صلۂ رحم کے مانند عمر کو بڑھاتی ہو۔ چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تین سال باقی رہ گئے مگر بسبب صلہ رحمی کے تین کے تینتیس ۳۳ ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تینتیس ۳۳ سال باقی رہے ہیں مگر قطع رحمی کی وجہ سے ۳۳ کے تین باقی رہ جاتے ہیں۔

○ حدیث موثق میں منقول ہے کہ کسی شخص نے انہیں حضرت سے سوال کیا کہ میرے کچھ ایسے عزیز ہیں جو شیعہ نہیں ہیں۔ آیا اُن کا مجھ پر کوئی حق ہے؟ فرمایا بیشک ہے۔ حق رحم کو کوئی بات قطع نہیں کر سکتی البتہ اگر عزیز شیعہ ہوں تو اُن کا دوہرا حق ہے یعنی ایک حق رحم دوسرا حقِ اسلام۔ نیز فرمایا کہ صلۂ رحم اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ نیکی کرنے سے قیامت کا حساب آسان ہو جائے گا۔ اور بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے اس لیے تمہیں مناسب ہے کہ صلۂ رحم اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ نیکی کرنا ترک نہ کرو اگر چہ وہ سلام کرنے یا سلام کا باخلاق جواب دینے ہی سے متعلق کیوں نہ ہو۔

○ جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عزیز ایک دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہیں تو طرفین کا مال بدکاروں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ اُن کا مرتکب مرنے سے پہلے اُن کا عذاب بھگت لیتا ہے۔ ظلم۔ قطع رحم۔ جھوٹی قسم۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بدکردار لوگوں کے بھی مال اور اولاد میں بسبب صلۂ رحمی کے افزائش ہوتی ہے مگر جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھر کے گھر بے چراغ اور نسلیں منقطع کر دیتی ہے۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے عزیزوں سے ملنے کے لیے یا اُن کو کچھ مال پہنچانے کے لیے اپنے پاؤں چل کر جاتا ہے خدائے تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اُسے عطا فرماتا ہے اور جتنے قدم وہ اُٹھاتا ہے ہر ہر قدم پر چالیس ۴۰ چالیس ہزار درجے بہشت میں اُس کے لیے بلند کیے جاتے ہیں اور وہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گے۔ اوّل وہ جس نے شراب پی ہو۔ دوسرے وہ جس نے ہمیشہ جادو کیا ہو۔ تیسرے جس نے ہمیشہ قطع رحم کیا ہو۔

○ یہ بھی فرمایا کہ جو عزیزوں کے حق کی رعایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ بہشت میں اُس کو ہزار در ہزار ایسے درجے عنایت فرمائے گا کہ ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کے راستے کا فاصلہ ہوگا اور

ان میں سے پہلا درجہ تو چاندی کا ہوگا اور دوسرا درجہ سونے کا۔ اُس سے آگے مرداریدکا۔ اُسے سے بڑھ کر زمرد کا۔ آگے چل کر زبرجد کا۔ اس کے بعد مشک کا۔ پھر عنبر کا اس کے بعد کافور کا۔ پھر اسی طرح اور سب چیزوں کے ہوں گے جو خدائے تعالیٰ نے بہشت میں پیدا کی ہیں۔

○ حدیث صحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے معراج کی رات ایک شخص کو دیکھا کہ عرش کو چمٹا ہوا ہے اور اپنے کسی عزیز کی شکایت کر رہا ہے۔ میں نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اِس کا اور اُس کا کتنی پشتوں کا فاصلہ ہے؟ خطاب ہوا چالیس پشت کا۔

○ دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عزیزوں کے ساتھ نیکی کرتا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ خدا اُس کو دوست رکھے گا۔ اُس کی روزی فراخ کرے گا اس کی عمر بڑھائے گا اور اُس کو بہشت میں پہنچائے گا۔

○ نیز فرمایا کہ بہشت کی خوشبو کی لپٹیں ہزار برس کے فاصلے پر پہنچیں گی مگر تین قسم کے آدمی نہ سونگھ سکیں گے۔ اول جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ دوسرے قاطع رحم تیسرے بڈھا بدکار۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ چار صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے ایک بھی پائے جائے گی خدائے تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور اعلیٰ علیین میں اور بہشت کے اونچے غرفوں میں اُسے جگہ ملے گی۔ اوّل کسی یتیم ک و پناہ دینا۔ اُس کے احوال کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اُس کے حق میں بمنزلۂ باپ کے مہربان ہونا۔ دوسرے کمزوروں پر رحم اور اُن کی مدد کرنا۔ تیسرے اپنا مال ماں باپ کے لئے صرف کرنا۔ اُن سے بہ تواضع و نیکی پیش آنا۔ اور اُن کو رنج نہ دینا۔ چوتھے اپنے کے ساتھ غصّہ اور جہالت نہ برتنا بلکہ جن کاموں کا اس کو حکم دیا ہے ان میں اُس مدد کرنا اور جس کام کی انجام دہی اُس کے بس کی نہ ہو اُس سے معذور رکھنا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تم اپنے ملازموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی اُن کو کپڑے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو سب سے بدتر ہیں۔ عرض کی ہاں اے رسول ؐ اللہ فرمایا اول وہ شخص جو تنہا سفر کرتا ہے۔ دوسرے وہ جو قدرت کے عطیات سے لوگوں کو محروم رکھتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے ملازم کو مارتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ایسے ہیں کہ اگر تم اُن پر ظلم نہ کرو تو وہ تم پر ظلم کریں

گے اوّل کمینے، دوسرے زوجہ، تیسرے نوکر۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق - کا ایک ملازم غائب ہو گیا حضرت نے اُسے تلاش کیا یہاں تک کہ وہ ایک جگہ سوتا ہوا مل گیا۔ خود اُس کے سرہانے جا بیٹھے۔ اور اُسے پنکھا جھلنے لگے یہاں تک کہ وہ جاگ اُٹھا۔ اس وقت اتنا فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ تُو رات کو بھی سوئے اور دن میں بھی۔ رات کو سویا کر۔

O معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ دو قسم کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اول وہ شخص جو کسی گروہ کی پیش نمازی کرتا ہو اور مقتدی اُس سے راضی نہ ہوں۔ تیسرے وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض سوئے۔

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں۔ اوّل شہید۔ دوسرے وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو۔ تیسرے عیال دار آدمی جو حرام اور شبہہ حرام سے پرہیز کرتا ہو۔

❀❀❀

(۲)

پڑوسیوں، یتیموں اور کُنبے والوں کے حقوق

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ مجھے ہمیشہ پڑوسیوں کی رعایت کے بارے میں اس قدر نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اُن کو شریک میراث قرار دیں گے۔

O آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے گا خدائے تعالیٰ اُس پر بہشت کی خوشبو حرام کردے گا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسائے کی بالشت بھر زمین دبائے گا خدائے تعالیٰ اُس زمین کو ساتویں طبقے تک طوق بنا کر اُس کی گردن میں ڈال دے گا اور جس وقت اُسے معرض حساب میں لائیں گے ت وہ طوق اُس کی گردن میں پڑا ہوگا۔ اِس عذاب سے بچنے کی صرف یہی صورت ہے کہ توبہ کرے اور اُس کی زمین اُسے واپس دے دے۔

O جنابِ رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ تین چیزیں سب سے بدتر بلائیں ہیں۔ اول بادشاہ یا حکمران کہ اگر تم اُس کے ساتھ احسان کرو تو وہ شکریہ نہ ادا کرے گا اگر کوئی بدی کرو تو معاف نہ کرے گا۔ دوسری وہ پڑوسی جو ظاہر میں تمہیں دیکھ کر خوش ہو اور باطن میں کوسے اگر تمہاری کوئی نیکی دیکھے تو اُسے چھپائے اور اُس کا ذکر بھی نہ کرے۔ اور اگر کوئی بدی دیکھے تو اُس کا اظہار کرے اور ڈھنڈورا پیٹے۔ تیسرے وہ زوجہ کہ جب موجود ہو تو کبھی تمہیں خوش نہ کرے اور جب غائب ہو تو تمہیں اُس کی نسبت اطمینان نہ ہو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کا مکان چھین لینے کے لئے اُسے تکلیف پہنچائے خدا اُس کا مکان کسی دوسرے پڑوسی کو دے دے گا۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت رسالتمآب ﷺ سے دریافت کیا کہ آیا مال میں سوائے زکوٰۃ کے کوئی اور بھی حق ہے؟ فرمایا ہاں ہے اوّل تو ایسے عزیزوں کے ساتھ جو تجھ سے بدی کرتے ہوں اور نیکی اور احسان کرنا۔ دوسرے مسلمان پڑوسیوں کے نیکی کرنا۔ جو شخص رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اُس کا مسلمان پڑوسی بھوکا رہے وہ یقیناً مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

O کئی معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مکان کے ہر طرف

چالیس چالیس گھر تک پڑوس کا حکم رکھتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ مال کے حقوق میں سے حقِ ماعون بھی ہے جس کے روکنے والے کے لئے خدا نے جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ ماعون وہ قرضہ ہے جو پڑوسیوں کو دیا جائے یا وہ نیکی ہے جو اُن کے حق میں کی جائے۔ یا گھر کے روزمرّہ کے مصرف کی چیزیں ہیں جو اُن کو مستعار دی جائیں۔ راوی نے عرض کی کہ ہمارے پڑوسی ایسے ہیں کہ اگر ہم اُن کو مستعار چیزیں دیتے ہیں تو وہ توڑ ڈالتے ہیں اور خراب کر دیتے ہیں اس صورت میں اگر ہم اُن کو نہ دیں تو ہم پر کوئی گناہ تو نہیں؟ فرمایا اس صورت میں تم پر نہ دینے میں کوئی گناہ نہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ پڑوسیوں سے نمک اور آگ کا روکنا جائز نہیں ہے۔

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جو پڑوسیوں کے لئے ماعون کو روک لیتے ہیں خدائے تعالیٰ آخرت میں اُن سے اپنی نیکی اور احسان کو روک لے گا اور اُن کے حال پر چھوڑ دے گا۔ اور وائے برحال اُس کے جسے خدا اُس کے حال پر چھوڑ دے۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خمیر اور روٹی قرض دینے سے اور آگ دینے سے انکار نہ کرو کہ ان باتوں سے علاوہ اس کے خوبی اخلاق میں داخل ہیں گھر والوں کی روزی بڑھتی ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو حقوق تم نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں اُن میں کبھی معترض نہ ہو اور جو اخراجات تمہارے کنبے کے ہوں وہ ہو دو اور اس میں تنگی مت کرو اور اگر تمہارے بھائی بندوں میں سے کوئی تم کو ایسی تکلیف دینا چاہے کہ جو نفع اُس کو اس امر سے پہنچتا ہو اُس کی نسبت تمہارا نقصان زیادہ ہو تو اُسے قبول مت کرو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -صعصعہ ابن صوحان کی عیادت کے لئے جو کہ حضرت کے بزرگ صحابیوں سے تھے تشریف لائے اور جہاں اور باتیں کیں یہ بھی فرمایا کہ اس بات کے سبب کہ میں تیری عیادت کو آیا ہوں اپنی قوم میں فخر مت کیجیو اور اگر تو انہیں کسی کام میں مشغول دیکھے تو خود اس کام سے الگ مت ہوجیو کیونکہ آدمی کی بے قوم و قبیلہ گزر نہیں ہو سکتی۔ وہ ہمیشہ اُن کا محتاج ہے اگر تو ان کی ایک مدد نہ کرے گا تو ان کی بہت سی اعانتیں اپنے حق میں روک دے گا۔ لہٰذا تو اگر اُن کو اچھے حال میں دیکھے تو اُن کی اس امر میں مدد کر اور اگر اُن کو بلا میں مبتلا دیکھے تو بھی انہیں اُن کے حال پر نہ چھوڑ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ تمہارا ایک دوسرے کو مدد دینا نیکی اور اطاعت خدا میں ہو۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اگر تم اُن امور میں ایک

دوسرے کی امداد کرو گے جو طاعت خدا سے متعلق ہیں اور معصیت خدا سے باز رہو گے تو ہمیشہ مرفّہ الاحال اور خوش رہو گے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ چند کافر قیدیوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے اور اُن میں سے ایک کو اس غرض سے پیش کیا کہ اُس کی گردن مارنے کا حکم دیں اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ کہا ''اے محمدؐ جس قیدی کی آپ گردن مارنا چاہتے ہیں یہ لوگوں کو کھانا بہت کھلاتا تھا۔ مہمانداری زیادہ کرتا تھا۔ کنبے میں جو خرچ ہوتے تھے وہ دیا کرتا تھا اور عزیزوں کے بڑے بڑے خرچ خود اٹھاتا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تیری نسبت مجھے یہ وحی بھیجی ہے اور ان خصلتوں کی وجہ سے میں تجھے قتل سے رہائی دیتا ہوں۔ اُس قیدی نے عرض کی کہ آپ کا پروردگار ان خصلتوں کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ قیدی نے کہا تو میں اس خدا کی یکتائی اور آپ کی پیغمبری کی گواہی دیتا ہوں۔ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو اشاعت امر حق کے لئے بھیجا ہے میں نے اپنے مال سے کبھی کسی کو محروم نہیں پھیرا۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یتیم کا مال ناحق کھا جانا گناہ کبیرہ ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کی حفاظت کرے اور اُس کے اخراجات کا متکفل ہو وہ اور میں بہشت میں اس طرح پاس پاس ہوں گے جس طرح یہ کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھلائیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کو اپنے بال بچوں میں داخل کرے لے اور اُس کا خرچ اس طرح اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے خدا اُس کے لئے اُسی طرح بہشت واجب فرمائے گا جس طرح مال یتیم کھانے والے کے لئے جہنم واجب فرمایا ہے۔

O معتبر روایت میں جناب امیرالمومنین ۔سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے خدائے تعالیٰ ہر ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھرا ہے ایک ایک نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ ہر ہر بال کے عوض خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ایک نُور عنایت فرمائے گا۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سنگدلی سے تکلیف اٹھاتا ہو اور وہ چاہے کہ میرا دل ملائم ہو جائے اُسے چاہئے کہ کسی یتیم کو اپنے پاس بلائے اُس پر مہربانی کرے اُسے اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرے حقیقت یہ ہے کہ یتیم کا حق لوگوں پر

بہت بڑا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب یتیم روتا ہے تو عرشِ الٰہی لرز جاتا ہے اُس وقت پروردگار عالم فرماتا ہے میرے اس بندے کو جس کے ماں باپ کو میں نے اٹھالیا ہے کس نے رلایا ہے؟ میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جو اس کو تسلی دے کر چپ کرے گا میں اس پر بہشت واجب کروں گا۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُس شخص کے لئے جو یتیم کا مال ناحق کھا جائے دو عذاب مقرر فرمائے ہیں ایک تو عذابِ جہنم جو آخرت میں ہوگا اور دوسرا عذابِ دنیا، وہ یہ ہے کہ لوگ اُس کے بعد اُس کے یتیموں کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو اس نے اوروں کے یتیموں کے ساتھ کیا ہوگا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اُن سب کے مُنہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے یتیموں کا مال ناحق کھایا ہوگا جیسا کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

ترجمہ: اس میں شک نہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال بروئے ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ واصل جہنم ہوں گے۔

O جاننا چاہئے کہ یتیم کا ولی جو اس کے مال میں تصرف کرسکتا ہے اول تو باپ ہے پھر دادا پھر وہ شخص جس کو باپ یا دادا از روئے وصیّت مقرر کر گئے ہوں اور اگر ان تینوں میں سے کوئی نہ ہو تو حاکمِ شرع یعنی امام یا جس کو وہ حضرت مقرر فرمادیں اور اگر امام ظاہر نہ ہو تو اکثر علماء کا یہ اعتقاد ہے کہ پھر مجتہد جامع الشرائط کا نمبر ہے یا جس کو ایسا مجتہد مقرر کردے۔

O معتبر حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین صالحین بھی قربتہً الی اللہ یتیموں کے حال کے متکفل ہوسکتے ہیں اور اُن کے مال کو اپنی حفاظت میں لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ امانت کو کام میں لائیں اور اُن کے ضروری خرچ کو نہ روکیں اور اُن کو خوشحال رکھیں۔ ہاں اگر خود پریشان حال ہوں اور یتیم کے مال کی حفاظت اُن کو اپنے کام سے روکتی ہو تو اپنا ضروری خرچ اُن کے مال سے لے سکتے ہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ پوری پوری رعایت کو کام میں لائیں اور جو خدمت وہ انجام دیتے ہیں اُس کی جو متعارف اُجرت اُس نواح میں ہو اُس سے

زیادہ کسی طرح نہ لیں۔اسی طرح باپ دادااوراُن کے مقررکردہ وصی کوبھی لازم ہے کہ یتیموں کے خرچ میں پوری پوری رعایت کریں (یعنی نہ اُنھیں تکلیف پہونچے نہ فضول خرچی ہو) اوراگراُن کی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرسکیں تو اُن کو یتیموں کے مال میں سے قرضہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔اگر باپ یادادا پریشان حال ہوت وہ اپنا ضروری خرچہ یتیم کے مال میں سے لے سکتاہےاوراگر ماں پریشان حال ہے تو ولی یتیم کے مال میں سےاُس کا ضروری خرچہ بھی دے سکتاہےاوراگر یتیم کے اخراجا تاضروری کا حساب کر کے ولی اُس کا روپیہ اپنے مال میں ملالےاورسب ایک جگہ کھائیں پئیں تو کچھ حرج نہیں ہے۔

(۳)

دوستوں اور برادرانِ ایمانی کے حقوق

○ معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -نے وقت وفات حضرت امام حسن -کو یہ وصیت فرمائی کہ تم اپنے برادرانِ ایمانی کے ساتھ قربتہً الی اللہ برادرانہ سلوک کیجیو اور نیکوں کی وجہ سے اُن کی نیکی کے دوستی رکھو۔

○ حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادرِ مومن سے للہ دوستی کرے اس کو بہشت میں ایک گھر ملے گا۔

○ جناب رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ فوائد اسلام کے بعد کسی شخص کا فائدہ اُس کے فائدہ سے بڑھ کر نہیں ہے جس نے قربتہً الی اللہ کسی برادر مومن سے بھائی چارہ کر لیا ہو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں عرض کی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بلا کسی ظاہری سبب کے میرے دل پر اس قدر غم والم طاری ہوتا ہے کہ میرے بال بچے اور میرے یار دوست اُس کے آثار میرے چہرے پر دیکھ لیتے ہیں فرمایا خدائے تعالیٰ نے مومنین کو طینتِ بہشت سے پیدا کیا ہے اور اپنی نسیم رحمت سے اُن میں روح پھونک دی ہے اسی سبب سے تمام مومنین مثل حقیقی بھائیوں کے ہیں اور جب اُن میں سے کسی ایک کی روح کو ایذا پہنچتی ہے تو دوسرے بھی اُس کے لیے ملول و محزون ہو جاتے ہیں۔

○ معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ امام عادل کے چہرے کی طرف نظر کرنا۔ عالم کی صورت دیکھنا۔ ماں باپ کی طرف مہربانی وشفقت سے دیکھنا۔ اور اُس برادر مومن کی طرف دیکھنا جس سے للہ دوستی ہو عبادت ہے۔

○ جناب امیر المومنین -سے منقول ہے کہ برادرانِ ایمانی دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جن کی

دوستی و یاری قابلِ اعتماد ہے اور دوسرے صرف ہنسنے بولنے اور جلسے کے یار ہیں اب اول اُن میں سے مثل تمہارے ہاتھوں اور پاؤں یا اہل وعیال اور مال کے ہیں لہٰذا جب کسی بھائی پر ایسا اعتماد ہو تو اُس کے لئے اپنا مال اور جان خرچ کرو۔ اُس کے دوستوں کے دوست بنو اور اُس کے دشمنوں کے دشمن۔ اور اُس کے رازداروں کے رازدار۔ اُس کے عیب چھپاؤ اور اُس کی نیکیوں کا اظہار کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اس قسم کے دوست کبریت احمر سے بھی کم ہیں جو اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ رہے دوسری قسم کے اُن سے مصاحب کا لطف اٹھاؤ۔ اس لطف کو تو تم ہاتھ سے نہ کھسو اور زیادہ کی اُن سے توقع نہ رکھو۔

○ معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کے مابین بھائی چارہ اور جان پہچان تو عالم ارواح ہی میں ہو چکی ہے اِس عالم میں جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں یاد آ جاتا ہے۔

○ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے مومن مومن کی آنکھ ہے۔ مومن مومن کا رہنما ہے۔ مومن مومن کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ مومن مومن پر ظلم نہیں کرتا۔ مومن مومن کو فریب نہیں دیتا۔ مومن مومن سے وعدہ کر کے خلاف وعدگی نہیں کرتا۔ مومن مومن سے جھوٹ نہیں بولتا اور مومن مومن کی غیبت نہیں کرتا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ دوستی یا محبت یا یک دلی کی چند شرطیں ہیں جس شخص میں وہ سب نہ ہوں اُس کو پکا دوست نہیں کہہ سکتے اور جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس پر تو دوست کا خطاب کسی طرح راست ہی نہیں آتا وہ شرطیں یہ ہیں: اول دوست کا ظاہر و باطن تمہارے ساتھ یکساں ہو۔ دوسرے تمہاری عزّت وخوبی کو اپنی عزت وخوبی اور تمہاری ذِلّت وعیب کو اپنی ذلت وعیب سمجھے۔ تیسرے صاحب مال یا صاحب اختیار ہو جانے سے تمہارے ساتھ جو برتاؤ تھا اس میں فرق نہ آئے چھوتے جو بات اس کے حدِ اختیار میں ہو اس میں تم سے مضائقہ نہ کرے پانچویں تکلیفوں اور بلاؤں کے وقت تم سے جدا نہ ہو اور تمہاری دوستی ترک نہ کرے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو برادر مومن تم سے تین مرتبہ غصہ ہو اور ایک مرتبہ بھی تمہارے حق میں کوئی بدی کی بات نہ کہے وہ دوستی اور اعتبار کے قابل ہے۔

○ ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ کسی اپنے بھائی یا دوست پر اتنا زیادہ اعتماد نہ کرو کہ اپنے سارے ہی راز اُس سے کہہ دو کیونکہ اگر وہ کسی وقت تم سے پھر جائے تو تمہارے اختیار میں کوئی بات نہ رہے گی۔

○ حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ بیس برس کی محبت قرابت کے برابر ہے اور علم صاحبان علم

میں اُس سے زیادہ ربط اور میل جول پیدا کر دیتا ہے جو یکجدی بھائیوں میں ہوتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اگر تمہارا کوئی دوست درجۂ حکومت پر پہنچ جائے اور پہلے کی بہ نسبت تم سے دسواں حصہ بھی دوستی رکھے تو بھی وہ تمہارے لیے کچھ بُرا دوست نہیں ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں دوستی رکھو اور اپنے آپ کو بالکل ہی اُن کے حوالے نہ کر دو ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دن تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ پیہم دشمنی مت کئے جاؤ کیونکہ یہ اُمید ہے کہ شاید وہ کسی دن تیرے دوست ہو جائیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں سے اپنے بھید کی باتیں مت کہو ہاں ایسی بات کا مضائقہ نہیں ہے کہ جس سے تمہارا دشمن بھی واقف ہوت کچھ نقصان نہ ہو کیونکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوست دشمن ہو جاتا ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ دنیا کے عیش میں سب سے اچھی دو چیزیں ہیں۔ مکان کی وسعت اور دوستوں کی کثرت۔

O حضرت لقمان -نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا کہ دوستی سو آدمیوں سے کر لیجیو مگر دشمنی ایک سے بھی نہ کیجیو اور نیک آدمیوں کا غلام بھی بن جائیں مگر بدوں کا بیٹا ہونا بھی قبول نہ کریں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ پانچ چیزیں حاصل نہیں ہیں اُس کی زندگی وبال ہے۔ (۱) صحت جسمانی۔ (۲) امن۔ (۳) دولت۔ (۴) قناعت۔ (۵) اور دوست صادق۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کی عقل اُس کو نیکی کی نصیحت نہ کرتی ہو اور نفس بدی سے ملامت نہ کرتا ہو اور ایسا کوئی اُس کا مصاحب (ساتھی دوست) نہ ہو جو ہمیشہ اُسے بھلائی کی سمجھاتا رہے تو اُس کی گردن پر ہمیشہ شیطان سوار رہے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے باپ کے دوستوں کی دوستی نہ چھوڑو ورنہ تمہاری یہ حالت ہو جائے گی جیسے کہ روشنی سے اندھیرے میں چلے گئے۔

O فرمایا جو شخص اپنی محبت کو بے موقع صرف کرتا ہے وہ گویا خود قطع محبت کا خواستگار ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جو شخص مقام تہمت پر جائے اور کوئی شخص اُس کی نسبت گمان بد کرے تو اُسے اپنے تئیں خود ملامت کرنا چاہئے۔ اور جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اُس کے اختیار میں رہتا ہے اور جو بات دو آدمیوں سے گزر جاتی ہے وہ فاش ہو جاتی ہے۔ جب تمہاری کسی سے دوستی ہو جائے تو اس کے ہر فعل کو نیکی پر محمول کر و یہاں تک کہ اس حد کو پہنچ جائے کہ کوئی موقع نیک گمان کا باقی نہ رہے

اسی طرح جب تک نیک گمان کا موقع باقی رہے اس کے کسی قول پر بدگمانی مت کرو۔ اور بہت سے نیک آدمیوں کو دوست بنالو کہ یہ فراخی کے زمانے میں مصیبت کے زمانے کے لئے ایک قسم کی پیشبندی ہے۔ اور جب مصیبت کا زمانہ آئے گا تو یہ لوگ دشمنوں کے دفع کرنے کے لئے تمہاری سپر بن جائیں گے۔ مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں۔ برادرانِ مومن سے بقدر اُن کی پرہیزگاری کے دوستی رکھو۔ بدعورتوں سے بچو اور جوان میں نیک ہیں اُن سے بھی حذر کرو۔

O حضرت امام - سے منقول ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے لیے اعلیٰ درجے کی نعمت حاصل ہو اور تمہاری مردانگی و مروّت درجۂ کمال کو پہنچ جائے اور تمہارے امور معیشت کی اصلاح ہو جائے تو غلاموں اور کمینے لوگوں کو اپنے کاروبار میں شریک مت کرو کیونکہ اگر تم ان پر بھروسہ کروگے تو وہ خیانت کریں گے اور اگر تم سے کوئی بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے۔ اور اگر تم پر کوئی بلا آ کر پڑے تو مددگار نہ ہوں گے۔

O مصاحبت ہمیشہ عقلمند کی اختیار کرو گو اس کے مزاج میں سخاوت نہ ہو تا کہ اس کی عقل سے فائدہ اٹھاؤ مگر جو اس کے اخلاق میں بدی ہے اس سے بچو۔ علیٰ ہذا القیاس سخی کی مصاحبت اختیار کرو گو وہ عقل مند نہ ہو کیونکہ تم اپنی عقل کے ذریعے سے اس کی سخاوت سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اُس احمق سے جو بخیل بھی ہو بہت ہی دُور بھاگو۔

❁❁❁

(۴)

ان حقوق کا بیان جو مومنوں کے ایک دوسرے پر ہیں اور مخلوقِ خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنا

○ بسند معتبر منقول ہے کہ معلیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے؟ فرمایا کہ سات حق ہیں کہ اُن میں سے ہر ایک واجب ہے۔ کہا کیا ہیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تجھے ان کا علم ہو جائے اور تو اُن پر عمل نہ کرے اور اُن کی رعایت نہ کر اس پھر اُس کے مصر ہونے پر ارشاد فرمایا:۔

اوّل: سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز تم اپنے واسطے پسند کرتے ہو اُس کے لئے بھی پسند کرو اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اُس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

دوسرے: اُس کے غصے سے بچو اور اُسے خوش رکھو اور جو کچھ وہ حکم دے اُسے مانو۔

تیسرے: جان مال۔ زبان۔ ہاتھ اور پاؤں سے اُس کے مددگار رہو۔

چوتھے: اس کے لئے بمنزلۂ آنکھ اور رہبر اور آئینے کے ہو۔

پانچویں: اگر وہ بھوکا ہو تو تم بھی کھانا نہ کھاؤ۔ اگر پیاسا ہو تو تم بھی پانی نہ پیو۔ اور اُسے لباس کی ضرورت ہو تو تم بھی کپڑا نہ پہنو۔

ساتویں: اگر وہ تمہیں کسی کام کرنے کے لئے قسم دے اور بجالاؤ اور اگر وہ تمہیں اپنے مکان پر کھانا کھانے کے لئے بلائے تو قبول کر لو۔ اور اگر بیمار ہو جائے ت اُس کی عیادت کو جاؤ۔ اور اگر مر جائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ اسے کوئی حاجت ہے تو اُس کے ذکر کرنے سے پہلے تم اُس کی حاجت روائی میں پیش قدمی کرو۔ ان باتوں سے اُسے تمہاری اور تمہیں اُس کی سچی محبت ہو جائے گی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر کوئی عبادت خدائے تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔

O بسندحسن حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن کا اپنے مومن بھائی سے وعدہ کرنا ایسی نذر ہے جس کا کفّارہ ہی نہیں اور جو شخص مومن سے خلافِ وعدگی کرتا ہے اُس نے خدائے تعالیٰ سے خلاف وعدگی کرنے کی ابتدا کی اور غضب الٰہی کا مورد ہوا۔

O دوسری حدیث میں جناب رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اُسے چاہئے کہ اپنے عہدوں کو پُورا کرے۔

O بہت سی معتبر سندوں سے حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ مومن کے مومن پر سات حق واجب ہیں۔اوّل یہ کہ سامنے اُس کی تعظیم کرے۔دوسرے یہ کہ اُس کی محبت اس کے دل میں ہو۔ تیسرے یہ کہ اپنا مال اُس کے کام میں صرف کرے۔چوتھے اُس کی غیبت کرنا اپنے لیے حرام سمجھے۔پانچویں جب وہ بیمار ہوتو عیادت کو جائے۔چھٹے جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہو۔ساتویں اُس کے مرنے کے بعد اُس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرے۔

O بسندحسن حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھو اور جو چیزیں تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اُس کے لئے پسند بھی کرو۔اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اُس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو اُس سے مانگ لو اور جب وہ تم سے مانگے اُسے دے دو اور جو اچھی بات ہے اُس سے نہ چھپاؤ تاکہ وہ بھی تم سے نہ چھپائے بوقت ضرورت اُس کے مددگار بنے رہو تاکہ وہ بھی تمہارا مددگار رہو۔پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کرو اور جب وہ سفر سے آئے تو اُس کی ملاقات کو جاؤ اور ہر طرح اُس کی عزّت وحرمت کرتے رہو کیونکہ تم اور وہ حقیقتہً جدا نہیں ہوا اگر وہ تم سے خفا ہو جائے تو جب تک اُس کا دل صاف نہ ہو جائے جُدا نہ ہو۔اگر اُسے نعمت خدا کی طرف سے ملے تو تم شکریہ ادا کرو اور اگر اُس پر کوئی بلا نازل ہو تو اُس کی امداد کرو اور پہلے سے زیادہ اس کے ساتھ محبت ومہربانی کرو۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اوّل جب اُس کے پاس پہنچے تو سلام کرے۔دُوسرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرے۔تیسرے جب وہ چھینک لے تو اُس کے لیے دعا کرے۔چوتھے جب وہ مرجائے تو اُس کی تجہیز وتکفین میں شریک ہو۔ پانچویں جب وہ ضیافت میں بلائے تو قبول کرے۔چھٹے جو چیز اپنے لیے چاہتا ہے اُس کے لیے چاہتا ہے اُس کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے مکروہ جانتا ہے اُس کے لیے بھی بُرا جانے۔

O بسند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اُسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہوتو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو شخص یہ آواز سُنے کہ کوئی مسلمان یہ کہہ کر فریاد کرتا ہے کہ اے مسلمانوں میری فریاد کو پہنچو اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ فرمایا مجھے سب سے زیادہ اُس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو نفع زیادہ پہنچتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ سے آگ یا پانی کا ضرر دفع کرے اُس کے لیے بہشت واجب ہوجاتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ اُسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اُس سے عزیز نہ کرے اور اگر وہ سفر میں جائے تو اس کے بال بچّوں کی خبر گیری کرے۔ اگر کوئی اس پر ظلم تو اُس کو مدد دے۔ اگر مسلمانوں کا مال تقسیم ہوتا ہو اور وہ موجود نہ ہو تو اُس کا حصّہ لے کر اُس کے لیے رکھ چھوڑے اور جب وہ مرجائے تو اُس کی قبر کی زیارت کیا کرے۔ خود اُس پر کوئی ظلم نہ کرے۔ اُسے فریب نہ دے۔ اُس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اُسے کوئی مکروہ بات نہ کہے۔ اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا۔ تو دوستی منقطع ہوجائے گی۔ اور اگر یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک کافر ہوجائے گا کیونکہ اگر کہنے والے نے جھوٹ کہا تو وہ خود کافر ہے اور سچ کہا تو دوسرا کافر ہے اور اگر اُس پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے گا تو تہمت لگانے والے کا ایمان اس طرح گھُل جائے گا جیسے نمک میں پانی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کو چاہئے اپنے برادر مومن کے لئے اُس شے کی خواہش کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لئے کرتا اور اُس کی خواہش نہ کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لئے نہ کرتا۔ اُس خالص دوستی رکھے اور اُس کی خوشی میں خوش میں ہو اور اس کے غم کے ساتھ غمگین اگر ہوسکے تو یہ کوشش کرے کہ اُس کا غم دُور ہوجائے ورنہ خدائے تعالیٰ سے دعا کرے کہ اُس کا غم دُور کردے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں آیا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تُو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا جو اُن میں امیر ہیں وہ کچھ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟ عرض کی بہت کم۔ فرمایا اُمراء غریبوں کی ملاقات کو کس قدر جاتے ہیں؟ عرض کی کم اُمراء غریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟ عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے فرمایا پھر وہ ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ کیونکر کرتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ۔ ایک دوسرے سب للہ دوستی کرو۔ اور جب باہم ملاقات کرو اور ایک جلسہ میں بیٹھو تو ہمارے دین اور ہماری دین اور ہماری احادیث کا ذکر کرو۔

- حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ مومن پر واجب ہے کہ مومن کے ستّر کبیرہ گناہوں کی عیب پوشی کرے۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن پر واجب ہے کہ ظاہر و باطن مومن کا خیر خواہ رہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم پر مخلوقِ خدا کی خیر خواہی لازم ہے کیونکہ خدا کے نزدیک اس سے بہتر کوئی امر نہیں ہے۔

❀❀❀

(۵)

مومن کی حاجت روائی کرنا

ان کے کاروبار میں کوشش کرنا اوران کو خوش کرنا

○ صحیح حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے ایک مومن کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے خدا کو خوش کیا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ مومن سے بہ تبسم پیش آنا نیکی اور اُس کی گرد جھاڑ دینا نیکی ہے اور مومنوں کو خوش کرنے سے زیادہ کوئی عبادت خدا کو پسند نہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اے موسیٰؑ کچھ بندے میرے ایسے بھی ہیں کہ اُن کو نہ فقط بہشت عطا کروں گا بلکہ اُن کو بہشت کا حاکم مقرر کروں گا۔ حضرت موسیٰ -نے عرض کہ پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا کہ وہ مومن جو مومنوں کو خوش کریں۔

○ پھر اُنھیں حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ -ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتے تھے اور وہ اُن کو تکلیف پہنچانے کے درپے تھا۔ حضرت موسیٰؑ وہاں سے بھاگ کر کافروں کے ملک میں چلے گئے اور ایک کافر کے ہاں پناہ لی۔ اُس کافر نے اُن کو رہنے کے لیے مکان دیا کھانا کھلایا اور بہ مہربانی پیش آیا (اس مہمان نوازی کی جزا یہ ہوئی کہ) جب اُس کافر کے مرنے کا وقت منجانب پروردگار خطاب ہوا کہ میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر بہشت میں تیرے لیے جگہ ہوتی تو میں ضرور تجھ کو بہشت میں داخل کرتا مگر بہشت کافروں پر حرام ہے لہٰذا آتشِ جہنم کو حکم ہوتا ہے کہ تجھے نہ جلائے اور نہ ڈرائے۔ نیز یہ بھی حکم ہوا کہ فرشتے دونوں وقت اس کو کچھ رزق پہنچا دیا کریں۔

○ بسند حسن حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت داوٗدؑ پر وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسی نیکی میرے پاس لائے گا کہ میں اُسی کے سبب اُس کو بہشت عنایت کروں گا۔ حضرت داوٗدؑ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پروردگارا وہ نیکی کون سی ہے؟ فرمایا کسی بندۂ

مومن کو خوش کرنا گو بذریعۂ ایک دانۂ خرما ہی کے ہو۔ داؤدؑ نے عرض کی کہ خداوندا جو تجھ کو پہچان لے اُسے کسی طرح تجھ سے نا اُمید ہونا سزاوار نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص کسی مومن کو خوش کرے اُس نے اُسی کو خوش نہیں کیا ہے بلکہ مجھے خوش کیا۔ بلکہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خوش کیا۔

○ معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جب مومن قبر سے باہر آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک اور شخص بھی باہر نکلے گا اور اُسے اُس اکرام و احترام کی بشارت دے گا جو خدا نے اس کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ مومن جواب میں اُس سے کہے گا کہ خدا تجھے بھی ایسی ہی خوبیوں کی خوشخبری دے اس کے بعد وہ شخص اُس مومن کے ساتھ ہی ساتھ رہے گا۔ جب کسی خوفناک مقام کے پاس سے اُس کا گزر ہوگا تو کہہ دے گا کہ تم کیوں ڈرتے ہو یہ مقام تمہارے لیے نہیں ہے اور جب کسی فرحناک مقام کے پاس سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ تمہارے ہی لیے ہے۔ اسی طرح بشارت پر بشارت دیتا دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ دونوں موقف حساب میں پہنچ جائیں جب حساب کے بعد پروردگار کی جانب سے یہ حکم پہنچے گا کہ خدا نے تم کو بہشت میں داخل ہونے کا حکم دے دیا۔ مومن یہ سُن کر (مطمئن ہوکر) اُس سے دریافت کرے گا کہ بھائی تو کون ہے جو قبر سے یہاں تک مجھے خوشخبریاں دیتا آیا اس عالم تنہائی اور بیکسی میں میرا مونس و غمخوار رہا اور آخر میں مجھ کو منجانب پروردگار ایسی خوشخبری ایسی سُنائی، جواب دے گا کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تونے دُنیامین فلاں برادر مومن کو پہنچایا تھا خدا نے مجھ کو مجسّم فرمادیا کہ میں تجھ کو خوشخبریاں پہنچاؤں اور اُس تنہائی میں تیری غمگساری کروں۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی ایک حاجت پوری کرے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے گا جن میں سے ایک تو بہشت ہوگی دوسرے یہ کہ وہ اپنے عزیزوں کی ایک حاجت پوری کرنا بیس حج سے بہتر ہے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ درہم خرچ ہوں۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر ـ سے منقول ہے کہ ایک حج ستر ۷۰ غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور مسلمانوں کے ایک گھر بھر کا ضروری خرچ اپنے ذمّہ لینا یعنی محض روٹی کپڑا دینا اور اُن کو ذلّت سے بچانا ستر ۷۰ حج سے افضل ہے۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کے گرد سات چکر کر کے طواف کرے خدائے تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے ہزار حاجتیں برلاتا ہے۔ مگر کسی مومن کی ایک حاجت برلانا دس طواف سے افضل ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب مسلمان کی حاجت برلاتا ہے خدائے تعالیٰ اُس سے ارشاد

فرماتا ہے کہ تیرا ثواب میرے ذمّہ ہے اور میں اس کے عوض تجھ کو کم از کم بہشت میں داخل کردوں گا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی مومن کی حاجت برآری کے لیے پاؤں چل کر جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ اُس کے دائیں بائیں دو فرشتے مقرر کردیتا ہے کہ اُس کے لیے استغفار کریں اور یہ دعا مانگیں کہ اُس کی بھی حاجت پوری ہو۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر - سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اُس کے پاس ایک رحمت ہے جو خدا نے اُس کے واسطے بھیجی۔ اگر اس نے قبول کرلی تو اُس نے اپنی دوستی کو ہماری دوستی سے ملحق کردیا اور جسے ہماری دوستی حاصل ہوگئی اُسے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اور اگر باوجود قدرت کے اُس نے اُس کی حاجت برآری سے انکار کردیا تو خدائے تعالیٰ جہنم کا ایک سانپ اُس کی قبر میں مقرر کردے گا کہ قیامت تک اُسے کاٹے جائے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اُسے بخشے یا نہ بخشے۔

O حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت برآئے اور وہ اُس کی حاجت برآری پر قادر نہ ہو اور اس سبب سے اُس کا دل غمگین ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کے غمگین ہونے پر اُس کے لیے بہشت واجب فرمائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جو مومن کسی برادر مومن کی حاجت روائی کے لیے راستہ چل کر جاتا ہے اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ اُس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیے جاتے ہیں۔ اور دس درجے اُس کے لیے بہشت میں بلند کیے جاتے ہیں اور اُس کا یہ راستہ چلنا دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور ایک مہینہ بھر مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

O حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی میں سعی کرتے ہیں وہ روزِ قیامت مطمئن اور بے خوف ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کا دل خوش کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کا دل خوش کرے گا۔

O حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے لئے راستہ چل کر جاتا ہے خدائے تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کو بھیج دیا ہے کہ اُس کی مشائعت کریں اور ہر ہر قدم پر اُس کے لیے ایک ایک نیکی لکھیں۔ ایک ایک گناہ مٹائیں اور ایک ایک درجہ بڑھا دیں۔ اور جب وہ اُس کی حاجت روائی سے فارغ ہو جائے تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ کسی مسلمان بھائی کے لیے اُس کی حاجت برآری کو راستہ چل کر جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہزار غلام آزاد کروں یا ہزار آدمیوں کو کسے کسائے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاد راہِ خدا پر بھیجوں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں کوشش کرے یا اُس کے لیے راستہ چل کر جائے تو اس کے لیے ہزار در ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جن کے سبب سے اُس کے عزیزوں کو۔ پڑوسیوں کو۔ دوست آشناؤں اور جس جس نے اُس کے ساتھ نیکی کی ہوگی اس کو خدائے تعالیٰ بخش دے گا اور روزِ قیامت اُس سے خطاب فرمائے گا کہ جہنم کے دروازہ پر جا اور سوائے اُن لوگوں کے جو دشمن اہلبیتؑ رسولؐ تھے اور جس نے تیرے ساتھ نیکی کی ہو اُسے جہنم سے نکال اا ور اپنے ساتھ بہشت میں لے جا۔

O یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میری مخلوق مثل اولاد کے ہے اُن میں سب سے زیادہ پیارا مجھے وہ ہے جو اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی سے پیش آئے اور اُن کی حاجت برآری میں سب سے زیادہ کوشش کرے۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی جو مضطر و غمگین ہو شدت اور سختی کے وقت میں فریاد رسی کرے اُس کے غم کو رفع کرے اور اُس کی حاجت برلائے تو خدائے تعالیٰ اُس کے لیے بہتّر نعمتیں واجب کرتا ہے از انجملہ ایک دنیا میں ملے گی کہ اُس کے تمام دُنیاوی کاروبار حسبِ مراد چلیں اکہتر اے نعمتیں اُس کے لئے جمع رہیں گی کہ قیامت کے دن خوف اور شدّت اور تکلیف کے وقت کام آئیں۔

O یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دُور کرے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دُور کرے گا اور جس وقت وہ قبر سے نکلے گا تو اُس کا دل خوش اور مطمئن ہوگا۔ اور جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے خدائے تعالیٰ اُس کو بہشت کی شراب پلائے گا جو سر بمہر ہوگی۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کی دنیا و آخرت میں بہت سی حاجتیں برلائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کا ایک عیب چھپائے گا خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت کے عیوب میں سے اُس کے ستّر ۷۰ عیب چھپائے گا اور جب تک ایک مومن دوسرے مومن کا مددگار رہتا ہے خدا خود اس کا مددگار رہتا ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر ایمانی کی ایک حاجت برلائے گا خدائے تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں برلائے گا جن میں سے ایک بہشت ہوگی۔

O جو شخص کسی مومن کا ایک غم دُور کرے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دُور کرے گا۔

O جو شخص ظالم کے برخلاف ہو کر کسی مومن کی اعانت کرے تو خدائے تعالیٰ پُل صراط کے گزرنے میں اُس کی ایسے وقت اعانت کرے گا جب لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے۔

O جو شخص کسی مومن کی ایک حاجت اس طرح پوری کرے کہ وہ خوش ہو جائے تو ایسا ہوگا جیسا کہ اُس نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کیا۔

O جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ پیاسا ہو پانی پلائے خدائے تعالیٰ اس کو شراب بہشت سے سیراب فرمائے گا۔

O جو شخص کسی مومن کو لباس کی ضرورت تو اسے ایک کپڑا پہنا دے گا خدائے تعالیٰ اُس کو دیبائے بہشت و حریر کے حُلّے پہنائے گا۔

O جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں وہ ننگ تو نہ ہو ایک کپڑا پہنا دے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی اُس مومن کے جسم پر باقی رہے گا یہ شخص تمام بلاؤں سے خدا کی حفاظت وضمانت میں رہے گا۔

O جو شخص کسی مومن کو ایک خادم خدمت کے لئے دے دے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن غلمانِ بہشت اُس کی خدمت کے لیے مقرر فرمائے گا۔

O جو شخص کسی مومن کو سواری دے کر پیادہ چلنے سے بچائے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو ناقہ ہائے بہشت سے ایک ایسا ناقہ سواری کے لیے عنایت کرے گا جس کے سبب سے وہ فرشتوں پر بھی فخر کرے گا۔

O جو شخص مرنے کے بعد کسی مومن کو کفن پہنا دے اُسے اتنا ثواب ہوگا کہ گویا وقت ولادت سے وفات تک اُس شخص کو اسی نے کپڑا پہنایا ہے۔

O جو شخص کسی مومن کو ایک ایسی عورت دے جو اُسے سے اُنس کرے تو خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو اُس کی قبر میں موانست کے لیے بھیج دے گا اور یہ شخص اپنے اہل وعیال میں سے جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوگا اُس کی صورت میں وہ فرشتہ آئے گا اور اُس کے پاس رہے گا۔

O جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عیادت کرتا ہے فرشتے اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ''خوشا حال تیرا بہشت تیرے لیے مبارک ہو''

(یہاں تک فرما کر حضرت نے ارشاد فرمایا) خدا کی قسم مومن کی ایک حاجت برلانا خدا کے نزدیک

متبرک اُن مہینوں میں سے دو مہینے پے در پے روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن خدا نے ایک سایہ مقرر فرمایا ہے جس کے نیچے انبیاء ہوں گے یا اوصیاء یا وہ مومن جس نے کسی مومن بندے کو آزاد کیا ہوگا یا وہ مومن جس نے کسی مومن کا قرض ادا کر دیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی شادی کرادی ہوگی۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ایک مومن کا قیامت کے دن ایک ایسے شخص پر گزر ہوگا جس کی نسبت خدائے تعالیٰ نے یہ حکم فرمادیا ہوگا کہ اُسے جہنم میں لے جاؤ اور فرشتہ اُسے جہنم کی طرف لیے جاتا ہوگا۔ وہ شخص اُس مومن کو پہچان کر آواز دے گا کہ تو اس وقت میری فریاد کو پہنچ کہ میں نے دنیا میں فلاں نیکی تیرے ساتھ کی تھی اور فلاں حاجت تیری برلایا تھا۔ مومن اُس فرشتے سے کہے گا کہ اس سے دست بردار ہو۔ اور خدائے تعالیٰ اُس حکم دے گا کہ میرا بندۂ مومن اس کا شفاعت خواہ ہے اِسے چھوڑ دو۔

O معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین ☆ سے منقول ہے کہ تم تمام مسلمانوں کو اپنا عزیز خیال کرو۔ جتنے بوڑھے ہیں ان سب کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں ان سب کو اپنی اولاد کی جگہ سمجھو اور جتنے برابر والے ہیں ان سب کو اپنا بھائی خیال کرو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کرو گے؟ بُرا بھلا کس کو کہو گے۔ عیب کس کے ظاہر کرو گے؟ اور اگر شیطان تم کو یہ فریب دینا چاہے کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو تو اُس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو تم سن میں اپنے سے بڑا دیکھو اس کی نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک ہے مجھ سے مقدّم ہے اس لیے مجھ سے مقدّم ہے اس لئے مجھ سے بہتر ہے۔ اور جو تم سے سن میں چھوٹا ہے اُس کی نسبت یہ خیال کرو کہ میرے گناہ اُس سے زیادہ ہیں لہٰذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اور اگر تمہارا ہم سن ہے تو یہ خیال کرو کہ مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں شک ہے اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہوسکتی اس واسطے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے۔

اگر لوگ تمہاری تعظیم وتکریم کرتے ہوں تو یہ خیال کرو کہ وہ اِن کی ذاتی نیکی ہے یعنی وہ اخلاق آداب پر عمل کرتے ہیں اور اگر لوگ تم سے پرہیز کریں اور تمہاری عزت نہ کریں تو یہ خیال کرو کہ یہ ہماری شامت اعمال ہے۔

ان قواعد پر عمل کرنے سے زندگی سہل ہوجائے گی دوست زیادہ ہوں گے اور دشمن کم۔ لوگوں کی نیکی سے تم خوش ہوگے اور بدوں سے کوئی رنج نہ پہنچے گا۔ یہ خوب سمجھ لو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ عزت

اُس شخص کی ہے جس کی وہ گھر بیٹھے خبریں سُنا کریں اور وہ سب سے بالکل بے پرواہو۔ کسی سے کوئی سوال نہ کرے بعد اس کے اُس شخص کا نمبر ہے جو محتاج ہو مگر کسی سے سوال نہ کرے کیونکہ اہل دنیا سب طالب مال ہیں اور جو شخص مال میں ان کا مزاہم نہ ہو وہ انھیں سب سے زیادہ پیارا ہے اور جو بجائے مانگنے کے اُلٹا اپنے مال میں سے انھیں دے دے اُس کی منزلت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ - نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ تو جو یہ بات چاہتا ہے کہ اور تیرے ساتھ بدی نہ کریں تو بھی کسی کے ساتھ نہ کر۔ اور اگر کوئی شخص تیرے داہنے رخسارے پر طمانچہ مارے تت اپنا بایاں رخسارہ بھی اُس کے سامنے پیش کردے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس اپنی حاجت میں لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت روائی پر قادر بھی ہو اور پھر حاجت بر نہ لائے تو خدائے تعالیٰ قیامت میں اُس کو سرزنش کرے گا کہ دوسروں کو عبرت ہو اور یہ فرمائے گا کہ تیرا بھائی تیرے پاس ایسی حاجت لے کر آیا تھا جس کے برلانے کی میں نے تجھے قدرت عطا کی تھی کہ چونکہ تو حاجت روائی کے ثواب ہو ہیچ سمجھتا تھا تو نے اس کی طرف التفات نہ کیا میں بھی اپنی عزت وجلا کی قسم کھاتا ہوں کہ تیری کسی حاجت میں تیری طرف رحمت کی نگاہ نہ کروں گا بالآخر خواہ تجھے بخش دوں یا عذاب کروں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن سے کسی ایسی بھلائی کو جس کا وہ محتاج ہو باوجود اس قدرت کے کہ خود اپنے پاس سے یا دوسرے کے وسیلے سے پہنچا سکتا ہو روک لے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس طرح محشور کرے گا کہ مُنہ سیاہ ہوگا۔ آنکھیں نیلی ہاتھ گردن میں بندھے ہوئے اور طوق پڑا ہوا۔ اور یہ فرمائے گا کہ یہ تیری خیانت کی سزا ہے کہ تو نے خدا اور رسولؐ کے ساتھ کی۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - سے منقول ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے اور اُس دن سوا اُس کے اور کوئی سایہ ہی نہ ہوگا۔ اول وہ جو اپنے مسلمان بھائی کی شادی کرادے۔ دوسرے جو بوقت ضرورت اُسے خادم دے۔ تیسرے وہ جو کسی مسلمان بھائی کا راز پوشیدہ رکھے۔

❁❁❁

(۶)

مومنوں کی مُلاقات اور بیماروں کی عیادت

O معتبر حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر -اور حضرت امام جعفر صادق -سے وارد ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے اُس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر آئے اُسے آواز دیتے رہیں کہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور بہشت تیرے لیے مبارک ہو۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ فرشتہ ایک شخص کے پاس پہنچا جو ایک مکانے کے دروازے پر کھڑا ہوا مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا، فرشتے نے اُس سے دریافت کیا کہ تجھے مالک مکان سے کیا کام ہے؟ اُس نے کہا کہ وہ میرا مسلمان بھائی ہے میں عنداللہ اُس کی ملاقات کو آیا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا کہ اس کے سوا کوئی اور مطلب بھی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تجھ پر بہشت کو واجب کیا اور یہ بھی فرماتا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کو جائے تو ایسا ہے گویا وہ میری ملاقات کو آیا اور اس کا ثواب یعنی بہشت میرے ذمّہ ہے۔

O دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی ملاقات کے لیے اُس مکان پر جائے تو خدائے تعالیٰ اُس سے فرماتا ہے کہ تو میرا مہمان ہے اور میری ہی ملاقات کو آیا ہے اور تیری مہمانداری میرے ذمّہ ہے اور چونکہ تو اپنے برادر مومن کو دوست رکھتا ہے لہٰذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کر دیا۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے برادر مومن کی ملاقات کے لئے گھر سے نکلے خداوند عالم ایک فرشتے کو اُس پر مقرر فرماتا ہے کہ ایک پَر کو اپنے زمین پر بچھائے

اور دوسرے اُس کے سَر پر سایہ کرتا جائے یہاں تک کہ وہ اس مومن کے گھر پہنچ جائے اُس وقت خدائے جبّار اُس کو آواز دیتا ہے کہ تُو نے میرا حق ادا کیا اور میرے پیغمبر کی سنّت کی پیروی کی لہٰذا مجھ پر لازم ہے کہ تیرا حق ادا کروں۔تو مجھ سے سوال کر کہ میں تجھے عطا کروں خواہ میرا نام لے کر پکار کہ میں تیری دعا قبول کروں خواہ خاموش رہ کہ ابتدائے رحمت میری ہی طرف سے ہو۔جب یہ بندۂ مومن واپس آتا ہے تو وہی فرشتہ اپنے بال و پَر سے سایہ کیے ہوئے اُس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔جب یہ اپنے گھر پہنچ جاتا تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے تو نے میرے حق کو عظیم سمجھا اس لیے مجھ پر لازم ہے کہ میں بھی تیری عزت کروں لہٰذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کیا اور اپنے بندوں کے بارے میں شفاعت کرنے کا حق تجھ کو عنایت کیا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ عند اللہ کسی برادر مومن کی ملاقات کے لئے جانا دس ۱۰ مومن بندوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور ایک بندۂ مومن کے آزاد کرنے کا یہ ثواب ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر ہر عضو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرتؑ نے داوٴد ابن سرحان سے فرمایا کہ میرے شیعوں کو میرا اسلام پہنچا دینا اور یہ کہہ دینا کہ خدا اُس بندے پر رحمت کرتا ہے جو کسی دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں یاد کرتا ہے کیونکہ اُن دو کے ساتھ میں تیسرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اُن دونوں کے واسطے طلب مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تمہارے لیے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہم کو یاد کرے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ تم کو ایک دوسرے کے گھر ملاقات کے لئے جاوٴ کہ اس سے ہمارا دین زندہ ہوتا ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جو ہمارے مذہب کو زندہ رکھے۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ خوشا حال اُن کا جو رضائے خدا کے لئے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔خدائے تعالیٰ نے بہشت میں یاقوت سُرخ کا ایک ستُون پیدا کیا ہے اور اُس ستون پر ستّر ہزار محل بنائے ہیں اور ہر محل میں ستّر ہزار غرفہ ہیں اور یہ سب خدا نے اُن لوگوں کے لئے پیدا کئے ہیں جو عند اللہ ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص ہم پر احسان نہ کر سکے وہ ہمارے ماننے والوں میں سے جو نیک لوگ ہیں اُن کے ساتھ نیکی کرے کہ اُس کے نامۂ اعمال میں وہی ثواب لکھا جائے گا جو

ہمارے ساتھ نیکی کرنے سے لکھا جاتا۔ اور جو ہماری ملاقات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہمارے ماننے والوں میں سے نیک لوگوں کی ملاقات کو جائے تا کہ اُس کے لیے ہماری ملاقات کا ثواب لکھا جائے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار مسلمان کی عیادت کو جائے اگر صبح کے وقت گیا ہے تو شام تک اور اگر شام کے وقت گیا ہے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے ستّر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر نہیں آتا اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

O حضرت امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی عیادت کے لئے جاتا ہے۔ رحمت الٰہی اُس کے شامل حال ہوتی ہے اور جب اُس کے پاس جا کر بیٹھتا ہے رحمتِ الٰہی اُس کا احاطہ کر لیتی ہے اور جب وہاں سے واپس آتا ہے تو خدائے تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے کہ دوسرے دن اُسی وقت تک اُس پر درود بھیجیں اُس کے لیے طلب مغفرت کریں اور یہ کہتے رہیں کہ خوشا حال تیر بہشت تیرے لیے مبارک ہو اور اس کو بہشت میں اتنی وسیع جگہ عنایت فرماتا ہے کہ سوار چالیس برس تک اُس میں گھوڑا دوڑا سکے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص خدا کی رضا جوئی کے لیے کسی بیمار مومن کی عیادت کرے خدائے تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے کہ قیامت تک ہمیشہ اُس کے گھر میں آ کر خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل بجالایا کریں اور ان سب کے ذکر کا نصف ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکا جائے گا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بیمار ہوا پنے برادران ایمانی کو خبر دے کہ وہ اس کی عیادت کے لئے آئیں اور ثواب حاصل کریں اور اس کو اُنھیں خبر کرنے کا ثواب ملے کیونکہ اس خبر کرنے سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ محو کئے جائیں گے اور دس درجہ اس کے لئے بڑھائے جائیں گے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو اسے چاہئے کہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لئے آنے کی اجازت دے کیونکہ جو جو لوگ آئیں گے اُن کی ایک ایک دعا قبول ہو گی۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی عیادت کے لئے

جائے اُسے چاہئے کہ بیمار سے اپنے حق میں دعا کا طالب ہو کیونکہ بیمار مومن کی دعا فرشتوں کی دعا کا درجہ رکھتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ آنکھیں دکھنے میں عیادت نہیں اور بیماری کی ابتداء میں تین دن متواتر عیادت چاہئے بعد اس کے ایک دن بیچ کر کے اور جب بیماری زیادہ طول پکڑے تو بیمار کو اُس کے بال بچوں میں چھوڑنا چاہئے اور اُس کی عیادت نہ کرنا چاہئے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو کوئی سیب یا بہی یا ترنج یا خوشبو یا عود اپنے ساتھ لیتے جاؤ کہ ان چیزوں سے بیمار کو راحت پہنچتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عیادت کامل یہ ہے کہ بیمار کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اُس کی صحت کے لئے دعا کریں اور جلد اُٹھ آئیں کیونکہ احمقوں کی عیادت بیمار کو اپنی بیماری سے زیادہ گراں گزرتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عیادت کرنے والوں میں اُس شخص کا ثواب ہے جو جلدی اُٹھ آئے سوائے اُس صورت کے بیمار خود اُس کا بیٹھنا پسند کرے اور اُس سے بیٹھے رہنے کی درخواست کرے۔

❁❁❁

(۷)

مومنوں کو کھانا کھلانا پانی پلانا، کپڑے پہنانا اُن کی ہر قسم کی امداد کرنا اور مظلوموں کی حمایت کرنا

○ حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے بہشت اُس کے لئے واجب ہوتا ہے اور جو شخص کسی کافر کا پیٹ بھرے خدا پر لازم ہے کہ اُس کے پیٹ کو زقوم جہنم سے بھرے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص تین مسلمانوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدائے تعالیٰ اُسے تین بہشتوں سے کھانا دے گا۔ جنت الفردوس، جنت عدن اور جنّت طوبیٰ سے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو سوائے خدا کے کوئی مخلوق خدا میں سے اُس کے ثواب کو نہیں جان سکتا خواہ ملک مقرّب ہو یا نبی مرسل نیز فرمایا کہ جن چیزوں سے بخشش واجب ہوتی ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسے مقام پر جہاں پانی مل سکتا ہو پیاس بھر پانی پلادے تو خدائے تعالیٰ اُس کو ایک پیاس پانی کے بدلے ستّر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور اگر ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی کم یاب ہو تو اُس کو ایسا ثواب ہوگا گویا اولاد اسمٰعیلؑ میں سے دس ۱۰ غلام آزاد کردیئے۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ جو شخص پانی اپنے برادر مومن کو للہ کھانا کھلادے تو اُس کا ثواب غیر آدمیوں میں سے ایک لاکھ کو کھانا کھلانے کے برابر ہے۔

○ دوسری حدیث حسن میں سُدَیرِ صرّاف سے فرمایا کہ تو ایک غلام روز کیوں نہیں کرتا؟ اُس نے عرض کی کہ میرا مال ملتفی نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ روزانہ ایک مسلمان کو کھانا ہی کھلادیا کر کہ اُتنا ہی ثواب تیرے نام لکھا جائے گا۔ اُس نے دریافت کیا کہ وہ شخص مالدار یا مفلس؟ فرمایا کبھی کبھی مالدار کو بھی کھانے کی احتیاج ویسی

ہی ہوتی ہے جیسے مُفلس کو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک لقمہ جو برادر مسلمان کے پاس بیٹھ کر کھائے میرے نزدیک وہ ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مالدار مومن کو کھانا کھلائے تو اُسے ایسا ثواب ہوگا گویا اولاد اسمٰعیلؑ میں سے ایک غلام کو قتل سے بچا کر آزاد کیا۔ اور جو کسی محتاج مومن کو کھانا کھلائے اُسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اولاد اسمٰعیلؑ نے سو غلاموں کو قتل سے بچا کر آزاد کردینے کا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار کام ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کوئی شخص بجالائے گا تو داخل بہشت ہوگا۔ پیاسے کو سیراب کرنا۔ بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ضرورت مند کو لباس دینا۔ غلام کو جو مصیبت میں ہو آزاد کرادینا۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک تین عمل سب سے بہتر ہیں۔ اول کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔ دوسرے کسی مسلمان کا قرض ادا کرنا۔ تیسرے مسلمان کا غم والم دور کرنا۔ نیز فرمایا کہ جس گھر سے بھوکوں کو کھانا نہیں دیا جاتا اُس سے خیر و برکت اس سے بھی جلد دُور ہو جاتی ہے جتنی جلد اونٹ کے کوہان میں چھُری اُتر جاتی ہے۔

O حضرت علی ابن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس زائد کپڑا ہو اور اسے یہ بھی علم ہو کہ کسی برادر مومن کو اس کی احتیاج ہے اور وہ اُسے نہ دے خدائے تعالیٰ اُس کی سرنگوں آتش جہنم میں ڈالے گا۔ اور جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اُس کے قریب میں مومن بھوکا رہے تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ اس بندے نے میرے حکم کی نافرمانی اور دوسروں کی اطاعت کی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے اسی کے عمل پر چھوڑ دیا۔ اور میں اس کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

O حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص خود پیٹ بھر کر سور ہے اور اُس کا مسلمان بھائی بھوکا رہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

O حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس مکان ہو اور کسی مومن کو اُس مکان میں رہنے کی ضرورت ہو اور صاحب مکان راضی نہ ہوتا ہو تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ نے اُس حاجت مند بندے کو دنیا کا ایک مکان دینے میں بخل کیا۔ یمں اپنی عزّت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کو ہرگز بہشت میں نہ گھُسنے دوں گا۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایسی

کوئی چیز ہٹادے جس سے اُنھیں تکلیف پہنچتی ہوتو خدائے تعالیٰ چارسوآیتیں پڑھنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال می لکھتاہے جن کے ہرحرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ ایک بندہ صرف اسی وجہ سے داخلِ بہشت ہوگا کہ اُس نے مسلمانوں کے راستے سے ایک کانٹاہٹادیاتھا۔

O حضرت امام جعفرصادق -سے منقول ہے کہ کسی شخص سے حاجت بیان کرنے سے پہلے اُس کے لیےتحفہ بھیجناخوب ہوتاہے۔یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ہدیےاور تحفے بھیجو کہ ہدیہ بھیجنے سے دلوں میں بغض و کینہ باقی نہیں رہتا۔نیزفرمایا کہ ہدیہ جن برتنوں میں آئے وہ پھیردو کہ پھربھی ہدیہ آتا رہے۔یہ بھی فرمایا کہ ہدیہ تین قسم کاہوتاہےاوّل وہ جس کے مقابل نفع کی امید ہو۔دوسرے وہ جوبطوررشوت کے بھیجاجائے۔ تیسرے وہ جومحض قربتہً الی اللہ بھیجاجائے اوراُس میں کوءیدنیوی غرض شامل نہ ہو۔

❁❁❁

(۸)

مفلسوں، کمزوروں، مظلوموں، بوڑھوں اور مصیبت زدوں کے حقوق اور اُن کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آدابؒ

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مفلس مومن مال دار مومن سے چالیس برس پہلے بہشت میں پہنچ جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایک مثال سناؤں۔ فقیر اور امیر کی مثل دو کشتیوں کی سی ہے جو محصول کی چوکی کے پاس سے ہو کر گزریں۔ جو کشتی خالی ہوگی اُسے فوراً چھوڑ دیں گے اور جو بھری ہوگی اُسے مال کا حساب کرنے اور محصول لینے کے لیے ٹھہرائے رکھیں گے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ بندے کا جس قدر ایمان بڑھتا ہے اُسی قدر روزی تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر مومنین طلب روزی کے لیے دعا میں الحاح وزاری نہ کرتے تو معمولی حالت سے اور بھی زیادہ روزی تنگ ہوا کرتی۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فقر ودرویشی مخلوقِ خدا کے پاس خدا کی ایک امانت ہے جو شخص اس کو چھپائے گا خدائے تعالیٰ اُس کو اُس شخص کا سا ثواب دے گا جو دنوں روزے رکھتا ہوا اور راتوں نماز پڑھتا ہو۔ اور جو شخص اُس کا اظہار کسی ایسے شخص کے سامنے کر دے گا جو حاجت برآری پر قادر ہو مگر حاجت بر نہ لائے تو اُس سُننے والے نے گویا کہ اُس غریب کو قتل کر دیا مگر شمشیر و نیزہ سے نہیں بلکہ اُس زخم سے جو اُس کے دل میں لگایا۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن غریب مومنوں سے اس طرح باتیں کرے گا گویا خواستگارِ معذرت ہے اور یہ فرمائے گا کہ میں نے تم کو دُنیا میں سے اس وجہ سے مفلس نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک کچھ ذلیل تھے آج تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں جس جس نے تم سے دنیا میں نیکی کی ہے اُس کا ہاتھ پکڑ و اور بے تکلّف بہشت میں لے جاؤ۔ اُن میں سے

ایک شخص عرض کرے گا کہ خداوندا اہل دُنیا کے پاس خوبصورت عورتیں تھیں نفیس نفیس کپڑے پہنتے تھے۔ لذیذ لذیذ کھانے کھاتے تھے۔ اچھے اچھے مکانوں میں رہتے تھے۔ عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے۔ آج ہمیں بھی ایسی ہی سب چیزیں عنائت فرما۔ جواب میں ارشاد ہوگا کہ میں نے جو جو نعمتیں تمام اہل دنیا کو ابتدائے دنیا سے انتہائے دنیا تک عطا کی تھیں اُن سب سے ستّر ستّر گنی تم میں سے ایک ایک کو دے دیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک مالدار آدمی جو اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب آدمی میلے کُچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا آیا اور اُس کے برابر بیٹھ گیا۔ اُس مالدار آدمی نے اپنا دامن جو اس غریب آدمی کی ران کے نیچے دب گیا تھا، کھینچ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ آیا تو ڈر گیا کہ اِس کا افلاس تجھے چمٹ نہ جائے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا اس بات کا خوف تھا کہ تیری کچھ دولت اس کے پاس نہ چلی جائے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر کیا یہ خیال تھا کہ تیرے کپڑے میلے نہ ہو جائیں؟ عرض کیا یہ بھی نہیں۔ حضرت نے فرمایا پھر تو نے ایسی حرکت کیوں کی؟ عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرا ایک ہم نشین نفس کا شیطان سے بھی بدتر ہے جو ہر بدی کو میری نظر میں مزّین کر کے دکھلاتا ہے اور ہر نیکی کو معیوب۔ لہٰذا میں اس حرکت کی تلافی میں جو مجھ سے سرزد ہوئی اپنا آدھا مال اس مرد مفلس کو دئی دیتا ہوں۔ حضرتؐ نے اُس غریب آدمی سے خطاب کر کے فرمایا کہ تو قبول کرتا ہے؟ اُس نے عرض کی نہیں۔ امیر ابولا کیوں؟ غریب نے کہا مجھے خوف ہے کہیں میں بھی آپ ہی جیسا متکبرانہ نہ ہو جاؤں۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے ایک شخص پریشان حال سے سوال کیا کہ تو کبھی بازار بھی جاتا ہے اور ایسی ایسی چیزیں بھی دیکھتا ہے کہ جن کے خریدنے سے عاجز ہو؟ عرض کی ہاں یا ابن رسولؐ اللہ۔ فرمایا جب تو ایسی چیز دیکھے جس کا خریدنا تیری طاقت سے باہر ہو تو تیرے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

O دوسری حسن حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا ایک گروہ محشور ہر کر سیدھا بہشت کو چلا آئے گا جب یہ گروہ بہشت کے دروازے پر پہنچے گا تو فرشتے اُن سے سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم محتاج لوگ ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ تمھیں داخلۂ بہشت کی ایسی جلدی پڑ گئی کہ حساب سے پہلے ہی چلے آئے وہ کہیں گے کہ ہمیں دیا ہی کیا تھا جس کا حساب مانگتے ہو۔ اُس وقت منجاب پروردگار آواز آئے گی کہ تم سچ کہتے ہو۔ جاؤ بہشت میں چلے جاؤ۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اُمراء کو کچھ اس سبب سے دولت مند نہیں کیا کہ وہ میرے نزدیک کوئی عزّت رکھتے ہیں نہ غرباء کو اس لیے ناچیز کیا کہ وہ میری

نظر میں خوار وذلیل ہیں بلکہ میں نے بذریعہ غربا کے اُمراء کا امتحان لیا ہے کیونکہ غربا نہ ہوتے تو اُمراء کو بہشت کی صورت بھی دیکھنی نصیب ہوتی۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو اُس کی مفلسی کے سبب حقیر و ذلیل سمجھے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل ورسوا کرے گا۔

O صحیح حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے بندۂ مومن کو تکلیف پہنچاتا ہے اُسے چاہئے کہ مجھ سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔ اور جو میرے بندۂ مومن کی عزّت کرتا ہے اُسے چاہئے کہ میرے غضب سے بے خوف ہو اور اگر مشرق سے مغرب تک امام عادل کے ساتھ صرف ایک مومن باقی رہے تو زمین کی تمام مخلوقات کے گناہوں کے مقابلے میں ان دونوں کی عبادت کافی سمجھوں گا اور انہیں دونوں کے سبب ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں برقرار رہیں گی اور اُن کے ایمان ہی کو اُن کا ایسا مونس قرار دوں گا کہ اُن کو کسی اور مونس کی ضرورت نہ رہے۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے دوستوں میں سے کسی شخص کو ذلیل وخوار کرتا ہے تو ایسا ہے گویا وہ خود مجھ سے لڑنے کے لیے آمادہ ہوا۔ میں اپنے دوستوں کی امداد بہت جلد کرتا ہوں۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو اور لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ذلیل کرے خدائے تعالیٰ اُس کو ذلیل کرتا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت وجلالت اور قدرت سے پیدا کیا اور جو کسی مومن پر طعن کرے یا اس کی بات رد کرے گویا اُس نے خدا کی مخالفت کی۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے مومن غریب بھائیوں کو حقیر مت سمجھو کیونکہ جو شخص کسی مومن کو حقیر جانے گا خدائے تعالیٰ سوائے توبہ کے اور کسی طرح اُسے اس مومن کے ساتھ داخل بہشت نہ کرے گا۔

O جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص پُرانے کپڑے پہنے ہوئے گرد آلود پریشان حال ہو اگر وہ بھی خدا کی قسم دے تو اُس کی قسم کو رد نہ کرو۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں سے ٹھٹّھا کرتا ہے گویا اُسے اُن کی محبت کی کچھ پروا نہیں ہے۔

o یہ بھی فرمایا کہ غریب مومن کو حقیر مت جانو کیونکہ جو شخص کسی مومن کو حقیر اور ذلیل جانتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کو حقیر جانتا ہے اور جب تک توبہ کرے اُس سے ناراض رہتا ہے۔

o جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کو ڈرانا اور دھمکانا جائز نہیں ہے۔

o جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی دل آزاری کے لئے آدھی بات بھی اپنی زبان سے نکالے گا قیامت کے دن اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص رحمت خدا سے محروم ہے۔

o حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی برادر مومن کی لطف ومہربانی سے بات کر کے عزّت بڑھائے یا اُس کی کوئی حاجت بَرلائے یا اُس کا کوئی رنج وغم دُور کرے تو جتنی دیر وہ اس کی حاجت برآری یا مہربانی ومدارت میں صرف کرے گا اتنی دیر اتنی دیر رحمتِ الٰہی اس کے سر پر سایہ فگن رہے گی۔

o پھر فرمایا کہ مومن کو مومن اس لیے کہتے ہیں کہ لوگ اپنی جان ومال کے بارے میں اُس کی طرف سے بے خوف ہوتے ہیں۔اور مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔اور مہاجر وہ شخص ہے جو گناہوں سے ہجرت کر جائے اور جو شخص کسی مومن کو ذلت دینے کے لیے دھکا دے دے یا طمانچہ مار دے یا کوئی اور ایسی حرکت اُس کے ساتھ کرے جسے اپنی نسبت گوارا نہ کرتا ہو تو جب تک اُسے راضی کر کے توبہ نہ کرے گا فرشتے برابر اُس پر لعنت کرتے رہیں گے،اس لیے مناسب ہے کہ گراں گزرنے والے معاملات میں تعجیل نہ کرو شاید اُن لوگوں میں کوئی مومن ہو اور تمہیں اس کی کوئی خبر ہو اور صبر و سکون وآہستگی سے کام لو کیونکہ خدا کے نزدیک نرمی اور آہستگی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے مُنہ پر طمانچہ مارے تو سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس صورت سے محشور کرے گا کہ وہ اُس کی ہڈی سے ہڈی جُدا ہوگی۔گردن میں ایک طوق پڑا ہوگا۔دونوں ہاتھ بھی طوق میں پھنسے ہوں گے اور جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

o دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ مومن کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔مومن سے لڑنا کُفر ہے اور اُس کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے۔

o معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کسی حاکم

کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اور کوئی اور نقصان نہ پہنچائے وہ جہنم میں جائے گا اور جو دھمکی بھی دے اور نقصان بھی پہنچائے وہ جہنم میں فرعون اور آلِ فرعون کے ساتھ ہوگا۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کردے بغیر اس کے کہ اُس جان لینے کا ارادہ کیا ہو یا کسی کو ضرب شدید پہنچائے بغیر اس کے کہ ضرب شدید پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس پر بھی خدا کی طرف سے لعنت ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین کے باشندے کسی مومن کے قتل پر راضی ہو جائیں تو خدائے تعالیٰ سب کو جہنم میں بھیج دے گا اور اُسی پروردگار کی قسم جس کے قبضۂ قدر میں میری جان ہے کہ جو شخص کسی مومن کو ناحق ایک کوڑا لگائے گا۔ جہنم میں ویسا ہی کوڑا اُس کے بھی لگایا جائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی طرف ایسی نظر سے دیکھے گا کہ جس سے اُس کا ڈرانا مقصور ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کو اُس دن ڈرائے گا جس دن خدا کے سوا کوئی پناہ نہ ہوگی اور اُسے چیونٹی کی صورت میں محشور کرے گا۔

O حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ جو لعنت کسی شخص کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ گردش کرتی ہے اگر اُس کا مورد اور مستحق اُسے مِل گیا تو اُس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر عود کرتی ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو رُو در رُو طعنہ دے اُس کی موت سب سے بدتر ہوگی اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اُس کا انجام بخیر نہ ہو۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ آپ اُس مسلمان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اُس کی ملاقات کو آئے اور اجازت طلب کرے اور وہ باوجود گھر موجود ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ آپ باہر آئے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس ملاقات کو یا کسی کام کو آئے اور وہ باوجود گھر میں ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ خود باہر آئے تو جب تک اُن دونوں کی ملاقات نہ ہوگی اُس وقت تک خدا کی لعنت اُس پر ہوتی رہے گی۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جس مومن کے ہاں ایسی روک ہو کہ دوسرا مومن اُس کے درمیان ستّر ہزار ایسی ایسی دیواریں قائم کردے گا کہ ہر دیوار کی چوڑائی ہزار ہزار برس کی راہ ہوگی اور ہر دیوار سے دوسری دیوار تک ستّر برس کی راہ علیحدہ ہوگی۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں چار مومن کسی جگہ رہتے تھے اُن میں سے تین کسی ایک کے گھر میں کسی امر کے متعلق گفتگو کرنے کو جمع ہوئے۔ چوتھا بھی

اُس مکان پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا مالک مکان کا غلام باہر نکلا۔اس مومن نے دریافت کیا کہ تیرا آقا کہاں ہے؟ اُس نے کہہ دیا کہ گھر میں نہیں ہیں۔وہ مومن یہ سُن کر واپس چلا گیا اور غلام نے اندر جا کر من وعن تمام قصہ اپنے آقا سے کہہ دیا۔آقا یہ سُن کر چُپ ہو رہا نہ کچھ پروا کی نہ غلام کو جھوٹ بولنے پر ملامت کی اور نہ اُس مومن کی واپسی پر کوئی رنجیدہ ہوا بلکہ پھر اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔دوسرے دن وہ شخص صبح ہی ان کے پاس پھر آیا دیکھا کہ یہ سب اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور کھیت جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اُس نے سلام کیا اور خود بھی اُن کے ساتھ چلنے کی اجازت چاہی اُنھوں نے جواب سلام بھی دیا اجازت بھی دی مگر جو واقعہ پہلے دن گزر چکا تھا اُس کا کسی نے بھی عذر نہ کیا کیونکہ وہ مرد مومن تنگدست اور پریشان حال تھا۔راستے میں یکا یک ایک ابر ظاہر ہوا اور وہ سب اس گمان سے کہ مینہ آنے والا ہے تیز تیز چلے۔مگر جیسے ہی ابر اُن کے سروں پر آیا ایک منادی نے آسمان کی طرف سے ندا کی کہ اے آگ ان تینوں کو لے لے۔میں جبرئیل ہوں جو خداوند کی طرف سے تجھے حکم دیتا ہوں۔فوراً آگ نمودار ہوئی اور اُن تینوں کو خاک سیاہ کر دیا اور اور وہ مردِ مفلس خوف زدہ حیران و پریشان رہ گیا۔وہاں سے شہر کی طرف پلٹا اور حضرت یوشع ۔کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا۔حضرت نے فرمایا کہ پروردگا عالم باجود اس کے کہ اُن کے ایمان سے راضی تھا تیرے ساتھ اس طرح معاملہ کرنے کے سبب اُن پر غضب ناک ہوا۔حضرت کی زبانی یہ قصہ سُن کر اُس نے عرض کہ میں اُن کی خطا معاف کرتا ہوں اور اُن کے جُرم سے درگزر کرتا ہوں۔حضرت نے فرمایا کہ اگر معافی نزول عذاب سے پہلے ہو جاتی تو مفید ہوتی اب کیا فائدہ ہاں قیامت کے دن کچھ کام آئے تو آئے۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جو مومن باجود قدرت رکھنے کے برادر مومن کی اعانت نہ کرے خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی اعانت سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ جب تم میں امداد کی قوت نہ ہو تو تم حاکم ظالم کے پاس اُس وقت جبکہ وہ کسی کو پٹواتا یا قتل کراتا یا اور کچھ جبر و تعدّی کرتا ہو مت جاؤ کیونکہ جو مومن موجود ہو اُس پر مظلوم مومن کی اعانت واجب ہو جاتی ہے۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ نیک بندوں میں سے ایک شخص کو بعد دفن فرشتوں نے قبر میں اُٹھا کر بٹھایا اور اس سے یہ کہا کہ ہم عذابِ الٰہی کے سو ۱۰۰ تازیانے تجھ کو لگائیں گے۔یہ سُن کر اُس بچارے کے ہوش اُڑ گئے کہنے لگا مجھ میں سو ۱۰۰ تازیانے سہنے کی قوت کہاں۔ خیر انھوں نے ایک کم کر دیا۔الحاصل وہ عذر کرتا جاتا تھا اور وہ کم کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بیس ۲۰ تازیانوں تک تک نوبت آ گئی تب بھی اُس نے یہی کہا کہ مجھ میں قوت نہیں۔آخر کار فرشتے بولے کہ ایک

تازیانہ لگنا تو ضروری ہی ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ آخر یہ تازیانے کیوں مارتے ہو؟ اُنھوں نے کہا اس سبب سے کہ فلاں دن تو نے نماز بے وضو پڑھی تھی اور فلاں موقع پر تو ایک کمزور مومن کے پاس سے ہو کر گزرا تھا جس پر ظلم ہو رہا تھا اور تو نے اُس کی امداد نہ کی تھی غرضیکہ انھوں نے عذابِ خدا کا ایک تازیانہ اُس کے لگایا جس سے اُس کی کی قبر آگ سے پُر ہوگئی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کی طرف خدائے تعالیٰ قیامت کے دن نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ اول وہ تاجس سے کوئی سودا خریدے اور پھر کسی سبب سے پچھتا کر واپس دے تو وہ پھیر لے۔ دوسرے وہ شخص کہ مضطر کی فریاد کو پہنچے۔ تیسرے وہ شخص جو غلام آزاد کردے۔ چوتھے وہ شخص جو مرد غیر شادی شدہ کی شادی کرادے۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی فریاد کو پہنچے اور اُس کو ہلاکت یا غم واندوہ سے بچالے خدائے تعالیٰ اُس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس عذابوں سے اُسے نجات دے گا۔ اور روزِ قیامت دس شفاعتیں اُس کے لیے مہیّا کردے گا۔

O حضرت امام حسن عسکری ـ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عاجز بندے کو راستے میں چوپائے سے گھرا ہوا پائے اور جس حال میں کہ اُس کا کوئی فریادرس نہ ہو یہ اُس کی فریادرسی کرے اپنے چوپائے پر سوار کرے۔ اُس کا بوجھ سب لادے تو خدائے تعالیٰ اُس سے خطاب فرماتا ہے کہ تو نے اپنے برادر مومن کی امداد میں اپنے آپ کو بہت کچھ تکلیف دی اور اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی۔ میں تیرے لیے چند فرشتے مقرر کرتا ہوں جن کی تعداد اُن سب آدمیوں سے زیادہ ہے جو ابتدائے دنیا سے منتہائے دنیا تک پیدا ہوئے یا ہوں گے اور اُن میں سے ہر ایک کی قوت اتنی ہے کہ تمام آسمانوں اور زمینوں کا اُٹھالینا اُس کے نزدیک کوئی بات نہیں کہ تیرے لیے بہشت میں محل اور مکانات تعمیر کریں۔ اور تیرے درجے بلند کرتے رہیں تاکہ تو جس وقت بہشت میں پہنچے تو بہشت کے بادشاہوں میں شمار کیا جائے۔

O اور جو شخص کسی مظلوم سے ظالم کے ضرر کو دفع کرے جو اُس کے بدن یا مال کو پہنچانا چاہتا ہوں تو خدائے تعالیٰ اُس کی تمام باتوں کے حروف کی گنتی کے برابر اور اس کے تمام حرکات وسکنات کی گنتی کے برابر اور جتنی دیر اُسے لگے اُس دیر کی تعداد کے مطابق لاکھ لاکھ فرشتے پیدا کرے گا کہ وہ ان شیطانوں کو دفع کرتے رہیں جو اُس شخص کی گمراہی کا ارادہ کرتے ہوں۔ اور ہر چھوٹے سے ضرر کے مقابلے میں جو اُس نے دفع کیا ہوگا بہشت میں اُس کو لاکھ خدمتگار اور لاکھ حوریں عطا کی جائیں گی وہ سب اس کی خدمت میں عزّت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ تو نے اپنے برادر مومن کا مالی یا جسمانی ضرر دفع کیا تھا ہم اُس کا معاوضہ ہیں۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بوڑھے آدمی کی بسبب اُس کے بڑھاپے کے عزّت وحرمت کرے۔ خدائے تعالیٰ اُس کو قیامت کے خوف سے بے خوف کرے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سفید ڈاڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی اندھے کی دنیوی حاجتوں میں سے کوئی ایک حاجت پوری کرے یا اُس کی حاجت براری کے لیے کچھ راستہ چلے یا اپنی طرف سے کوئی ایسی تدبیر وکوشش کرے کہ خدائے تعالیٰ اُس اندھے کی حاجت برلائے تو خدائے تعالیٰ اُس شخص کو دنیا میں نفاق سے اور آخرت میں آتشِ جہنم سے نجات دیتا ہے اور اُس کی ستّر دنیوی حاجتیں برلاتا ہے۔ اور جب تک یہ اُس نابینا کے کام میں مشغول رہا ہے۔ برابر رحمتِ الٰہی اُس پر مبذول رہتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ بہرے کو کوئی بات سنوا دینی بغیر اس کے کہ تم اس کام سے دل تنگ ہوئے ہو بہت ہی آسان ہے صدقہ ہے۔

O حضرت امام حسن عسکری - سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص ہموار زمین پر چالیس قدم کسی اندھے کی رہبری کرے تو اگر تمام زمین سونے سے پُر کر دی جائے تو اُس کے ثواب کے مقابل میں ایک سوئی کے ناکے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اگر اُس کے راستے میں کوئی مہلکہ تھا اُس سے اُس کو بچا کر آگے نکال دے تو اُس شخص کی نیکیوں کے پلہ میں تمام دنیا سے لاکھ گُنا نیکی زیادہ رکھی جائے گی کہ وہ اس کے تمام گناہوں پر غالب آجائے گی اور سب کو محو کر دے گی اور اُسے بہشت کے اعلیٰ غرفوں میں پہنچادے گی۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مصیبت زدہ اور جذامی لوگوں کی طرف زیادہ نہ دیکھو کہ اُنھیں رنج پہنچتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں اور جب اُن سے بات کرو تو تمہارے اور اُن کے درمیان کم از کم ایک گز کا فاصلہ ہو۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جب اس قسم کے لوگوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت طلب کرو اور اُن کے مرض سے غافل نہ رہو کہ مبادا تمہارے بدن میں سرایت کر جائے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں سے بہرحال اجتناب لازم ہے۔

اول جذام والے۔ دوسرے سفید داغ والے سے۔ تیسرے دیوانے سے۔ چوتھے حرامی سے۔ پانچویں بدوی عربوں سے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ بلاؤں میں مبتلا ہیں اُن کی طرف کم دیکھو۔ اُن کے پاس مت جاؤ۔ اور جب اُن کے پاس سے گزرنے کا موقع پڑے تو جلد گذر جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ جو بیماری انہیں ہے تمہیں نہ لگ جائے۔

O حدیث موثق میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھو تو تم چپکے چپکے یہ دعا پڑھ لو کہ وہ نہ سُننے پائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَفَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

O حدیث حسن میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو جو سخت امراض میں مبتلا ہے دیکھو تو تین مرتبہ آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھو تا کہ وہ نہ سُنے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَلَوْ شَآءَ لَفَعَلَ

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر عافیت کی فضیلت دی۔ یا اللہ جس بلا میں تو نے اسے مبتلا کیا ہے اُس سے مجھے بچائیو۔

اس دعا کا پڑھنے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے وہ ہرگز اُس بلا میں مُبتلا نہ ہوگا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَدَلَ عَنِّیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ بِالْعَافِیَةِ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِمَّا ابْتَلَیْتَهٗ بِهٖ

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اس بلا کو دور رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر عافیت کی فضیلت دی۔ یا اللہ جس بلا میں تو نے اسے مبتلا کیا ہے اس سے مجھے بچائیو۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْخَرُ وَلَا اَفْخَرُ وَلٰکِنْ اَحْمَدُکَ عَلٰی عَظِیْمِ نُعْمَائِکَ عَلَیَّ

ترجمہ: یا اللہ میں نہ اس شخص پر ہنستا ہوں نہ کوئی فخر کرتا ہوں بلکہ جو نعمتیں تُو نے مجھے عطا فرمائی ہیں ان کی عظمت کے سبب تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو بلا میں مبتلا ہیں تو الحمد للہ پڑھو مگر انہیں نہ سُننے دو کہ اُنہیں رنج نہ پہنچے۔

❁❁❁

(۹)

مومنوں کے حقوق کی رعایت اوران کی غیبت

o معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام زین العابدین -کی خدمت میں عرض کی کہ فلاں شخص آپ کو گمراہ اور بدعتی جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اُس کی ہمنشینی کے حق کی رعایت نہ کی کہ اُس کی بات مجھ تک پہنچائی۔اور میرے حق کی رعایت نہ کی کہ جو بات مجھے معلوم نہ تھی وہ اُس کی نسبت سے مجھ سے کہی۔موت سب کے لئے آنے والی ہے۔اور ہم سب محشور ہوں گے۔اور قیامت سب کے فیصلے کے لئے مقرر ہے۔اور خدا ہمارے درمیان میں بھی فیصلہ کردے گا۔خبردار آئندہ غیبت مت کیجیو کہ غیبت دوزخیوں کی خوراک ہے۔

o معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور رسولؐ پر ایمان لایا ہو وہ ایسی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھے جہاں کسی امام کو گالی دیتے ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کرتے ہیں۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہے۔اُس کے روزے اور وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے۔اور قیامت کے دن اُس کے جسم سے مُردار سے بھی بدتر بُو آئے گی جس سے تمام اہلِ محشر کو تکلیف ہوگی۔اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مرجائے گا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ خدائے تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانتا تھا۔

o اور جو شخص کسی برادر مومن پر احسان یعنی کسی جلسے میں لوگ اُس کی غیبت کرتے ہوں اور یہ اُسے روک دے تو خدائے تعالیٰ دنیا وآخرت کی ہزار قسم کی بدیوں سے اُسے نجات دے گا اور اگر باجود قدرت کے منع نہ کرے گا تو غیبت کرنے والے کے گناہ سے ستّر گنا بُرائی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کو تم اپنی آنکھ سے گناہ کرتے نہ دیکھو اور دو عادل گواہ اُس کے ارتکاب کے متعلق گواہی نہ دیں اور وہ شخص عادل سمجھا جاتا ہو اور اُس کی گواہی مقبول ہو گی گو فی الحقیقت مجرم ہو تو اُس حالت میں جو شخص اس کے گناہ کا افشا کرے گا خدا کی دوستی ہماری امداد سے خارج ہوگا۔اور شیطان کی دوستی اور امداد میں داخل ہوگا بالتحقیق میرے والد ماجد نے اپنے آباواجداد سے اور

انہوں نے حضرت رسالت مآب ﷺ سے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص کسی مومن کی غیب ایسے عیب کے متعلق کرے جو اُس میں موجود ہو۔ خدا اُن دونوں کو بہشت میں جمع نہ کرے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی غیبت ایسے امر کے متعلّق کرے جو اُس میں موجود نہ ہو تو ان کا آپس کا رکھ رکھاؤ جاتا رہتا ہے۔ اور غیبت کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کے حق میں ایسی باتیں بیان کرے جو آنکھوں دیکھی اور کانوں سُنی ہوں اُس لوگوں میں ہوگا جن کے حق میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ تَشِيعَ الْفَاحِشَةَ اٰمَنُوا الَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ مومنوں کے گناہ کی اشاعت ہو ان کے لیے دنیا و آخرت میں تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی مومن کا وہ عیب اور گناہ ظاہر کرنا جو خدا نے اپنی ستّاری سے پوشیدہ کیا ہو غیبت ہے۔ اور ایسا کوئی عیب لگانا جو اُس میں نہ ہو بہتان ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی دشمنی یا مخالفت ہونے کے برادر مومن کی غیبت کرے شیطان اُس کے نُطفے میں شریک ہوا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی چار باتیں اُس کے لیے لازم ہو جائیں گے۔ اوّل جو بات کہے اُس میں جھوٹ نہ ہو۔ تیسرے جو وعدہ کرے پُورا کرے۔

O ان تین صفتوں کے ہونے سے ضرور ہے کہ لوگ اُس کی عدالت کے قائل ہوں۔ اُس کی مروت کے مدّاح۔ اُس کی غیبت اُن پر حرام ہو اور اُس کی اُخوت اُن پر واجب۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ غیبت بدکاری سے بدتر ہے۔ کیونکہ بدکار جب توبہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا اور غیبت کرنے والے کی توبہ اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ مدعی معاف نہ کر دے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جب تمہارے بھائی نہ موجود ہوں تو اُن کو اس سے زیادہ نیکی کے ساتھ یاد کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ غائبانہ وہ تمہیں یاد کریں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فاسق علانیہ گناہ کرتا ہے اور کسی بات کی پروانہیں کرتا اُس کی

کوئی حرمت نہیں ہے اور نہ اُس کی غیبت حرام ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ ان تین آدمیوں کی کوئی حرمت نہیں ہے اول صاحب بدعت۔ دوسرا امام ظالم یعنی سردارِ ظالم۔ تیسرے علی الاعلان گناہ کرنے والا فاسق۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اُس بُری بات کو جو کسی برادر مومن کی عزّت وآبرو کے خلاف کہی گئی ہو رد کردے اُس کے لیے بہشت بالضرور لکھی جائے گی۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے روایت ہے کہ جس شخص کے سامنے اُس کے برادر مومن کی غیبت کرنے والے روک دے اور برادر مومن کی عزّت بچائے تو خدائے تعالیٰ یہ حکم دے گا کہ فرشتے بیت المعمور کے پاس حج کے لیے جمع ہوں چنانچہ آسمانوں کے نصف فرشتے اور عرش وکرسی کے فرشتے جو کہ حجاب جلال وعظمت کے نصف فرشتے ہیں جمع ہو جائیں گے اور خدا کے سامنے سب اُس کی صفت وثنا بیان کریں گے اور اُس کی رفعت ومنزلت کا سوال کریں گے۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا تم میں سے ہر ایک کی تعداد اور اُس کی صفت وثناء کی تعداد کے مطابق بہشت میں اُس شخص کے درجے میں محل اور باغ اور درخت اُس کے لیے واجب کردیئے اور اتنا کچھ دیا کہ مخلوق کی عقل اُس کے حساب سے عاجز ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی مذمت دوسروں سے اس غرض سے بیان کرے کہ اُس کا عیب ظاہر ہو۔ اُس کی سخاوت و بہادری میں بٹہ لگے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جائے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اپنی حمایت ونصرت سے خارج کردیتا ہے اور وہ شیطان کا حامی ومددگار سمجھا جاتا ہے۔

O معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جس کا ظاہر وباطن یکساں نہ ہوگا یعنی منہ لوگوں کی تعریف کرے گا اور پیٹھ پیچھے بدی تو قیامت کے دن اُسے آگ کی دو زبانیں ملیں گی۔ ایک سامنے منہ میں اور دوسری گدی میں اور ایک منادی میدانِ حشر میں ندا کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس کا ظاہر وباطن یکساں نہ تھا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ محمد ابن فضل نے حضرت امام موسیٰ -کی خدمت میں عرض کی کہ برادرانِ مومن میں سے ایک ایسا شخص ہے کہ اُس کی بعض باتیں ایسی سُننے میں آتی ہیں کہ وہ مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں اور جب میں اُس سے اُن باتوں کی نسبت سوال کرتا ہوں تو وہ انکار کرتا ہے حالانکہ یہ خبر مجھے بہت سے ثقہ لوگوں سے پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کے مقابلے میں اپنے دیکھنے اور سُننے کو جھوٹا سمجھ اور اگر پچاس آدمی بقسم گواہی دیں اور وہ اُن سب کے خلاف کہے تو اُس کی بات کی تصدیق کر اور ان سب کو جھوٹا جان اور اُس کی کسی ایسی بات کا افشانہ کر جو اُس کے نقصان یا عیب کا موجب ہو۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی گناہ کا نام لے کر کسی شخص کو رسوا کرے گا اُسے اتنا عذاب ہوگا کہ گویا وہ گناہ اُس نے خود کیا۔ اور جو شخص کسی فعل پر کسی مومن کو طعنہ کرے گا جب تک وہ فعل خود نہ کرلے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

○ حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی عزّت و آبرو کے خلاف بُری باتیں بنانے سے اپنے آپ کو روکے خداوند کریم قیامت کے دن اُس کے سب گناہ بخش دے گا۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مرد مومن یا مومنہ پر کوئی بہتان باندھے تو خدائے تعالیٰ جہنم میں اُس کو اُس پیپ میں قید کرے گا جو زناکاروں کے اندام نہانی سے بہہ کر جہنم کی دیگوں میں جوش دی جائے گی اور جب تک وہ شخص اُس کو معاف نہ کردے گا وہ اِسی حالت میں رہے گا۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی آدمی کی نسبت ایسی بات بیان کرے جسے لوگ جانتے ہوں یہ غیبت نہیں۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو بلا تمہارے برادر مومن پر آتی ہے اُس پر خوش مت ہو۔ اور اُسے رنج مت پہنچاؤ۔ شاید خدائے تعالیٰ اُس پر رحم کرے اور اُس سے وہ بلا دُور کر کے تمہاری طرف بھیج دے۔

○ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی کسی مصیبت پر شماتت کرے گا وہ جب تک اُسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوئے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

○ بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ کفر سے دوسرے درجے پر اُس شخص کی حالت ہے جو کسی مومن سے دوستی رکھتا ہو اور اُس کی خطاؤں اور گناہوں کو اس غرض سے یاد رکھتا جائے کہ کسی دن اُس پر طعن کرے اور اُسے الزام دے۔

○ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے مسلمان ہوئے ہو اور ایمان تمہارے دل تک نہیں پہنچا ہے مسلمانوں کی مذمت اور عیب جوئی مت کرو کیونکہ جو شخص لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے خدا اُس کو ضرور رسوا کرتا ہے۔ اگرچہ کوئی گناہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ کرے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر طعن کرے گا۔ خدا اُس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے بدتر جھوٹ یہ ہے۔ کہ لوگوں پر

بدگمانی کی جائے۔

- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادرِ ایمانی پر کوئی تہمت لگائے تو اُس کے دل میں ایمان اس طرح پگھل جاتا جس طرح پانی میں نمک۔
- منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم میں لوگ جو سب سے بدتر ہیں اُنھیں بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسولؐ اللہ۔ فرمایا سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چلغوری کرتے ہیں۔ دوستوں میں جُدائی ڈلوا دیتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔
- حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا کہ چغل خوروں پر بہشت حرام ہے۔
- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو دو شخص ناراض ہو کر جدائی اختیار کرتے ہیں ان میں سے ایک خدا کی ناراضی اور لعنت کا ضرور مستحق ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دونوں مستوجب ہو جاتے ہیں، کسی نے عرض کی کہ اگر ایک شخص ان میں سے مظلوم ہو تو وہ لعنت کا مستحق کیوں ہو؟ فرمایا وہ اس سبب سے ہوتا کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر صفائی کیوں نہیں کر لیتا کہ وہ بدی سے درگزر رے اور صلہ و احسان پیش آئے۔
- حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ رنجیدگی اور جدائی تین دن سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔
- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب تک دو مسلمان آپس میں رنجیدہ اور ایک دوسرے سے علیٰحدہ رہتے ہیں۔ شیطان بہت خوش خوش رہتا ہے اور جب دونوں کی صفائی ہو جاتی ہے تو اس کے گھٹنے ٹوٹ جاتے ہیں اور بند سے بند جُدا ہو جاتا ہے، اُس وقت وہ چیختا ہے کہ ہائے یہ کیا بلا میرے سر پر نازل ہوئی۔
- حضرت رسول خُدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو دو نجیدہ ہو کر ایک دوسے سے علیٰحدہ ہو جائیں اور تین دن گزرنے پر آپس میں صلح نہ کریں تو دونوں اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان سے ایمانی محبت اُٹھ جاتی ہے، اور جو شخص ان دونوں میں سے پہلے صفائی کرے گا وہ پہلے بہشت میں جائے گا۔

❁❁❁

(۱۰)

ظالموں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب اور اُن کی تھوڑی سی کیفیّت

o بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ نے اپنے شیعوں سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ شیعہ اپنے بادشاہ [۱] کی اطاعت ترک کر کے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو، اگر بادشاہ عادل ہے تو خدا سے اس کی بقاء کی دعا کرو اور اگر ظالم ہے تو اُس کی اصلاح کی دعا کرو، کیونکہ تمہاری بہتری تمہارے بادشادہ کی بہتری میں ہے اور منصف بادشاہ بمنزلہ مہربان اپنے لیے کرتے ہو۔ اور اُن باتوں کی نہ کرو جن کی اپنے لیے نہیں کرتے۔

o بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ سے تعرض کر کے تکلیف اٹھائے خدا اُسے ثواب نہیں دیتا نہ اُسے صبر عطا فرماتا ہے۔

o حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص طمع دینے کے لیے کسی ظالم بادشاہ کی تعریف کرے یا اُس سے بعجز پیش آئے، جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

ترجمہ: دل سے ظلم کرنے والوں کی طرف مائل مت ہو ورنہ آتش جہنم میں جھونکے جاؤ گے۔

o یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی ظالم کی طرف سے لوگوں کو ستائے یا خود ظالم آزار دیتا ہو اور اُس کی امداد کرے تو ملک الموت جس وقت اس کے پاس آئے گا تو پہلے یہ کہے گا کہ تجھ پر لعنت خدا ہو اور تجھے آتشِ جہنم کی بشارت ہو اور جو شخص تازیانہ ہاتھ میں لے کر ظالم بادشاہ یا حاکم کے سامنے کھڑا ہوگا۔ قیامت کے دن

خدائے تعالیٰ اُس تازیانے کو ایک آتشی اژدھا بنادے گا۔ جس کا طول ستّر ہاتھ کا ہوگا اور جہنم میں اس کے اوپر مسلّط رہے گا۔ نیز فرمایا کہ فاسقوں کے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ۔

○ حضرت امیر المومنین ۔نے حضرت امام حسن ۔کو وفات کے وقت یہ وصیّت کی تھی کہ نیک لوگوں سے ان کی نیکی کے سبب محبت کرنا اور بدلوگوں سے ظاہراً مدارت کرنا مگر دل میں دشمنی رکھنا۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جس شخص نے ظالموں کی بقاء چاہی گویا اُس نے اس بات کو پسند کیا کہ لوگ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اس نے علی الاعلان خدائے تعالیٰ سے دشمنی کی۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ۔بنی اسرائیل سے فرماتے تھے کہ ظالم کی اس کے ظلم میں امداد مت کرو ورنہ تمہاری بزرگی باطل ہوجائے گی۔

○ حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو خراب کرتی ہیں اور نفاق کو اس طرح پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کو اگاتا ہے۔ گانا بجانا سُننا، فحش بکنا، بادشاہ کے ہاں حاضری دینا اور شکار کے لیے جانا۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ حرام باتوں سے پرہیز کر کے اپنے دین کی حفاظت ونگرانی کرو اور مخالفوں سے تقیّہ کر کے اور خدا پر ایسا بھروسہ کر کے کہ اپنی حاجتیں شاہان دنیا سے طلب نہ کرو اپنے دین کو قوت دو اور یہ یاد رکھو کہ جو مومن محض طلبِ دنیا کے لیے کسی صاحب سلطنت یا صاحب ثروت کے سامنے جو مذہباً اُس کا مخالف ہو، عجز وانکسار برتتا ہے۔ خدا اُسے گمنام کر دیتا ہے۔ اُسے دشمن سمجھتا ہے۔ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اگر اس شخص سے کچھ دنیا اس کے پلّے پڑ جاتی ہے تو خدا اس سے برکت اٹھالیتا ہے اور اگر اس روپیہ کو حج یا عمرہ کرنے میں صرف کرے تو اس کو ثواب نہیں دیتا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی منجانب پروردگار ندا کرے گا کہ ظالم اور ان کے تمام مددگاروں کو لاؤ حتیٰ کہ جنہوں نے ان کی دوات میں صُوف ڈالا ہے یا ان کی تھیلی کا مُنہ باندھا ہے یا ایک قلم تک بھی اُن کو بھر کر دیا ہے۔ ان سب کو ظالموں کے ساتھ محشور کرو۔

○ دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جتنا کوئی بادشاہ کا مقرّب ہوجاتا ہے اُتنا ہی خدا سے دُور ہوجاتا ہے اور جتنا کسی بندے کا مال زیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی اس کا حساب سخت ہوتا ہے اور جتنی کسی بندے کی حکومت زیادہ ہوتی ہے اُتنے ہی اس کے شیطان بڑھ جاتے ہیں۔

○ یہ بھی فرمایا کہ بادشاہوں کے زیادہ مقرب ہیں وہ خدا سے زیادہ دُور ہیں اور جو خدا کو چھوڑ کر

بادشاہ کو اختیار کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کی پرہیزگاری سلب کر لیتا ہے اور اس کو متحیّر و پریشان چھوڑ دیتا ہے۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرر کھنے کے ظالم کے ظلم کا بدلہ نہ لے خدائے تعالیٰ اُس پر کسی ایسے ظالم کو مسلط کرے گا جو اس پر خوب ظلم کرے اس وقت اگر یہ بد دعا کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور تکلیفیں سہہ کر صبر کرے گا تو اس کا اجر نہ ملے گا۔

O دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مظلوم کے خلاف ظالم کا مددگار ہو جائے تب وہ اس امداد سے دست بردار نہ ہو جائے۔ خدائے تعالیٰ اُس پر برابر غضب ناک رہے گا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زمانے میں ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے ایک مومن کی حاجت کسی نیک بندے کی سفارش سے پوری کر دی تھی۔ اتفاق سے وہ بادشاہ اور نیک بندہ ایک ہی روز انتقال کر گئے۔ تمام آدمی اس بادشاہ کے جنازے پر اکٹھے ہوئے اور تین دن اس کے سوگ میں بازار بند رہا اور اُس نیک آدمی کا جنازہ اس کے گھر میں پڑا رہا، یہاں تک کہ زمین کے کیڑے اس کے مُنہ کا گوشت کھا گئے۔ تین دن کے بعد حضرت موسیٰ -نے اس نیک بندے کی میّت کو اس حال میں دیکھ کر درگاہِ باری میں عرض کہ پروردگار وہ تیرا دشمن تھا اور اس جنازہ اعزاز و اکرام سے اٹھایا گیا۔ اور یہ تیرا دوست ہے جو اس حال میں پڑا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ باجودیکہ یہ میرا دوست تھا مگر اس نے اُس ظالم سے اپنی حاجت طلب کی تھی اور اُس نے پوری کر دی تھی اُس کو تو میں نے ایک مومن کی حاجت پوری کر دینے کا وہ بدلا دیا اور اُس پر اُس ظالم سے سوال کرنے کے سبب کیڑوں کو مسلط کر دیا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سلیمان جعفری نے حضرت امام رضا -کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ان کاروبار اور معاملات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو لوگوں کو بادشاہوں کی طرف سے سپرد ہوتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ بادشاہوں کے کاروبار میں شرکت کرنا، ان کی امداد کرنا اور ان کے کاروبار کے انصرام میں کوشش کرنا کفر کے برابر ہے اور عمداً ان کی طرف نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مالدار کے سامنے جا کر گڑگڑائے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول کہ جو شخص کسی ظالم باشادہ کے پاس جا کر اس کو پرہیزگاری کا حکم دے اور کو پند و نصیحت کرے تو اس شخص کو تمام جنوں اور آدمیوں کے ثواب برابر ثواب ملے گا۔

O علی ابن حمزہ سے منقول ہے کہ میرا ایک دوست بنی اُمیّہ کے محرروں میں تھا اور اُس نے میرے ہمراہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں بنی اُمیّہ کی کچہری میں کام کیا کرتا تھا جس سے میں نے بہت کچھ مال جمع کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ تیری طرح تحریر میں بنی اُمیّہ کی امداد نہ کرتے اُن کے لئے مالِ غنیمت جمع نہ کرتے ان کی طرف سے لڑائیاں نہ لڑتے، ان کے پاس اکٹھے نہ رہتے تو وہ کسی طرح ہمارا حق غضب نہ کر سکتے، اس شخص نے عرض کی جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب بھی کوئی تدبیر ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ہے۔ مگر تو میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا؟ اُس نے عرض کی کہ یا بن رسولؐ اللہ کروں گا فرمایا جو کچھ تو نے بنی اُمیّہ کی کچہری میں رہ کر پیدا کیا ہے، اُس میں سے جس جس مال کے مالک کو پہچانتا ہے وہ اُسے واپس دے دے اور جس مال کے مالک کو نہیں پہچانتا اُس کو خیرات کر دے اگر ایسا کرے گا تو میں تیرے لیے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں۔

وہ شخص سر جھکا کر کوئی گھنٹہ بھر سوچتا رہا اس کے بعد سر اُٹھا کر اس نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا، علی ابن حمزہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کوفہ میں آیا اور اس نے تمام مال جس طرح سے کہا تھا اُسی طرح دے ڈالا یہاں تک کہ جو کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی دے دیئے ہم نے آپس میں چندہ کر کے اُس کے لیے کپڑے خریدے اور کچھ نقد بطور خرچ کے دیا۔ چند مہینے کے بعد وہ بیمار ہوا میں اُس کی عیادت کو گیا تو اس وقت اس کی جان کنی کی حالت تھی۔ یکا یک آنکھ کھولی اور اتنا کہا کہ "حضرت صادق - نے اپنی پُوری کی" اور مر گیا ہم اُسے دفن کر آئے۔ دوسرے برس میں حضرت کی خدمت میں گیا جوں ہی مجھ پر نظر پڑی فرمایا واللہ ہم نے تیرے رفیق سے جس بات کی ضمانت کی تھی پُوری کر دی۔

O مفضل ابن مزید سے جو خلفاء کا سیکرٹری اور مذہب کے لحاظ سے شیعہ تھا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق - کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ان خدمات سے واقف ہیں جو مجھے خلفاء کی انجام دینی پڑتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا ہاں جو کچھ تجھے اس کام سے بہم پہنچے وہ شیعوں کو دیدیا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔)

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ صفوان شتربان حضرت امام موسیٰ کاظم - کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تیری اور سب باتیں تو اچھی ہیں مگر ایک یہ بات بُری ہے کہ تو اپنے اونٹ خلیفہ ہارون کو کرایہ پر دیتا ہے۔ صفوان نے عرض کی کہ واللہ میں نے اپنے اونٹ کبھی اُسے بُرے کام کے لیے یا شکار کے لیے یا لہو و لعب کے لیے کرائے پر نہیں دیئے بلکہ ہمیشہ مکہ معظّمہ جانے کے لیے کرائے پر دیتا ہوں اور میں خود اس کے ساتھ کبھی نہیں جاتا، اپنے نوکروں اور غلاموں کو بھیج دیتا ہوں، فرمایا تو یہ چاہتا کہ وہ اتنے عرصے تک

زندہ رہے کہ تیرا کرایہ ادا کرے دے؟ عرض کی بے شک۔فرمایا جوان کی زندگی کا خواہاں ہے وہ ان میں محسوب ہے اور جو اُن میں محسوب ہے وہ جہنمی ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ عبدالغفار ابن القسم نے حضرت امام محمد باقر -سے سوال کیا کہ آپ بادشاہ کے پاس جانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا تمہارے لیے اچھا نہیں جانتا۔عرض کی کہ میرا اکثر ملک شام جانا ہوتا ہے وہاں کے اور لوگ مجھے ابراہیم ابن ولید کے پاس لے جایا کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں۔اوّل دنیا کی محبّت، دوسرے موت کو بھول جانا، تیسرے جو کچھ خدا نے عنایت فرمایا اس پر راضی اور قانع نہ ہونا۔

عبدالغفار نے عرض کیا یابن رسول اللہ میں ایک بال بچہ دار آدمی ہوں اور اُس ملک میں نفع کی غرض سے تجارت کو جایا کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت نے اس کے نفع کی کوئی اور صورت تجویز فرمادی۔

O حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ جو شخص ظالم بادشاہ کی حکومت سے راضی ہوجائے اور اُس کی امداد کرے، وہ اس کے ہی دوستوں میں محسوب ہوگا۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کہ میری اُمّت کے دو ۲ گروہ ہیں کہ ان کے اچھے ہونے میں تمام اُمّت کی بہتری ہے اور ان کے بُرے ہونے میں ساری امت کی خرابی ہے۔اوّل فقہاء دوسرے سلاطین۔

O حضرت صادق -نے فرمایا کہ اس امّت میں سے جو جو ہماری امامت کا اعتقاد رکھتے ہوں گے۔ان سب کے لیے نجات کی اُمیّد ہے۔مگر تین قسم کے آدمی اس سے مستثنٰی ہیں۔اوّل وہ زبردست جو اپنے زیردستوں اور رعایا پر ظلم کرتا ہو، دوسرے وہ شخص جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہو۔تیسرے وہ شخص جو علانیہ فسق وفجور کرتا ہو۔

O نیز فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اُن سے جو جھگڑا کرے گا وہ ذلیل وخوار ہوگا۔اوّل باپ، دوسرے بادشاہ، تیسرے قرض خواہ۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بادشاہ دُنیا میں سب سے زیادہ بے وفا ہیں اور اُنہیں کے سب سے کم دوست ہوتے ہیں۔

O حدیث حسن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کو لوگوں کی حکومت میسّر اور وہ عدالت کمر باندھ لے اپنی قیام گاہ کا دروازہ کھلا رہے اور پردہ اُٹھادے کہ ہر کس وناکس اُس کے پاس بے روک ٹوک آئے اور وہ سب کی دادفریاد سُنے تو خدائے تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے خوف کو امن

سے بدل دے اُس کو بہشت میں داخل کردے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ کو رعیت کی بہتری منظور ہوتی ہے تو ان کے اوپر مہربان بادشاہ مسلط فرماتا ہے اور اُسے منصف وزیر عنایت فرماتا ہے۔

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ میں ہی ایسا خدا ہوں جس کے سوا کوئی اور حد نہیں ہے۔ میں نے بادشاہوں کو پیدا کیا ہے اور میرے ہی ہاتھ میں ان سب کے دل ہیں جو گروہ میرے مطیع ہوتے ہیں۔ ان کے بادشاہوں کے دلوں کو اُن پر مہربان کردیتا ہوں اور جو جو نافرمانی کرتے ہیں اُن کے بادشاہوں کے دلوں کو ان کے برخلاف پُرغضب کردیتا ہوں، (لہٰذا جب بادشاہوں کی طرف سے جور و جفا دیکھو تو) ان کو بُرا بھلا کہنے میں اپنا وقت مت ضائع کرو بلکہ میری طرف رجوع کرو اور توبہ کرو، تاکہ میں ان کے دلوں کو تم پر مہربان کردوں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل آدمیوں کو کبھی بہشت میں داخل نہ کروں گا۔ اوّل جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں، دوسرے چغل خور، تیسرے دیوّث، چوتھے ظالموں کی طرف سے لوگوں کو مار پیٹ کرنے والے، پانچویں قبریں اکھاڑنے والے، چھٹے چونگی کا محصول وصول کرنے والے ساتویں قطع رحم کرنے والے، آٹھویں وہ لوگ جو مسئلہ جبر کے قائل ہیں۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بطریق ناحق کسی گروہ کا سردار بن جائے گا اور ان پر قابو پالے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کو ایک ایک دن کے عوض ہزار ہزار برس جہنم میں رکھے گا۔ اس کے بعد میدانِ حشر میں وہ اس طرح لایا جائے گا کہ اُس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے پھر اگر خدائے تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کے درمیان حکم کیا ہے (یعنی عدل کیا ہے)، تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر اُن پر ظلم کیا ہوگا تو پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہوجائے اور ان کے اموال کی طرف متوجہ نہ ہو، خدائے تعالیٰ بھی اپنی رحمت اُس سے ہٹالے گا اور اس کی پروا نہ کرے گا۔

O حضرت امیرالمومنین صلوٰت اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو حاکم لوگوں کو ان کاموں سے روکے جن کے متعلق وہ اس کے حضور میں عرضداشت پیش کریں۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی حاجتیں پوری نہ کرے گا۔ اور وہ کوئی شے ان سے بطور ہدیہ اور تحفہ کے لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے مالِ غنیمت میں سے چوری کی ہے جو چوریوں میں سب سے بدتر ہے اور اگر کسی سے رشوت لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ شرک کا

مرتکب ہوا۔ (جس کی معافی ہی نہیں۔)

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے پاس جو ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت میں رہتے تھے یہ وحی بھیجی کہ تم جا کر اُس بادشاہ سے کہہ دو کہ میں نے اس واسطے تجھے بادشاہ نہیں کیا کہ تو لوگوں کو قتل کرے اور اُن کا مال چھین لے بلکہ میں نے تجھے اس لیے بادشاہ کیا ہے کہ مظلوموں کو مجھ سے فریاد کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ میں مظلوموں کی دادرسی ضرور کرتا ہوں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام صعدا ہے اور اُس پہاڑ میں ایک میدان ہے جس کو سقر کہتے ہیں اور ایک کنواں جس کا نام ہبہب ہے جس وقت اُس کنوئیں کو کھول دیا جاتا ہے تو تمام اہل جہنم اُس کی گرمی سے چیخ اُٹھتے ہیں اور یہ کنواں ظالموں کے لیے مخصوص ہے۔

O دوسری روایت میں محمد ابن اسمٰعیل ابن بزیع سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا -نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دربار میں ایک گروہ خدا کا بھی ہوتا ہے جن کو پروردگار عالم دین حق عطا فرماتا ہے شہروں پر اختیار دیتا ہے کہ اُس کے دوستوں کو نقصانات اور جور و جفا سے بچائیں اور مسلمانوں کے کاروبار درست کردیں اور مومنوں کی بدحالی میں اُن کے پشت پناہ بنیں اور ہمارے شیعہ اُن کا توسل ڈھونڈیں۔ خدا تعالیٰ اِسی گروہ کے سبب سے مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے یہ لوگ ظالموں کی سلطنت میں راہِ راست پر چلنے والے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے اور زمین پر خدا کی امان ہیں ان کے نُور سے اہل آسمان کو اسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو۔ قیامت کے دن ان کے نور سے میدانِ حشر مَنّور ہو جائے گا۔ یہ گروہ بہشت کے لیے پیدا ہوا ہے اگر تم بھی اس گروہ میں محسوب ہونا چاہتے ہو تو ہمارے خالص شیعوں کو خوش رکھا کرو۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے اور حدیث معتبر میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ایسے آدمی کی حاجت بادشاہ یا حاکم تک پہنچا دے جو اپنی حاجت خود اس تک نہ پہنچا سکتا ہو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم پُلِ صراط پر قائم کردے گا۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حمیری نے حضرت صاحب الامر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عرضی لکھی کہ ایک شخص متولی اوقاف ہے اور اُس میں تصرف کرنا جائز جانتا ہے اور بے دھڑک مال وقف اپنے صرف میں لاتا ہے مجھے کبھی کبھی اُس کے گاؤں میں وارد ہونے کا اتفاق ہوتا ہے اگر میں اُس کا کھانا نہ کھاؤں تو مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور کبھی کبھی میرے لیے ہدیہ وتحفہ بھی بھیج دیتا ہے۔ حضرتؑ نے اُس کے جواب

میں لکھا کہ اگراس مال وقف سے سوا جس پر اُس کا قابو ہے اُس کے پاس کچھ اور مال یا صورت معاش ہے تو اُس کا کھانا کھایا کرو اور اُس کا تحفہ بھی لے لیا کرو اور اگر سوا اس کے مالِ حرام کے اور کچھ اُس کے پاس نہیں ہے تو نہ اُس کا کھانا کھاؤ نہ اُس کا تحفہ قبول کرو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین قسم کی دعائیں خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتیں۔ نیک اولاد کے حق میں باپ کی دعا اور بد اولاد کے خلاف باپ کی بد دعا۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی بد دعا اور ظالم سے بدلہ لینے والے کے حق میں مظلوم کی دعا۔ اس مومن کی حق میں جو ہم اہل بیتؑ کی دوستی کے سبب کسی حاجت مند مومن کو اپنے مال سے مدد دے اُس محتاج مومن کی دعا۔ اور جو شخص باوجود اپنی قدرت اور دوسرے مومن کی احتیاج کے اُس کی امداد سے انکار کر دے اُس کے برخلاف محتاج کی بد دعا۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ”میرا غصّہ اور غضب دو قسم کے آدمیوں پر سخت اور شدید ہے۔ ایک ظالم پر جو ظلم کرتا ہے دوسرے اُس شخص پر جو میرے سوا کسی اور سے طالب امداد ہوتا ہے۔“

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”میں اُس شخص کی دعا ہرگز قبول نہیں کرتا جس کے ذمّہ کسی کا مظلمہ ہو۔“

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ اصل ظالم۔ مددگارِ ظالم اور جو شخص اُس کے ظلم سے راضی ہو تینوں شریک گناہ ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی پر ظلم کرتا ہے خدائے تعالیٰ کسی اور کو مسلط کر دیتا ہے کہ اُس پر یا اُس کی اولاد پر ویسا ہی ظلم کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا حق روک لے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو پانسو برس تک ایک جگہ ٹھہرائے گا یہاں تک کہ اُس کے پسینے سے ندیاں جاری ہو جائیں گی اور منادی ندا کرتا ہوگا کہ یہ وہ ظالم ہے جس نے خدا کا مقرر کیا ہوا حق نہ دیا تھا۔ اس کے بعد چالیس روز تک اُس پر ملامت کی جائے گی پھر حکم ہوگا کہ اب اس کو جہنم میں لے جاؤ۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اُٹھے تو اُس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا خیال نہ ہو۔

❀❀❀

(۱۱)

کافروں اور مخالفوں کے ساتھ میل جول کے آداب اور تقیّہ کا بیان

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مومن کے لیے کافران ذمّی کے ساتھ کاروبار میں شراکت کرنا یا امانت کے طور پر اُن کو اپنا مال دینا کہ وہ اس کے لیے کچھ خریدیں یا کوئی اور شے اُن کے سپرد کرنا یا اُن سے دوستی رکھنا مناسب نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ مسلمانوں کو آتش پرست کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا ایک فرش پر بیٹھنا یا مصاحبت کرنا ہرگز نہیں چاہیے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر تمہیں نصرانی یا آتش پرست ڈاکٹر یا طبیب کے پاس اپنی حاجب لے جانی پڑے تو اُس کو سلام کرنے یا اور کوئی دعائیہ فقرہ اُس کی نسبت کہنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ تمہارے سلام و دعا سے اُس کو کچھ نفع نہیں پہنچ سکتا۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اہل کتاب کو تم اوّل سلام مت کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف 'علیکم'' کہہ دو۔ اُن کے ساتھ مصافحہ نہ کرو کنیت سے اُن کا نام نہ لو مگر حالتِ اضطرار میں ان سب باتوں کا کچھ مضائقہ نہیں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میرا کافروں کے ملک میں جانا ہوتا ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تو وہاں مر گیا تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا۔ حضرتؑ نے فرمایا نہیں یہ غلط ہے بلکہ اگر تو وہاں مر گیا تو اکیلا محشور ہوگا اور قیامت کے دن تیرا نور تیرے آگے ہوگا۔

○ دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُنھیں حضرت سے دریافت کیا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو دعا کیونکر دیں؟ فرمایا یہ کہو:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ دُنْيَاكَ (خدائے تعالیٰ تجھے تیری دنیا میں برکت دے)

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اگر یہودیوں۔ نصرانیوں اور مجوسیوں سے مصافحہ کرو تو کپڑا ہاتھ پر

لپیٹ کر مصافحہ کرو اور اگر تمہارا ہاتھ اُن کے ہاتھ سے چھو جائے تو ہاتھ دھوڈالو۔

O علماء میں مشہور یوں ہے کہ خاک یا دیوار سے اُس صورت میں ہاتھ ملنا چاہئے جب کہ خود مسلمان کا ہاتھ یا اُن میں سے کسی کا ہاتھ تر ہو (ورنہ تر نہ ہونے کی صورت میں دھونا ہی لازم ہے)

O صحیح حدیث میں حضرت اامام محمد باقر -سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اُسے اپنا ہاتھ دھوڈالنا چاہئے۔

O دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسولِ اللہ صلى الله عليه وآله وسلم سے منقول ہے کہ جوشخص کسی یہودی نصرانی یا مجوسی کو دیکھ کر یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنِيْ عَلَيْكَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِعَلِيٍّ اِمَاماً بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً

ترجمہ: خدا کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر ازروئے دین کے اسلام کے سبب سے فضیلت دی اور ازروئے کتاب کے قرآن مجید سے اور ازروئے نبی کے محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم سے اور ازروئے امام کے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے اور ازروئے برادرانِ دینی کے مومنین سے اور ازروئے قبلہ کے کعبۃ اللہ سے۔

تو خدائے تعالیٰ اُس شخص کو اس کافر کے ساتھ جہنم میں نہ بھیجے گا۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تقیہ ایمان کی سپر ہے جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یہ بھی فرمایا کہ دین کے دس حصّوں میں سے نو حصّے تقیہ ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مخالفوں کے ملک میں تقیہ واجب ہے اور جو شخص دفع ضرر کی غرض سے ازروئے تقیہ قسم کھائے تو اس کے ذمّہ کوئی گناہ و کفّارہ نہیں۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو موقع اور محل پر سب سے زیادہ تقیہ کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مخالفوں سے تقیہ کرو۔ اپنا مذہب چھپاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کرو کیونکہ تم مخالفوں میں ایسے ہی ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں اگر پرندوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں شہد ہے تو ایک کو جیتا نہ چھوڑیں اور اگر اہل خلاف کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری محبت تمہارے سینوں میں ہے تو وہ بے شک تم سب کو مار ڈلیں۔

O حضرت امام رضا ؑ سے نے فرمایا کہ جو شخص موقع پر تقیہ کرترک کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تارکِ نماز۔

O یاد رکھنا چاہئے کہ مخالفوں کے ملکوں میں جس وقت کسی ضرر کا خوف ہوتو تقیہ کرنا واجب ہے۔یعنی اپنے مذہب کا اظہار نہ کرے بلکہ اُنھیں کے مذہب کا اظہار ہواور جہاں خفیہ طور پر بھی ممکن نہ ہو وہاں ایسے اوقات کے لوگ دیکھتے ہوں وضو،نماز اور عبادتیں اُنھیں کے طریقے پر بجالانی چاہئیں اور ہر شخص بجائے خود خوب جانتا ہے کہ ضرر کا خوف کس وقت میں ہے اور کہاں کہاں تقیہ مناسب ہے۔اور خواہ شیعوں کا ملک ہو یا غیروں کا جس معاملہ میں آدمی کو ضرر کا خوف ہو اُس میں تقیہ چاہئے سوائے معاملہ قتل کے اس میں تقیہ جائز نہیں ہے مثلاً کسی شخص سے کوئی یہ کہے کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال ورنہ ہم تجھے مار ڈالیں گے تو لازم ہے کہ خود قتل ہوجائے مگر اُسے قتل نہ کرے۔

❁❁❁

(۱۲)

زندوں پر مُردوں کے حقوق

O یادرکھنا چاہئے کہ جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو پہلے اُسے خود اپنے حال کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عاقبت کا دائمی سفر درپیش ہے تو اُس کے مناسب حال توشہ بھی ہو۔ لہٰذا پہلی چیز جو اُس کے لیے ضروری ہے گناہوں کا اقرار واعتراف۔ گذشتہ پر ندامت آئندہ کے لیے کامل توبہ اور خدائے تعالیٰ کے حضور میں گریہ وزاری تاکہ وہ اس کے پچھلے گناہ معاف کردے اور جو خوفناک کیفیتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں اُن میں اسے اُس کے حال پر نہ چھوڑ دے۔ اس کے بعد وصیّت کی طرف متوجہ ہو اور خداوند مخلوق خدا کے جو حقوق اپنے ذمّہ رکھتا ہو سب ادا کردے یہ بات پس ماندوں کے لیے نہ چھوڑ جائے کیونکہ مرنے کے بعد اپنا اختیار باقی نہیں رہتا اپنے مال کو حسرت کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے اور شیاطین جن وانس وصیّتوں اور وارثوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اور میّت کے ذمّہ جو حقوق تھے وہ نہیں ادا ہونے دیتے اور میت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ وہ ہر چند یہ کہتا ہے کہ مجھے اتنی ہی دیر کے لیے پھیر لے چلو کہ میں جو جو نیکیاں اپنے مال سے کرنا چاہتا ہوں کرلوں مگر اُس کی کوئی نہیں سُنتا اور اُس وقت کی حسرت وندامت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا پھر اپنے تہائی مال کی بابت اپنے عزیزوں کے لیے صدقات وخیرات کے لیے اور جن جن کاموں کے لیے مناسب سمجھے وصیت کردے۔ پھر برادرانِ ایمانی سے اپنے قصور بخشوائے مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا اہانت کی ہو یا کسی کو تکلیف پہنچائی ہو اور وہ موجود ہوں تو اُن سے معافی کی درخواست کرے اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو اور برادرانِ ایمانی سے درخواست کرے کہ وہ اُن سے اُس کا قصور معاف کرادیں۔ ازاں بعد اپنے بال بچوں کو خدا پر توکل کرکے کسی امین کے سپرد کردے اور چھوٹے بچوں کے لیے ایک وصی مقرر کرے اس کے بعد اپنا کفن منگائے اُس پر شہادتین اور عقائد حقہ۔ اذکار۔ دعائیں جن کا بڑی بڑی کتابوں میں پورا پورا مذکور ہے خاکِ تربت جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ سے لکھوائے۔ یہ محض اُس صورت میں چاہئے کہ جب پہلے سے غافل ہو اور کفن تیار نہ رکھا ہو ورنہ مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ اُس کا کفن تیار موجود رہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جس شخص کا کفن پہلے سے گھر میں موجود رہے گا وہ غافلوں میں نہ لکھا جائے گا اور جس وقت اس

کفن کی طرف دیکھے گا ثواب پائے گا۔ بہر حال کفن مہیّا کر لینے یا پہلے سے موجود ہو تو سامنے منگا لینے کے بعد مال اور اہل وعیال کا خیال چھوڑ دے اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اُسی کو یاد کرے اور یہ سمجھ لے کہ یہ فانی چیزیں میرے کام کی نہیں ہیں بلکہ دُنیا و آخرت میں خدائے تعالیٰ کے لطف و رحمت کے سوا اور کوئی چیز میرے کام نہیں آسکتی اور جب میرا توکل خدا پر ہے تو پس ماندوں کے کام خود بخود دستور جائیں گے اور اگر میں زندہ بھی رہوں تو خدائے تعالیٰ کی مشیت بغیر نہ انہیں کوئی نفع پہنچ سکتا ہوں نہ نقصان حالانکہ یہ مسلّم ہے کہ خدا ان کا خالق بھی ہے اور سب سے زیادہ مہربان بھی۔ پھر چاہئے کہ بیم و امید کی حالت اختیار کرے اور رحمتِ خدا وشفاعت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات آئمہ معصومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کا حد سے زیادہ اُمیدوار اور اُن بزرگواروں کی تشریف آوری کا منتظر رہے کیونکہ وہ بزرگوار اُس وقت تشریف لاتے ہیں اور اپنے شیعوں کو بشارت دیتے ہیں اور ملک الموت سے سفارش فرماتے ہیں۔

○ بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مرتے وقت نیک وصیّت نہ کرے تو اُس کی عقل یا مروّت ناقص سمجھی جائے گی۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت کیونکر کریں؟ فرمایا جب کسی شخص کی وفات قریب ہو اور لوگ اُس کے پاس جمع ہو جائیں تو وہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تُبْعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّمَا وَعَدَ اللهُ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ مِنَ الْمَاْكَلِ وَوَالْمَشَارِبِ وَالنِّكَاحِ حَقٌّ وَّاَنَّ الْاِيْمَانَ حَقٌّ وَّاَنَّ الدِّيْنَ كَمَا وَصَفْتَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا شَرَعْتَ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْقَوْلَ كَمَا قُلْتَ وَاَنَّ الْقُرْآنَ كَمَا اَنْزَلْتَ وَاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَاَنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا اِنِّيْ رَضِيْتُ بِكَ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَّ بِعَلِيٍّ اِمَامًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامِ

اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَرَجَآئِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَعُدَّتِیْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَنْزِلُ بِیْ وَاَنْتَ وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَاِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اٰبَآئِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا وَّاٰنِسْ فِیْ قَبْرِیْ وَحْشَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ عَهْدًا یَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا

ترجمہ: یا اللہ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے۔اے خفیہ اور ظاہر کے جاننے والے۔اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔اے مہربان میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا رہا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں اور تو ایسا یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں اور جو لوگ معدوم و مدفون ہو گئے ہیں اُن کو تو یقیناً زندہ کرے گا۔تیرا حساب لینا برحق ہے اور جنت میں جن جن نعمتوں کا وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ کھانے سے متعلق ہوں یا پینے سے یا نکاح سے سب برحق ہیں۔دوزخ برحق ہے۔ایمان برحق ہے۔دین ویسا ہی ہے جیسے کہ تُو نے بتلایا۔اسلام وہی ہے جیسا کہ از روئے شریعت تو نے مقرر فرمایا ہے۔جو جو باتیں تو نے فرمائیں جوں کی توں ہیں۔قرآن مجید وہی ہے جو تو نے نازل فرمایا اور بلاشبہ تو خدائے برحق و برتر ہے میں تجھ سے اس دار دنیا میں پھر عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے سے اور حضرت علی ابن ابی طالب -کے امام ہونے سے اور قرآن مجید کے کتاب ہونے سے اور تیرے نبی کے اہل بیتؑ کے آئمہ ہونے سے راضی اور خوشنود ہوں۔یا اللہ تو سختیوں کی حالت میں میرا سہارا۔مصیبتوں میں میری امید اور جو بلائیں تیری طرف سے مجھ پر نازل ہو جائیں ان میں میرا وسیلہ اور جو نعمتیں مجھ کو عنایت کیں اُن میں میرا ولی اور میرا اور میرے ماں باپ کا معبود رہا ہے۔محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور مجھے ایک چشم زدن کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے مت کر اور قبر کی تنہائی میں میرا مونس ہو اور جس دن دوبارہ زندہ ہو کر تیرے حضور میں حاضر ہوں تو جو عہد میں اس وقت کرتا ہوں یہی میرا بیان تصوّر فرما۔

اس کے بعد حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے والا جب وصیّت کرنا چاہے تو خدائے تعالٰی سے اُس کا عہد و پیمان اس طرح ہونا چاہئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا۔اور وصیّت ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ نے حدیث مذکورہ نقل فرمانے کے بعد ارشاد کیا کہ اس قول کی تصدیق سورۂ مریم میں بھی موجود ہے جہاں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا

ترجمہ: سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے پروردگار عالم سے عہد کرلیا ہے اور کوئی شفاعت کرنے کا مستحق نہ ہو سکے گا۔

اس آیت میں جس عہد کا ذکر ہے وہ عہد یہی ہے۔

O حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ یہ (مذکورۂ بالا) وصیّت نامہ جبرئیلؑ نے مجھے تعلیم فرمایا ہے تم اسے یاد کرلو اور اپنے اہل بیت اور شیعوں کو تعلیم کردو۔

وصیّت کے بعد اگر اپنا صحیفہ پہلے سے مرتب نہ کرلیا ہو تو کچھ مومنوں کو بُلا کر اپنے اعتقادات کا گواہ کرلے اور اعتقادات اس طرح بیان کرے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر ایک کپڑے یا کاغذ پر یہ لکھا جائے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمُّوْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللهِ وَاِمَامُهٗ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِّنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّالْقَآئِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ

فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُهٗ جَآءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَيْهِمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَسِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَابِلَا الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّ مُحَمَّدًا وَّ عَلِيًّا وَّحَسَنًا وَّالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَّدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحُجَجٌ عَلٰى عِبَادِهٖ

ترجمہ: خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن و رحیم ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جنّت و دوزخ برحق ہے۔ قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں معدوم و مدفون بیشک مبعوث کئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جن گواہوں کے نام تحریر ہذا میں درج ہیں وہ سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے دینی بھائی فلاں ابن فلاں (یہاں اُس کا یعنی مرنے والے کا اور اُس کے باپ کا لکھیں) نے ہمیں گواہ کیا اور اپنے قول کا امین گردانا اور ہمارے روبرو اس بات کا اقرار کیا کہ وہ سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے کسی کو اپنا معبود نہیں جانتا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا بندہ اور رسول جانتا ہے سارے نبیوں اور رسولوں کا اقرار کرتا ہے اور اس بات کا قائل ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ خدا کے ولی ہیں اور میرے امام اور جو امام اُن کی اولاد میں ہوئے ہیں وہ سب میرے امام ہیں کہ ان میں سے پہلے حسنؑ ہیں دوسرے حسینؑ تیسرے علی ابن حسینؑ چوتھے محمد ابن علی پانچویں جعفر بن محمد چھٹے موسیٰ ابن جعفر ساتویں علی ابن موسیٰ آٹھویں محمد ابن علی نویں علی ابن محمد دسویں حسن ابن علی گیارہویں حجۃ القائم صاحب العصر عج۔ وہ اس بات کا بھی مقر ہے کہ جنت اور دوزخ برحق ہے قیامت یقینی آئے گی اور جو لوگ اس وقت مر کھپ گئے ہوں گے خدائے تعالیٰ اُن سب کو زندہ کرے گا اور وہ یہ بھی مانتا ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول کی معرفت جو کچھ پہنچا ہے وہ برحق ہے اور یہ کہ علیؑ اللہ کے ولی ہیں اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُن کے خلیفہ جن کو خود رسولِ خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لیے خلیفہ اور خدائے تبارک وتعالیٰ کے احکام بتلانے والا مقرر فرما گئے۔ یہ کہ فاطمہؑ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی اور حسنؑ وحسینؑ علیؑ وفاطمہؑ کے فرزند رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اور نواسے ہدایت کے مالک اور رحمت کے سردار ہیں اور یہ کہ علی ومحمد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمد وعلی وحسن و حجۃ القائم ؑ امام اور سردار۔ راہِ خدا کی طرف بلانے والے اور خدا کی طرف سے بندوں پر حجت ہیں۔

عبارت اقرار نامہ کے نیچے گواہوں کے نام لکھے جائیں۔ پھر جن جن کے نام لکھے گئے ہیں اُن سب کو اے فلاں اور اے فلاں کہہ کر آواز دے اور یہ کہے:

اِثْبِتُوْا عَلٰی هٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَ کُمْ حَتّٰی تُلْقُوْنِیْ بِهَا عِنْدَ الْحَوْضِ

ترجمہ: اپنی اس گواہی پر اُس وقت تک قائم رہنا کہ میری تمہاری حوضِ کوثر پر ملاقات ہو۔

پھر گواہوں کو چاہیے کہ وہ اس سے یہ کہیں:

یَا فُلَانُ نَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَالشَّهَادَةُ وَالْاِقْرَارُ وَالْاِخَاءُ مَوْعُوْدَةٌ عِنْدَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَنَقْرَأُ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: اے فلان ہم تمہیں خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اس بات کا وعدہ ہے کہ ہماری شہادت تمہارا اقرار اور ہمارا تمہارا دینی بھائی ہونا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کیا جائے گا ہماری طرف سے تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت وبرکت۔

بعد اس کے اُس صحیفہ کو لپیٹ کر خود اس شخص کی اور گواہوں کی مہریں کر دیں اور بوقت دفن میّت کے داہنی جانب جریدے کے پاس رکھ دیں۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ انصار میں سے ایک شخص کے پاس اُس کی جانکنی (عالمِ نزع) کے وقت پہنچے اور اُس دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ عرض کی رحمتِ خدا کا اُمیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے خائف۔ فرمایا جس شخص کی ایسے وقت میں یہ دو حالتیں ہوں گی ضرور ہے کہ خدا اُس کی امید بر لائے گا اور جس شے سے وہ ڈرتا ہے اُس سے بچالے گا۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس حالت احتضار (عالم نزع کے وقت) میں تشریف لے گئے اور اُس سے فرمایا کہ یہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی الۡکَثِیۡرَ مِنۡ مَّعۡصِیَتِكَ وَاَبۡلَ مِنِّیَ الۡیَسِیۡرَ مِنۡ طَاعَتِكَ

ترجمہ: یااللہ میں نے تیرے گناہ بہت کئے ہیں وہ معاف فرمادے اور تیری عبادت بہت کم کی ہے وہ قبول فرمالے۔

رہا وہ امر جو مرنے والے عزیزوں اور اُس کے برادرانِ ایمانی سے متعلق ہے اُنھیں چاہئے کہ اُسے اس حالت میں اکیلا نہ چھوڑیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید۔ دعائیں سورۂ یٰسین اور سورۂ والصّافات پڑھیں اور وحدانیت مثلاً بہشت دوزخ کے برحق ہونے کا۔ خدا کے کامل صفات سے متصف ہونے کا ناقص صفتوں بری ہونے کا وغیرہ وغیرہ اُسے باربار تعلیم کریں اور اگر وہ خود نہ کہہ سکتا ہو تو اُسے پڑھ پڑھ کر سُنائیں، نیز دعائے عدیلہ اُس کے سامنے پڑھیں اور ع اگر وہ عربی نہ جانتا ہو تو اس کے معنے اُسے بتائیں اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردیں اور اس وقت ناپاک مرد اور عورت اس کے پاس نہ آئیں کہ فرشتے اُن سے نفرت کرتے ہیں مگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو حالتِ اضطرار میں اُن کو بھی پاس اُن سے نفرت کرتے ہیں مگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو حالتِ اضطرار میں اُن کو بھی پاس رہنے کی اجازت ہے لیکن جان نکلنے کا وقت قریب آئے تو پاس سے ہٹ جائیں۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کسی شخص کی جان نکلنی دشوار ہو تو اُسے اُس جگہ لے جائیں جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھتا رہا ہو یا اُس جائے نماز پر لٹادیں جس پر وہ نماز پڑھا کرتا تھا تاکہ اگر آرام ہونا ہے تو شفا ہوجائے گی ورنہ جان آسانی سے نکل جائے گی۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولادِ عبدالمطلب میں سے کسی شخص کے پاس جبکہ وہ حالتِ احتضار میں تھا تشریف لے گئے اور یہ حکم دیا کہ اُس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردیں تاکہ فرشتے اُس کے پاس آئیں اور رحمتِ الٰہی اُس پر نازل ہو۔

O حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ مرنے والے پر حالت احتضار میں ہرگز ہاتھ مت رکھو اور اگر وہ ہاتھ پاؤں مارے تو اُسے نہ روکو جیسا کہ جاہل کرتے ہیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید پڑھو ذکرِ خدا کرو اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیجو۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -کا ایک فرزند حالتِ احتضار میں تھا اور حضرت امام محمد باقر -مکان میں ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جو شخص اس کے پاس جاتا آپ اُسے روکتے اور یہ فرماتے تھے کہ ہاتھ اُس پر نہ رکھو کیونکہ اس حالت میں ناتواں میں ہے اور اُس پر ہاتھ رکھنا ایسا ہے

جیسے اُسے قتل کرنا۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اپنے مرنے والوں کو لا اِلہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُنھیں لا الہ الا اللہ تلقین کرو کہ اس سے گناہ دور ہوتے ہیں۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر ـ سے منقول ہے کہ جب تم کسی کو حالت جانکندانی میں پاؤتو اُس سے یہ کلمات فرج کہلواؤ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: سوائے خدائے صاحب حلم وکرم کے کوئی معبود نہیں۔سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی معبود نہیں پاک ہے وہ اللہ جو ساتواں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ اُن میں اور اُن کے مابین ہے اُن سب کا عرش بزرگ کا پروردگار ہے اور ہر قسم کی تعریف اُسی خدا کے لیے سزاوار ہے جو کُل مخلوق کا پروردگار ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ـ کے مکان میں جس شخص کو احتضار کی نوبت پہنچتی تھی آپ اُس سے کلمات فرج پڑھواتے تھے اور جب وہ پڑھ چکتا تو فرماتے کہ اب تیرے لیے کوئی محل خوف باقی نہیں ہے۔

O دوسری حدیث میں جو حسن ہے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی ہاشم میں سے ایک شخص کی عبادت کے لئے اُس کی حالت احتضار میں تشریف لے گئے اور اُسے حکم دیا کہ کلمات فرج پڑھے۔ جب وہ پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ خدا نے اسے آتش نے اسے آتش دوزخ سے نجات دی۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ شیطان ہر شخص کے پاس اس کے مرنے کے وقت شیاطین کے ایک گروہ کو تعینات کر دیتا ہے جس وقت اُس کی جان نکلتی ہو دین کے بارے میں اُس کے دل میں شک ڈالتے رہیں۔اگر مرنے والا مومن کامل ہے تو اُس کے دل میں وہ شک ڈال نہیں سکتے مگر دوسروں کی حالت دِقّت سے خالی نہیں اس لئے مناسب ہے کہ جب تک مرنے والا بات کر سکے اُسے کلمات فرج۔شہادتیں اقرار امامت آئمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ایک ایک کر کے بتلاتے رہیں۔

O دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی بُت پرست بھی مرتے وقت مذہب شیعہ کا اعتقاد اور آئمہ معصومین ؑ کی امامت کا واقعی اقرار کرلے گا تو آتشِ جہنم اُس کے کسی عضو کو نہ چھوئے گی۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص کی موت آ پہنچی۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ایک گروہ کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت بے ہوش تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت اس سے ذرا کی ذرا دست بردار ہو جاؤ کہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ پس وہ شخص ہوش میں آ گیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور سیاہی۔ فرمایا کہ تجھ سے قریب تر کون سی چیز ہے؟ عرض کیا سیاہی۔ حضرت نے فرمایا یہ کہہ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَّعَاصِيْكَ وَاَقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ

ترجمہ: یا اللہ میرے گناہ جو کثرت سے ہیں معاف فرمادے اور عبادت جو تھوڑی سی ہے قبول فرمائے۔

پھر وہ شخص بیہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ اسے ذرا سی مہلت دو پھر وہ ہوش میں آیا۔ آنحضرتؐ نے پھر دریافت فرمایا کہ اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور بہت سیاہی۔ فرمایا قریب تر کون سی ہے عرض کی سفیدی۔ فرمایا یہ شخص بخشا گیا۔

O یہ حدیث بیان کر کے حضرت صادق ؑ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایسے وقت میں پہنچو اُس سے یہی دعا پڑھوایا کرو۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس جو مرنے کو تھا تشریف لائے اور اس سے یہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ مگر اُس کی بازبان بند ہو گئی تھی وہ نہ کہہ سکا۔ حضرتؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی۔ دریافت کیا کہ اس کی ماں بھی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ اس کی ماں میں ہی ہوں۔ فرمایا تو اس سے خوش ہے یا ناراض۔ اُس نے عرض کی کہ چھ برس ہوئے میں نے اس سے بات بھی نہیں کی۔ فرمایا کہ اب تو اس سے راضی ہو جا۔ اُس نے عرض کی بہت اچھا اب میں اس سے خوش ہوں۔ آنحضرتؐ نے اُس جوان سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ اُس کی زبان کُھل گئی اور اُس نے کہہ دیا۔ آنحضرتؐ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ اے بد ہیئت میلے کپڑوں والا کالا آدمی جس سے سخت بدبو آتی ہے میرے پاس کھڑا ہے اور ابھی میرا گلا پکڑے ہوئے تھا فرمایا یہ کہہ:

يَامَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْمَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ الْيَسِيْرَوَا عْفُ عَنِّي

الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اے وہ ذات جو تھوڑی سی کو قبول کر لیتا ہے اور بہت سی کو معاف فرما دیتا ہے۔ میری تھوڑی سی کو قبول فرمالے اور بہت سی کو معاف فرمادے بلاشک تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والے ہے۔

اُس جوان نے یہ دعا پڑھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی ایک خوش منظر نفیس لباس والا حسین آدمی میرے پاس ہے جس سے بہت ہی اچھی خوشبو آتی ہے اور کالا آدمی جارہا ہے۔ فرمایا اسی دعا کو پھر پڑھ لے۔ جب پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی وہ کالا آدمی اب مجھے نہیں دکھائی دیتا اور وہ خوبصورت آدمی میرے پاس موجود ہے اور یہ کہتے کہتے اُس کا دم نکل گیا۔

O جب کسی مومن کا انتقال ہو جائے تو سنّت ہے کہ اُس کی آنکھیں اور مُنہ بند کر کے ٹھوڑی کے نیچے سر تک ایک پٹی باندھ دیں اور ہاتھ سیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر دیں اور ایک کپڑا اُس کو اُڑھا دیں۔ قرآن مجید اُس کے پاس پڑھیں اور تجہیز و تکفین میں بہت جلدی کریں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ برادرانِ ایمانی کو اس کے مرنے کی خبر کرنی چاہئے کہ وہ اُس کے جنازے پر آ کر نماز پڑھیں اور اُس کے لئے استغفار کریں تا کہ میّت کو بھی ثواب ہو اور اُن کو بھی۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب لوگ مومن کو قبر میں رکھتے ہیں تو اس کو آواز دی جاتی ہے کہ پہلا عطیہ جو ہم تجھے دیتے ہیں وہ بہشت ہے اور پہلا عطیہ جو تیرے جنازے پر آنے والوں کو دیتے ہیں وہ اُن کے گناہوں کی بخشش ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلا تحفہ جو مومن کی قبر میں دیا جاتا ہے یہ ہے کہ جو جو لوگ اُس کے جنازے کے ساتھ آتے ہیں سب بخش دیئے جاتے ہیں۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جنازے کے ساتھ دفن تک رہے گا۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ستّر ۷۰ فرشتے اُس کے لئے مقرر فرمائے گا کہ قبر سے لے کر موقف حساب تک اُس کے ساتھ اور اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص جنازے کو ایک طرف کندھا دے اُس کے پچیس گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر چاروں طرف کندھا دے تو سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور بہتر صورت یہ ہے کہ اوّل میّت کی داہنی جانب کا

اگلا سرا جو جنازے کا بایاں پہلو ہے داہنے کندھے پر لے پھر پچھلے سرے کو داہنا کندھا دے بعد اس کے میّت کی بائیں جانب کا پچھلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں جانب کا اگلا سِرا بائیں کندھے پر اٹھائے اس صورت چاروں کندھے دینے کو تربیع کہتے ہیں۔ اگر مکرر تربیع کرنا چاہے تو جنازے کے آگے ہو کر نہ نکلے بلکہ جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اُسی طرح تربیع بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ راستے چلنے میں بھی جنازے کے پیچھے پیچھے چلیں یا پہلو میں چلیں اور آگے ہو کر نہ چلیں۔

O ان سب حدیثوں کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اگر مومن کا جنازہ ہو تو اس کے آگے چلنا اچھا ہے مگر اہل خلاف جنازے کے آگے نہ چلنا چاہئے کیونکہ عذاب کے فرشتے اُس کے استقبال کو آتے ہیں اور جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو آسمان پر کوئی فرشتہ ایسا نہیں رہتا کہ اُس کی آواز پر رحم کھا کر نہ روئے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ

ترجمہ: اللہ اکبر وہ حالت یہی ہے جس کا خدا اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور اُن دونوں کا وعدہ سچا ہے۔ یا اللہ ہمارا ایمان اور تسلیم و رضا کا درجہ بڑھا دے۔ ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جو اپنی قدرت سے غالب ہے اور جس نے بندوں کو موت سے مغلوب کیا ہے۔

O حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کی مشائعت کرے گا ہر ہر قدم پر اُس کے لئے لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور لاکھ لاکھ گناہ اُس کے نامۂ اعمال سے مٹائے جائیں گے اور لاکھ لاکھ درجہ اُس کے لئے بہشت میں بلند کئے جائیں گے اور اگر اُس جنازے پر نماز پڑھے گا تو خدائے تعالیٰ اُس شخص کی وفات کے بعد ایک لاکھ فرشتے اُس کے جنازے پر نماز پڑھنے کے لئے بھیجے گا جو دفن ہونے کے وقت ہونے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر یہ شخص دفن ہونے کے وقت تک ساتھ رہا تو خدائے تعالیٰ اُنھیں لاکھ فرشتوں کو جو اس کے جنازے پر بھیجے جائیں گے مقرر فرمادے گا کہ قیامت کے دن تک اس کے قبر سے نکلنے کے وقت کے وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کو غسل دے اور اُسے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پلٹتے وقت یہ دعا پڑھے اُس کے ایک برس کے گناہ بخشے جائیں گے مگر اُن میں گناہانِ کبیرہ داخل نہیں ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ مِنْهُ وَفَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار تیری معافی درکار ہے۔ تیری معافی درکار ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی میت کو غسل دے اور جو عیب اُس میت کے اُسے معلوم ہوں اُن کا کسی پر اظہار نہ کرے تو اُس کے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ -نے اپنے پروردگار سے اس شخص کے ثواب کی نسبت دریافت کیا تھا جو کسی میت کو غسل دے وحی الٰہی ہوئی کہ میں اُس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہوں گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو غسل دے اور غسل دیتے وقت بار بار رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ کہے خدائے تعالیٰ اُس کو بھی بخش دیتا ہے۔

○ فقہ الرضا -میں منقول ہے کہ جس وقت غسال میّت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ سَلَكْتُ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فِيْ بَطْنِهٖ فَاسْلُكْ بِهٖ سَبِيْلَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: یا اللہ میں نے محمد اور آلِ محمد صلوٰۃ اللہ اللہ علیہم کی محبت اس میّت کے بطون میں بھر دی ہے اب تو ساتھ رحمت کا برتاؤ کرنا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے اُسے اتنا ثواب ہوگا گویا قیامت تک اُس کی پوشاک کا ذمّہ لیا تھا۔ اور جو شخص کسی مومن کی قبر کھودے اُسے اتنا ثواب ہوگا گویا اُس نے مرحوم کو قیامت تک رہنے کے لئے ایک دل پسند مکان دے دیا۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ایک جنازے پر نماز پڑھے اُس کے جنازے پر ستّر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے اور اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر اگر بعد نماز دفن کے وقت تک ساتھ رہے تو ہر ہر قدم پر اُس کو ایک ایک قیراط ثواب ملے گا کہ ہر قیراط کوہِ اُحد کے برابر ہوگا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن کے جنازے پر نماز پڑھ لیتا ہے اُس کے لئے بہشت واجب ہوجاتی ہے سوائے اس صورت کے کہ بعد میں وہ منافق ہوجائے یا اُس کے ماں باپ اُسے عاق کردیں۔

O بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مرجائے اور اُس کے جنازے کی نماز میں چالیس مومن شریک ہوکر یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْراً وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا

ترجمہ: خداوندا ہم اس میّت کے حالات سے سوائے نیکی کے واقف نہیں ہیں اور تو اُس کے اعمال وافعال سے کہیں زیادہ آگاہ ہے۔

تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہی تسلیم کرلی ہے اور اس کے وہ سب گناہ جو میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخش دیئے۔

O دوسری معتبر حدیث میں حضرت جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب میّت کو قبر کے پاس پہنچاؤ تو اُسے پائنتی کی طرف قبر میں اتارو اور جب اُسے قبر میں رکھ چکو تو آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ کہو:

بِسْمِ اللہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ اَللّٰھُمَّ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْٓئًا فَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ

ترجمہ: اللہ کے نام پر اطاعت الٰہی کی راہ میں اور دینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خاتمہ ہوا ہے) یا اللہ تو اس کی قبر میں میں دریچۂ جنت کھول دے اور اس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملادے۔ یا اللہ یہ اگر نیک ہے تو اس کی نیکیاں اور بڑھادے اور اگر بد ہے تو اس کے گناہ معاف کر دے اس پر رحم فرما اور اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔

اور اس کے لئے بہت کچھ استغفار کرو۔

O حضرت علی ابن الحسین ☆ جب کسی میّت کو قبر میں اُتارتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَصَاعِدْ عَمَلَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا

ترجمہ: یا اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے فراخ کردے۔ اس کے نامۂ اعمال کو درجۂ قبولیت عطا فرما اور اس سے خوشنود ہو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میّت کو قبر میں رکھیں لازم ہے کہ جو آدمی اُس کی بہ نسبت زیادہ بزرگ ہوں وہ اُس کے سر کے قریب ہوں۔ خدا کا نام لیتے ہوں۔ جناب رسالت مآب ﷺ اور اُن کی اولاد پر درود بھیجتے ہوں۔ شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوں اور سورۂ حمد معوذتین سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی پڑھتے ہوں۔ قبر میں رکھنے کے بعد ممکن ہو تو میّت کا مُنہ کھول کر اُس کا رخسارہ خاک پر لگا دیں اور اس وقت اُسے اقرار شہادتین۔ اقرار امامت آئمہ معصومین اور دیگر تمام اعتقادات حقہ تلقین کریں۔

O ایک اور حدیث میں حدیث فرمایا کہ جب میت کو مٹی دینے لگیں تو یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتُصْدِیْقًا بِبَعْثِکَ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: یا اللہ تجھ پر ایمان ہے اور قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی تصدیق کی جاتی ہے یہی ہے وہ حالت جس کا ہم سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے وعدہ کیا ہے۔

تو اُس خاک کے ہر ذرّے کے عوض ایک ایک نیکی اُن کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ جس وقت قبر کو پُر کر کے لوگ واپس ہو جائیں تو جو میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو وہ قبر کے سرہانے بیٹھ کر آواز بلند اُسے تلقین کرے کہ اس دوسری تلقین کے باعثِ منکر نکیر اُس سے سوال نہیں کرتے۔

O سُنّت موکدہ ہے کہ میّت کے دفن ہونے کے پہلے بھی اُس کے عزیزوں کو پُرسا دینا مستحب ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی غمزدہ کو پُرسا دے تو اسے قیامت کے دن حلۂ بہشت پہنایا جائے گا اور اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ خود صاحبِ مصیبت کو بغیر اس کے کہ صاحب مصیبت کا ثواب کچھ بھی کم ہو۔

O کئی معتبر حدیثوں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو خدائے تعالیٰ خود اُس کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا کہ خدا کی عبادت کیا کرے اور اس کی عبادت کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جائے گا۔ اور جس وقت یہ اپنی قبر سے محشور ہو گا اس وقت سے لے کر بہشت میں پہنچنے تک قیامت کے جو خوف آئیں گے خدائے تعالیٰ ان سب سے اس فرشتہ کی بدولت محفوظ و مامون کر دے گا۔

O حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبرستان سے گزرے تو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو جتنے مردے وہاں دفن ہوں گے اتنا ہی ثواب اُسے بھی ملے گا۔

❁❁❁

گیارھواں باب

ملنے جلنے کے آداب

آپس سلام، مصافحہ اور معانقہ کرنے
نیز چھینکنے، نشست و برخاست اور مصاحبت کے آداب

(۱)

سلام اور جواب، سلام کی فضیلت اور اس کے آداب

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے لئے سات خصلتوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا (۱) بیماروں کی عیادت کرنا (۲) مردوں کے جنازے کے ساتھ جانا (۳) ہر شخص قسم سے کوئی بات کہے اُن کی مان لینا (۴) جو شخص چھینک لے اُسے دعا دینا (۵) مظلوم کی حمایت و نصرت کرنا (۶) ہر شخص کو سلام کرنا (۷) ضیافت کو قبول کرنا۔

○ دوسری معتبر حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے۔ بہشت میں چند مکان ایسے ہیں جن کے اندر سے باہر کی سب کیفیت نظر آتی ہے اور باہر سے اندر کی۔ میری اُمّت سے یہ مکان اُن لوگوں کو رہنے کے لئے ملیں گے جو لوگوں سے باخلاق گفتگو کرتے ہوں۔ ان کو کھانا کھلاتے ہوں سلام بآواز بلند کرتے ہوں اور رات کی جبکہ اور سب سوتے ہوں نماز پڑھتے ہوں اس کے بعد فرمایا کہ بلند سے سلام کرنے کا یہ مقصد کہ کسی مسلمان کو سلام کرنے میں بخل نہ کرے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تواضع وانکسار میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اُسے سلام کریں۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے باتیں کرنی شروع کردے اُسے جواب مت دو اور آنے والا جب تک سلام نہ کرے اُس کے کھانے کی تواضع نہ کرو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے میں عاجز ہو اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص دس مسلمانوں سے چلتے پھرتے ملے اور انہیں اسلام کرے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جو مومن مومنوں کے ایک گروہ کو سلام کرے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَبَدًا

ترجمہ: خدا کا سلام اور اُس کی رحمت برکتیں تجھ پر ہمیشہ رہیں۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سلام کرنا سُنّت ہے۔ اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو بلند آواز سے کرے کہ سب سُن لیں تا کہ اُسے یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ اسی طرح جب کوئی شخص سلام کا جواب دے تو وہ بھی بلند آواز سے تا کہ کرنے والا یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص السّلام علیکم کہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ (تم پر خدا کا سلام اور اُس کی رحمت اور برکتیں) کہے اُس کے لئے تیس نیکیاں۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اگر وہ اکیلے بھی ہوں تو اُن سے بات کرنے میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا چاہئے اوّل چھینکنے والا کہ اُس کو یَرْحَمُکُمُ الله (اللہ تم پر رحم کرے) کہنا چاہئے گو اُس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ دوسرے جس پر سلام کرو اُسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم یا سَلَامٌ عَلَیْکُم کہو گو وہ اکیلا ہی ہو تیسرے جس کو دعا دی جائے اُس سے کہو عَافَاکُمُ الله (اللہ تم پر عافیت عطا فرمائے) گو وہ اکیلا ہی ہو اور وجہ اس کی یہ ہے کہ

ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔ نیز سلام ودعا کے قصد میں اور مومنوں کو بھی جو غائب ہیں داخل کرسکتے ہیں۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی کو یہ دعا دینی کہ حَیَّا کَ اللہ (اللہ تجھے زندہ رکھے) مکروہ ہے اگر یہی دعا دینی ہو تو یوں کہو حَیَّا کَ اللہ بالسَّلام۔ (خدا تجھے سلامتی کے زندہ رکھے)

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کو سلام نہ کرنا چاہئے اوّل جو شخص جنازہ کے ساتھ جا رہا ہے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کو جا رہا ہو۔ تیسرے جو حمام میں ہو اور یہ گمان ہو کہ لنگی باندھے ہوئے نہ ہوگا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب تم مسجد میں پہنچو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم سلام نہ کرو بلکہ حضرت رسولِ خدا ﷺ کا نام لے کر سلام کرو اور نماز میں متوجہ ہو جاؤ اور اگر کسی ایسے جلسے میں پہنچو جہاں لوگ باتیں کر رہے ہوں تو اُس کو سلام کر دو۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں جائے تو چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں نہ ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا۔ (ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو)

نیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ حَیَّاکَ اللہُ بِالسَّلامِ (خدا تم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے) تو تم اُس کے جواب میں کہو۔ اَنْتَ فَحَیَّاکَ اللہُ بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلَکَ دَارُ لَمْ تَامِ۔ (خدا تم کو بھی زندہ اور سلامت رکھے اور بہشت میں پہنچا دے۔)

O حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جب رخصت ہونے لگو تو ایک دوسرے کے لئے طلبِ مغفرت کرو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں پہنچے اور اپنے اہل وعیال وک سلام ا ے کرے تو اس کے گھر میں برکت ہوگی اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُنس ہو جائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اگر کوئی عورت کسی گروہ کے پاس پہنچے تو اُسے اُن لوگوں کو مخاطب کر کے علیکم السلام کہنا چاہئے اور اگر مرد پہنچے تو اُسے اہل جلسہ کو مخاطب کر کے السلام علیکم یا یا سلام علیکم کہنا چاہئے۔

بعض احادیث میں وارد ہے کہ چند قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ انہیں سلام نہ کرنا چاہئے۔(۱) یہودی

(۲) آتش پرست (۳) عیسائی (۴) بُت پرست (۵) جو شخص پاخانے میں ہو (۶) جو سامنے شراب کا سامان لیے بیٹھا ہو (۷) وہ شاعر جو شوہردار اور عفیفہ عورتوں کی نسبت فحش باتیں کرتا ہو یا لغو اشعار کہتا ہو (۸) وہ لوگ جو ایک دوسرے کو ماں کی گالی دینا دل لگی سمجھتے ہوں (۹) جو شخص چوپڑ۔شطرنج۔گنجفہ۔تاش۔جوایا اور اسی قسم کی بازیوں میں سے کسی طرح کا کھیل کھیلتا ہو (۱۰) جو شخص طنبورہ یا آلاتِ رقص وسرود میں سے کوئی چیز بجاتا ہو (۱۱) وہ مرد جس کے ساتھ لوگ لواطہ کرتے ہوں اور کچھ اس کی پرواہ نہ کرے (۱۲) جو شخص مسلمانوں سے سود لیتا ہو (۱۳) جو فاسق وفاجر کھلے خزانے فسق وفجور کرتا ہو (۱۴) جو شخص نماز پڑھ رہا ہو۔

O صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہِ کبیرہ ہے اسی طرح جو شخص شراب پیتا ہے اس پر سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

O جو حدیثیں ممانعت سلام میں اور اوپر بیان ہوئیں عجب نہیں کہ اُن کا یہ مطلب ہو کہ اس قسم کے لوگوں پر سلام کرنے کی کچھ زیادہ فضیلت نہیں یا یہ مراد ہو کہ اُن پر از روئے مہربانی ومحبت کے یا اُن کی حرکاتِ ناشائستہ سے خوش ہو کر سلام نہ کیا جائے کیونکہ بہت سی حدیثیں اس مضمون کی بھی وارد ہوئی ہیں کہ سب آدمیوں کو سلام کرنا اچھا ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی جلسے سے اُٹھے اور اہل جلسہ کو سلام کر کے رخصت ہو جائے تو اُس کے بعد اگر وہ لوگ نیک باتیں کرنے لگیں تو ثواب اُس شخص کو بھی ملے گا اور اگر بُری بُری باتیں کرنے لگیں تو اُس کا عذاب حاضرین ہی پر ہوگا اُس کے ذمّہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ چھوٹے کو چاہیئے کہ بڑے کو سلام کرے۔ راستہ چلنے والے یا آنے والے کو چاہیئے کہ بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے۔ چھوٹے گروہ کو چاہیئے کہ بڑے گروہ کو سلام کرے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار کو چاہیئے کہ پیادہ کو سلام کرے اور شتر سوار کو چاہیئے کہ خرسوار کو سلام کرے اور کھڑے ہوئے کو چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے کو چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور گھوڑے پر سوار ہو اُسے چاہیئے کہ خچر کے سوار کو سلام کرے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب ایک گروہ کا گزر دوسرے گروہ کے پاس سے ہو اور اُن میں سے ایک شخص سلام کرلے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص ایک گروہ کو سلام کرے۔ اور اُن میں سے ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔

○ حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ جواب میں سلام دیا کرتی تھیں۔

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ بڑھیا عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ جوان عورتوں کو سلام کرنا مکروہ جانتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آواز اچھی ہو اور اس طرح سلام کرنے کے ثواب سے گناہ زیادہ ہو۔ مگر اس قسم کی باتیں دوسروں کی تعلیم کے لئے فرمائی ہیں کیونکہ وہ حضرت خود اس قسم کی باتوں سے معصوم اور منزّہ تھے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اور مجوس کو تم اوّل سلام مت کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف علیکم کہہ دو۔

○ دوسری روایت میں فرمایا کہ جب کوئی یہودی۔ نصرانی یا بُت پرست یعنی مشرک تمہیں سلام کرے تو جواب میں صرف علیکم کہہ دو۔

○ واضح ہو کہ جہاں اور سلام ہیں وہاں اجازت حاصل کرنے کا بھی سلام ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو سنّت ہے کہ پہلے تین مرتبہ باہر سے سلام کہیں اگر سلام کا جواب سنیں، تو پھر اس گھر میں جائیں ورنہ باہر سے باہر واپس ہو جائیں اس سلام کا جواب کسی کے ذمّہ واجب نہیں ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ اجازت تین دفعہ مانگنی چاہئے کیونکہ پہلی مرتبہ میں تو سنتے ہی ہیں اور دوسری مرتبہ میں خیال کرتے ہیں کہ کس کی آواز ہے تیسری مرتبہ میں اگر اس کا آنا پسند کرتے ہیں تو اجازت دے دیتے ہیں اور اگر انہیں پسند ہوتا تو اس غرض سے چپ ہو رہتے ہیں کہ لوٹ جائے اور خدائے تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا

ترجمہ: اے ایمان والو سوائے اپنے مکانوں کے اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ استیناس نہ کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کرو۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ نے فرمایا کہ استیناس کے معنی ہیں زور سے پاؤں زمین پر مارنا اور سلام کرنا وغیرہ جس سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ کوئی آتا ہے۔

❀❀❀

(۲)

مصافحہ یعنی ہاتھ مِلانے کی معانقہ یعنی گلے ملنے کی فضیلت اور ہر ایک کے آدابُ

O صحیح حدیث میں حضرت جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جولوگ ایک جگہ موجود ہوں ان کا سلام تو مصافحہ سے کرنے سے پورا ہو جاتا ہے اور جو شخص سفر سے آیا ہو اس کا سلام گلے ملنے سے۔

O معتبر حدیث میں حضرت ابوعبیدہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر ۔کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں ہمسفر تھا سوار ہونے کے وقت پہلے میں کجادے میں جا بیٹھتا تھا اور بعد میں حضرت سوار ہوتے تھے اور جب دونوں ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے تھے تو حضرت مجھے سلام کرتے تھے اور میرا حال اس طرح دریافت فرماتے تھے جس طرح وہ لوگ جو مدّت کے بعد ملے ہوں ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں اور جب اُترنے کا وقت ہوتا تو اوّل حضرت سبق فرماتے اور جب دونوں زمین پر پہنچ لیتے حضرت سلام کرتے اور میرا حال اسی طرح دریافت فرماتے۔ میں نے عرض کیا یا بن رسولؐ اللہ آپ یہ باتیں جس طرح کرتے ہیں اور لوگ جو ہمارے پاس رہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں کرتا حضرت نے فرمایا شاید تو مصافحہ کرنے کا ثواب نہیں جانتا جتنی دیر دو مومن ملاقات اور مصافحہ میں مصروف رہتے ہیں اتنی دیر اُن کے گناہ اس طرح ان سے گرتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے اور جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر رکھتا ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق ۔نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو جب تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ خود نہ ہٹاتا تھا آنحضرتؐ اپنا دست مبارک نہ ہٹاتے تھے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں مصافحہ کرو کہ مصافحہ کے سبب سینے کینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں اسحاق صراف سے منقول ہے کہ مَیں کوفہ میں تھا اور یہاں کے رہنے والے بہت سے شیعہ میرے اس آجاتے تھے اور میں شہرت سے ڈرتا تھا میں نے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ جو مومن

مجھے دریافت کرتا ہوا آئے اس سے کہہ دیا کر کہ یہاں نہیں ہے۔ اتفاق سے اُسی سال میں حج کو گیا اور جب حضرت امام جعفر صادق ؑ کی خدمت میں پہنچا تو اُن حضرتؑ کا اپنے ساتھ پہلا سا برتاؤ نہ پایا۔ میں نے عرض کی قربان جاؤں اس تغیر کا باعث کیا ہے؟ فرمایا وہی جو تیرا مومنوں کے ساتھ متغیر ہو جانے کا سبب ہے۔ مَیں نے عرض کی قربان جاؤں میں مشہور ہو جانے سے ڈرتا تھا۔ ورنہ مجھے جتنی اُن سے محبت ہے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے اسحاق جب تیرے برادرانِ ایمانی تجھ سے زیادہ ملنے کو آئیں تو اس امر سے رنجیدہ مت ہو کیونکہ جب کوئی مومن کسی برادر مومن سے ملتا ہے اور وہ اُن سے خوش ہو کر مرحبا کہتا تو کہنے والے کے لئے قیامت تک مرحبا لکھی جاتی ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ اُن پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے اُس کے حصّے میں آتی ہیں جو دوسرے کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور خود نظرِ رحمت سے اُنھیں دیکھتا ہے مگر نظرِ رحمت بھی اُسی پر زیادہ ہوتی ہے جو دوسرے سے محبت زیادہ کرتا ہے۔ اور جب معانقہ کی غرض سے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالتے ہیں تو رحمت الٰہی اُن کو بالکل احاطہ کر لیتی ہے۔ اور اگر محض خوشنودی خدا کے لیے ملنے کھڑے ہوئے ہیں اور کوئی دنیوی غرض شامل نہیں ہے تو اُن کو منجانب اللہ خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیئے گئے اب از سرِ نو عمل کرو۔ اور جب ایک دوسرے کی مزاج پُرسی اور باتیں کرتے ہیں تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ شاید یہ کچھ راز کی باتیں کریں کیونکہ خدا خود ان کے حق میں ستّار ہے۔

اسحاق کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ تو ایسے وقت میں ہم جو جو باتیں کریں وہ تو نہ لکھی جاتی ہوں گی؟ یہ سُن کر حضرتؑ نے بلند آواز سے آہ سرد کھینچی اور اتنا روئے کہ آنسو رخسارۂ مبارک سے ڈھلک کر ریش اقدس سے ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ اے اسحاق خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی تعظیم کے سبب سے فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب دو مومن آپس میں ملاقات اور باتیں کریں تو اُن کے پاس سے ہٹ جاؤ کہ تو گو اس وقت فرشتے نہ لکھتے ہوں مگر خداوند کریم تو اُن کی کل کیفیّت سے آگاہ ہے۔ خفیہ سے خفیہ راز اور پوشیدہ بات حتیٰ کہ جو دلوں اور سینوں میں محفوظ ہیں اُس پر سب روشن ہیں تو ایسے میں جو باتیں وہ کریں گے تو کیا اُسے خبر نہ ہوگی۔

اے اسحاق خدا سے اس طرح ڈر گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور وہ تجھے اگر تیرا یہ گمان ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تُو کافر ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور پھر تو اپنے گناہوں کو مخلوق سے تو چھپاتا ہے اور اُس کے سامنے علی الاعلان کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تُو اُسے اس کے ادنیٰ ادنیٰ بندوں سے بھی کم جانتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے آپس میں مصافحہ کرنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا راہِ خدا میں جہاد کرنے کا۔

O حضرت امام جعفر صادق -اور حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کی ملاقات کے ارادے سے جائے بشرطیکہ اُس کا حق بھی پہچانتا ہو تو خدائے تعالیٰ ہر قدم پر ایک ایک نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایک ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ اُس کے لئے بڑھاتا ہے اور جس وقت یہ شخص اُس مومن کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے تو آسمان کے دروازے اُس کے لیے کُھل جاتے ہیں اور جب دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ یا معانقہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ نظرِ رحمت اُن کی طرف کر کے فرشتوں سے بہ فخر و مباہات ارشاد فرماتا ہے کہ میرے ان دونوں مومن بندوں کو دیکھو جو صرف میری خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے ملے ہیں اور میری رضا کے لیے ایک دوسرے کے دوست ہیں پس مجھ پر لازم ہے کہ اُن پر اس وقت کے بعد کوئی عذاب نہ کروں بعد ملاقات جب وہ مومن واپس جاتا ہے تو بہت سے فرشتے اُس کے ساتھ جاتے ہیں جو گنتی میں اُس کی سانس اور اس کے قدموں اور باتوں کے برابر ہوتے ہیں اور دوسرے دن اُسی وقت تک دُنیا و آخرت کی بلاؤں سے محافظت کرنے کے لئے اُس کے ساتھ رہتے ہیں اور اگر وہ اس اثناء مر جائے تو قیامت کے دن حساب سے نجات پاتا ہے اور اگر وہ دوسرا مومن جس کے پاس یہ شخص گیا ہے اس کا حق شناس ہے اور اُس کی حرمت سے آگاہ ہے تو اس کو بھی اُتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تم شیعوں کی پیشانیوں میں ایک نُور ہے جس کے سبب تم کو اہل دنیا پہچان لیتے ہیں۔ جب تمہاری آپس میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا کرو۔

O دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ کسی شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینا نہ چاہئے سوائے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس اور دست مطہر کے یا اس شخص کے جس کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینے سے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک یا دستِ مطہر مراد ہو اور اس کے یہ معنی سمجھ میں آتے ہیں کہ اس بات کا اشارہ آئمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی طرف ہے اور ظاہراً اور سادات و علماء بھی اس میں شامل ہیں تا کہ لوگ سادات کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہونے کی وجہ سے کریں اور علماء کی آنحضرتؐ کے دین کے مروّج اور علوم کے محافظ ہونے کے سبب سے۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ سوائے دستِ مبارک آنحضرتؐ یا امامؑ کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا نہ چاہئے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سوائے پیغمبرؐ یا وصی پیغمبر کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا مناسب نہیں۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی عزیز قریب کا اُس کی قرابت کے سبب سے بوسہ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

O برادرانِ[1] ایمانی کے رخساروں کا بوسہ لینا چاہئے۔ اور امام -کی پیشانی کا دونوں آنکھوں

کے درمیان۔حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ دہن کا بوسہ اپنی بی بی اور بچّوں کے اور کسی کا نہ لیا جائے یعنی نامحرم کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔

❁❁❁

(۳)

مجالس اور محافل میں بیٹھنے کے آداب

○ منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ وصیّت فرمائی کہ آٹھ آدمیوں کو اگر ذلّت پہنچے تو اُنھیں اپنے آپ ملامت کرنا چاہیے۔

اول: جو شخص کسی کے ہاں دعوت میں بلا طلب چلا جائے۔ دوسرے: وہ شخص جو صاحب خانہ پر حکومت کرے تیسرے وہ شخص جو اپنے سے بھلائی کا طالب ہو۔ چوتھے وہ شخص جو بخیلوں اور لئیموں سے بذل و احسان کی امید رکھتا ہو۔ پانچویں وہ شخص جو دو آدمیوں کی بات میں بغیر اُن کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ شخص جو بادشاہ کا استخفاف کرے۔ ساتویں وہ شخص جو محفل یا مجلس میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جو اس کے شایانِ شان نہ ہو۔ آٹھویں وہ شخص جو ایسے شخص سے باتیں کرتا ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرے۔

○ حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں مجموعاً یا فرداً فرداً نہ ہوں اور وہ صدر مجلس میں بیٹھے وہ احمق ہے۔ اوّل جو کچھ اُس سے دریافت کریں اُس کا جواب دے سکے۔ دوسرے جب اور لوگ حق کے بیان سے عاجز ہوں تو وہ پورا پورا بیان کر سکے۔ تیسرے معاملات میں ایسی رائے دے سکے کہ اُس رائے پر چلنے والوں کے لیے بہتری ہی بہتری ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو مومن کو اُن سب کے پیچھے بیٹھنا چاہیے کیونکہ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے صدر مجلس کی طرف جانا کم عقلی کی علامت کی ہے۔

○ بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مفصلۂ ذیل باتیں تواضع اور فروتنی کی علامتوں کی علامتوں میں داخل ہیں۔ اوّل محفل یا مجلس میں جس درجہ پر بیٹھنے کے لائق ہو اُس کمتر درجے پر بیٹھ جانا۔ دوسرے ہر شخص کو سلام کر لینا۔ تیسرے لڑائی جھگڑوں سے باز رہنا ہر چند حق کا طرفدار ہو۔ چوتھے اپنی پرہیز گاری و نیکی کی تعریف کا لوگوں سے اُمیدوار نہ ہونا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب لوگ کسی جلسے میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوں اور کوئی شخص پہنچے اور ان لوگوں میں سے کوئی صاحب اُس کو بلائیں اور اُس کے بیٹھنے کے لیے جگہ کشادہ کر دیں تو مناسب ہے کہ

اُس جگہ جا بیٹھے کیونکہ یہ ایک عزّت ہے جو اُس کے برادر مومن نے اُس کے واسطے کی ہے اور اگر کوئی نہ بلائے اور نہ جگہ خالی کرے تو جہاں جگہ مل سکے وہیں بیٹھ جانا مناسب ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی کے گھر آئے اُس کے لیے مناسب ہے کہ صاحب خانہ جس جگہ اُسے بیٹھنے کو حکم دے وہیں بیٹھ جائے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کی نیکی و بدی سے خوب واقف ہوتا ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شارع عام پر ہرگز ہرگز نہ بیٹھو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی شخص کے لیے لوگوں کے درمیان ران کھول کر بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

O حضرت امام حسن عسکری -سے مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مرتبے سے کم درجہ پر بخوشی بیٹھ جائے گا۔ جب تک اُس جگہ سے نہ اُٹھے گا۔ خدا اور اُس کے فرشتے برابر اُس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی محفل میں جاتے تھے تو جو مقام دروازے سے زیادہ قریب ہوتا تھا وہیں بیٹھ جاتے تھے۔

O دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشست کے تین طرز اختیار کرتے تھے۔ کبھی تو زانو زمین سے اٹھا کر کھڑے کر لیتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو زانو کے اِرد گرد لا کر ایک ہاتھ کا پہنچا دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔ اور کبھی کبھی دو زانوں بیٹھتے تھے جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی ایک پاؤں پر رکھ کے بیٹھتے تھے مگر چار زانو کبھی نہ بیٹھتے تھے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ ایک جگہ گرمی کے موسم میں بیٹھے ہوں ضرور ہے ان میں سے ہر ایک اپنے ہر طرف تخمیناً ایک ایک بالشت کا فاصل چھوڑ کر بیٹھے تا کہ لوگوں کو گرمی سے تکلیف نہ پہنچے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص تنگ جگہ میں چار زانو بیٹھے اسے آدمی نہ سمجھو۔

O کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ احتباء عربوں کی دیوار ہے۔ احتباء اُسے کہتے ہیں کہ زانو زمین سے اٹھا کر زانو اور پیٹھ کے ارد گرد ایک کپڑا باندھ کر بیٹھیں یا ہاتھوں کو زانو کے گرد لا کر ایک ہاتھ سے

دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مطلب اس سے یہ ہے کہ عرب لوگ صحراؤں میں اور ایسے مقامات میں جو دیوار کے قریب نہیں ہوتے اس طرح بیٹھتے ہیں تا کہ اس طرح کی نشست دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا کام دے۔

O حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ لوگوں نے آنحضرتؐ سے احتباء کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ستر نمایاں نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❁❁❁

(۴)

صاحب خانہ کو اپنے گھر آنے والے سے جو برتاؤ کرنا چاہئیں اُن کے آدابُ

○ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ سوائے دینی بزرگی کے اور کسی طرح کے واسطے تعظیم کے لیے اُٹھنا مکروہ ہے یعنی عالم کی اُس کے علم کے سبب اور نیک و پرہیزگار آدمی کی اُس کے تقویٰ اور پرہیزگاری باعث تعظیم جائز ہے۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کے گھر آئے صاحب خانہ پر اُس کا حق یہ ہے کہ وہ اُس کے آنے اور پھر گھر سے جانے کے وقت تھوڑی دور ساتھ چلے۔

○ یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر آئے تو جب تک وہ وہاں سے نہ جائے صاحب خانہ پر حاکم ہے اور جو کچھ وہ حکم دے صاحب خانہ کو اُس کی اطاعت کرنی چاہئے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کے لیے کوئی تحفہ لائے مثلاً کوئی تکیہ یا بچھونا یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کوئی مومن کسی مومن کو سلام ہی کرے تو بہشت ان چیزوں کا معاوضہ دینے کے لیے قریب ہوتی ہے۔ اُس وقت خدائے تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے کہ میں نے اہل بہشت کا کھانا سوائے پیغمبروں اور اُن کے وصیوں کے اور اہلِ دنیا پر حرام کر دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا بہشت کو حکم ہوگا کہ آج تو مومنین کے تحفوں کا بدلہ دے دے اُس وقت غلمان اور حوریں بہشت سے بڑے بڑے خوان جن پر موتیوں کی جھالر لگے ہوئے خوان پوش پڑے ہوں گے لے کر نکلیں گے اور میدانِ حشر میں اُن لوگوں کے پاس لائیں گے۔ اُن بیچاروں کی عجب کیفیت ہوگی ایک طرف تو جہنم اور اُس کے عقوبات پیشِ نظر ہوں گے اور دوسری طرف بہشت اور اُس کے نعمات سے حواس باختہ ہوں گے اور عقل مسلوب۔ خوان سامنے آئیں گے مگر کچھ نہ کھائیں گے تب ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کرے گا کہ خدائے تعالیٰ نے اُس شخص پر جہنم قطعی حرام کی ہے جس نے بہشت کے کھانے میں سے کچھ بھی کھا لیا اس وقت ہاتھ بڑھا بڑھا کر کھائیں گے۔

o دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخص جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے مکان پر آئے۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے لیے ایک ایک بچھونا بچھا دیا ایک تو اُس بچھونے پر بیٹھ گیا مگر دوسرے نے اپنے بچھونے پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرتؑ نے اُس سے فرمایا کہ بیٹھ جا۔ کیونکہ جب عزّت دی جاتی ہے تو اُس سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کرتا بعد اس کے فرمایا کہ جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قسم کا معزّز آدمی آئے تو بھی اُس کی عزّت کرو۔

o ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کا حق کے سوائے منافق کے اور سب جانتے ہیں۔

اوّل۔ سفید ریش والا بوڑھا مسلمان

دوسرے۔ حافظ قرآن یا معنی قرآن کا جاننے والا۔

تیسرے۔ امام عادل۔

نیز فرمایا کہ بوڑھوں کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

o حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس کی لوگ عزّت کریں اُس کی عزّت کو قبول کرنا چاہئے۔ عزّت سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

o کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا -سے دریافت کیا کہ وہ کون سی عزّت ہے جس کو روزانہ کرنا چاہئے؟ فرمایا عزتیں اس قسم کی ہیں جیسے کسی کے لیے بیٹھنے کو جگہ کر دینا عطر وغیرہ پیش کرنا۔ یا بیٹھنے کے لیے کوئی چیز بچھا دینا اور اسی طرح کے امتیازات۔

o حضرت امام حسن عسکری -سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ایسے طور سے خاطر مت کرو کہ اُسے ویسی ہی تمہاری خاطر کرنی دشوار ہو جائے۔

o حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے ایک گروہ کی خدمت کرے خدائے تعالیٰ اُسے بہشت میں اُن کی تعداد کے مطابق غلمان عطا فرمائے گا۔

o حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی جو اُس کے پاس آئے عزّت کرے تو ایسا ہی ہے جیسے اُس نے خدا کی عزّت کی۔

o حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بعوض ہر مہربانی کے جو کوئی شخص اپنے برادر مومن کے ساتھ برتے گا خدائے تعالیٰ اس کو بہشت میں میں حوریں اور غلمان عنایت فرمائے گا۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو اپنے برادر مومن کا مہربانی کی باتوں سے اکرام کرے یعنی نرمی

سے اُس سے بات کرے اور اُس کا غم دُور کردے تو جب تک وہ اس قسم کے اکرام میں مصروف رہے گا خدائے تعالیٰ کی رحمت برابر اُس کے شامل حال رہے گی۔

(۵)

وہ جلسے اور محفلیں جن میں جانا رَوا ہے اور وہ لوگ جن کے پاس بیٹھنا اُٹھنا مناسب ہے

○ حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ اُس شخص کی پیروی کرو جو تم کو رُلا رُلا دے مگر تمہارا خیر خواہ ہو اور اُس شخص کے کہنے پر مت چلو جو تم کو ہنساتا ہو مگر فریب دینا چاہتا ہو۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پہلے سمجھ لو کہ تم کس سے باتیں ہو اور کس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہو کیونکہ ہر شخص کو موت کے وقت اُس کے ہم نشین دکھلائے جاتے ہیں اگر ان کا چال چلن اچھا ہوتا ہے اور وہ نیک ہوتے ہیں تو اُسے خوشی ہوتی ہے اور اگر ان کا چال چلن بد ہوتا ہے تو اُسے رنج ہوتا ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔نے فرمایا کہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بہتر اُسے جانتا ہوں جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے۔ یہ بھی فرمایا کہ پُرانے دوستوں کی محبت لازم سمجھو اور نئے دوستوں کی صحبت سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اپنے عہد کو وفاداری سے نہیں نباہتے۔اور تمام آدمیوں سے خواہ تمہارا کسی پر کتنا ہی اعتبار ہو بدگمان ضرور رہو۔

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ اُن مقامات سے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو اور اُن صحبتوں سے جن کی نسبت لوگ بدگمانیاں کرتے ہوں بہت اجتناب کرو کیونکہ بد ہم نشین اپنے دوست کو فریب دیتا ہے۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بدکاروں کے پاس بیٹھتا بیٹھتا ہو وہ تہمت کا زیادہ سزاوار ہے۔

○ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص مقامات تہمت میں ہو اور لوگ اُس کی نسبت بدگمانی کریں تو اُسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہئے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ شک اور تہمت کے موقعوں سے بچو۔مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بھی راستے میں کھڑا ہو کیونکہ سب راہ گیر یہ نہیں جانتے کہ یہ اس کی ماں ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ -نے فرمایا کہ بدمصاحبت اخلاق میں سرایت کر جاتی ہے اور بدہم نشین موجب ہلاکت ہوتا ہے اس لیے تم غور کرلو کہ تمہارے ہم نشین کیسے ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیک لوگوں کی دوستی موجب ثواب ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ بُرے لوگوں کی دوستی نیک لوگوں کے لیے باعث فضیلت ہے۔اور نیک لوگوں کے ساتھ بدوں کی دشمنی نیک لوگوں کی زینت ہے اور بدلوگوں کے ساتھ نیکوں کی دشمنی بدوں کے لیے موجب خواری ہے۔

O حضرت امام زین العابدین -سے منقول ہے کہ پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ ہرگز ہرگز مصاحبت ورفاقت نہ کرنی چاہئے۔اوّل جھوٹے کے ساتھ کہ اس کی مثال کی سراب جیسی ہے کہ وہ اپنے جھوٹ سے ہمیشہ تمہیں دھوکا دے گا اور اکثر بعید کو قریب دکھلائے گا۔اور قریب کو بعید۔دوسرے فاسق کے ساتھ۔کہ وہ تم کو ایک خوراک کھانے یا اس سے بھی کم کے عوض دوسروں کے ہاتھ بیچ دے گا۔تیسرے بخیل کے ساتھ کہ وہ سخت سے سخت ضرورت میں بھی اپنے مال سے تمہاری امداد نہ کرے گا۔چوتھے احمق کے ساتھ کہ اگر وہ تمہیں نفع بھی پہنچانا چاہے گا تو الٹا نقصان ہی پہنچائے گا۔پانچویں اُس شخص کے ساتھ جو قاطع رحم ہو کیونکہ خدائے تعالیٰ نے ایسے شخص پر قرآن مجید میں تین جگہ لعنت فرمائی ہے۔

O حضرت عیسیٰ -نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے زیبا نہیں ہے کہ کسی بدکار یا احمق یا جھوٹے کو اپنا بھائی یا دوست بنائے۔

O حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے آدمیوں کی ہمنیشنی دل کو مُردہ کردیتی ہے۔ اول کمینے یا ادنیٰ درجے کے لوگ۔دوسرے عورتیں۔تیسرے اُمراء۔

O حضرت لقمان -نے اپنے بیٹے سے یہ کہا کہ اپنے دوستوں سے زیادہ میل جول مت کرو کہ وہ میل جول آخر باعث جدائی ہوجاتا ہے اور اُن سے الگ بھی مت رہو کہ موجب ذلّت ہے نیکی اس شخص کے ساتھ کرو جو اُس کا خواہاں ہو۔اور جس طرح سے بھیڑیے بکری میں دوستی نہیں ہے اُسی طرح نیکوں اور بدوں میں دوستی نہیں ہوسکتی۔اور جو شخص رال کے پاس جائے گا وہ ضرور اُس کو چمٹ جائے گی۔اسی طرح جو شخص بدکاروں کی صحبت میں بیٹھے گا اُن کی بدیاں ضرور سیکھے گا۔جو شخص لوگوں سے لڑے گا گالیاں ضرور سُنے گا۔جو شخص کسی بُری محفل میں بیٹھے گا اُسے تہمت ضرور لگائی جائے گی۔جو شخص بدہمنشین کے پاس بیٹھے گا وہ ہرگز بدی سے محفوظ نہ رہے گا۔اور جو شخص اپنی زبان کی نگہداشت نہ کرے گا وہ ہمیشہ پشیمان ہوگا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ بدعتی لوگوں کی مصاحب و ہمنشینی سے گریز کرو ورنہ

لوگ تم کو بھی ویسا سمجھیں گے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور مصاحب کے دین پر ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ احمق سے دوستی مت کرو کہ جس وقت تم اُس سے زیادہ خوش ہوگے قریب ہے کہ اُسی وقت وہ تمہیں رنجیدہ کردے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے دانا وہ شخص ہے جو جاہلوں کی صحبت سے بھاگے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کو کوئی بُرا کام کرتے دیکھے اور اُس کا روکنا بھی اُس کے اختیار میں ہو اور پھر نہ روکے تو اُس نے دوستی اور برادری میں خیانت کی۔ اور جو شخص احمق کی مصاحبت سے پرہیز نہ کرے اُس میں بہت جلد اُس کے اخلاق میں سرایت کر جائیں گے۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے مصاحبوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو گناہ کی باتوں کو تمہاری نظر میں اچھا کر دکھائے۔ یہ بھی فرمایا کہ بدوں کی ہم نشینی سے نیکوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کی مصاحبت سے تمہیں دینی نفع نہ پہنچے اُس کی حالت کی طرف توجہ اور اُس کی صحبت کی رغبت مت کرو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہوتی ہیں۔ اوّل بے وفا سے محبت کرنا۔ دوسرے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنا جو احسان نہ مانے۔ تیسرے ایسے شخص کو علم سکھانا جو توجہ نہ کرے۔ چوتھے راز ایسے شخص سے کہہ دینا جو اُس کی حفاظت نہ کرے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ عالم کی صحبت میں کوڑے پر بیٹھنا جاہل کی صحبت میں اعلیٰ درجے کے فرش پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ -کی خدمت میں عرض کی کہ ہم کن لوگوں کی ہم نشینی اختیار کریں؟ فرمایا ایسے لوگوں کی جن کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے جن کی باتوں سے تمہارا علم بڑھے اور جن کے افعال سے عقبیٰ کی طرف تمہارا میلان زیادہ ہو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ دین داروں کے پاس بیٹھنا دنیا وآخرت دونوں جہاں کی بزرگی ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ جس شخص پر مجھے بھروسہ ہو اُس کے پاس ایک دفعہ بیٹھنا

میرے نزدیک ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ امیروں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ جب کوئی بندہ خدا اُن کے پاس اوّل جا کر بیٹھتا ہے گو گووہ یہ جانتا ہو کہ خدا نے مجھے بہت سی نعمتیں دے رکھی ہیں مگر ابھی وہاں سے اُٹھنے نہیں پاتا کہ یہ گمان پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو مُردہ کر دیتی ہیں۔اوّل گناہ پر گناہ کرنا۔دوسرے عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنا۔تیسرے احمقوں سے جھگڑنا کہ تم ایک بات کہو اور وہ دوسری کہے اور حق کو نہ مانے۔چوتھے مُردوں کے ساتھ ہم نشینی کرنا۔لوگوں نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ مُردے کون؟ فرمایا وہ اُمراء جو خدا کو بھول گئے ہوں۔

○ منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین ؑ اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے کہ دیندار اور خداشناس لوگوں کی صحبت میں بیٹھو اور اگر ایسے لوگ میّسر نہ ہوں تو اوروں کی صحبت سے تنہائی بہتر اور موجب سلامتی ہے اور اگر چار و ناچار اُن لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا ہی پڑے تو بامروّت لوگوں کے پاس بیٹھو کہ وہ اپنے جلسوں میں فحش نہیں بکتے۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ آدمی کو اپنے باپ کے مصاحبوں کی عزّت وحفاظت کرنا لازم ومناسب ہے کیونکہ اُن کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے کہ جن صحبتوں میں تم بیٹھنا چاہو پہلے بنظر بصیرت اُن کو دیکھو اگر اُن میں کوئی گروہ خدا کا یاد کرنے والا ہے تو تم اُن کے پاس بیٹھو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے کے تمہارے علم سے اُنہیں نفع پہنچے گا اور اُن کے پاس تمہارے بیٹھنے سے اُن کا علم بڑھ جائے گا اور بصورت جاہل ہونے کے تمہیں اُن سے حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر رحمت نازل کرے اور تم بھی اُس میں شریک ہو۔اور اگر اُن میں سے کوئی ایسا گروہ ہے جو خدا کو یاد نہیں کرتا اُن کے پاس مت پھٹکو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے کے اُنہیں تمہارے علم سے کچھ نفع نہ ہوگا اور بصورت جاہل ہونے کے تمہاری جہالت اور بڑھ جائے گی اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر کوئی عذاب نازل کرے اور تم کو بھی اُس میں شریک کرے۔

○ حضرت امیرالمومنین ؑ سے منقول ہے کہ اُس گروہ میں جہاں خدائے تعالیٰ کو یاد کرتے ہوں جانا لازم ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ زمانے کے دانا یہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے کے گھر

جانے کے لیے ان دس اسباب میں سے کوئی ایک سبب ہونا چاہئے۔

اوّل حج وغیرہ ادا کرنے کے لیے خدا کے گھر جانا۔ دوسرے دینی بادشاہوں کے گھر جانا کہ اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے۔ اُن کا حق واجب ہے۔ اُن کی اطاعت کا نفع بہت بڑا ہے اور اُن کی مخالفت کا ضرر بہت سخت ہے۔ تیسرے دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کے لیے علماء کے گھر جانا۔ چوتھے صاحبان جود و بخشش کے گھر جانا جو اپنا مال ثواب آخرت کی اُمید پر خرچ کرتے ہوں۔ پانچویں اُن احمقوں کے گھر جانا جن کے (بہ سبب حادثاتِ زمانہ) لوگ محتاج ہو جاتے ہیں اور اپنی حاجتیں اُن کے پاس لے جاتے ہیں۔ چھٹے حصولِ عزّت و رفع حاجت کے لیے بڑے آدمیوں کے گھر جانا۔ ساتویں معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے اُن لوگوں کے پاس جانا جن کی رائے پر لوگوں کو بھروسہ ہو اور جن کی متانت و استقلال سے لوگوں کو نفع کی اُمید ہو۔ آٹھویں برادرانِ ایمانی کے گھر اس عوض سے جانا کہ اُن سے ملنا جُلنا واجب اور ان کا حق لازم ہے۔ نویں دشمنوں کے گھر اس لیے جانا کہ میل جول سے اُن کا ضرر دور ہو اور رفق و مدارات سے اُن کی عدوات جاتی رہے۔ دسویں ایسی صحبت میں جانا جہاں کی ملاقات سے آدابِ مجلس حاصل ہوں۔ اخلاق درست ہوں۔ اور اُن سے باتیں کرنے سے اُنس پیدا ہو۔

❀❀❀

(۶)

چھینکنے، ڈکارنے اور تھوکنے کے آداب

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مسلمانوں کا حق مسلمان بھائی پر یہ ہے کہ جب اُس سے ملے سلام کرے۔ اور بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے پیٹھ پیچھے اُس کا خیر اخواہ رہے اور جب وہ چھینک لے تو اُس کے حق میں دعا کرے۔

لازم ہے کہ چھینک لینے والا یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ (حمد اُس خدا کے لیے جو تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں) (یہ حمد بطور اظہارِ تشکر ہے) اور دوسرے لوگ اُس کے حق میں یہ کہیں یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ (خدا تم پر رحم کرے) اور وہ اُن کے جواب میں کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہاری حالت بہتر کردے)

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو تم اُس کو دعا دو گو اُس کے اور تمہارے بیچ میں دریا اور ندّی ہی کیوں نہ حائل ہو۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ آدمی کا مُنہ شیطان کا پھاٹک ہے اور چھینک خداوند عالم کی طرف سے ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس حالت میں آدمی صحیح وتندرست ہوتا ہے اُس پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے بہت سی نعمتیں ہوتی ہیں مگر وہ اُن کا نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتا ہے اس سبب سے خدائے تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اُس کے بدن میں دوڑتی پھرے اور ناک سے نکل جائے یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں خدائے تعالیٰ کی حمد مقرر کی گئی ہے کیونکہ یہ حمد اُن نعمتوں کا شکریہ اور اُس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا چھینک بہت ہی اچھی چیز ہے بدن کو نفع پہنچاتی ہے اور خدا کو یاد دلاتی ہے۔

○ حدیث حسن میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ

O دوسری حسن حدیث میں اُنھیں حضرت نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو پاس بیٹھنے والے اور آواز سُننے والے اُس سے کہیں۔ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ اُن کے جواب میں کہے۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ یَرْحَمُکُمْ

O ایک اور حدیث میں فرمایا چھینک لینے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اور دوسرے اُس سے کہیں یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ جواب میں کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ لَنَا۔ (خدا تمہیں بھی بخش دے اور ہمیں بھی)

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ایک نابالغ لڑکا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اُسے چھینک آئی اور اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے چھینک لی تو فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" پھر ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا "رَغَمَ اَنْفِیْ لِلّٰہِ رَغْمًا وَّ اخِرًا" (میں خدا کے سامنے زیادہ ذلیل اور پست ہوں)

O حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص چھینک لینے کے بعد یہ کہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" اُسے کانوں اور دانتوں کا درد کبھی نہ ستائے گا۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کی چھینک کی آواز سُن کر خدا کی تعریف کرے اور پیغمبرؐ اور اُن کے اہل بیتؑ پر درود بھیجے تو وہ آنکھوں اور دانتوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر چھینکنے والے کے اور تمہارے درمیان ایک دریا حائل ہو تو بھی حمد خدا وغیرہ کہو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کان اور دانتوں کے درد کے دفعیہ کے لیے جب چھینک آئے الحمد للہ کہو۔

O ایک اور حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب مسلمان چھینک لے کر کسی سبب سے چپ رہ جاتا ہے تو فرشتے اُس کی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے اُس سے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ کہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ بیمار کا چھینک لینا اُس کی تندرستی کی علامت اور جسم کی راحت کا موجب ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ چھینکیں جسم کو نفع دیتی ہیں جب تک تین سے زیادہ نہ ہوں اور اگر تین سے زیادہ آئیں تو پھر داخلِ مرض ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص چھینکنے اور ناک پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

کَثِیراً کَمَاھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ ںالنَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کی ناک کے بائیں نتھنے سے ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا ایک پَردار جانور نکل کر عرش کے نیچے جا پہنچتا ہے اور قیامت تک اُس کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو چھینک آئے وہ سات دن تک مرنے سے مامون رہتا ہے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی روایتوں میں منقول ہے کہ چھینک اس بات کی تصدیق کرتی ہے جس کے متصل واقع ہو اور اس بات کی سچائی کی علامت بھی ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو مناسب ہے کہ کلمہ کی انگلی ناک پر رکھ کر یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ رَغْمَ لِلّٰہِ اَنْفِیْ رَغْمًا دَاخِرًا مَّاعِزًا اغَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَّ لَا مُسْتَحْبٍ (اُس خدا کا شکر ہے جو مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے اور محمد مصطفیٰ اور اُن کی آل پاک پر خدا کی رحمت ہو یا میں خدا کے سامنے حد سے زیادہ ذلیل و پست اور بُزدل ہوں اور اس بات کے اظہار میں مجھے کوئی شرم یا تاسّف نہیں ہے) اور جب کوئی دوسرا چھینکے تو تین مرتبہ تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور اگر اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو شِفَاکَ اللّٰہُ کہے یہ بھی فرمایا کہ مرد مومن چھینک لے تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہو اور زن مومنہ کے لیے عَانَاکِ اللّٰہُ (خدا تجھے عافیت دے) اور بچّے کے لیے زَرَعَکَ اللّٰہُ (خدا تجھے بڑھائے) بیمار کے لیے شِفَاکَ اللّٰہُ (خدا تجھے شفا دے) کافر کے لیے ھَدَاکَ اللّٰہُ (خدا تجھے ہدایت کرے) اور پیغمبر یا امام کے لیے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ (خدا تجھ پر رحمت نازل کرے) اور کسی اور کے جواب میں یَغْفِرُ اللّٰہُ نَاوَ لَکُمْ

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ بہت سی چھینکیں آنا پانچ قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اول جذام۔ دوسرے لقوہ۔ تیسرے آنکھوں میں پانی اُترنا چوتھے نتھنوں کا خشک اور سخت ہو جانا۔ پانچویں آنکھوں میں پروال اور اگر یہ منظور ہو کہ چھینکیں کم ہو جائیں تو چھرتی روغن مَروہ [1] ناک میں ٹپکالیں۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے پانچ دن ایسا ہی کیا چھینکیں بند ہو گئیں۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی کو پاخانے میں چھنک آئے تو اُسے چاہئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دل میں کہہ لے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اُن حضرت کی مراد یہ ہو کہ چپکے چپکے کہے۔

O حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ چھینکنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت جناب

رسالت مآب ﷺ اور اُن کی آلِ اطہارؑ پر درود بھیجنا واجب ہے۔

- حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ کسی کو ڈکار آئے تو آسمان کی طرف مُنہ نہ اُٹھائے۔ یہ بھی فرمایا کہ ڈکار خدا کی ایک نعمت ہے اس کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے۔
- حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ مومن کو مناسب ہے کہ قبلہ کی طرف مُنہ کر کے نہ تھوکے اور اگر بھول کر ایسا ہو جائے تو استغفار پڑھے۔
- حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم حالتِ نماز میں اگر کسی کے چھینکنے کی آواز سُنو تو گو تمہارے چھینکنے والے کے درمیان دریا حائل ہوتا ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کہہ لو۔

❀❀❀

(۷)

مزاح کرنا، ہنسنا اور ہم نشینی کے آدابُ نیز اپنے جلسوں کے راز کی راز داری کرنا

○ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے اور دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب تین آدمی ایک جلسہ میں بیٹھے ہوں تو اُن میں دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے رفیق کے رنج اور ایذا کا باعث ہوگا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بات کاٹ دے تو ایسا ہے گویا اُس نے اُس کا منہ نوچ لیا۔

○ بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ ہم نشینی راز داری ہے یعنی جو باتیں اپنے جلسے میں ہوں اُن کا ذکر بلا مرضی اور بغیر علم دوسرے ہم نشینو کے اور کہیں نہ ہونا چاہئے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ کسی شخص کو مناسب نہیں کہ جس بات کو اُس دوست چھپانا چاہے اُس کا ذکر کہیں کرے سوائے اس کے کہ اُسے اس بات کا علم ہو کہ اس کا اظہار ضروری ہے یا اُس دوست کی نیکیاں ہوں۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ سب جلسوں کی راز داری کرنی چاہئے سوائے اُن جلسوں کے جن میں ناحق کوئی قتل کیا گیا ہو زنا کیا گیا ہو یا کوئی مال غضب کیا گیا ہو۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہوسکتا جسے مزاح اور خوش طبعی کی عادت نہ ہو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تم آپس میں خوش طبعی کس درجے تک ہے؟ اُس نے عرض کی کہ کم ہے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ کرو کیونکہ مزاح کرنا اخلاق کی خوبی میں داخل ہے اور برادر مومن کی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے تھا۔ کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن لوگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے اُن سے مزاح فرماتے تھے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں میں خوش طبعی کرتا جب تک وہ فحش نہ بکے اُس کو دوست رکھتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مومن کا ہنسنا بہ تبسّم ہونا چاہئے آواز نہ نکلے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ بہت ہنسنے سے آدمی کا دل مُردہ ہوجاتا ہے اور دین اس طرح ضائع ہوجاتا ہے جیسے نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ بغیر کسی تعجب کے ہنسنا نادانی ہے۔

O دوسری حدیث میں حسن میں منقول ہے کہ بہت زیادہ مزاح نہ کرو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص سے تمہیں محبت ہو اُس سے مزاح کرو مگر ہاتھا پائی نہ کرو۔

O دوسری حسن حدیث میں فرمایا کہ قہقہہ مار کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے چہرے کی آب وتاب جاتی رہتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ لوگوں کا ٹھٹھا نہ اُڑاؤ کہ وہ بھی ادنیٰ درجے کی گالی سمجھی جاتی ہے اور اس سے اور لوگوں کے دلوں میں کینے پیدا ہوجاتے ہیں۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جب قہقہہ مار کر ہنسو تو یہ کہہ لو اَللّٰھُمَّ لَا تَمْقُتْنِیْ (یا اللہ مجھ سے دشمنی نہ رکھیو)

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مذاق کرنے سے عزت وآبرو میں بٹہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کے دل سے رعب اُٹھ جاتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہاتھا پائی کرنے سے محبت جاتی رہے گی اور زیادہ دل لگی کرنے سے لوگوں کو تم پر جُرأت ہوجائے گی۔

O حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ ٹھٹھا کرنے سے نورِ ایمان جاتا رہے گا اور مروّت ومردانگی کم ہوجائے گی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت یحییٰ ؑ فقط رویا کرتے تھے ہنستے کبھی نہ تھے اور حضرت عیسیٰ ؑ روتے بھی تھے اور ہنستے بھی تھے مگر کردار حضرت عیسیٰ ؑ حضرت یحییٰ ؑ کے کردار سے بہتر تھا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت داؤد ؑ نے حضرت سلیمان ؑ سے فرمایا کہ بیٹا زیادہ نہ ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے قیامت کے دن آدمی مفلس ہوگا۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو جہنم کی موجودگی کا یقین ہو مجھے تعجب ہے کہ اُس شخص کو ہنسی کیونکر آتی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -نے فرمایا کہ بت سے آدمی ایسے ہیں جو اوقات گزاری اور بیہودگی کے طور پر ہنستے ہیں اُنھیں قیامت کے دن بہت سا رونا پڑے گا اور بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے گناہوں پر بہت سا روتے ہیں وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے اور قیامت کے دن بہت سا ہنسیں گے۔

الحاصل ان حدیثوں اور دیگر حدیثوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو ایسا نہ رہنا چاہئے کہ مُنہ پھولا ہوا ہے۔طبیعت منقبض ہے۔ ہر شخص سے رُکے رُکے ہیں۔ بلکہ اُسے چاہئے کہ کشادہ روخندہ پیشانی رہے اور تھوڑی تھوڑی خوش طبعی کرے۔ البتہ بہت سا ہنسنا بہت دل لگی اور مذاق کرنا۔لوگوں کے ٹھٹھے اڑانا مذموم ہے یہ ناداں اور کم ظرفوں کا کام ہے۔

❀❀❀

(۸)

ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے باہمی حقوق

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو تمہارے پاس اور تمہارے پڑوس میں رہنے والے ہوں اُن کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور اُن کے تمام حقوق ادا کرو کہ تمہارا ایمان کامل ہوجائے اور جو تمہارے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے ہیں اُن کی ہم نشینی کے حقوق ادا کرو تا کہ تمہارا اسلام کامل ہو۔

○ مفضّل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سفر کون تھا؟ میں نے عرض کہ برادرانِ ایمانی میں سے ایک شخص تھا۔ فرمایا اب وہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ جب میں داخل شہر ہوا ہوں مجھے اُس کا مقام قیام معلوم نہیں۔ فرمایا تو نہیں جانتا کہ جو شخص چالیس قدم کسی کے ساتھ چلے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے حقوق کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آدمی میں یہی عیب کافی ہے کہ جن باتوں کو وہ اوروں کی نسبت عیب سمجھے اپنے بارے میں وہ اُن کی نسبت چشم پوشی کرے اور لوگوں کو کسی ایسی عادت کی نسبت بُرا بھلا کہے جس کو وہ خود نہیں چھوڑ سکتا اور اپنے ہم نشین کو کسی ایسی چیز کی نسبت تکلیف دے جس سے خود کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتا۔

○ حضرت امام محمد باقر -نے فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن یا جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دینا چاہئے اور جاہل کے ساتھ بے عقلی سے نہ پیش آنا چاہئے ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مصاحبوں کے ساتھ حق مصاحبت ادا نہ کرے اور رفیقوں کی رفاقت اچھی طرح نہ بناہے اور جس کا نمک کھائے اُس کے ساتھ نمک حلالی نہ برتے اور جو شخص اس کے ساتھ مہربانی کرتا ہو اُس کے ساتھ مہربانی سے نہ پیش آئے وہ ہمارا نہ ہم اُس کے۔

○ حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ منافق کے ساتھ بناوٹ کے طور پر میٹھی باتیں کرو مگر تمہاری محبت قلبی خالص مومنوں کے لیے ہو اور اگر تمہارا کوئی یہودی ہم نشین ہو تو حق ہم نشینی اُس کا بھی اچھی

طرح بجالاؤ۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ مہربانی کروتا کہ اُن کے دل میں تمہاری محبت ہو جائے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین چیزوں سے آدمی کی محبت اُس کے مسلمان بھائی کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اوّل جب اُس سے ملے تو ہشاش بشاش اور خوش حال ملے۔ دوسرے جب وہ پاس بیٹھنا چاہے تو اُس کے لیے جگہ کر دے۔ تیسرے جو نام اُسے پسند ہو اُسی سے اُسے پکارے نیز فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار نصف دانائی ہے۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب کسی سے تمہاری دوستی ہو تو اُس پر اپنا خلوص ظاہر کرو کہ یہ اُس محبت کے زیادہ استحکام کا باعث ہوگا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع اصحاب میں سب کی طرف برابر التفات فرماتے تھے کسی ایک طرف بہ نسبت دوسرے کے زیادہ توجہ نہ ہوتی تھی اور کبھی اپنے اصحاب کے سامنے پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی سامنے موجود ہو تو اُسے اُس کی کنیت سے پکارو اور جب غیب میں ذکر کرو تو اُس کا نام لو۔

اہالی عجم میں بجائے کنیت کے القاب کام میں آتے ہیں جیسے آخوند۔ آقا۔ میرزا۔ نواب وغیرہ۔ اور ہندوستان میں میر صاحب۔ سیّد صاحب۔ مرزا صاحب۔ خان صاحب وغیرہ۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسب ہے کہ اُس کا۔ اُس کے باپ کا۔ اُس کے کُنبہ کا اور اُس کے عزیزوں کا نام معلوم کرلے کہ یہ دوستی اور برادری کے لازم حقوق میں سے ایک حق ہے اگر ایسا نہ کرے گا تو وہ احمقوں کی سی ملاقات سمجھی جائے گی۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ عجز و مجبوری یہ تین چیزیں ہیں۔ اوّل یہ کہ کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور وہ وعدہ کرلے اور کھانا کھانے نہ آئے۔ دوسری یہ کہ کوئی شخص کسی کا مصاحب و ہم نشین ہو اور وہ کسی وقت میں اُس سے جُدا ہو کر چلا بھی جائے اور اُسے آخر تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ تیسرے کوئی شخص اپنی زوجہ سے ہمبستر ہو اور اُس کے مُنزِل ہونے سے پہلے مُنزِل ہو جائے۔ اس لیے مناسب ہے کہ ہمبستری کرنے میں جلدی کو کام میں نہ لائیں حتی الامکان دیر کریں تا کہ انزال ایک ساتھ واقع ہو۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ تم اپنے برادر مومن سے زیادہ بے تکلفی کی باتیں نہ

کرواور ایک حجاب باقی رکھو کہ آپس کی شرم وحیا نہ جاتی رہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی کے چہرے پر سے گھاس پھونس کا تنکا یا کوڑا و مٹی وغیرہ جو لگا ہو دور کردے خدائے تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔اور جو شخص کسی برادر مومن کو دیکھ کر خوش یا متبسّم ہو گا تو اُس کے لیے بھی دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کے چہرے پر سے تنکا وغیرہ دُور کردے تو اُسے یہ کہنا چاہئے۔اَمَاطَ اللّٰہُ عَنۡکَ مَاتَکۡرَہُ (جو امر تجھے ناگوار ہے خدا وہ تجھ سے دُور کرے)

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان الفاظ کے کہنے کی ممانعت فرمائی ہے۔لَاوَ حَیٰوتِکَ وَ حَیٰوۃِ فُلَانٍ (مجھے تمہاری اور فلاں شخص کی جان کی قسم)

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امّت میں سب سے بدتر وہ گروہ ہے جن کی بدی سے لوگ ڈرتے ہوں۔جتنے اس قماش کے ہیں نہ وہ میرے نہ میں اُن کا۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ولدالحرام کی چند علامتیں ہیں اوّل اہل بیتؑ رسالت کا دشمن ہونا۔دوسرے جس حرام سے وہ پیدا ہوا ہے اُسی کی طرف مائل ہونا۔تیسرے دینِ خدا کی حقارت کرنا۔چوتھے ہر لحاظ سے لوگوں کو تکلیفیں پہنچانا اور جو شخص لوگوں سے مل کر انھیں تکلیف پہنچائے وہ ضرور والدالحرام ہوگا یا اُس کی ماں ایامِ مخصوصہ میں بارآور ہوئی ہوگی۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ لوگوں سے جھگڑے ہرگز نہ کرو کہ اس سے وقار بھی جاتا رہتا ہے اور مروّت بھی۔اور جبرئیل -جس طرح شرانجواری اور بُت پرستی کی ممانعت منجانب پروردگار پہنچاتے تھے اُسی طرح لوگوں سے جھگڑنے کی بھی۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مومن کا کینہ مجلّ نزاع تک محدود ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنے برادرِ ایمانی سے علیحدہ ہو کر اُس جگہ سے ہٹا دل سے اُس کا کینہ بھی جاتا رہا۔مگر کافر کی طرف سے کینہ عمر بھر رہتا ہے۔

○ حضرت مام محمد باقر -سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے کسی برادر مومن سے ملے تو بہ کشادہ پیشانی ملا کر۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ خوبیٔ اخلاق کی حد یہ ہے کہ لوگوں سے بہ مہربانی و مدارت پیش آئے اور شیریں کلامی سے بات کرے اور جب کسی سے ملے بہ کشادہ پیشانی ملے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں سے بہ کشادہ پیشانی ہشاش و بشاش ملنا کینے کو دفع کر دیتا ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ تین باتوں میں دنیا وآخرت کی خوبی ہے اوّل جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو معاف کر دو۔ دوسرے جو شخص تم سے قطع محبت کرنی چاہے تم اُس کے ساتھ میل جول کرو۔ تیسرے جو تم سے جہالت اور اکھڑ پن سے پیش آئے تم اُس کے ساتھ حلم اور بُردباری برتو۔

O دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصّہ پی جائے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دل کو ایمان سے پُر کرے گا اور اُس کو ہول محشر سے نجات دے گا۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصّہ کو کام میں نہ لائے خدائے تعالیٰ دنیا وآخرت میں اُس کی عزّت بڑھائے گا۔

❁❁❁

(۹)

محافل ومجالس میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جہاں تک ہو سکے جلد باغ ہائے بہشت میں پہنچو۔ لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ باغ ہائے بہشت کون سے ہیں فرمایا کہ وہ حلقے اور مجمع جن میں خدا کو یاد کیا جاتا ہے۔

O جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کو سب جگہ یاد کرو کیونکہ وہ سب جگہ تمہارے پاس موجود ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جلسے میں بیٹھ کر اُٹھتے تھے خواہ چند لمحہ ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اُسی جلسے میں پچیس ۲۵ مرتبہ استغفار پڑھ لیتے تھے۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ غافل لوگوں میں خدا کا یاد کرنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسا اُس وقت خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا جبکہ اور جہاد سے بھاگے جاتے ہوں اور ایسے شخص کا انجام بہشت ہے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جس محفل میں نیک اور بد سب قسم کے آدمی جمع ہوں اور خدا کا کسی نوع کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جائیں تو قیامت کے دن وہ جمع ہونا اُن سب کے لیے موجب حسرت وندامت ہوگا۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ اُس توریت میں جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی یہ لکھا کہ حضرت موسیٰ ؑ نے پروردگار عالم سے عرض کی کہ خداوندا بعض گروہ ایسے بھی میرے پاس آتے ہیں کہ میں تیری شان اُس سے کہیں رفیع تر اور کہیں برتر سمجھتا ہوں کہ تیرا ذکر اُن کے سامنے کروں۔ پروردگار عالم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ ؑ میرا نام ہر موقع پر لینا اور مجھے ہر حالت میں یاد کرنا بہتر ہی بہتر ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فرزند آدم تو مجھے آدمیوں کے مجمع میں یاد کرتا کہ میں تجھے اُس مجمع میں یاد کروں جو تیرے مجمع سے کہیں بہتر ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرا ذکر مومنوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہے میں اُس کا ذکر فرشتوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہوں۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص قیامت کے دن پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ جب کسی جلسے سے اُٹھے تو یہ آیتیں پڑھ لیا کرے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: تیرا پروردگار صاحب غلبہ وقوت ہے اُن سب باتوں سے پاک ومنزہ ہے جو جو کچھ لوگ اُس کی نسبت بیان کرتے ہیں پیغمبروں پر خدا کا سلام ہو اور ہر قسم کی تعریف وتوصیف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جو مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان آیتوں کا کسی جلسے کے آخر میں پڑھ لینا اُس جلسے کے گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔

(۱۰)

محفلوں اور مجمعوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ واہل بیت ؑ کا ذکر کرنے

اُن کے علوم میں بحث و مباحثہ کرنے اور اُن کے فضائل کی حدیثیں بیان کرنے کی فضیلت

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو لوگ کسی جلسے میں میں جمع ہوں اور خدا کا اور ہمارا ذکر نہ کریں تو قیامت کے دن اُس مجمع کا اُن کو افسوس کرنا پڑے گا۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے چند فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ روئے زمین پر پھرتے رہیں۔ جب ان کا گزر کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو محمدؐ وآل محمدؐ ☆ کا ذکر کررہے ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ ہمارا مطلب مِل گیا چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور اُس گروہ کے شریک حال ہوجاتے ہیں۔ جب یہ گروہ متفرق ہوتا ہے تو اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ فرشتے اُس کی عیادت کو آتے ہیں اور اگر کوئی مرجاتا ہے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں اور اگر کوئی غائب ہو جاتا ہے تو اُس کی جستجو کرتے ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فرشتے آسمانوں پر ایسے ہیں وہ اُن شیعوں کی طرف خاص نظر ڈالتے ہیں جو اکیلے اکیلے یا دو دو تین تین مل کر فضائل آلِ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم بیان کرتے ہوں۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم اس جماعت کی ہمّت نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت کے اور اپنے دشمنوں کی کثرت

کے فضائل آلِ محمد ﷺ بیان کررہے ہیں فرشتوں کا ایک اور گروہ اُن کو جواب دیتا ہے ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے وہ عنایت کرے اور خدا سے زیادہ فضل والا اور کوئی اُس کی بزرگی سب سے بڑی ہے)

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر -نے مُبشّر سے دریافت فرمایا کہ آیا تم لوگ ہمارے شیعہ کسی موقع پر جمع ہوتے ہواور ہم اہل بیتؑ کے علوم اور فضائل کا آپس میں ذکر کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی ہاں واللہ۔حضرت نے فرمایا کہ واللہ مجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں تمہاری اُس مجلس میں آؤں اور تمہاری خوشبو سونگھوں کیونکہ تم خدا اور خدا کے فرشتوں کے دین پر ہو۔اب حرام چیزوں سے پرہیز کرکے عبادتِ خدا میں کوشش کرکے ہماری امداد کرو کہ ہم تمہارے شفاعت خواہ ہوں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاں تین یا زیادہ مومن اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اُتنے ہی فرشتے بھی آجاتے ہیں اگر یہ مومنین خدا سے کسی چیز کے طلب گار ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور اگر کسی شر سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں تو وہ فرشتے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن سے اُس بدی کو ٹال دے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے تو فرشتے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی حاجت پوری ہوجائے۔

اور جس جگہ تین یا زیادہ منکرانِ حق اہل بیتؑ جمع ہوتے ہیں وہاں ضرور بالضرور اُن سے دس گُنے شیطان بھی آجاتے ہیں جس طرح کی یہ لوگ باتیں کرتے ہیں اُسی طرح کی وہ شیاطین بھی کرتے ہیں اگر یہ لوگ ہنستے ہیں تو شیاطین بھی اُن کے ساتھ ہنستے ہیں اور اگر یہ خدا کے دوستوں کی مذمت کرتے ہیں تو وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں لہٰذا اگر کوئی مومن ایسے شیطانوں میں جا پھنسے تو اُس کے لیے مناسب ہے کہ جب خدا کے دوستوں کے مذمت شروع ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور شیطانوں کا ہمنشین و شریک نہ رہے کیونکہ خدا کے غضب کی برداشت کسی سے نہیں ہوسکتی اور خدا کی لعنت کو کوئی شے دفع نہیں کرسکتی اور وہاں سے اُٹھ چلے جانے میں کسی طرح مجبور ہو تو دل سے اُن مذمتوں کا انکار کرے اور ذرا ذرا سی دیر کیلئے اُٹھ جایا کرے اور پھر چلا آیا کرے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ مومنوں کا عنداللہ ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا جیسا شیطان اور اُس کے لشکریوں کو زخمی کرتا ہے ایسی اور کوئی شے نہیں کرتی جب دو مومن ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے ہیں اور ہم اہل بیتؑ کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو شیطان کے چہرے کا تمام گوشت گِر پڑتا ہے ذرہ بھی باقی نہیں رہتا اور جو تکلیف اس سے اُسے پہنچتی ہے اس کے سبب سے اُس کی روح استغاثہ شروع کردیتی ہے۔آسمانوں کے اور بہشتوں کے فرشتوں کو جب اس بات کی خبر ہوتی ہے تو اُس پر لعنت کرتے

ہیں اور کوئی مقرب فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو اُس پر لعنت نہ کرتا ہو اُس وقت وہ نا اُمید اور محروم زمین پر گر پڑتا ہے۔

O حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ اپنی مجلسوں کو جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب ؑ کے ذکر سے مزیّن کرو کیونکہ اِس ذکر میں پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ستّر خصلتیں ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ کے لیے اتنی فضیلتیں مقرر کی ہیں کہ زیادتی کے سبب سے اُن کا شمار نہیں ہوسکتا اور جو شخص اِن فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اور دل سے اس کا اقرار اور یقین بھی رکھتا ہو تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے گو قیامت کے دن اُس کے گناہوں کی تعداد اور جنّوں کے گناہوں کی تعداد کے برابر ہو اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے جب تک اُس کتاب کا نشان باقی رہے گا فرشتے اُس کے لیے طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے۔ اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کو سُنے گا خدائے تعالیٰ اُس کے تمام وہ گناہ جو کانوں سے متعلق ہیں بخش دے گا۔ اور جو شخص اُن کے لکھے ہوئے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت پر نظر ڈالے گا اُس کے وہ تمام گناہ جو آنکھوں متعلق ہیں بخش دے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں راستہ چلتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کے لیے بہشت کا راستہ کشادہ کردے گا اور فرشتے طالب علم کے لیے بخوشی اپنے بال و پر بچھا دیتے ہیں۔ اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب طالب علم کے لیے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی اور ستاروں پر۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُس شخص پر سخت افسوس ہے جو جمعہ کے دن بھی مسائل دینے سیکھنے کے لیے اپنے کاروبار دنیوی سے فارغ نہ ہو۔

O ایک اور حدیث میں میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں علم کا تذکرہ مُردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں ملاقات کرو تو علم کا مباحثہ کرو اور حدیثیں بیان کرو کیونکہ حدیثیں اُن دلوں کو روشن کر دیتی ہیں جو زنگ آلود ہو گئے ہوں اور دل ویسے ہی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے تلواریں اور جس طرح تلواروں کی جلا صیقل سے ہوتی ہے اسی طرح دلوں کی احادیث سے ہو جاتی ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ علم کا باہم مذکرہ کرنا اُس نماز کا ثواب رکھتا ہے جو قبول ہو چکی ہو۔

(۱۱)

برادرانِ ایمانی سے مشورہ کرنا اور اُس کے آداب

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی رائے کو کافی ووافی سمجھتا اور دوسروں کی رائے نہیں لیتا وہ اپنی جان کو بہت سے خطروں میں ڈالتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں اور برادرانِ ایمانی سے بقدر اُن کی پرہیز گاری کے محبت کرو۔ بدکار عورتوں سے ڈرتے رہو اور نیک بیبیوں پر بھی اعتماد نہ کرو اور اگر تمہیں کوئی نیک کام کرنے کے لیے کہیں تو ان کے خلاف کرو تا کہ اُن کو یہ خیال نہ پیدا ہو سکے کہ وہ بدیوں میں تم کو اپنے موافق بنا سکیں گی۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ میں اُس شخص سے بیزار ہوں کہ کوئی مسلمان اُس سے مشورہ کرے اور وہ جس بات میں اُس کی بہتری سمجھتا ہو وہ نہ بتائے۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ آپس میں مشورہ کرتا ہو اور اس مشورے میں کوئی شخص محمد یا حامد یا محمود یا احمد نام بھی شریک ہو تو جو بات اُن کے حق میں بہتر ہو گی وہ ضرور بالضرور اُن پر ظاہر ہو جائے گی۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آپ نے عمار ساباطی سے فرمایا تھا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ خدا کی نعمت سے برابر فائدہ اُٹھائے۔ بامرّوت مشہور ہو اور تیری عمر خیر وخوبی میں بسر میں ہو تو اپنے معاملات میں غلاموں اور کمینے لوگوں سے رائے نہ لیا کر۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بُزدل اور ڈر پوک لوگوں سے رائے نہ لو کہ وہ بلاؤں سے نکلنے کے آسان راستے کو تم پر دشوار کر دیں گے اور بخیل لوگوں سے مشورہ نہ کرو کہ وہ تمہارے مقصد و مراد تک پہنچنے سے تمہیں روکیں گے۔ اور جو لوگ دُنیا کے بارے میں حریص ہوں اُن سے بھی مشورہ نہ کرو کیونکہ

وہ اُن طریقوں کی خوبیاں بیان کریں گے جو سب سے بدتر ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ یا علیؑ جو شخص استخارہ کر لیتا ہے حیران نہیں ہوتا اور جو شخص معاملات میں لوگوں سے استشارہ کر لیتا ہے اُسے پچھتانا نہیں پڑتا۔

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مشورہ کرے گا بربادی سے بچے گا۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام علی رضا -باوجود اُس عقل کامل کے (جو اُن کو حاصل تھی) اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ کر لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات خدائے تعالیٰ جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے وہ اسی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عقلمند دیندار اور پرہیزگار آدمی سے مشورہ کرو اور جب وہ کوئی بات کہے تو اُس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دُنیا وآخرت کی خرابی کا باعث ہوگا۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص سے کوئی برادر مومن رائے لے اور وہ جس بات میں اُس شخص کی بہتری جانتا ہو وہ نہ کہے کہ خدا اس کی عقل ورائے سلب کر لیتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ کرنے کے چند قاعدے ہیں جو اُن کا لحاظ نہ رکھے گا اُس کے لیے مشورے کا نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ ہوگا۔ اوّل جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ دانا ہو دوسرے آزاد ہو اور دیندار ہو۔ تیسرے رائے طلب کرنے والے کا برادرِ ایمانی یا سچّا دوست ہو۔ چوتھے جس امر میں مشورہ کرنا ہے وہ امر تمام وکمال اُس پر کھول دیا ہو تا کہ وہ اُس کے تمام پہلوؤں سے ویسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ یہ خود ہے۔ پھر جو کچھ وہ رائے دے اُسے پوشیدہ رکھے۔ ان قواعد پر عمل کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر رائے دینے والا دانا ہے تو تم اُس کے مشورے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر وہ آزاد و دیندار ہے تو تمہاری بہتری میں جو سعی و کوشش کا حق ہے وہ پورا پورا ادا کرے گا اور اگر وہ تمہارا برادرِ ایمانی یا سچّا دوست ہے تو جو راز تم نے اُس سے کہہ دیا ہے اُس کو افشا نہ کرے گا۔

○ یاد رکھنا چاہئے کہ مشورے کی فضیلت اور اہتمام میں یہی بات کافی ہے کہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو جو عقل کامل رکھتے تھے قرآن مجید میں مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ **قولہ تعالیٰ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ** (معاملات میں اُن (اصحاب) سے مشورہ کیا کرو اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لو تو خدا پر بھروسہ کیا کرو۔)

❁❁❁

(۱۲)

خط لکھنے کے آداب

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ برادرانِ ایمانی کی آپس میں محبت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک جگہ موجود ہوں تو ایک دوسرے ک ملاقات کو جائیں اور جب کوئی سفر میں ہو تو باہم اُن کے خط و کتابت رہے۔

○ حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا ترک نہ کرو گو اس کے بعد ایک شعر ہی لکھو۔

○ یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون لکھنا ہو اُس کی کتابت بسم اللہ الرحمن الرحیم کی کتابت زیادہ اچھی اور خوبصورت ہونی چاہئے۔

○ حدیث موثق میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یہ تو ایک عزّت ہے جو تم اُسے دیتے ہو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے کسی جگہ کے متعلق خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھ کر اُن حضرت کو دکھلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اس خط میں لکھا ہے اُس کی تعمیل کی اُمید کیونکر ہوسکتی ہے حالانکہ مناسب مناسب موقعوں پر ان شاء اللہ تعالیٰ لکھنا چھوڑ دیا گیا ہے پھر فرمایا کہ اسے غور سے دیکھو اور جہاں جہاں ان شاء اللہ ہونا چاہئے بنا دو۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جب خط لکھو تو اُس پر مٹّی چھڑک دو کہ اس سے حاجت خوب روا ہوتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام علی نقی -خط کے اوّل میں یہ لکھا کرتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اُذۡ کُرۡ اِنۡشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالۡاَمۡرُ بِیَدِ اللّٰہِ

ترجمہ: لفظ انشا اللہ تعالیٰ کہہ لو کیونکہ کام فی الحقیقت خدا کے ہاتھ ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کاروبار اور خط پتر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور لکھنا چھوڑ دیتا ہے اگر اُس کو تارک الصلوٰۃ سے تشبیہ دیں تو کچھ مبالغہ نہیں۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ مضمونِ خط سے کاتب کی دانائی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور ادائے رسالت سے قاصد کی فراست معلوم ہو سکتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کے لیے رقعہ یا خط لکھو اور یہ بھی چاہو کہ وہ حاجت پوری ہو تو پہلے خالی قلم سے روشنائی کے رقعہ کے سرے پر یہ دعا لکھ دو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَ الصَّابِرِیۡنَ الۡمَخۡرَجَ مِمَّا یَکۡرَھُوۡنَ وَالرِّزۡقَ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُوۡنَ جَعَلَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمۡ مِّنَ الَّذِیۡنَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک خدا نے صبر کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو حالت اُن کو ناگوار ہے اُس سے نجات دے گا اور رزق ایسی جگہ سے پہنچائے گا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہیں ہے۔ خدا ہمارا تمہارا شمار اُن لوگوں میں کرے گا جن کو کوئی ڈر نہ ہوگا اور نہ اُنھیں کوئی رنج پہنچے گا۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ جب میں اس پر عمل کرتا تھا میری حاجت پوری ہوتی تھی۔

○ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بہت سے کاغذات جمع ہو جاتے ہیں اگر ان میں خدا کا نام نہ ہو تو آیا ہم انھیں آگ سے جلا سکتے ہیں۔ فرمایا نہیں پہلے اُنھیں پانی سے دھو ڈالو۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے انھیں حضرت سے دریافت کیا کہ خدا کا نام تھوک سے بھی مٹا سکتے ہیں؟ فرمایا جو پاک چیز میسّر آئے اُس سے مٹاؤ۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کتاب خدا کی عبارت یا خدا کا کوئی نام اگر کاٹنا یا محو کرنا ہو تو پاک سے پاک چیز جو میسر ہو اُس سے مٹاؤ اور اس بات کی سخت ممانعت فرمائی کہ قرآن مجید آگ سے جلایا جائے یا قلم سے مٹایا جائے اور بعض نسخوں میں لفظ قلم کی جگہ قدم بھی لکھا ہے۔

❀❀❀

بارہواں باب

خانہ داری کے آدابؑ

(۱)

فراخیٔ مکان

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آدمی خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اُس کا مکان وسیع اور کھلا کھلا ہو۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -نے ایک مکان خریدا اور اپنے دوستوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ تم اُس مکان میں جا رہو کیونکہ تمہارا مکان تنگ ہے اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ مکان میرے باپ نے بنایا ہے اس میں سے جانا مناسب نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ کچھ ضرور تمہارے باپ نے حماقت کی ہو تو تم بھی احمق بنے رہو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تین چیزیں مومن کی راحت کا موجب ہوتی ہیں اول تو وہ ہوادار مکان جو اس قدر پردہ دار بھی ہو کہ اُس کے عیوب اور پوشیدہ باتیں لوگوں پر ظاہر نہ ہوں دوسرے نیک بخت بی بی جو دنیا اور آخرت کے معاملات میں اس کی مددگار رہو۔ تیسرے کوئی بیٹی یا بہن جو اس کے گھر سے مرنے کے بعد نکلے یا نکاح کے بعد۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ زندگانی کا لطف مکان کی کشادگی اور خدمت گاروں کی کثرت میں ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ مکان کی تنگی بھی زندگی کی آفتوں میں سے ایک آفت ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے تنگی مکان کی شکایت۔ حضرت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو بہت پکار پکار کر خدائے تعالیٰ سے فراخی مکان کی دعا مانگ وہ تجھے ایک بڑا سا مکان عنایت فرمادے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ مکان کی نحوست سے مراد یہ باتیں ہیں۔ صحن کا چھوٹا ہونا پڑوسیوں کا بد ہونا اور خود مکان میں بہت سے عیب ہونا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں دلیل خوش نصیبی ہیں۔ نیک بخت بی بی۔ وسیع مکان۔ لائق پڑوسی۔ خوبصورت وشائستہ سواری۔ اور چار چیزیں دلیل بدبختی ہیں۔ بدعورت، تنگ مکان، نامعقول پڑوسی اور نالائق سواری۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔منقول ہے کہ تلخی زندگانی ان دو باتوں میں ہے ایک تو آئے دن مکان بدلنا۔ دوسرے روٹی بازار سے خریدنا۔

❁❁❁

(۲)

مکان میں زیادہ تکلّفات کرنے اور زیادہ اونچا مکان بنانے کی مذمّت

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص حرام طریقے سے مال جمع کر لیتا ہے خدائے تعالیٰ اُس پر بہت زیادہ اور بہت بلند عمارت بنان ے کا شوق مسلط کر دیتا ہے کہ وہ مال حرام کیچڑ پانی میں ضائع ہو جائے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ ہے وہ قیامت کے دن مالک کے لیے وبال ہو گی۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جتنی عمارت سکونت کے لیے کافی ہو جو شخص اُس سے زیادہ بنائے گا قیامت کے دن وہ اسی پر لادی جائے گی۔

O حضرت امام علی نقی -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی زمین میں بعض قطعات ایسے قرار دیئے ہیں کہ اُن کا نام مرحومات رکھا ہے اور اُسے یہ بات پسند ہے کہ اُن مقامات پر اُس کا نام لیا جائے۔ اُسے یاد کیا جائے اور اُس سے دعا مانگی جائے اور وہ لوگوں کی دعائیں قبول کرے۔

O اسی طرح بعض قطعات ایسے قرار دیئے ہیز ہیں کہ اُن کا نام منتقمات رکھا ہے اور جو شخص حرام طریقے سے مال پیدا کرتا ہے خدائے تعالیٰ منتقمات میں سے کسی قطعہ کو اُس پر مسلط فرما دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کو اُس میں صرف کر دے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -ایک شخص کے دروازے پر سے گزرے جو پختہ اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ حضرتؑ نے دریافت فرمایا کہ یہ دروازہ کس شخص کے مکان کا ہے؟ کسی شخص نے عرض کی کہ فلاں غافل مغرور کا۔ اس کے بعد حضرت کا گزر ایک دوسرے مکان کے دروازے پر سے ہوا کہ وہ بھی پختہ اینٹ کا بنا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ دوسرے مغرور اور غافل کا مکان معلوم ہوتا ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شہرت و ناموری کی غرض سے کوئی عمارت

بنوائے تو قیامت کے دن اُس مکان کو زمین کے ساتویں طبقہ تک کھود کر آگ میں تپائیں گے اور اُس کے گلے میں ڈال کر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور قعرِ جہنم تک کوئی شے بیچ میں حائل نہ ہوگی۔ ہاں اگر توبہ کر لے تو بچ سکتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! شہرت اور ناموری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ضرورت سے بہت زیادہ بنانا دوسرے اتنا بلند بنانا کہ ہمسایوں کو تکلیف پہنچے۔ تیسرے یہ غرض مدِنظر رکھنا کہ اپنے اور بھائیوں کے مقابلے میں فخر و مباہات کرے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ عمارتوں پر مقرر ہے اور جو شخص اپنے مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ بلند کرتا ہے اُس سے یہ کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں تک چلا جائے گا۔ دوسری روایت میں بجائے لفظ ''اے فاسق'' کے اے سب فاسقوں سے بڑھ کر فاسق وارد ہے۔

O دوسری چند روایتوں میں وارد ہے کہ جو شخص مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچی کرتا ہے جن اور شیاطین اُس گھر میں آتے رہتے ہیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق -سے یہ شکایت کی کہ میرے بال بچوں کو جن ستاتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے؟ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لے اور آٹھ اور دس کے مابین دیواروں پر چوطرفہ آیۃ الکرسی لکھدے کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے جن اُس میں آ رہتے ہیں۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر -سے عرض کی کہ جنّوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تم اپنے مکانوں کی چھت سات ہاتھ کی رکھو اور اُس کی مختلف سمتوں میں پالو۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم نے ایسا کیا پھر کبھی تکلیف نہ پائی۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اپنے مکان کی چھت سات ہاتھ اونچی بناؤ کیونکہ جب سات ہاتھ سے زیادہ بلند ہوگی تو اُس میں شیطان آ رہے گا کیونکہ شیطان نہ آسمان میں رہتا ہے نہ زمین میں بلکہ ہوا میں رہتا ہے۔

O دوسری معتبر روایت میں ابوحزیمہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق -کے حُجرے کے دروازے پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی اور جس جگہ حضرتؑ کا مصلیٰ تھا وہاں بھی قبلہ کی طرف آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی۔

❀❀❀

(۳)

نقاشی کرنا، تصویر کھینچنا اور جانداروں کی ایسی مورت بنانا جس کا سایہ پڑے

○ علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ جس کا سایہ پڑ سکے ایسی مورت بنانا حرام ہے۔ دیواروں اور کپڑوں پر تصویریں بنانا مکروہ ہے مگر بعض اس کے بھی حرام ہونے کے قائل ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ عمارت میں طلاکاری مطلق نہ کریں اور کسی قسم کی تصویر نہ بنائیں یہاں تک کہ درخت وغیرہ کی بھی خاص کر تمام وکمال انسان کی تصویر بنانے سے سخت پرہیز کریں اور اگر کوئی تصویر کھچی ہوئی ہو تو چاہئے کہ اُس کو ناقص کر دیں مثلاً اُس کی آنکھیں چھوڑ دیں یا کوئی عضو مٹا دیں۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ اے محمدؐ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور مورتیں بنانے کی اور مکان میں تصویریں کھینچنے کی ممانعت کرتا ہے۔

○ معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ ہم فرشتوں کا گر وہ اُس گھر میں جس میں کوئی کتّا ہو یا مورت ہو یا وہ برتن ہو جس میں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔

○ معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی صورت بنائے قیامت کے دن اُس سے کہا جائے گا کہ اُس جان ڈالے اور چونکہ وہ جان نہ ڈال سکے گا اُس پر عذاب کیا جائے گا۔

○ حدیث موثق میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق ۔سے اُن بچھونوں اور فرشوں کی نسبت دریافت کیا جن پر تصویریں بنی ہوں۔ فرمایا گھر میں ایسی تصویروں کے ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جو پامال ہوتی ہوں خواہ اُن پر اُٹھتے بیٹھتے ہوں یا راستہ چلتے ہوں۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر ۔سے منقول ہے کہ مکان میں ایسی صورتوں کے ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جن کے چہرے بگاڑ دیئے گئے ہوں اور باقی بدن بدستور ہو۔

○ حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ جس مکان میں کوئی تصویر تمہارے برابر ہو اس میں نماز نہ پڑھو اور اگر مجبوری ہو تو اُس تصویر کو کاٹ دو یا الٹ دو اور نماز پڑھ لو۔

O چند معتبر حدیثوں میں حضرت امام امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ حکم دینے کے لیے مدینہ بھیجا کہ جو صورت و مورت ہو ہٹا ڈالی جائے اور جو اونچی قبریں ہیں سب برابر کر دی جائیں اور کتّے مروا ڈالے جائیں۔

O دوسری دو حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ قبر پر کوئی عمارت نہ بناؤ اور مکان کی چھت پر کوئی تصویر نہ کھینچو کیونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں باتوں کو بہت ہی مکروہ جانتے تھے۔

O ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے درخت اور سورج اور چاند وغیرہ کی تصویریں کھینچنے کی نسبت دریافت کیا فرمایا جو جاندار نہیں ہیں اُن کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۴)

فرش مکان اور بستر کے آداب

○ حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ تین چیزیں داخل زینت ہیں۔(۱) خوشخرام چار پایہ (۲) خوش روغلام (۳) خوبصورت فرش۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آدمی کو ایک بستر اپنے لیے درکار ہے اور ایک اپنی زوجہ کے لیے اور ایک مہمان کے لیے اس سے زیادہ شیطان کا مال ہے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین -کے ہاں کچھ بچھونے اور نمدے ایسے تھے کہ اُن میں طرح طرح کی تصویریں بنی تھیں اُن پر بیٹھا اُٹھا کرتے تھے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگ اُن حضرت کے پاس آئے اور حضرت کے گھر میں عمدہ عمدہ بچھونے اور فرش دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم آپ کے مکان میں ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ہمیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں۔حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم نکاح کرتے ہیں تو عورتوں کا مہر دے دیتے ہیں اُن کا جو جی چاہے اپنے مال سے خرید لیں۔یہ ہمارا مال نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں میں منقول ہے کہ ایک شخص امام محمد باقر -کی خدمت میں گیا دیکھا کہ آپ ایک بڑے سجے ہوئے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں خوبصورت خوبصورت فرش بچھے ہیں۔دوسرے دن پھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ ایک ایسے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں بوریے کے سوا کچھ نہیں ہے اور خود بھی موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہیں۔حضرتؑ نے فرمایا کل جو تونے دیکھا وہ میری زوجہ کا گھر تھا اور اُسی کی باری تھی۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے حریر اور دیبا کے فرش کے متعلق سوال کیا کہ آیا اُس پر سونا۔اُٹھنا بیٹھنا۔نماز پڑھنا ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ نیچے بچھاؤ اور اُس پر اُٹھو بیٹھو مگر اُس پر سجدہ نہ کرو۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا - گرمی کے موسم میں بوریے پر بیٹھا

کرتے تھے اور جاڑوں میں کمبل پر اور گھر میں موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر نکلتے تھے تو لوگوں کے لیے زینت فرماتے تھے۔

O معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین ۔کا جناب فاطمہؑ سے عقد ہوا تو اُن حضرتؑ کا اوڑھنا ایک عبا تھی اور بچھونا ایک بھیڑ کی کھال تھی اور تکیہ بھی چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ۔نے فرمایا کہ اکثر مجھے ایسی جگہ نماز پڑھنی ہوتی ہے جہاں میرے روبرو ایسا فرش بچھا ہوتا ہے جس پر پرندوں کی تصویریں ہوتی ہیں میں اُن فرش پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھ لیتا ہوں۔اور شام سے کئی فرش میرے لیے بطور ہدیہ اور تحفے کے آئے ہیں جن پر پرندوں کی تصویریں بنی ہیں مگر اُن کے سروں کو بدل کر درختوں کی صورت بنا دیا ہے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے دریافت کیا کہ کبھی کبھی ہمارے ہاں ایسا فرش بچھایا جاتا ہے جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں۔حضرتؑ نے فرمایا کہ جس چیز کو بطور فرش کے بچھایا جائے اور اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے کام آئے یعنی تصویریں پامالی میں رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

❁❁❁

(۵)

گھر میں عبادت کرنے کے آدابؑ

○ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین -نے اپنے مکان میں حجرہ مقرر فرمایا تھا جس میں سوائے ایک فرش۔ایک قرآن مجید اور ایک تلوار کے کوئی چیز نہ تھی اسی حُجرے میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔

○ دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے اپنے مکان میں نماز کے لیے ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جو نہ بہت چھوٹا تھا نہ بہت بڑا۔جب رات ہوتی تو آپ اپنی جانماز اُس میں لے جاتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

○ ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے مُسمّع کو لکھا کہ مجھے تمہارے لیے یہ بات پسند ہے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کی مقرر کرو اور دو مٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اُس جگہ جاؤ اور خدا سے یہ سوال کرو کہ مجھے آتشِ جہنم سے آزاد کر اور بہشت میں داخل کر اور کوئی دعا خلاف شرع نہ مانگو اور کسی کے لیے بددعا نہ کرو۔

○ معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کو تلاوتِ قرآن سے منوّر کرو اور اُنھیں قبر نہ بناؤ جیسے کہ یہود اور نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو معطل کر دیتے ہیں۔جس گھر میں تلاوت قرآن زیادہ ہوتی ہے اُس گھر کی خیر و خوبی بڑھتی ہے اور گھر والوں کی آسودگی زیادہ ہوتی ہے اور اُس گھر سے آسمان والوں کو اُسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو۔

○ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس گھر میں کوئی مسلمان قرآن مجید پڑھتا ہے اہل آسمان آپس میں وہ گھر ایک دوسرے کو اسی طرح بتلاتے ہیں جس طرح اہل زمین آسمان کے تاروں کو۔

○ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے یا

خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اُس گھر کی برکت بڑھتی ہے فرشتے اُس میں موجود رہتے ہیں اور شیطان اُس سے بھاگتے ہیں اور اُس گھر کی روشنی اہل آسمان کو اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی اہل زمین کو اور جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا یا خدا کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے۔ فرشتے اُس سے دور ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔

❁❁❁

(۶)

گھر میں جانوروں کا پالنا خصوصاً کبوتر اور مُرغ

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین اُن میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر، مرغ بکریاں رکھنی اچھی ہیں تا کہ جنّوں کے بچے اُن سے کھیلیں اور تمہارے بچّوں سے سروکار نہ رکھیں۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنہائی کی شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا پال لے۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ہے۔

○ دوسری حسن حدیث میں منقول ہے کہ بیت الحرام کے کبوتر اُن چند کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جو حضرت اسمٰعیل ؑ نے پال رکھے تھے اور اُن سے مانوس تھے اس لیے مستحب ہے کہ گھر میں چند کبوتروں کو قینچ کر کے رکھنا چاہیئے تا کہ وہ گھر سے مانوس ہو جائیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس گھر میں کبوتر ہوں گے اُس گھر کے رہنے والے جنّوں کی آفت سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جنّوں کے بچے بھی گھروں میں کھیلتے پھرتے ہیں جس گھر میں کبوتر ہوتے ہیں وہ اُن میں مشغول رہتے ہیں آدمیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوحؑ نے اس کو پسند کیا ہے اور دعا دی ہے۔اور کسی پرند پر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر۔

○ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ کبوتر کا جو پَر جھڑتا ہے وہی شیاطین کی نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے۔

○ دوسری روایت میں داؤد ابن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ کے

گھر میں ایک راعبی کبوتر دیکھا جو بہت بولتا تھا۔حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے میں نے عرض کی نہیں ۔فرمایا کہ یہ قاتلانِ امام حسینؑ پر لعنت کرتا ہے تم بھی اسی قسم کے کبوتر پالو۔

O دوسری حدیث میں راوی یہ روایت چشم دید منقول ہے کہ وہ حضرتؑ کبوتروں کے لیے جو آپ کے گھر پلے ہوئے تھے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے۔

O ایک اور حدیث میں عبدالکریم سے منقول ہے کہ میں اُن حضرت کے دولت سرا پر گیا دیکھا کہ تین سبز کبوتر موجود ہیں۔میں نے عرض کی کہ یہ تو گھر میلا کرتے ہیں۔فرمایا کہ ان کا گھر میں رکھنا مستحب ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ایک جوڑا سُرخ کبوتر کا تھا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک کنواں کھودا گیا تھا۔لوگوں نے اُن حضرت کو خبر دی کہ جن اس کنوئیں میں پتھر پھینکتے ہیں۔حضرت تشریف لائے اور اُس کنوئیں کی جگت پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اس شرارت سے باز آؤ ورنہ میں یہاں کبوتروں کو آباد کروں گا۔پھر فرمایا کہ کبوتروں کے پروں کی آواز سے شیاطین دفع ہوتے ہیں۔

O محمد ابن کرامہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں گیا۔دیکھا کہ حضرت کی دولت سَرا میں ایک جوڑا کبوتر کا ہے جن میں نَر کا رنگ سبز ہے اور اُس پر سفید نقطے ہیں۔اور مادہ کا رنگ سیاہ ہے اور حضرت اُن کے لیے روٹی توڑ رہے ہیں۔حضرت نے فرمایا کہ یہ رات کو حرکت کرتے ہیں۔میرے مونس ہیں اور جب رات کو پھڑ پھڑاتے ہیں تو اُن جنوں اور شیطانوں کو جو گھر میں گھُستے ہیں بھگا دیتے ہیں۔

O کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کبوتر کو جہاں بھیج دیں نوے میل تک تو اپنی عقل سے جاتا ہے اور پلٹ آتا ہے۔اس سے زیادہ دُور سے واپس آجانا اُس کی دانائی پر موقوف نہیں بلکہ تقدیر اور آب ودانہ کے ہاتھ ہے۔

O کئی اور حدیثوں میں منقول ہے کہ گھریلو کبوتر اور قسم باہو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔اہل بیت ☆ کو دوست رکھتے ہیں۔اور صاحب خانہ کو دعا دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس گھر میں سفید رنگ کا مرغ بڑے بڑے بال و پَر کا ہوگا وہ گھر اور اس کے اِردگرد کے سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے مگر دور نگے کبوتر کا ایک دفعہ پھڑ پھڑانا سات سفید مرغوں سے بہتر ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفید مرغ میرا اور ہر مومن کا دوست ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - سے منقول ہے کہ مرغ میں پانچ خصلتیں پیغمبروں کی ہیں۔ اوّل سخاوت دوسرے شجاعت، تیسرے نماز کا وقت پہچاننا۔ چوتھے کثرتِ جماع۔ پانچویں غیرت۔

O حضرت امیرالمومنین - سے منقول ہے کہ مرغ کا بانگ دینا اُس کی نماز ہے اور پھڑ پھڑانا رکوع وسجود۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی مت دو کہ وہ لوگوں کو نماز کے لیے جگاتا ہے۔

❁❁❁

(۷)

بھیڑ، بکری کا گھر میں پالنا

○ حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو صاحب خانہ ایک بھیڑ یا دُنبی اپنے گھر میں پال لے گا خدائے تعالیٰ اُس کی بھی روزی عنایت کرے گا اور تمام گھر والوں کی روزی بھی بڑھادے گا۔ اور فقر اُس گھر سے ایک منزل دُور ہوجائے گا۔ اور اگر دو ۲ بھیڑیں یا دُنبیاں پالے گا تو خدا اُن دونوں کی روزی بہم پہنچائے گا۔ گھر والوں کی روزی بڑھائے گا اور اُن کی پریشانی اُن سے دو منزل دُور ہوجائے گی۔ اگر تین بھیڑیں یا دنبیاں پال لے گا تو خدائے تعالیٰ اُن تینوں کی روزی بہم پہنچائے گا سب گھر والوں کا رزق بڑھادے گا۔ اور اُن کی مفلسی و پریشانی قطعاً زائل کردے گا۔

○ حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک بھیڑ یا دُنبی دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روزانہ دو مرتبہ فرشتے اُس گھر کے رہنے والوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا تم کو برکت دے۔

○ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس مومن کے گھر میں ایک بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روز ایک فرشتہ صبح ہی اس کو اور اُس کے بال بچّوں کو یہ دعا دیتا ہے ''تم پاک و پاکیزہ رہو۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خوش و خرم رہو۔ بھرے پُرے رہو۔'' اور اگر دو بکریاں دودھ دینے والی ہوتی ہیں تو دو فرشتے یہی دعا روز دیتے ہیں۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چچی سے فرمایا کیا چیز مانع ہے کہ تم اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتیں؟'' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے؟ فرمایا دودھ دینے والی بھیڑ یا دُنبی'' پھر فرمایا جس گھر میں ایک بھیڑ یا دنبی یا بکری یا گائے دودھ دیتی ہو وہ اس گھر کی برکت کا باعث ہوتی ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے تین چیزیں برکت کر کے بھیجی ہیں اوّل پانی دوسرے آگ، تیسرے بھیڑ یا دُنبی۔

- معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس گھر میں شام کے وقت تیس بھیڑیں یا دُنبیاں داخل ہوں گی فرشتے دوسرے روز تک اُس گھر کی نگرانی کریں گے۔
- ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں بھی پالو اور اونٹ بھی۔
- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں بہت اچھا مال ہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں پالو تو اُن کی آسائش کی جگہ خوبصورت بناؤ اُسے صاف رکھو اور اُن کے بدن سے بھی خاک مٹی صاف کرتے رہا کرو۔

(۸)

تمام پرندوں کا حال

اور بعض اُن حیوانات کا ذکر جن کو مارنا نا روا ہے

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک فاختہ نے حضرت امام محمد باقر -کے گھر میں گھونسلا بنالیا تھا۔ایک دن حضرت نے اُسے بولتے ہوئے سُنا جولوگ حاضر تھے اُن سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ کیا کہتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔فرمایا یہ کہہ رہی ہیں فَقَدْتُکُمْ فَقَدْتُکُمْ (میں نے تم کو گم کیا۔میں نے تم کو گم کیا) پھر فرمایا پیشتر اس کے کہ یہ ہم کو دفع کرے میں اِس کو دفع کیے دیتا ہوں۔اس کے بعد اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق -اپنے بیٹے اسمٰعیل کے گھر تشریف لائے دیکھتا کہ ایک فاختہ پنجرے میں بند رکھی ہے اور وہ بول رہی ہے حضرتؑ نے فرمایا اے فرزند تمہارے اس فاختہ کے پالنے کا کیا باعث ہوا۔کیا تم نہیں جانتے کہ یہ منحوس ہے؟ اور صاحبِ خانہ کو بددعا دیتی ہے۔پیشتر اس کے کہ اس کی نحوست تمہیں نیست و نابود کرے تو اس کو نیست و نابود کر دو۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق -بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کا گذر ہوا۔جس کے ہاتھ میں مُردہ ابابیل تھی۔حضرت نے جلدی سے اُٹھ کر اُس کے ہاتھ سے لے لی اور زمین پر پھینک دی۔پھر فرمایا کہ آیا تمہارے کسی عالم نے اس پرندے کے مارنے کا حکم دیا ہے یا کسی فقیر نے؟ میرے والد نے سلسلہ بسلسلہ میرے جدّ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ایک شہد کی مکھّی۔دوسرے چیونٹی۔تیسرے مینڈک۔چوتھے لٹورا۔پانچویں ہُدہُد۔چھٹے ابابیل۔ان میں سے شہد کی مکھی کو اس سبب سے کہ وہ پاکیزہ کھانے والی اور پاکیزہ جمع کرنے والی ہے۔اور وہی وہ شے ہے جو نہ جنّوں میں سے ہے نہ آدمیوں میں سے اور خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا۔وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحلِ (تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی بھیجی)۔اور چیونٹی کو اس سبب سے کہ حضرت سلیمان -کے زمانے میں قحط ہوا تھا اور وہ حضرت مع اپنے اصحاب کے باہر تشریف لے گئے تھے۔یکایک دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑی یہ عرض کر رہی

ہے "خداوندا ہم تیری مخلوقات سے میں۔ اور ہر طرح تیرے محتاج ہیں تو ہمیں اپنے خزانۂ غیب سے روزی عنایت فرما اور آدمؑ کی اولاد میں سے بیوقوف لوگوں نے جو گناہ کیے ہیں اُن کی مکافات میں ہم کو مبتلا نہ کرو۔" حضرت سلیمان ۔نے یہ سُن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ "پھر چلو خدائے تعالیٰ تمہارے لیے دوسروں کی دعا کے سبب بارانِ رحمت نازل فرمائے گا۔"

O اور مینڈک کے مارنے کو اس سبب سے منع کیا کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم ۔کے جلانے کے لیے آگ روشن کی تھی تو زمین کے کل جانوروں نے خدائے تعالیٰ سے اُس آگ پر پانی ڈالنے کی اجازت مانگی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے سوائے مینڈک کے اور کسی کو اجازت نہیں دی اُس نے ایسی جانگاہی کی کہ اُس کا دو تہائی جسم آگ سے جل گیا اب جو باقی ہے ایک تہائی ہے۔

O ہُدہُد کے مارنے کو اس لیے ممانعت ہے کہ اُس س نے سلیمان ۔کو ملک بلقیس کے وجود کی خبر پہنچائی تھی۔

O لٹورا ایک بڑے سر والا پرندہ ہے جو چڑیوں کو شکار کرتا ہے۔ اس کے مارنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ اس نے مہینہ بھر تک حضرت آدمؑ کی رہبری کی تھی اور سراندیپ سے آپ کو جدّہ لے گیا تھا۔

O ابابیل کا مارنا اس لیے ممنوع ہے کہ وہ اہل بیت ؑ کی مظلومی پر رنج وافسوس کرنے کے سبب ہوا میں گردش کیا کرتی ہے اور اس کا زمزمہ سورۂ الحمد کا پڑھنا ہے۔ کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ وہ آخر میں ولا الضّالین صاف کہتی ہے۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے چیونٹی کے مارنے کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ جب تک وہ تمہیں نہ ستائے تم بھی اُسے نہ ستاؤ۔ پھر ہُدہُد کے مارنے کا ذکر پوچھا۔ فرمایا کہ اُسے نہ ستاؤ نہ اُسے ذبح کرو وہ بہت ہی اچھا پرندہ ہے۔

O دوسری حدیث میں جناب امام رضا ۔سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے پانچ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے اوّل صرو یا صوام [1]۔ دوسرے ہُدہُد۔ تیسرے شہد کی مکھی۔ چوتھے چیونٹی۔ پانچویں مینڈک اور پانچ جانوروں کے مانے کا حکم دیا ہے اوّل کوّا دوسرے بھڑیں۔ تیسرے

سانپ۔ چوتھے بچھو۔ پانچویں باوُلا کتّا۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سانپ کو مارا ایسا ہے جیسے ایک کافر کو قتل کیا۔

O موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے سانپ کے مارنے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جو شخص سانپ کو یہ سمجھ کر نہ مارے کہ اس کا مارنا گناہ ہے تو وہ میری اُمّت سے خارج ہے البتہ اگر یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ جانور ہے اور ہمارا کچھ حرج نہیں کرتا تو کچھ مضائقہ نہیں۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو آگ میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ ایک عورت کو اسی سبب سے عذاب کرے گا کہ اُس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا اور وہ پیاس سے مرگئی۔

O ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ چیونٹی کے مارنے کا کچھ مضائقہ نہیں خواہ تمہیں ستاتی ہو یا نہ ستاتی ہو۔

O دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ابابیل کی عزّت کرو۔ کیونکہ وہ نسبت اور پرندوں کے آدمیوں سے زیادہ مانوس ہوجاتی ہے اور جب بولتی ہے تو سورۂ الحمد پڑھتی ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ ہُدہُد کے ہر پر لے او پر سریانی زبان میں لکھا ہے:

اٰلُ مُحمَّدٍ خَیرُ البَرِیَّةِ (آلِ محمدؐ سب مخلوق سے بہتر ہیں)۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ قنبرہ کو نہ کھاؤ۔ نہ اُسے گالی دو۔ اور نہ بچوں کو اُس سے کھیلنے دو۔ کیونکہ وہ خدا کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اُس کا ذکر یہ ہے:

لَعَنَ اللّٰہُ مُبغِضِیْ اٰلِ مُحمَّدٍ عَلَیہِمُ السَّلَامُ (خدا دشمنانِ آلِ محمدؐ پر لعنت کرے)۔

O معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین + سے منقول ہے کہ قنبرہ کے سَر پر جو بال ہیں یہ

حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ پھیرنے سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ایک دن اس کا نر مادہ کے ساتھ جفتی کرنا چاہتا تھا۔ مادہ نے مضائقہ کیا تو نر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اولاد پیدا ہو جو خدا کو یاد کرے۔ مادہ راضی ہوگئی۔ جب انڈے دینے کا وقت قریب آیا تو نر نے پوچھا انڈے کہاں دے گی؟ مادہ نے کہا میں چاہتی ہوں کہ رَہ گزر سے دُور کسی جگہ دُوں۔ نر نے کہا راستے کے قریب بہتر ہوگا کیونکہ اگر کوئی آئے گا تو یہ گمان کرے گا کہ ہم دانہ چگنے آئے ہوئے ہیں۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور جب بچّے نکلنے کا وقت آیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سلیمان مع لشکر کے آتے ہیں اور پرندے اُن کے سر پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ مادہ بولی کہ لے دیکھ حضرت سلیمان مع لشکر کے آگئے۔ اب ہمیں اور ہمارے انڈے بچوں کو پامال کر دیں گے۔ نر نے کہا کہ حضرت سلیمان رحیم و کریم ہیں۔ آیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تو نے اپنے بچّوں کے لیے چُھپا کر رکھی ہو؟ اُس نے کہا ہاں۔ میرے پاس ایک ٹڈی ہے جو میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لئے رکھی ہے۔ اور تو نے بھی بچوں کے لئے کوئی چیز ذخیرہ کی ہے؟ نر نے کہا ہاں۔ میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لیے ایک خرما رکھ چھوڑا ہے مادہ بولی تُو تو اپنا خرما لے لے اور میں اپنی ٹڈی لے لوں۔ اور دونوں حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا اپنا چیز ہدیہ پیش کریں اور اپنی حاجت عرض کریں۔ حضرت سلیمانؑ ہدیہ بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ نر نے خرما اپنی چونچ میں اُٹھا لیا اور مادہ نے ٹڈی اپنے پنجے میں لے لی۔ اور دونوں اُڑ کر حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حضرت اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اُن کو آتے ہوئے دیکھا اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے۔ نر اُن کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھا اور مادہ بائیں پر۔ حضرت نے اُن دونوں کا حال دریافت کیا اور اُنھوں نے اپنا قصہ اُن حضرت سے عرض کیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اُن کا ہدیہ قبول فرمایا اور جدھر اُن کے انڈے تھے اُدھر سے اپنے لشکر کو پھر جانے کا حکم دیا پھر اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُن کو برکت کی دعا دی اسی سبب سے اُن سر پر بال پیدا ہو گئے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ بچوں کو گھونسلوں سے نہ پکڑو بلکہ وہ جب تک اُڑنے کے لائق نہ ہو جائیں اُن کو اُن کے حال پر رہنے دو بعد اس کے پکڑنے کا مضائقہ نہیں اور رات کے وقت شکار کرنے یا پکڑنے کے ارادے سے پرندوں کے گھونسلوں پر مت جاؤ کیونکہ رات کے وقت وہ امان میں ہیں۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ رات کے وقت پرندوں کو گھونسلوں میں سے پکڑنے کا کچھ مضائقہ نہیں اس لیے علماء نے یہ کہا ہے کہ رات کے وقت پرندوں کا شکار کرنا اُن کے چھوٹے بچوں کو گھونسلے سے نکال لینا مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس اور حیوانات کا بھی رات کو مارنا مکروہ ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا -کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مور کے حُسن کی تعریف کرر ہے تھے۔حضرت نے فرمایا کسی جانور کا حُسن مرغ سفید کے حُسن سے نہیں ہے۔ اور مرغ مور سے زیادہ خوش آواز ہے اور اُس کی برکت بھی زیادہ ہے۔لوگوں کو وہ اوقاتِ نماز سے مطلع کرتا ہے۔حالانکہ مور بسبب اُس گناہ کے جو اُس سے سرزد ہوا اور جس کے سبب سے وہ مسخ کیا گیا اپنے اوپر لعنت و ملامت کرتا ہے۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے طاؤس یمانی حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اُس سے سوال کیا طاؤس تو ہی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں یابن رسولؐ اللہ۔آپ نے فرمایا کہ طاؤس ایک منحوس جانور ہے جس مجمع میں داخل ہوتا ہے اُسے پریشان کر دیتا ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سالم اُن حضرت کی خدمت میں گیا جب بیٹھا تو سُنا کہ بہت سی چڑیاں اسی جگہ جمع ہو کر چیں چیں چیں کرر ہی ہیں غل مچا رہی ہیں۔حضرت نے فرمایا تو سمجھتا ہے یہ کیا کہتی ہیں عرض کیا نہیں۔فرمایا یہ کہہ رہی ہیں کہ خداوندا ہم بھی تیری مخلوقات سے ہیں اور تیری روزی بغیر زندہ رہ سکتے تو ہمارے دانے اور پانی کی خبر لے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین -نے ایک ایسے ہی موقع پر یہ فرمایا تھا کہ یہ اپنے خدا کو یاد کرر ہی ہیں اور اُس سے روزی طلب کرتی ہیں۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ چغد پہلے زمانے میں گھروں میں رہتا تھا اور کھانے کے وقت دستر خوان پر آجاتا تھا اور جو کھانا اُس کو ڈالتے تھے کھا لیا کرتا تھا جب دشمنوں نے حضرت امام حسین - کو شہید کیا تو آبادی سے چلا گیا اور ویرانوں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگا اور کہا کہ تم بہت ہی بُری اُمّت ہو کہ تم اپنے پیغمبرؐ کے بیٹے کو مار ڈالا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بھی مار ڈالو۔

O کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب سے حضرت امام حسین -کو شہید کیا ہے چغد دن میں کبھی باہر نہیں نکلتا رات کو باہر نکلتا ہے اور اُسی دن سے اُس نے قسم کھالی ہے کہ آبادی میں نہ رہے گا اور سارے سارے دن روزے سے رہتا ہے اور غمگین رہتا ہے جب رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک حضرت امام حسین -کے لیے گریہ وزاری میں مشغول رہتا ہے۔

O دوسری حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کے کھانے پر مکھّی نہ بیٹھا کرتو ہر شخص جذام میں مبتلا ہو جاتا۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب مکھّی کسی کھانے یا پانی کے برتن میں گر پڑے تو اُس کو غوطہ دے کر نکالو کیونکہ اُس کے ایک پَر میں زہر ہوتا اور دوسرے میں شفا اور وہ ہمیشہ زہر والے پر کو کھانے اور پانی میں ڈبوتی ہے تم اس کا دوسرا پر بھی ڈبو دو۔

❁❁❁

(۹)

کتّا گھر میں رکھنے کی ممانعت

- حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مسلمان کے گھر میں کتّے کا ہونا مکروہ ہے۔
- دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں کتّا رکھتا ہے اُس کے اعمال کا ثواب میں سے روزانہ ایک مقدار کم کر دی جاتی ہے۔
- صحیح حدیث میں حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ شکاری کتّے اور گلّے کے محافظ کتّے کے علاوہ اور کتّوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے دو ۲ موثق حدیثوں میں منقول ہے کہ شکاری کتّے کو مکان میں رکھو مگر علیٰحدہ جگہ میں۔ کم از کم اس کے اور تمہارے درمیان میں ایک ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے۔
- دوسری موثق حدیث میں منقول ہے کہ جن کتّوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جنّ ہیں۔
- حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ کتّے کمزور جنّ ہیں جس وقت تم کھانا کھانے بیٹھو اور کتّا موجود ہو تو اُس کو کھانا دو یا نکال دو کیونکہ اُن کے نفس بد ہیں۔
- حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو کتّے یک رنگ سیاہ یا سفید یا سُرخ ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں اور جو ابلق کتّے ہیں یہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہو گئے ہیں۔
- صحیح حدیث مس ابو حمزہ سے منقول ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکا یک وہ حضرتؑ بائیں طرف کو مُڑے ایک یک رنگ سیاہ کتّے کو دیکھا اور اُس سے فرمایا خدا تیرا بُرا کرے تجھے کیا پیش آیا ہے کہ تو ایسا تیز تیز جا رہا ہے؟ دیکھتا کیا ہوں کہ اتنے میں وہ پرندہ بن کر اُڑ گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یا بن رسولؐ اللہ یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا اس کا نام عثم ہے اور یہ جنّوں کا قاصد ہے اسی وقت ہشام مر گیا ہے اور یہ اُس کے مرنے کی خبر ہر شہر میں کرنے جا رہا ہے۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن لوگوں کو جن کے گھر

آبادی سے دُور ہوں کتے پالنے کی اجازت دی ہے۔

○ معتبر حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ شکار کو بہت نہ جا کہ اس سے تمہیں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اور جس وقت کتے یا گدھے کی آواز سُنو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ ان دونوں کو بعض ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جو تم کو نہیں دکھائی دیتیں۔

○ موثق حدیث میں منقول ہے کہ جانوروں کو آپس میں لڑانا اچھا نہیں مگر کتے کو شکار کرنے کے لیے حیوانات پر چھوڑنا جائز ہے۔

○ بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس جانور کو تعلیم کیا ہوا کتا شکار کرے اگر تم ایسے وقت اُس کے پاس جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو ذبح کر لو۔ اور اگر مر گیا ہو تو بھی حلال ہے بشرطیکہ کتے کو چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ اور جسے اور جانوروں نے شکار کیا ہو یا ایسے کتے نے شکار کیا ہو جسے تعلیم نہ دی گئی ہو اُس پر اگر ایسے وقت پہنچو کہ جان باقی ہے تو اُسے حلال کر لو ورنہ حرام ہے اور جس حیوان کو پیکاں دار یا بے پیکاں کے تیرے سے شکار کیا ہے اور وہ اس کے بدن میں گھُس گیا ہو تو اگر اس کے پاس ایسے وقت جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو اُسے ذبح کر لو اور اگر اُس میں جان باقی نہیں ہے مگر تیر چلانے کے وقت بسم اللہ کہہ لی تھی تو وہ حلال ہے ورنہ حرام اور تلواروں نیزوں اور دیگر شکار کے آہنی ہتھیاروں کا ہے اور اگر پتھر یا بندوق یا غُلّہ یا اور چیزوں سے شکار کرے جن میں لوہا نہ ہو اور صرف اُس کا صدمہ مارتا ہو تو اگر ایسے وقت جا پہنچے کہ ذبح کر لیا تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین ـ سے منقول ہے کہ جو شخص یک رنگ سیاہ کتے نے کیا ہے اُسے نہ کھاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایسے کتے کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور عُلماء نے اُس کے شکار کو مکروہ سمجھا ہے۔ اسی طرح اُس شکار کے بھی کھانے کی ممانعت ہے جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کیے ہوئے کتے نے کیا ہو اس کو بھی علماء نے مکروہ سمجھا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جمعہ کے روز پیش از نماز جمعہ مچھلی کے شکار کو بھی منع کیا ہے اور مچھلی شکار میں یہ شرط ہے کہ اُسے پانی سے زندہ نِکال لیں اور پانی باہر مرے اگر پانی کے اندر مر گئی تو حرام ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اُسے مسلمان نکالے اگر کوئی کافر نکالے اور مُسلمان اُسے لے لے اور مسلمان کے ہاتھ میں آ کر مرے تو حلال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مچھلی خود بخود کنارے پر آ پڑے اور مسلمان اُسے زندہ پکڑ لے تو حلال ہے اور زندہ دیکھی ہو اور ہاتھ پہنچنے سے پہلے مر گئی تو اُس میں اختلاف ہے اور اجتناب میں احتیاط ہے۔

○ ٹڈی کا شکار اسی طرح ہوتا ہے کہ مسلمان اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے یا کسی شکار کے آلہ سے

جس ٹڈی کے پر نہ نکلے ہوں وہ حلال ہے۔

O آ گاہ ہونا چاہیئے کہ شکار کو لہو ولعب قرار دینا جس سے مطلب صرف تفریح طبع اور سیر ہوا سی طرح کہ جانوروں کو مارا اور ڈال دیا جائز نہیں ہے اور اگر ایسے شکار کے لیے سفر کیا ہے تو نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔اور روزہ نہ بھی رکھنا چاہیئے۔ہاں شکار سے مطلب اہل وعیال کی روزی بہم پہنچانا یا تجارت کرنا ہے تو جائز ہے اور اس کے متعلق اگر سفر کیا ہے تو نماز وروزہ قصر کرنا چاہیئے۔

(اس رسالہ میں ان کے شکار کی تفصیل کی گنجائش نہیں وہ شکار کے متعلق کتاب میں دیکھنا چاہیئے)

❀❀❀

(۱۰)

چراغ جلانا، مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا

○ معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ گل کردو مبادا چوہا بتی کھینچ لے جائے اور گھر میں آگ لگ جائے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہیں جن سے کوئی منتفع نہیں ہوتا منجملہ ان کے ایک وہ چراغ جو چاندنی میں روشن کیا جائے۔

○ دوسری حدیث میں حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں بالکل ضائع ہیں اوّل وہ چراغ جو دھوپ میں روشن کیا جائے اُس کا تیل ضائع ہوتا ہے اور اُس کی روشنی سے فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا۔ دوسرے وہ بارش جو شورہ زار زمین میں برسے یہ پانی بالکل ضائع ہوتا ہے اور اس کا کوئی نفع نہیں ہوتا۔ تیسرے وہ کھانا جو تم کسی شخص کے لیے تیار کرو اور اُس کے پاس لاؤ اور اُس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اُس سے کچھ لذّت نہ حاصل کر سکے۔ چوتھے وہ عورت جسے دلہن بنا کر نامرد شوہر کے سپرد کیا جائے۔ پانچویں نیکی جو ایسے شخص کے حق میں کی جائے جو شکر گزار نہ ہو۔

○ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے روشن کرنا پریشانی کو دُور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔

○ ایک اور معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اندھیرے میں گھر جانا مکروہ ہے۔ سوائے اس کے کہ پہلے سے چراغ روشن کر لیا جائے یا آگ جلالی جائے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جب چراغ روشن ہو کر کے گھر میں رکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لَّنَا نُوۡرًا نَّمۡشِیۡ بِهٖ فِی النَّاسِ وَلَا تَحۡرِمۡنَا نُوۡرَكَ یَوۡمَ نَلۡقَاكَ وَاجۡعَلۡ لَّنَا نُوۡرًا اِنَّكَ نُوۡرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ

ترجمہ: یااللہ ہمارے لیے ایک روشنی مقرر فرما جس سے ہم لوگوں میں چلیں پھریں اور قیامت کے دن اپنی روشنی ہم پر حرام نہ کر اور ہمارے لیے ایک نور قرار دے کیونکہ تو خود ایک نور ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور جب چراغ بڑھائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

ترجمہ: یااللہ ہم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دے۔

O معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص مکان خریدے سنّت ہے کہ ولیمہ اور مہمانی کرے۔

O معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص نیا مکان بنائے مناسب ہے کہ ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کر کے اُس کا گوشت مفلسوں کو کھلائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّیْ مَرَدَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ بِنَآئِیْ

ترجمہ: یااللہ مجھ سے سرکش جنوں اور آدمیوں اور شیطانوں کو دُور کر اور میری عمارت میں مجھے برکت دے۔

تو خدائے تعالیٰ سرکش جنوں۔ آدمیوں اور شیطانوں کا ضرر اُس سے دُور کرے گا اور وہ عمارت بنانا اُس کے لئے مبارک ہوگا۔

❁❁❁

(۱۱)

مکان کے متعلق کچھ آداب

○ معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُس مکان میں آدمی کو ایک رات بھی رہنا مکروہ ہے جس میں پردہ نہ ہو۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ تین آدمیوں سے خدائے تعالیٰ اپنی حمایت اور حفاظت اٹھالیتا ہے۔ اوّل وہ شخص جو ٹوٹے مکان میں اُترے اور رہنا اختیار کرے۔ دوسرے وہ شخص شارع عام پر نماز پڑھے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے چوپائے کو بلا قید و بند کے چھوڑ دے اور کسی کو اس کی نگرانی پر بھی مقرر نہ کرے۔

○ صحیح معتبر حدیث روایت میں حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں نکال دو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے۔

○ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے گھروں میں اُس جگہ رہتا ہے جہاں مکڑی جالے بنتی ہے۔

○ موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ کھانے اور پانی کے برتنوں کے مُنہ بند رکھو کہ شیطان بند برتنوں کے مُنہ نہیں کھولتا۔ اور سوتے وقت چراغ بڑھا دو کہ چوہا گھر میں آگ نہ لگا دے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب گرمی کے سبب سے باہر سونا شروع کرتے تھے تو جمعرات کے دن نکلتے تھے اور ہوا ٹھنڈی ہو جانے پر اندر سونا شروع کرتے تو جمعہ کے دن سے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبر پر پیشاب کرے یا پاخانہ پھر دے یا کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا کھڑے پانی میں پیشاب کر دے یا اکیلے مکان میں سوئے یا کھانے سے ہاتھ بھرے ہوئے ہوں اور سو رہے اور شیطان اس پر قابو پالے اور اُسے دیوانہ بنالے تو پھر اُسے نہ چھوڑے گا اور شیطانوں سوائے ایسی صورتوں کے جن کا اوپر مذکور ہوا اور کسی حالت میں آدمی پر قابو نہیں پا سکتا۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی غزوے میں تشریف لے جاتے تھے اثنائے راہ میں ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس میں جن بہت رہتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اصحاب میں آواز دی کہ دو دو آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے اس وادی میں داخل ہوں اکیلا اکیلا کوئی نہ جائے۔ ایک شخص نے اس حکم کے برخلاف کیا یعنی تنہا گیا اُسے فی الفور مرگی آ گئی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ کو خبر کی آنحضرتؐ نے اُس کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کے زور سے دبایا اور یہ فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ اُخْرُجْ خَبِیْثُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ (اے خبیث خدا کے نام کی برکت سے بھاگ جائیں رسولؐ اللہ ہوں) فوراً اُس کی مرگی جاتی رہی اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کہ تو کہاں اُترا ہے۔ اُس نے عرض کی فلاں مقام میں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُس جگہ اور کوئی تیرے پاس ہے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ گھر میں اکیلا مت رہ اور اُس جگہ سے کسی اور مکان میں چلا جا کیونکہ شیطان کسی وقت آدمی پر ایسی جرأت نہیں کرتا جیسی اُس وقت جبکہ وہ کسی مکان میں تنہا ہو۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جس کپڑے میں روزمرّہ گوشت لاتے ہو اُسے گھر میں مت رکھو کہ وہ خوابگاہ شیطان ہے اور کوڑا دروازے کے آگے جمع نہ کرو کہ وہ جائے گاہ شیطان ہے اور جب اپنے حُجرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ اِس سے شیطان بھاگ جاتا ہے ہے اور جب حُجرے میں داخل ہو تو سلام کہہ کر اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُنس ہو جاتا ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کیونکہ شیطان کوڑے پر بیٹھا ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا نہ رکھو کہ اُس کے رہنے دینے سے مفلسی و پریشانی ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ برتنوں کو دُھلے اور صاف رکھنے سے اور مکان اندر باہر جھاڑو دینے سے روزی میں زیادتی ہوتی ہے۔

O حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ مکڑی کا جالا اور کوڑا گھر میں رکھنے سے پریشانی بڑھتی ہے۔

O حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جس رومال سے ہاتھ پونچھتے ہوں اور وہ کھانے اور چربی میں بھرا ہوا اُسے رات کو مکان میں مت رکھو کہ وہ شیطان کی خوابگاہ ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ اپنے برتنوں کو کھلے مت رکھو کہ شیطان اُن میں تھوکتا ہے اور جو چیز اُن میں ہوتی ہے اُس میں سے جتنی چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

O حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ اپنے بال بچّوں۔ یا دوستوں اور چوپایوں کی غروب آفتاب ہونے کے وقت تک حفاظت کرو کیونکہ یہی وقت ہے جس میں شیطان اُن پر غالب ہوسکتا ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پڑوسیوں کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ عادتیں خدا نے میرے لیے پسند نہیں کیں اور میں بھی یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میری اولاد میں جو امام ہیں وہ یا اُن کے شیعہ اُن عادتوں میں سے کسی کو اختیار کریں۔ اوّل حالتِ نماز میں اپنی داڑھی یا کپڑے یا ہاتھوں سے بازی کرنا۔ دوسرے روزے کی حالت میں فحش بکنا۔ تیسرے کسی کو صدقہ دے کر اُس پر احسان جتلانا۔ چوتھے حالت جنت میں مسجدوں میں مسجدوں میں جانا۔ پانچویں قبرستان میں ہنسنا۔ چھٹے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا ﷺ امّہات المومنین میں سے کسی کے حُجرے میں تھے۔ ایک شخص نے کیوڑا کے چھید میں سے اُس حُجرے میں جھانکا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں قریب ہوتا تو ابھی تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

(۱۲)

گھر کے اندر اور باہر جانے کے آداب

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ رات کے اوّل حصّے میں ایک نیند لینے کے بعد گھر سے مت نکلو کیونکہ بعض مخلوقات ایسی بھی ہیں جو اُس وقت زمین میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور جو کچھ اُن کو حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل کرتی ہیں۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر نکلو تو یہ کہہ لو:

بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ جو اللہ کی مرضی۔ سوائے اللہ کے کسی میں قوت وقدرت نہیں۔

ان کلمات کے کہنے سے فرشتے شیطانوں کے منہ پر تھپڑ ماریں گے اور اُن کو تمہارے پاس نہ پھٹکنے دیں گے۔

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تو سلامت رہے گا اور جب وہ اس کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب کہتے ہیں کہ تیرے سب کام بن جائیں گے پھر جب وہ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ کہتا ہے تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں کہ تو بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام رضا ؑ سے منقول ہے کہ جب میرے والد ماجد دولت سرا سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ لَا بِحَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ بَلْ

بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَارَبِّ مُتَعَرِّضًا لِّرِزْقِكَ فَأْتِنِي بِهٖ فِي عَافِيَةٍ

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ کی قوت وقدرت سے باہر نکلا ہوں اپنی قوت وقدرت سے نہیں۔اے اللہ تیری قوت وقدرت سے نہیں۔اے اللہ صرف تیری قوت وقدرت سے تیرے رزق کی تلاش میں چلا ہوں وہ با آرام تمام مجھے عنایت فرما۔

O معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین ؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتو اپنے اہل وعیال کو سلام کرے اور اگر اہل وعیال نہ ہوں تو کہے۔اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا (ہم پر ہمارے خدا کی طرف سے سلامتی ہو) اور جب گھر میں پہنچے تو سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھ لے اس فقر و پریشانی دُور ہوتی ہے۔ اور جب کہیں کسی خاص کام کے واسطے جانا ہو تو جمعرات کی صبح کو جائے اور جانے سے پہلے سورۂ آل عمران کی وہ آیتیں جو ذیل میں لکھی ہیں اور آیۃ الکرسی۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور سورۂ الحمد پڑھ لے وہ آیتیں یہ ہیں۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ترجمہ: بلاشک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات اور دن کے تغیّر وتبدل میں اُن عقلمندوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا تو پاک و پاکیزہ ہے ہم کو عذابِ جہنم سے نجات دے اے پروردگار تو جس کو جہنم میں بھیجے گا پوری رسوائی اُس کی ہوگی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔اے پروردگار ہم نے بیشک تیری طرف سے راہِ ایمان کی

طرف بُلانے والے کی آوازسُنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے۔اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کردے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیّت میں ہو۔اے پروردگار جن جن چیزوں کے تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدے کیے ہیں وہ سب عطا فرمائیو اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر جاؤ تو یہ پڑھ لو:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ رَاغِبًا فِيْمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ سَبِيْلِكَ وَعَلٰى مِلَّتِكَ وَمِلَّتِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی سوائے اللہ کے کسی میں قوت نہیں ہے یا اللہ میں جس منفعت کے حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں اُس کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور جس چیز کے خلاف آیا ہوں اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ مجھ پر اپنا فضل وکرم کر اپنی نعمت مجھ پر پوری کر اپنی بندگی میں مجھے مصروف کر اور جو نعمتیں تیرے پاس مہیّا ہیں اُن کا مجھ طالب بنا اور اپنے طریقہ پسندیدہ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملّت پر میرا خاتمہ کر۔

O دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھے خدائے تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے گا۔اُس کی توبہ قبول کرے گا۔اُس کی حاجتیں روا کرے گا اور اُس کو آفتوں اور بدیوں سے محفوظ رکھے گا۔وہ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللهِ وَرُسُلُهٗ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ الْجَدِيْدِ الَّذِيْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُهٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ غَيْرِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَّصَبَ لِاَوْلِيَآءِ اللهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا اُجِيْرُ نَفْسِيْ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ

ترجمہ: میں اُسی چیز کی پناہ مانگتا ہوں جس کی اللہ کے پیغمبروں اور فرشتوں نے اُس نئے دن کے شر سے جو سورج ڈوبنے کے بعد پھر واپس نہ آئے گا پناہ مانگی ہے میں اپنے نفس کے شر سے غیروں کے شر سے شیطان کے شر سے جو لوگ خدا کے دوستوں کے دشمن ہیں اُن کے شر سے جنوں اور آدمیوں کے شر سے۔ درندوں کے شر سے اور حشرات الارض کے شر سے اور تمام اَفعالِ حرام کے ارتکاب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر قسم کی بدی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا نفس خدائے تعالیٰ کی حمایت میں سونپتا ہوں۔

O حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت دس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھ لے گا وہ جب تک گھر واپس آئے گا خدائے تعالیٰ کی حفاظت وحمایت میں رہے گا۔

O دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَارْزُقْنِيْ فَوْزَهٗ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَظُهُوْرَهٗ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّهٗ وَشَرَّ مَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِيْ فِيْ خُرُوْجِيْ وَانْفَعْنِيْ بِهٖ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ پر بھروسہ کر کے نکلا ہوں اور تجھی پر اسلام اور ایمان لایا ہوں اور تجھی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ مجھے آج کے دن برکت عنایت فرما اور مجھے اس دن کی کامیابی اور فتوح اور عزّت اور ہدایت اور برکت عنایت فرما اور مجھ سے آج کے دن کا اور جو واقعات اس میں گزریں اُن کا شر رفع کر۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ اللہ سب سے بڑا اور اللہ جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا اللہ میں گھر سے نکلا ہوں تو اس نکلنے

کو میرے لیے مبارک کر اور مجھے اس سے نفع پہنچا۔

O حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب آدمی گھر سے نکلے تین دفعہ اللہ اکبر کہہ لے پھر یہ کہے:

بِاللّٰهِ اَخْرُجُ وَبِاللّٰهِ اَدْخُلُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ

ترجمہ: خدائے تعالیٰ کے بھروسے پر باہر نکلتا ہوں اور خدا ہی کے بھروسہ پر اندر جاتا ہوں اور خدا ہی پر میرا تکیہ ہے۔

پھر تین دفعہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجْهِيْ هٰذَا بِخَيْرٍ وَّ اخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّ قِنِيْ شَرَّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: یا اللہ میرے سامنے خیر خوبی کا دروازہ کھول دے اور اختتام بھی خیر و خوبی ہی کے ساتھ ہو اور مجھے ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے جس کی تقدیرکات مالک ہے محفوظ رکھیو بلا شک میرے رب کا راستہ سیدھا راستہ ہے۔

کہ اس دعا کا پڑھنے والا جس جگہ سے جائے اُس جگہ واپس آنے تک خدائے تعالیٰ کی حفاظت وضمانت میں رہتا ہے۔

O موثق حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ اُس کے دُنیا و آخرت کے کام بنا دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ میرے لیے کافی ہے اللہ پر میرا بھروسہ ہے۔ یا اللہ میں تمام معاملات کی بہتر کا تجھ سے سائل ہوں اور دنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت حُجرے سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور بغیر مدد خدا کے کسی میں

کوئی قوت وقدرت نہیں۔

O حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلنے کے وقت اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف پھرا کر دیکھے اور سورۂ انا انزلناہُ پڑھ کر یہ کہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَا نِیَتِہِمْ

ترجمہ: میں اللہ پر ایمان لایا ہوں جو ایسا یکتا ہے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہوں۔

تو اُس دن اُس کو کوئی تکلیف و رنج نہ پہنچے گا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر تکیہ ہے اللہ کی مدد کے بغیر کسی میں قدرت وطاقت نہیں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔

پھر سورۂ الحمد۔ قُل اعوذ بربّ النّاس۔ قُل اعوذ برب الفلق۔ قُل ہو اللہ اَحد۔ آیۃ الکرسی ہر ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر ہر شش جہت کی طرف پڑھے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اس دعا کے بعد یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ لسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

ترجمہ: حضرت محمدؐ ابن عبداللہ پر جو سب سے پچھلے نبی ہیں سلام ہو۔ اماموں پر جو خود ہدایت یافتہ اور اوروں کو ہدایت کرنے والے ہیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔سے منقول ہے کہ جو شخص تحت الحنک باندھ کر گھر سے نکلے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ صحیح وسلامت گھر لوٹ آئے گا۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے لیے جاؤ تو دن میں جاؤ کیونکہ رات کو حاجت پُوری نہیں ہوتی۔

❁❁❁

تیرہواں باب

پیادہ چلنے، سوار ہونے، بازار جانے، تجارت کرنے کھیتی باڑی کرنے اور چوپائے پالنے کے آدابؑ

(۱)

گھوڑے، خچّر اور گدھے پر سوار ہونا اور ان کی اقسام

○ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سواری کا چار پایہ رکھنا آدمی کی خوش قسمتی میں داخل ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ چار پایہ رکھو کہ وہ تمہاری زینت ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام نکلتے ہیں اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہے۔

○ حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ عیب دار چوپایہ رکھنا جان کا جنجال ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جو شخص چار پایہ خریدے اُس پر سوار ہونے کا فائدہ اُس کے لیے ہے اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے کہ چار پایہ اُس کے پاس ہو جس پر وہ اپنی اور اپنے برادرانِ ایمانی کار برآری کے لیے سوار ہوا کرے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا کہ تو ایک گدھا پال

لے کہ وہ تیرا بوجھ اُٹھایا کرے گا اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے گدھا خرید لیا اور چونکہ میں سالانہ جمع خرچ رکھتا تھا جب انتہائے سال پر میں نے حساب کیا تو خرچ میں کچھ افزائی نہ تھی۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم ۔نے ابن طیفور سے دریافت کیا کہ تو کس چیز پر سوار ہوتا ہے؟ عرض کی گدھے پر۔ فرمایا کتنے کو خریدا ہے؟ عرض کی تیرہ (۱۳) اشرفی کو۔ فرمایا یہ تو فضول کرچی ہے کہ گدھا اس قیمت کو خریدا جائے اور خچر نہ لیا جائے عرض کی خچر کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا جو گدھے کا خرچ پہنچاتا ہے وہی خچر کا بھی پہنچائے گا۔ شاید تو یہ نہیں جانتا کہ جو شخص گھوڑا پالے اور ہم اہل بیتؑ کے خروج کا منتظر ہو اور ہمارے دشمنوں کو وہ گھوڑا دکھا دکھا کر غصہ دلائے تو خدا تعالیٰ اُس گھوڑے کی روزی بہم پہنچاتا ہے اور اُس شخص کا سینہ کشادہ کرتا ہے اور اُس کی آرزوئیں اور حاجتیں برلاتا ہے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم ۔خچّر پر سوار ہوئے مخالفوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا چوپایہ ہے جس پر آپ سوار ہوئے نہ اسے دشمن کے پیچھے بھگا سکتے ہیں نہ اس پر جنگ کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس جانور میں نہ گھوڑے کی سی بلندی و سرفرازی ہے اور نہ گدھے کی سی ذلت و خواری اور سب سے اچھی حالت اوسط ہی کی حالت ہوتی ہے۔

O دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ جس کے ماں اور باپ دونوں عرب ہوں اُس کے نامۂ اعمال سے تین گناہ روز ہٹائے جاتے ہیں اور گیارہ نیکیاں اُس میں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ اُس کے ماں باپ میں سے ایک عرب ہو تو اُس کے نامۂ اعمال میں سے دو گناہ روز مٹائے جاتے ہیں اور سات نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اپنی زینت اور حاجت روائی کے لیے یا اپنے دشمنوں کو دفع کرنے کی غرض سے ایک ٹٹو ہی رکھے تو بھی اُس کے نامۂ اعمال میں سے ایک گناہ روز مٹایا جائے گا اور چھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

O معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک وابستہ ہے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم ۔سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاں ایسا سُرنگ گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر چھوٹا بڑا اسفید ٹیکا ہو وہ اچھا ہے اور اگر پچکلیان ہو تو میرے نزدیک اور بھی اچھا ہے جس گھر میں ایسا گھوڑا ہوگا افلاس و پریشانی اُس گھر میں نہ آئے گی اور جب تک وہ گھوڑا صاحب خانہ کی ملکّیت میں رہے گا اُس گھر میں ظلم راہ نہ پائے گا۔

O حضرت امام محمد تقی ۔سے منقول ہے کہ جو شخص علی الصبح اپنے گھر سے یا کسی دوسرے کے

گھر سے نکلے اور پچکلیان سُرنگ گھوڑا اُس کی نظر پڑ جائے تو اُس دن خوش قسمتی ہی خوش قسمتی پیش آئے گی اور جتنی اُس کی پیشانی کی سفیدی زیادہ ہوگی اُتنی ہی خوش حالی اور خوش نصیبی زیادہ ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی کام کے لیے جائے اور اس قسم کے گھوڑے پر اُس کی نظر پڑے تو وہ حاجت پوری ہوگی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ یمن سے چار گھوڑے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بطور تحفہ کے لائے۔ آنحضرتؐ نے استفسار فرمایا کہ ان گھوڑوں میں کوئی گھوڑا ایسا بھی ہے جس کے سفید نشان ہو؟ حضرت امیر المومنینؑ نے عرض کیا جی ہاں ایک سُرنگ گھوڑا اس نشان کا موجود ہے۔ حکم دیا کہ اُسے میرے لیے رکھو۔ پھر فرمایا کہ دو کمیت اسی نشان کے ہیں؟ عرض کی ہیں۔ حکم دیا اُن کو حسنین (☆) کے لیے رکھو۔ پھر فرمایا کہ چوتھا ایک رنگ مشکی ہے؟ عرض کی ہے۔ حکم دیا کہ اس کو فروخت کرو اور قیمت اُس کی اپنے بال بچّوں میں صرف کرلو کیونکہ مبارک گھوڑا وہی ہے جس کے سفید نشان ہوں گویا مراد حضرت کی پچکلیان سے ہے۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم -نے فرمایا کہ سوائے گدھے اور خچر کے اور چوپایوں کا یک رنگ ہونا مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کی پیشانی پر سفید نشان کا ہونا اچھا نہیں ہے۔ سوائے اُس صورت کے کہ پٹہ ہو اور وہ بھی کچھ اچھا نہیں ہوتا۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ میرے نزدیک چار پایوں میں سب سے بہتر گدھا ہے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ گھوڑے کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اُس کا رنگ سُرنگ ہو یا مشکی اور پیشانی سفید ہو اور تین ہاتھ پاؤں سفید ہوں یعنی داہنے ہاتھ میں سفیدی نہ ہو۔

O طرخان چار پایوں کے دلاّل سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے مجھ سے ایک کالے رنگ کا خچّر طلب کیا اور یہ فرمایا کہ اُس کا منہ سفید ہونا چاہئے اور پیٹھ اور پاؤں کا بیچ سفید ہو۔

(۲)

چوپایوں کی پرورش کرنا اُن کے حقوق کی رعایت

- معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کے اُس کے مالک پر چھ ۶ حق ہیں۔ اوّل جب اُس پر سے اُترے اُسے دانہ گھاس دے۔ دوسرے جہاں راستے میں پانی ملے اُسے پانی پر لے جائے تاکہ ضرورت ہو تو وہ پانی پی لے۔ تیسرے اُس کے منہ پر کوئی چیز نہ مارے کیونکہ بھی اپنی زبان میں خدا کی تسبیح وتہلیل کرتا ہے۔ چوتھے جب سوار ہو تو اُس پر کھڑا نہ ہو سوائے اُس وقت کہ راہِ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔ پانچویں اُس کی طاقت سے زیادہ اُس پر بوجھ نہ لادے۔ چھٹے جتنی قوت رکھتا ہو اُتنا ہی تیز چلائے۔ زیادہ تکلیف نہ دے۔
- حضرت امام جعفر صادق ؑ سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے مگر اُس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُن حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ کسی چار پائے کے مُنہ پر داغ نہ دے۔
- حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی چار پائے کو سفر میں لے جائے تو اُسے لازم ہے کہ جب منزل پر اُتر تو اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کو گھاس دانے کی خبر لے۔
- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چار پائے پر جب تین آدمی آگے پیچھے سوار ہوں تو ایک اُن میں سے ملعون ہے یعنی وہ جو سب سے آگے بیٹھا ہو۔
- دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا کہ اُس کی پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ فرمایا اس کے مالک سے کہہ دو کہ تیار رہے قیامت کے دن یہ اونٹ خدا کے رُوبَرو اس پر دعویٰ کرے گا۔
- معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ کے روبرو سے ایک اونٹوں کی قطار گزری آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس اونٹ کے حق میں انصاف کر کہ خدا عدالت کو دوست رکھتا ہے۔
- معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین ؑ نے ایک ہی اونٹ پر بیس ۲۰ حج کئے

مگر کبھی اُس کو چابک بھی نہ مارا۔

O معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کسی جاندار کے مُنہ پر کوئی چیز نہ مارو کہ وہ اپنے خدا کی تعریف و تسبیح کرتا ہے اور ہر شے کی ایک حرمت ہوتی ہے اور حیوانات کی حرمت یہ ہے کہ اُن کے مُنہ پر کچھ نہ مارو۔

O حضرت ابوذر غفاری ؓ سے منقول ہے کہ چار پائے یہ کہتے ہیں کہ ''پروردگارا ہمارے مالک کو نیکی عطا کر کہ وہ ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ ہمارے حق میں نیکی کرے ہمارے گھاس دانے اور پانی کی خبر رکھے اور ہم پر ظلم و تعدّی نہ کرے۔

O دو معتبر سندوں سے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم ☆ سے منقول ہے کہ جب کسی چوپائے کا مالک اُس پر سوار ہونا چاہے تو یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ رَحِیْمًا (یا اللہ اس کو مجھ پر مہربان کر)۔

O دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ایک شخص نے مقام ربذہ میں جناب ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ اپنے گدھے کو خوب پانی پلا رہے ہیں اُن سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں ہے اتنا سا کام آپ کا انجام دے؟ فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سُنا ہے کہ ہر چوپایہ صبح دم خدا سے یہ سوال کرتا ہے کہ ''پروردگارا میرے مالک کو یہ توفیق عطا کر کہ مجھے گھاس سے سیر اور پانی سے سیراب کرے اور میری طاقت سے زیادہ مجھ سے کام نہ لے۔''

O موثق حدیث میں صفوان ساربان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق -کے لیے اسی (۸۰) درہم کا ایک اونٹ خریدا جب اُسے حضرت کی خدمت میں لے گیا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ کجا وہ اُٹھا سکتا ہے؟ تب میں کجاوہ لاد کر حضرت کے پاس لے گیا یہ دیکھ کر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدائے تعالیٰ کمزور جانوروں کو بار برداری کی ایسی ایسی طاقت عنایت کی ہے تو پھر کبھی وہ قیمتی جانور نہ خریدیں۔

O دوسری حدیث میں ابن ابی یعفور سے منقول ہے کہ حضرت صادق -نے مجھے پیدل راستہ چلتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہے تو سوار کیوں نہیں ہوتا میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ کمزور

ہے میں چاہتا ہوں کہ اُس پر بوجھ ہلکا رہے۔فرمایا تو یہ نہیں جانتا کہ اونٹ کمزور ہو یا زورآور دونوں کو خدا نے بار برداری کی طاقت یکساں عنایت کی ہے۔

O کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان بیٹھا رہتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ جب اُس سے کام لو نرمی سے لو اور اُس پر سوار ہونے یا بوجھ لادنے کے وقت کے ذکر خدا کرو۔

O دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ جس اونٹ کو سات مرتبہ حج میں لے جائیں اور وہ ہر مرتبہ موقف عرفات میں پہنچا ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کو بلاشک بہشت کے چوپایوں میں داخل کرے گا۔

O دوسری حدیث میں بجائے سات مرتبہ کے پانچ مرتبہ لکھا ہے اور ایک اور حدیث میں تین ہی مرتبہ وارد ہے۔

O حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص اُس اونٹ پر سوار ہو جس پر بوجھ لدا ہو اور اُترتے وقت جان بوجھ کو بے احتیاطی سے کود پڑے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر کسی شخص کا چوپایہ اس کی سواری میں گر پڑے اور اس کا مالک اُس سے کہہ دے تَعِسْتَ[1] تو چوپایہ جواب میں کہتا ہے تَعِسَ اَعْصَانَا لِلرَّبِّ[2]۔

O دو معتبر حدیثوں میں جناب رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ اگر کوئی چوپایہ بھاگے تو اُسے مارو اور جو چلنے میں ٹھوکر کھائے اور گر پڑے اُسے مت مارو۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ چوپائے کہ اوپر بیٹھے ہوئے نہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھو اور نہ دونوں پاؤں ایک طرف لٹکاؤ اور نہ اُس کی پشت کو آرام گاہ قرار دو کہ وہ کھڑا ہو ہے اور آپ اُس پر بیٹھے باتیں بنا رہے بلکہ جب راستہ نہ چل رہے ہو تو اُتر آؤ اور جب چلنا پڑے تو سوار ہو لو۔

O حضرت علی ابن الحسین ☆ سے منقول ہے کہ حیوانات چار چیزوں سے غافل نہیں ہیں۔ایک تو

اپنے خدا کو پہچانتے ہیں۔ دوسرے اپنی چراہ گاہ جانتے ہیں۔ تیسرے موت سے واقف ہیں۔ چوتھے نر و مادہ کی تمیز رکھتے ہیں۔

O لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق ‏ سے دریافت کیا کہ چلنے کے لیے حیوان کو کب مارنا جائز ہے؟ فرمایا جب وہ اُس چال سے نہ چلے جس چال سے بھوک کے وقت تھان کی طرف جاتا ہے۔

❁❁❁

(۳)

زین ولگام کے آداب

O جاننا چاہئے کہ بہتر ومناسب یہ ہے کہ زین لگام میں سے کوئی چیز سونے یا چاندی کی نہ ہو اور سنّت ہے کہ چار جامہ اور زین پوش نہ ریشم کے ہوں نہ سُرخ رنگ اور عورتوں کے لئے زین پر سوار ہونا سخت مکروہ ہے۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ منجملہ اُن بدعتوں کے جو آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی ایک یہ بھی ہے کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں۔

O روایت حسن میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے عورتوں کے لئے زین کی سواری ملعون وممنوع ہے۔

O بسند معتبر حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ عورتوں کے لیے زین پر سوار ہونا جائز نہیں سوائے اس کے کہ کوئی ضرورت پیش آئے یا سفر میں ہوں۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے دریافت کیا کہ آیا اُس گھوڑے پر سوار ہو سکتے ہیں جس کا زین یا لگام چاندی کی ہو؟ فرمایا کہ اگر صرف مُلمّع ہے جو علیٰحدہ نہیں ہو سکتا تو کچھ مضائقہ نہیں والاّ سوار نہیں ہو سکتے۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی کی نکیل چاندی کی تھی۔

O بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جناب امیر-سے فرمایا کہ خبردار کبھی بھی سُرخ زین پر سوار نہ ہونا خواہ وہ گھوڑے پر ہو یا اونٹ پر کہ وہ منجملہ اُن چیزوں کے جن پر شیطان سوار ہوتا ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین-وحضرت امام جعفر صادق -

اونٹ کے سُرخ زین پر سوار ہو لیتے تھے۔

- ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ شیر، تیندوے اور چیتے وغیرہ کی کھالوں کو بطور زین پوش کے استعمال کر سکتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کر سکتے ہیں مگر نماز کے وقت کام میں نہیں لا سکتے۔

- معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں پانچ چیزوں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس گدھے پر سوار ہوتا ہوں گا جس پر جھول پڑی ہو۔

- حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کی ناک میں ایک شیطان ہوتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ جب اُسے لگام دینے لگیں تو بسم اللہ کہہ لیں۔

- صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو چوپایہ لگام دینے کے وقت بگڑتا ہو یا بھاگ جاتا ہو تو اگر اُس کا کان پکڑا جا سکے تو اُس کے کان میں ورنہ یونہی اس پر یہ آیت پڑھے:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ سوائے دین خدا کے کسی اور دین کے خواہش مند ہیں حالانکہ آسمان و زمین کی کل چیزیں بہ رضا و رغبت یا بجبر و اکراہ خدا کو مانے ہوئے ہیں اور سب کی بازگشت اُسی کی طرف ہے۔

❁❁❁

(۴)

سواری کے آداب اور اس کی دعائیں

O بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی چوپائے پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور جب تک وہ شخص اُس جانور پر سوار رہتا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے اور اگر سوار ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو ایک شیطان اس کے پیچھے بیٹھ لیتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ کچھ گانا سُنایئے مگر وہ گانا نہیں جانتا تو اُس سے یہ کہتا ہے کہ جھوٹی اور امیدیں باندھیے پس جب تک وہ اُس سواری پر رہتا ہے خیالات محال میں مبتلا رہتا ہے۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص سواری کے وقت یہ کہہ لے:

بِسْمِ اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں قدرت وقوت صرف اللہ میں ہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے حالانکہ ہم میں ان کے مطیع کرنے کی قوت نہ تھی۔

تو اُترنے کے وقت تک وہ اور اُس کا چارپایہ ہر طرح محفوظ رہیں گے۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سوار ہونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ

اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: میں اُس اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ اور قائم ہے اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یااللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا۔

تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ معترف ہے کہ گناہوں کو سوائے میرے کوئی نہیں بخش سکتا سو تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ اسی بات پر بخش دیئے۔

- جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب چوپاؤں پر سوار ہو تو ذکر خدا کرو اور یہ کہہ لو:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے ان چوپایوں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں ان کے زیر کرنے کی طاقت نہ تھی اور ہم سب کی بازگشت خدا کی طرف ہے۔

- علی ابن ربیعہ سے منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب پورے سوار ہو لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو بزرگی دی۔ خشکی وتری میں ہم کو سواریاں عنایت کیں عمدہ عمدہ چیزیں ہمارے کھانے پینے کے لیے مقرر فرمائیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ایسی فضیلت بخشی جو فضیلت بخشنے کا حق ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے حالانکہ ہم میں اُن کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی۔

پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ فرماتے تھے۔ تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اللہ اکبر بعد ان سب کے یہ دعا پڑھتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: یااللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی نہیں بخش سکتا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق -رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ۔ پھر سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سات دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سات بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرتے تھے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت اونٹ پر سوار ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں قدرت وقوت صرف خدا میں ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ اُن کے زیر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم سب اپنے خدا کی طرف پھر کر جائیں گے۔

O حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے اس لیے جب اونٹ پر سوار ہونے لگو تو جیسا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یہ پڑھ لیا کرو: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ۔

O دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین - کا چوپایہ ٹھوکر کھاتا یا اُس کا پاؤں پھسلتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِیْلِ عَافِیَتِكَ وَمِنْ فُجَاةِ نِعْمَتِكَ

ترجمہ: یااللہ میں تیری نعمت کے زائل ہوجانے سے تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری بلا کے یکا یک نازل ہونے سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق -کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میرا چوپایہ چلتے چلتے رک جایا کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اُس کے کان میں یہ آیت پڑھ دے:

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا اَنْعَامًا لَهَا مَالِكُوْنَ

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ

ترجمہ: کیا لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے استعمال کے لیے اپنی قدرت سے چار پائے پیدا کئے جن کے وہ وقت مالک ہیں اور ہم نے ہی چوپایوں کو ان کا ماتحت کر دیا ہے کہ ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔

O حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ سوار کو لازم ہے کہ پیادہ چلنے والوں کو آگاہ کر دے کہ اُس کے چوپائے سے اُن کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔

O یہ بھی فرمایا کہ ایک دن جناب امیر -سوار چلے جاتے تھے، ایک گروہ پیادہ پا حضرت کے ساتھ ہولیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ آیا تمہیں کچھ کام ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کچھ دُور رکاب سعادت انتساب میں چلیں۔ فرمایا اس کی کچھ ضرورت نہیں لوٹ جاؤ کیونکہ پیادہ لوگوں کا سوار کے ساتھ چلنا سوار غرور و تکبر کا باعث ہوتا ہے اور پیادہ پا چلنے والوں کی ذلّت وخواری کا۔

O دوسری حدیث میں عبداللہ ابن عطا سے منقول ہے کہ ایک دن میں حضرت امام محمد باقر -کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو چوپایوں پر زین ڈالو۔ میں حسبِ حکم گیا اور ایک گدھے اور ایک خچّر پر چارجامہ کس لایا۔ خچر حضرت کے سامنے پیش کیا کہ آپ سوار ہوں۔ فرمایا نہیں گدھا لے آؤ۔ کہ میرے نزدیک سب چوپایوں میں گدھا بہتر ہے اور خچّر پر خود سوار ہو لو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور گھدا لے آیا اور رکاب پکڑ کر کھڑا ہو گیا جب حضرت سوار ہونے لگے تو یہ فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور قرآن مجید کا علم دیا اور اپنے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث کر کے ہم پر احسان کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے چوپایوں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں اُن کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی۔ بلاشک ہم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے زیبا ہے جو تمام مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے۔

بعدہٗ روانہ ہو گئے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ گدھا چلنے میں کلیلیں کرتا جاتا ہے اور حضرت نے آگے سے

زین تھام رکھا ہے میں نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ آپ کو تکلیف ہے؟ فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔ جب اُس پر سوار ہوتے تھے تو وہ اس خوشی سے کہ آنحضرتؐ مجھ پر سوار ہوئے ہیں چلنے میں اس قدر کلیلیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ کے دوشہائے مبارک ہلنے لگتے تھے اور آپ آگے سے زین تھام لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَیۡسَ مِنِّیۡ وَلٰکِنۡ ذَامِنۡ عَفِیۡرٍ (یا اللہ یہ میری طرف سے نہیں بلکہ یہ اکڑ کر چلنا یعفور کی طرف سے ہے)

O اے عزیز و یہ بات قابل خیال ہے کہ وہ بزرگوار ایک گدھے کے بھی اکڑ کر چلنے سے خوف کرتے تھے اور پروردگار عالم کی جناب میں عذر خواہ ہوتے تھے پس جو لوگ عربی نژاد خوش رفتار گھوڑوں پر بہ نخوت و تکبّر یا بہ ناز و غمزہ سوار ہوتے ہیں اپنی مستانہ رفتار سے گویا آسمان و زمین پر احسان کرتے ہیں اور اپنے سوا کسی کی ہستی ہی نہیں گنتے وہ کیونکر عذر کریں گے۔

O معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ آیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے چوپائے پر سوار خوابِ غفلت میں رہتے ہو اور وہ تمہاری سواری میں اپنے پروردگار کی یاد میں رہتا ہے۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میرے چوپائے نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی کیونکہ میں نے سوار ہو کر کسی کی کھیت کو پامال نہیں کیا۔

❁❁❁

(۵)

پیدل چلنے کے آدابؐ

اس فصل کی بعض حدیثیں جوتا اور کپڑے پہننے کے آدابؐ میں بیان ہوچکی ہیں۔

O معتبر حدیث میں موسیٰ بن جعفر صلوٰۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حُسن جاتا رہتا ہے۔

O حدیث حسن میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کو راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہئے کہ مردوں کو بیچ راستے میں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار بہ نسبت پیادہ کے اور ننگے پاؤں والا بہ نسبت اُس کے جو جوتا پہنے ہوئے ہو راستے کے بیچ میں چلنے کا زیادہ مستحق ہے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین ۔اس شائستگی سے راستہ چلتے تھے گویا ایک پرندہ حضرت کے سر پر بیٹھا ہے اور وہ ڈرتے تھے کہ یہ اُڑ نہ جائے اور حضرت کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے کبھی نہ بڑھتا تھا۔

O معتبر حدیث میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص زمین پر غرور وتکبر سے راستہ چلتا ہے تو خود زمین اور جتنی چیزیں زمین کے اوپر اور نیچے ہیں سب اُس پر لعنت کرتی ہیں۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میری اُمّت کے لوگ سائلوں کا سوال سُن سے ایسی غفلت اور بے پروائی کرنے لگیں گے جیسے سُنا ہی اور راستہ میں غرور وتکبر کام میں لانے لگیں گے تو پروردگار عالم نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ اُن کو یہ عذاب دے گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے لیے موجب تکلیف ہو جائیں گے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس زمانے میں میری اُمت کے لوگ راستہ چلنے میں اکڑ اکڑ کر چلنے لگیں گے تو ان کے درمیان فتنہ وفساد ہوگا کہ آپس میں ایک دوسرے پر تلوار کھینچیں گے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سفر اور حضر میں راستہ چلتے وقت اپنے ہاتھ میں عصا رکھے

اور اُس کے راستہ چلنے سے بجائے نخوت وتکبر کے تواضع وانکسار کی شان معلوم ہوتو ہر ہر قدم پر اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہزار گناہ محو کیے جائیں گے اور ہزار ہزار درجے بلند ہوں گے۔

O ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھیں کہ یہ پیغمبروں کی سُنّت ہے اور بنی اسرائیل کیا چھوٹے کیا بڑے کیا بُڈھے کیا جوان سب عصا ہاتھ میں رکھتے تھے کہ غرور وتکبّر نہ پیدا ہو۔

O یہ بھی فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھنے سے افلاس و پریشانی دُور ہوتی ہے اور شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتا۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے روایت ہے کہ اگر تم عقلمند ہوتو جس طرف جانا چاہتے ہو پہلے اپنی نیت ٹھیک کرلو، اپنے جانے کی ایک صحیح غرض قرار دے لو۔ اور جو خلاف شرع باتیں مرکوز خاطر ہوں اُن سے اپنے نفس کو روکو۔ یہ بھی لازم ہے کہ راستہ چلنے میں برابر غور وخوض کرتے رہو۔ ہر ہر قدم پر صنعت الٰہی سے عبرت حاصل کرو۔ چلنے میں نخوت وتکبر نہ کرو جو چیزیں میں حرم ہیں اُن سے اپنی نظر کو بچاؤ اور برابر خدا کی یاد کرتے چلے جاؤ کیونکہ جن جن مقامات پر خدا کا ذکر کیا جائے گا وہ سب قیامت کے دن ذکر کرنے والے کی بابت شہادت دیں گے اور اس کے لیے طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے کہ وہ بہشت میں داخل ہو۔ راستے میں لوگوں سے زیادہ باتیں مت کرو کہ یہ خلاف ادب ہے اور اکثر راستے شیطان کی کمین گاہ اُس کے مکر سے غافل نہ رہو۔ المختصر ایسا کرو کہ تمہارا جانا اور پلٹ کر آنا خدا کی اطاعت میں ہو اور تمہاری اصل روانگی ایسے کام کے لیے ہو جس میں خدا کی خوشنودی ہو۔ اور یہ خیال ہر دم پیشِ نظر رکھو کہ تمہاری جملہ حرکات وسکنات تمہارے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

❁❁❁

(۶)

اونٹ، گائے بھینسیں اور بھیڑ بکریاں پالنا

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کون سا پیشہ ہے؟ حضرت نے فرمایا کھیتی جو آدمی خود جوتے بوئے اور فصل کاٹنے کے وقت اپنا حق لے لے اور خدا کا حق ادا کردے پھر انہوں نے عرض کی کہ کھیتی کے بعد فرمایا بھیڑ بکریاں پالنا کہ جہاں پانی اور چارہ میّسر ہوا وہیں اُن کو چرایا اپنی نماز پڑھے۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ دے دے۔ انہوں عرض کی کہ بھیڑ بکریاں کے بعد؟ فرمایا گائے بھینسیں پالنا کہ وہ صبح وشام دودھ دیتی ہیں۔ عرض کی گائے بھینسوں کے بعد؟ فرمایا اُن کی رکھوالی جو زمین میں پاؤں گاڑے کھڑے ہیں اور خشک سالی میں میوہ بہم پہنچاتے ہیں یعنی خرمے کے درخت۔ پھر فرمایا کہ خرمے کے درخت بہت ہی اچھا مال ہے جو اُن کو فروخت کر لیتا ہے ایسا ہے گویا اُس مٹی کی قیمت اُٹھالی جو آندھی سے اُڑ کر پہاڑ پر جا پڑی ہو۔ مگر یہ اُسی صورت میں ہے کہ نقد دام وصول کر لے درختوں سے مبادلہ نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسولؐ اللہ خرمہ کے درخت لگانے اور رکھوالی کرنے کے بعد کون سا پیشہ بہتر ہے؟ آنحضرت نے کچھ جواب نہ دیا۔''

○ کسی شخص نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ اونٹ پالنے کی سنبت کیوں نہ فرمایا۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ اونٹ پالنے میں محنت ومشقت زیادہ ہے اکثر گھر سے دُور رہنا پڑتا ہے اور صبح وشام کا خرچ ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریوں میں زندہ اور تندرست ہوں جب بھی نفع ہے اور مرنے کے بعد بھی نفع سے خالی نہیں یعنی جب وہ مرنے لگیں تو ذبح کر کے دکھالو نقصان تب بھی نہیں۔ اور گائے بھینس جب تک زندہ اور تندرست ہے نفع ہے اور مرنے کے بعد نقصان رہا اونٹ سو یہ شیطان کا پڑوسی ہے اس کے ہونے میں بھی نقصان ہے اور نہ ہونے میں بھی یعنی جب وہ اچھا بھلا ہو تب بھی مالک کے لیے مضر ہی مضر ہے کچھ نفع بخش نہیں۔ لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ بعد اس کے کہ جو کچھ آپ نے اونٹ کے بارے میں فرمایا اونٹ کون پالے گا؟ فرمایا ہر زمانے میں ایسے بدبخت اور بدکار لوگ بھی ہوں گے جو اونٹ پالتے رہیں گے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی کے دس حصّوں میں سے نو حصّے تجارت میں ہیں اور ایک

بھیڑ بکری پالنے میں۔

- ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں ضرور پالو کہ اس سے تمہیں صبح وشام نفع پہنچے گا۔
- دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اونٹ کا ہونا مالک کی عزّت کا باعث ہوتا ہے۔
- صحیح حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق ۔نے صفوان اونٹ والے سے فرمایا کہ میرے لیے ایک اونٹ خرید مگر وہ بدصورت ضرور ہو کیونکہ بدصورت کی عُمر زیادہ ہوتی ہے۔
- دوسری حدیث میں فرمایا کہ کالے اور بدصورت اونٹ خریدو کہ ان کی عُمریں بڑی ہوتی ہیں۔
- ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے سُرخ بالوں والے اونٹ نہ خریدو کہ ان کی عُمریں کم ہوتی ہیں۔
- جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اونٹ کی قطار کے بیچ میں ہو کر نہ نکلو کیونکہ کوئی قطار ایسی نہیں ہوتی جس میں دو دو اونٹوں کے درمیان ایک ایک شیطان نہ ہوتا ہو۔
- حدیث حسن میں منقول ہے کہ جناب زین العابدین ۔اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق سوا شرفی کا اونٹ خرید کر اس پر سوار ہوتے تھے۔
- معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین ۔سے منقول ہے کہ حاملانِ عرش میں سے ایک بیل کی صورت بھی ہے اور بَیل سب جانوروں کا سردار اور سب سے بہتر ہے اور جب تک بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی اُس وقت تک بَیل تمام حیوانات میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سربلند تھا۔ جب بنی اسرائیل سے یہ غلطی ہوئی تو اُس فرشتے نے جو بَیل کی صورت کا شرم کے مارے اپنا سر جھکا لیا اس کی متابعت ہر بَیل نے کی اور اُسی وقت سے کوئی بَیل شرم سے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتا۔
- جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو اونٹ آدمی کا فُضلہ کھانے لگے تو جب تک کہ چالیس دن اُس کو مقیّد کر کے گھاس نہ کھلاؤ اُس کا گوشت نہ کھاؤ نہ اُس کا دودھ پیو اور نہ اُس پر سواری لو۔
- علماء کے نزدیک اس کا گوشت اور دودھ بالکل حرام ہے اور اس پر سوار ہونا مکروہ ہے اور یہ حکم اور حیونات سے بھی متعلق ہے اور وہ پاک اسی طرح ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص مدّت تک باندھ کر رکھے جائیں اور گھاس وغیرہ پاک کھلائی جائے۔ مدّت ہر ایک کی جُدا جُدا مقرر ہے اور کتب میں مذکور ہے۔

❁❁❁

(۷)

حیوانات خریدنے اور پالنے کے آداب

O معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر + سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی چار پایہ خریدے اُسے لازم ہے کہ اُس جانور کے بائیں کھڑا ہو اور اُس کے بال اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُس کے سر پر یہ چیز پڑھے۔ سورۂ الحمد۔ قل ہواللہ احد۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورۂ حشر کی آخری چار آیتیں یعنی

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۞ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ: اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ بھی خدا کے خوف سے لرزلرز کر پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم آدمیوں کے لیے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے اور دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا۔ سب پر غالب سب سے زیادہ زبردست اور صاحب بزرگی ہے اور جو کچھ شرک کرنے والے بیان کرتے ہیں اُن سب باتوں سے اس کی ذات بری اور پاک ہے۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا اور

عدم وجود میں لانے والا صورتوں کا تجویز کرنے والا۔ تمام اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں۔ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اس کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ صاحب حکمت اور زبردست ہے۔

اور سورۂ بنی اسرائیل کے آخر کے دو آیتیں

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ٥ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ٥) ۔۔۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: اے ہمارے رسولؐ کہہ دو کہ اُسے خواہ اللہ کے نام سے پکارو یا رحمن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو (زیبا ہے) کیونکہ اچھے اچھے نام سب اُسی کے ہیں اور اے رسولؐ تم اپنی نماز نہ بہت پکار پکار کے پڑھو اور نہ بہت چپکے چپکے بلکہ درمیان کی راہ اختیار کرو اور یہ کہو کہ سب تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے جس کے نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ اس کی سلطنت کا شریک اور نہ جسے کبھی ایسی احتیاج ہوتی ہے کہ کسی سے امداد طلب کرے اور اس کی ایسی بڑائی کہ جو بڑائی کرنے کا حق ہے۔ اللہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔

(امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ بنی اسرائیل ک یہ آیت پڑھے اسے لازم ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے)

اور یہ آیۃ الکرسی کا یہ عمل کر لینے کے بعد وہ چوپایہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

O موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب کسی حیوان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو یہ کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِيْ اَطْوَلَهُنَّ حَيٰوةً وَّاَكْثَرَهُنَّ مَنْفَعَةً وَّخَيْرَهُنَّ عَافِيَةً

ترجمہ: یا اللہ اس جانور کی عمر سب جانوروں سے زیادہ ہو۔ اس سے مجھے بہ نسبت اوروں کے منفعت زیادہ ہو اور یہ سب سے زیادہ مجھے آرام دے۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم -سے دریافت کیا کہ آیا کسی جانور کے مُنہ پر داغ دے سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی حرام نہیں مگر مکروہ ہے چنانچہ موثق

حدیث میں منقول ہے لوگوں نے جناب امام جعفر صادقؑ سے حیوانات کے داغنے کے باب میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے مُنہ کے اعضا کو داغنا مناسب ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی کہ حیوانات کے چہرے داغے جائیں یا کوئی چیز اُن کے مُنہ پر ماری جائے کیونکہ وہ بھی خدائے تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

O ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے بھیڑوں کے چہرے پر داغ دینے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُن کے کانوں پر داغ دیا کرو۔

O جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حیوانات کا دودھ دوہتے وقت تھوڑا سا دودھ اُن کے تھنوں میں چھوڑ دیا کرو کہ دودھ جلد جمع ہو جایا کرے کیونکہ اگر تھنوں میں دودھ مطلق نہ چھوڑا جائے تو اور دودھ زیادہ دیر میں اُترتا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں جہاں رات کو بند ہوتی ہوں اُس جگہ کو خُوب صاف رکھو اور اُن کی ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس کو پاک وصاف کرتے رہو اور ان کے باڑے میں نماز پڑھا کرو کیونکہ بھیڑ بکریاں بہشتی جانور ہیں۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ بھیڑ بکریوں کے باڑے سے نکلنے کے وقت سیٹی کی آواز دیا کرو اور اُن کے جنگل سے واپس کے آنے وقت بُچکاری کی۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے حیونات کے خَصّی کرنے کی نسبت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی حرام نہیں ہے۔

O حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ حیوانات کا خصّی کرنا یا آپس میں لڑانا مکروہ ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ ایک ایسے راستے پر جانکلے جہاں سرِ راہ لوگوں نے ایک مادہ پر نَر کو چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت نے یہ دیکھ کر فوراً مُنہ موڑ لیا اور اُن لوگوں سے یہ فرمایا کہ ایسا کرنا نہ فقط نامناسب بلکہ ممنوع اور قبیح ہے یہ تو ایسے موقع پر ہونا چاہئے جہاں کوئی مرد وعورت نہ دیکھ سکتے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے دریافت کیا کہ زندہ دُنبہ کی چکی کاٹ سکتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر اس سے تمہاری غرض اپنے جانور کی درستی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر وہ چکی مُردار کا حکم رکھتی ہے اُس سے کوئی نفع اُٹھا سکتے۔

O یاد رکھنا چاہئے کہ علماء میں معتبر حدیثوں کے موافق یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی بھیڑ یا بکری کا بچّہ سُور کا دودھ اتنا پئے کہ اُس کا گوشت اور ہڈیاں اُسی سے پرورش ہوئی ہوں تو اُس کا گوشت حرام ہے اور جتنی بھیڑ بکریوں کی نسبت یہ علم ہو کہ اس کی نسل سے ہیں وہ سب حرام ہیں۔ ہاں جن کی نسبت علم نہ ہو وہ حلال ہیں اور اگر تھوڑا ہی دودھ پیا ہو اور اُس حد تک نہ پہنچا ہو تو بھی اس کا دودھ اور گوشت مکروہ ہے اور اس کراہت کے رفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر وہ ابھی دودھ پیتا ہے تو سات دن اس کو باندھ کر کسی بھیڑ بکری کا دودھ پلائیں اور اگر اُس کا دودھ چُھوٹ چکا ہو تو اسی طرح سات روز تک اُسے حلال گھاس دانہ کھلائیں۔

O صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی -کی خدمت میں عرضی لکھی کہ ایک عورت نے ایک بکری کے بچّے کو اتنے عرصے تک اپنا دودھ پلایا ہے جتنے عرصے اس کو ضرورت دودھ پینے کی رہی اب وہ بچّہ بکری بن گئی خود اُس نے بچہ دیا ہے اور دودھ دیتی ہے۔ کیا اس کا دودھ پی سکتے ہیں؟ حضرت نے جواب میں لکھا کہ اُس عورت کا فعل مکروہ تھا۔ مگر اس دودھ کے پینے میں کچھ حرج نہیں۔

❀❀❀

(۸)

حیوانات کے احوال واقسام کا مجمل بیان

○ معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جتنے پرندے اور جتنے صحرائی دریائی جانور شکار ہوتے ہیں اتنی ہی تسبیحیں جو وہ اپنی اپنی زبان میں کرتے تھے ضائع ہوجاتی ہیں۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلے تمام وحوش وطیور اور درندے اور چرندے ملے جُلے رہا کرتے تھے یہاں تک حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اُس وقت سے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور دوسرے سے الگ ہوگئے اور ہر حیوان نے اپنے ہم شکل کی طرف میلان کیا۔

○ حضرت امام حسین - سے منقول ہے کہ جب گِدھ چیختا ہے تو کہتا ہے کہ اے فرزند آدم چاہے جس طرح کی زندگانی بسر کرلے انجام ہر حالت میں موت ہے۔ پھر ایک دوسری آواز لگاتا ہے۔ اس میں یہ کہتا ہے کہ ''اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اور اے بلاؤں کے دفع کرنے والے۔''

○ مور کہتا ہے کہ ''میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اپنے بناؤ سنگھار پر غرور کیا اب تو میرا گُناہ بخش دے۔''

○ تیتر کہتا ہے ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی'' (خدائے تعالیٰ عرش یعنی کل اجسام پر حاوی ہے)۔

○ خانگی مُرغ کہتا ہے: ''خدایا تو برحق ہے اور تیرا قول حق۔''

○ باشا کہتا ہے: ''میں تیری خدائی پر قیامت کے دن ایمان لایا۔''

○ کُرکُرہ کہتا ہے: ''خدا پر توکل کر کہ وہ تجھے روزی دے۔''

○ عقاب کہتا ہے: ''جو خدا کا مطیع ہے وہ بد بخت نہیں ہوتا۔''

○ شاہین کہتا ہے: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ حَقًّا حَقًّا ط'' (حق بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پاک و پاکیزہ ہے)۔

- چغد کہتا ہے: ''لوگوں سے علیحدہ رہنے میں زیادہ اُنس پیدا ہوتا ہے۔''
- جنگلی کوّا کہتا ہے: اے روزی دہندہ حلال روزی دے۔''
- کلنگ کہتا ہے: ''خداوندا مجھے میرے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ۔''
- لکل کہتا ہے: ''جو لوگوں سے الگ رہے گا اُن کے آزار سے نجات پالے گا۔''
- ارُدِک کہتا ہے: ''اے خدا میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں۔''
- ہُدہُد کہتا ہے: ''جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ سخت بدبخت ہے۔''
- قمری کہتی ہے: ''اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے۔ اے خدا۔''
- ٹوٹرو کہتا ہے: ''اے خدا تو ہی مالک ہے تیرے سوا کوئی مالک نہیں۔''
- چڑیا کہتی ہے: ''جو باتیں خدائے تعالیٰ کو غضب میں لاتی ہیں میں اُن سب کی نسبت خدا سے مغفرت مانگتی ہوں۔''
- بُلبُل کہتی ہے: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا'' (حق بات یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں)۔
- چکور کہتی ہے: ''حق نزدیک ہے۔ حق نزدیک ہے۔''
- سمانا کہتا ہے: ''اے فرزند آدم تو موت کو کس قدر بھولا ہوا ہے۔''
- فاختہ کہتی ہے: ''یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ''
- سبز قبا کہتا ہے: ''اے میرے مولا مجھے آتشِ جہنم سے آزاد کر۔''
- ہوچہ (قنبرہ) کہتا ہے: ''اے میرے مولا تمام گنہگاروں کی توبہ قبول کر۔''
- پالتو کبوتر کہتا ہے: ''اگر تو میرے گناہ نہ بخشے گا تو میں بدبخت و بےنصیب رہوں گا۔''
- شتر مُرغ کہتا ہے: ''سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔''
- پرستک (ابابیل) سورۂ الحمد پڑھتی ہے اور یہ کہتی ہے: ''اے تمام گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والے اے خدا حقیقی تعریف تیری ہے۔''
- بھیڑ کا بچّہ کہتا ہے: ''نصیحت حاصل کرنے کے لیے موت کافی ہے۔''
- بکری کا بچّہ کہتا ہے: ''میری موت نے مجھے جلد آلیا اور میرے گناہ بہت زیادہ اور بہت سخت ہیں۔''
- شیر کہتا ہے: ''عبادتِ خدا کے کام میں بہت کچھ اہتمام کرنا چاہئے۔''
- بَیل کہتا ہے: ''گناہوں سے باز رہ کیونکہ تو ایسے خدا کے سامنے ہے جس کو تو نہیں دیکھتا اور وہ

سب کو دیکھتا ہے اور وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے۔''

- ہاتھی کہتا ہے: ''کوئی طاقت اور کوئی تدبیر موت کے دفعیہ میں کارگر نہیں ہوتی۔''
- چیتا کہتا ہے: ''یَا عَزِیْزُ یَجَبَّارُ یَامُتَکَبِّرُ یَا اللّٰہُ''
- اونٹ کہتا ہے: ''خدائے تعالیٰ ظالموں اور زبردستوں کا ذلیل کرنے والا اور پاک و پاکیزہ ہے اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''
- گھوڑا کہتا ہے: ''ہمارا پروردگار منزّہ اور مبّرا ہے۔''
- بھیڑیا کہتا ہے: ''جس چیز کا خدا محافظ ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی۔''
- گیدڑ کہتا ہے: ''اُن گنہگاروں کے لیے بڑا افسوس اور سخت عذاب ہے جو اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں۔''
- کُتا کہتا ہے: ''ذلیل ہونے کے لیے خدا کی نافرمانی کافی ہے۔''
- خرگوش کہتا ہے: ''اے خدا حقیقی تعریف تیری ہی ہے مجھے ہلاک نہ کر۔''
- لومڑی کہتی ہے: ''دُنیا مکر کا گھر ہے۔''
- ہرن کہتا ہے: ''مجھے آزار سے نجات دے۔''
- گینڈا کہتا ہے: ''میری فریاد کو پہنچ ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔''
- تیندوا کہتا ہے: ''خدائے تعالیٰ جو محض اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے پاک و پاکیزہ ہے میں بھی اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''
- سانپ کہتا ہے: ''اے رحیم خدا جو تیری نافرمانی کرتا ہے وہ کیسا بدبخت ہے۔''
- بچّھو کہتا ہے: ''بدی ڈراؤنی چیز ہے۔''

اس کے بعد اُن حضرتؑ نے فرمایا مخلوقِ خدا میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کوئی نہ کوئی تسبیح نہ کرتا ہو جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ط

ترجمہ: کوئی شے ایسی نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔''

- حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ جو حیوانات مسخ ہو گئے ہیں اُن کی بارہ قسمیں ہیں۔

اوّل ہاتھی یہ ایک بادشاہ تھا جو بدکار اور اغلام کا مرتکب ہوا کرتا تھا۔

دوسرے ریچھ۔ یہ ایک جنگل میں رہنے والا دیوّث بدوی تھا۔

تیسرے خرگوش۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے خیانت کرتی تھی اور غسلِ ماہواری بجا نہ لاتی تھی۔

چوتھے شیر یہ ایک چور تھا جو لوگوں کے خُرمے چُرا لیا کرتا تھا۔

پانچویں سہیل۔ یمن میں ایک شخص تھا جو لوگوں کے مال کا دسواں حصّہ جبراً بطور محصول کے وصول کر لیا کرتا تھا۔

چھٹے زُہرہ۔ یہ ایک عورت تھی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت نے اس سے فریب کھایا۔

ساتویں بندر اور آٹھویں سور] یہ دونوں بنی اسرائیل کے گروہ میں سے تھے جو باجود ممانعت سخت ہفتہ کے دن شکار کرتے تھے۔

نویں گوہ اور دسویں چھپکلی] یہ گروہ بنی اسرائیل سے وہ لوگ تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں اُس مائدے کے بارے میں ایمان نہیں لائے جو اُن حضرتؑ پر آسمان سے نازل ہوا تھا اور اسی کی سزا میں مسخ کیے گئے تھے پس ایک گروہ تو ان کا سمندر میں چلا گیا اور ایک خشکی میں رہا۔

گیارہویں بچھّو۔ یہ ایک مُفسد آدمی تھا جو اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگا کر لوگوں میں فساد کرا دیا کرتا تھا۔

بارہویں بھِڑ [1]۔ یہ ایک قصائی تھا جو ترازو میں ڈنڈی مارا کرتا تھا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ریچھ ایک مرد تھا جس کے ساتھ لوگ بدفعلی کیا کرتے تھے۔

گوہ۔ ایک بدو تھا جو حاجیوں کا مال لوٹ لیا کرتا تھا۔

مکڑی۔ ایک عورت تھی جو اپنے خاوند کے لیے جادو کیا کرتی تھی۔

عموص۔ ایک لترا آدمی تھا جو دوستوں میں جُدائی ڈلوا دیا کرتا تھا۔

مارماہی۔ ایک دیوّث آدمی تھا۔

شیر۔ درختوں سے خُرمے چُرا لیا کرتا تھا۔

بندر۔ یہودی ہیں جو سبت کے دن مچھلیوں کا شکار کیا کرتے تھے۔

O حضرت امام علی رضا ؑ سے منقول ہے کہ چوہے یہودیوں کا ایک گروہ ہیں جن پر خدائے تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تھا۔

مچھر۔ایک شخص تھا جو پیغمبروں سے ٹھٹھا کیا کرتا تھا۔

جوں (قمل) حسد سے مسخ ہوگئی پیغمبرانِ بنی اسرائیل میں سے ایک پیغمبر ایک روز نماز پڑھ رہے تھے۔جہلائے بنی اسرائیل سے سے ایک شخص ان کے پاس آ کھڑا ہوا،اُن سے ٹھٹھا لگا اور جوں کی صورت مسخ ہوگیا۔

چھپکلی بھی بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جو پیغمبروں کی اولاد کو گالیاں دیا کرتے تھے۔اور اُن سے دشمنی رکھتے تھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ زہرہ اور سہیل جو مسخ ہوگئے ہیں وہ دوستارے نہیں ہیں بلکہ دو جانور جو سمندر میں رہتے ہیں۔

O معتبر روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ بنی اُمّیہ میں سے جو لوگ مرجاتے ہیں وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہوجاتے ہیں۔یہ بھی فرمایا کہ جب چھپکلی کو مارو غسل کرلو۔

O معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو مسخ ہوئے وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے مرگئے مگر خدائے تعالیٰ نے ان کی صورتوں کے چند حیوانات پیدا کردیئے اور ان کا کھانا حرام قرار دیا تاکہ دوسروں کو اُن کے دیکھنے سے عبرت ہو اور اُن کے سے اعمال نہ کریں۔

O جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سات سو اُمّتوں کو اس وجہ سے مسخ کیا کہ انھوں نے بعد اپنے پیغمبروں کے اُن کے اوصیاء کی اطاعت نہ کی پس ان میں سے چار سو قسمیں تو خشکی میں رہتی ہیں اور تین سو سمندر میں چلی گئیں۔

❁❁❁

(۹)

تجارت اور حلال روزی کی فضیلت

○ معتبر حدیثوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دولت مندی گناہوں سے بچنے اور تقویٰ اختیار کرنے میں سب سے اچھا مددگار ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہ ہو کہ وجہ حلال سے مال جمع کرے اور غرض اُس جمع کرنے سے یہ ہو کہ اپنے آپ کو سوال سے بچائے اور اپنا قرضہ ادا کر دے اور اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرے تو اس شخص میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حصول آخرت کے لیے دُنیا سے مدد لو اور خود لوگوں کے ذمے بار مت ہو جاؤ۔

○ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال کا بار دوسروں کے ذمے وہ معلون ہے۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق -سے سوال کیا کہ آیا ہم طالب دُنیا ہوں اور اس بات کی خواہش کریں کہ ہمارے پاس مال دنیا جمع ہو جائے؟ فرمایا تجھے مال دنیا کس لیے چاہئے؟ عرض کیا اپنے اور اپنے بال بچوں کے خرچ کے لیے صلۂ رحمی کے لیے۔ خیرات و صدقات کے لیے اور حج و عمرہ بجالانے کے لیے۔ حضرت نے یہ سُن کر فرمایا کہ ان کاموں کے لیے روپیہ پیدا کرنا طلب دنیا نہیں یہ طلبِ آخرت ہے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا دولتمندی جو ظلم سے باز رکھے اُس افلاس سے بہتر ہے جس سے گناہ کی ترغیب پیدا ہوتی ہو۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ علمائے اہل سنّت میں سے ایک شخص جناب امام محمد باقر -کی خدمت میں ایسے وقت پہنچا کہ وہ حضرت دو غلاموں کے سہارے سے راستے میں چلے جا رہے تھے اور اُس دن گرمی بہت زیادہ تھی۔ اُس عالم نے اعتراضاً امام -کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بزرگان قریش میں سے

ایک مُسن آدمی ہیں مناسب نہ تھا کہ ایسے وقت میں طلبِ دُنیا کے لیے دولت سرا سے نکلتے اگر اس حالت میں موت آجاتی تو کیا ہوتا؟ اُن حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر اس حالت میں موت آجاتی تو بہت ہی اچھا ہوتا کیونکہ وہ ایسے وقت پہنچتی کہ میں خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا اور ایسا کام کر رہا تھا کہ جس سے اپنے آپ کو اور اپنے بال بچّوں کو تجھ جیسوں کے پاس اپنی حاجتیں لے جانے سے محفوظ رکھوں۔ ڈرنا تو اُس موت سے چاہئے جو ایسے وقت میں آن پہنچے کہ انسان معصیت خدا میں مُبتلا ہو۔ وہ عالم اپنی اس گستاخی سے پشیمان ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو آپ کچھ آپ نے فرمایا بجا اور درست ہے۔ میں تو حضرت کو نصیحت کرنا چاہتا تھا مگر مجھے خود حضرت سے نصیحت حاصل ہوئی۔

○ معتبر حدیث میں جناب امیر المومنین -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت داوًد - سے خطاب فرمایا کہ اگر تو اپنے ہاتھ سے محنت کرتا ہوتا اور بیت المال کا مال نہ کھاتا تو بہت ہی نیک بندہ ہوتا۔ حضرت داوًد -اس خطاب کو سُن کر چالیس دن تک روتے رہے پس خدائے تعالیٰ نے لوہے کو حکم دیا کہ تو میرے بندے داوًد کے لیے نرم ہو جا چنانچہ لوہا اُن حضرت کے ہاتھ میں موم کے مانند نرم ہو جاتا تھا اور وہ اُس سے روز ایک زرہ بنا کر ہزار درہم کو فروخت کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی تمام عمر میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) ساٹھ زرہیں بنائیں اور بیت المال کے پھر کبھی محتاج نہ ہوئے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام محمد جعفر صادق -نے عمرو ابن مسلم کا حال پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اُس نے تجارت چھوڑ دی ہے۔ حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کام ہے۔ آیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجارت کیا کرتے تھے اور خود پروردگار عالم نے گروہ تجار کی تعریف کی ہے جس جگہ یہ فرمایا کہ "بعض آدمی ایسے بھی ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔" اور جن کا یہ ذکر ہے وہ سوداگروں کا ایک گروہ تھا جو تجارت کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تھا تو نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ ایسے تاجر اُن لوگوں سے بدرجہا اچھے ہیں جو سوداگری نہ کرتے ہوں مگر نماز وقت پر ادا کرتے ہوں۔

○ موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں ایک شخص کی نسبت عرض کی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں خانہ نشین رہوں گا۔ نمازیں پڑھوں گا۔ روزے رکھوں گا۔ خدا کی عبادت کرتا رہوں گا۔ میری روزی بھی کہیں نہ کہیں سے مجھے ضرور ملے گی۔ حضرت نے جن تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی یہ بھی اُن میں میں ایک ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے یہ عرض کی کہ یہ چاہتا ہوں کہ خدا

مجھے بآسائش وآرام رزق دے۔فرمایا جب تک تو طلبِ روزی کے لیے ویسی سعی نہ کرے گا جیسا کہ خدا کا حکم ہے میں تیرے لیے دعا نہ کروں گا۔

O ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ نے لوگوں سے کسی شخص کا حال دریافت کیا ایک شخص نے عرض کی کہ وہ بہت ہی پریشان ہوگیا۔حضرت نے فرمایا کہ اب وہ کس کام میں مشغول ہے؟ اُس شخص نے عرض کی کہ اب تو خانہ نشین ہے مگر خدا کی عبادت میں مشغول ہے فرمایا اُس کی بسر کیونکر ہوتی ہے؟ عرض کی بعض برادرانِ ایمانی اُس کے خبرگیراں ہیں۔حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ اس کی معاش کے خبرگیراں ہیں اُن کی عبادت اس کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص اس غرض سے طلبِ دنیا کرے کہ اُسے لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اپنے بال بچوں کا خرچ فراغت سے چلا سکے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کر سکے تو قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

O جناب رسالت مآب ﷺ سے منقول ہے کہ عبادت کے ستر جزو ہیں سب میں بہتر یہ ہے کہ وجہ حلال سے روزی پیدا کی جائے۔

O معتبر روایت میں منقول ہے کہ جب تم نے اپنی دکان کھولی اور مال پھیلا کر بیٹھے تو جو کچھ تمہارے ذمّہ تھا کر چکے اب باقی خدا کے ذمّے ہے اُس پر توکل کرو۔

O معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور یہ بات آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ جو جاندار مرتا ہے وہ اُس تمام روزی کو مرنے سے پہلے کھا چکتا ہے تو جو اُس کے لیے خدا نے مقدر فرمائی تھی لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور طلبِ روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو اور روزی کا دیر کر کے پہنچنا تمہیں اس بات کی طرف راغب نہ کرے کہ خدا کی نافرمانی کر کے کوئی شے بہم پہنچاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں حلال روزی تقسیم فرمائی ہے حرام نہیں تقسیم کی۔اب جو خدا کی نافرمانی سے بچے گا اور صبر کرے گا اُسے اُس کی حلال روزی پہنچ جائے گی اور جو صبر نہ کرے گا جلدی کر بیٹھے گا اور حرام مال لے لے گا اُس کی اتنی ہی حلال روزی تو کم ہو جائے گی اور قیامت کے دن حرام کی جوابدہی اُس کے ذمّے ہو رہے گی۔

O جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اگر بندہ کسی سوراخ میں بھی چلا جائے گا تو اُس کی روزی خدا وہیں پہنچا دے گا اس لی طلبِ روزی میں حد سے زیادہ جدوجہد نہ کرو۔

O معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مومن کی روزی بعض

ایسے مقامات پر مقرر فرمائی ہے جہاں کی نسبت گمان بھی نہیں ہوتا اسی لیے چونکہ اُن کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہمیں روزی کہاں سے ملے گی وہ خدائے تعالیٰ سے زیادہ دعا کرتے ہیں۔

- دوسری حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تجارت کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور تجارت چھوڑ دینے سے عقل کم ہوجاتی ہے۔
- حضرت امام موسیٰ کاظم -نے ایک تاجر سے فرمایا کہ تو علی الصَّباح اُس شے کی طرف جایا کر جو تیری عزّت کا موجب ہے یعنی بازار۔
- کئی حدیثوں میں منقول ہے کہ علی الصّباح طلب روزی میں جایا کرو۔

❁❁❁

(۱۰)

آدابِ تجارت کا بیان

○ منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ اے سوداگرو! پہلے تجارت کے مسئلے یاد کرلو پھر تجارت میں مشغول ہو کیونکہ اس اُمّت کے لیے منافع اور سود کا فرق چیونٹی کے پاؤں کے اُس نشان سے بھی زیادہ باریک ہے جو سخت پتھر پر بنا ہو اور جھوٹی قسم نہ کھاؤ کیونکہ سوائے اُن لوگوں کے جو ٹھیک ٹھیک لیتے دیتے ہوں اور جتنے تاجر ہیں وہ فاجر ہیں اور فاجر کا ٹھکانا جہنم ہے۔

○ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص لین دین کرتا ہو اُسے پانچ چیزوں سے بچنا چاہئے۔ سود کھانا۔ قسم کھانا۔ مال کا عیب چھپانا۔ جو چیز دوسرے کے ہاتھ بیچنی ہو اُس کی تعریف کرنا۔ اور جو چیز اوروں سے خود خریدنا ہو اُس کی مذمت کرنا۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز علی الصّباح دوش مبارک پر دُرّہ لٹکا کر کوفہ کے بازاروں میں گشت کیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو تو پہلے خدا سے خیر و خوبی کی دعا مانگو۔ خرید و فروخت میں سہولت برتو ہر کام کو پوری توجہ سے انجام دو کہ برکت حاصل ہو۔ خریداروں سے واقفیت بڑھاؤ بہ مہربانی و مدارات پیش آؤ۔ تحمل اور بُردباری کو اپنا شعا قرار دو۔ قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں پر ظلم نہ کرو اور مظلوموں کے معاملے میں انصاف کرو۔ سود کے پاس نہ پھٹکو۔ پیمانہ اور وزن پورے پورے دو ڈنڈی نہ مارو۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوائے اُس شخص کے جو خرید و فروخت کے مسئلے جانتا ہو اور کوئی بازار میں نہ بیٹھے کیونکہ بغیر مسئلہ جانے کار تجارت کرے گا اُس کی تجارت سودخواری سمجھی جائے گی۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص صبح اور سہ پہر کو بازار جائے اور جب بازار میں پہنچے یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھَا وَ خَیْرِ اَھْلِھَا (یا اللہ میں بازار اور اہل بازار کی بہتری کو تجھ سے سائل ہوں)۔ تو خدائے تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو گھر واپس آنے تک اُس کی اور اُس کے مال کی حفاظت کرتا ہے وہ فرشتہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ آج تو نے بازار اور اہل بازار کے شر سے نجات پائی اور اُن کی خیر و خوبی تجھے خدا کے حکم سے حاصل ہوئی۔ اس کے بعد جب دوکان پر بیٹھے تو یہ کہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ صَفْقَۃٍ خَاسِرَۃٍ وَّیَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ

ترجمہ: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا اللہ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے مجھ کو حلال و پاکیزہ رزق عنایت فرما یا ور اس سے تیری پناہ مانگتا ہون کہ میں خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور ٹوٹا دینے والی تجارت سے اور جھوٹی قسم سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

O جب یہ دعا پڑھ لے گا تو وہ فرشتہ جو اُس پر معین ہے یہ کہے گا کہ تیرے لیے بشارت ہو آج اس بازار میں تجھ سے زیادہ کسی کا حصّہ نہیں تو نیکیوں کے جمع کرنے میں اور بدیوں کے محو کرنے میں جلدی کی۔ اب تھوڑی دیر میں حلال و پاکیزہ و مبارک روزی جو خدا نے تیرے لیے مقرر کی ہے آتی ہے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب تم بازار میں پہنچو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَاَبْغِیَ عَلَیَّ وَاَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ وَشَرِّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَحَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: یا اللہ میں اس بازار اور اہل بازار کی خوبیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور اُن کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور میں کسی کو دھوکا دوں یا مجھے کوئی دھوکا دے اور میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے۔ یا اللہ میں ابلیس اور اُس کے لشکر کے شر سے اور تمام عرب و عجم کے بدکار

لوگوں کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اللہ جس کی سوا کوئی معبود نہیں میرے لیے کافی ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

○ دوسری صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص بازار یا مسجد میں داخل ہونے کے وقت ایک مرتبہ یہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

ترجمہ: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کی تعریف زیادہ ہے۔ اللہ کی پاکی صبح وشام بیان ہونی چاہئے سوائے خدا بزرگ و برتر کے کسی میں قوت وقدرت نہیں۔ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر خدا کی رحمت نازل ہو۔

تو اس کو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

○ ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص بازار میں یہ کہے: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ" تو خدائے تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک کروڑ نیکیاں لکھے گا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچے اور معاملات کے نفع ونقصان اُتار اور چڑھاؤ دیکھے اُسے چاہئے کہ یہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ...

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْتَجِيْرُبِكَ مِنَ الظُّلْمِ وَالْغَرَمِ وَالْمَاْثِمِ

ترجمہ: یا اللہ میں تیرے فضل کا سائل ہوں اور عذاب اور قرض اور گناہوں کی سزا سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

o دوسری روایت میں حضرت امام جعفر سادق - سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں جا کر یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الظُّلْمِ وَالْمَآثِمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ: یا اللہ میں نقصان دہ سوداگری۔ چھوٹی اور کساد بازاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تو خدائے تعالیٰ اُس کو بشمار اُن لوگوں کے جو اس بازار میں ہوں خواہ ناطق ہوں یا صامت ثواب عطا فرمائے گا۔

o جناب امیر المومنین - سے منقول ہے کہ بازار میں جب لوگ کاروبارِ دنیا میں مشغول ہوں تو تم خدا کی یاد زیادہ کرو کہ یہ تمہارے گناہوں کے کفارے کا باعث ہوگا اور حسنات کی زیادتی کا اور تم غافلوں میں نہ لکھے جاؤ گے۔ اور جب اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کو بازار جاؤ تو بازار میں پہنچتے ہی یہ پڑھو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَّيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ

o معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچنے کے وقت یہ دعا پڑھ لے گا خدائے تعالیٰ بے شمار اپنی کل مخلوقات کے جو ابتداء سے قیامت کے دن تک پیدا کرے گا اُسے ثواب عنایت فرمائے گا:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک و پاکیزہ ہے اللہ کا شکر ہے سوائے خدا یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں حقیقی سلطنت اور ہر قسم کی تعریف اُسی کے لیے زیبا ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے خود ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہر قسم کی خیر و خوبی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

o صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جب تم اسباب یا کچھ اشیاء

خریدو تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ لو اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهُ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ فِيْهِ خَيْرًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهُ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ فَضْلِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ فِيْهِ فَضْلًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهُ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ فِيْهِ رِزْقًا

ترجمہ: یا اللہ میں نے جو اسے خریدا ہے تو اس غرض سے کہ تیری طرف سے اس میں مجھے کوئی بہتری حاصل ہو پس تو اس میں میرے لیے کوئی کوئی بہتری مقرر کرنا۔ یا اللہ میں نے جو اسے خریدا ہے تو اس غرض سے کہ اسی کے سبب سے مجھ پر تیرا مزید فضل ہو پس تو اسے میرے حق میں موجب فضل قرار دے۔ یا اللہ میں نے جو اسے خریدا ہے تو اس غرض سے کہ اس کے سبب سے تیری طرف سے مجھے زیادہ رزق ملے پس تو اس کی تقدیر سے میرا رزق بڑھا دے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا ۔ جو مال خریدتے تھے اُس پر یہ لکھ دیا کرتے تھے۔ بَرَکَۃٌ لَّنَا اس میں احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید حضرت اُنگلی سے لکھتے ہوں گے۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جب تم کوئی چیز خریدنی چاہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو:

يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا دَائِمُ يَا رَؤُفُ يَا رَحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَمَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَنْ تَقْسِمَ لِیْ مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمِ اَعْظَمَهَا رِزْقًا وَّاَوْسَعَهَا فَضْلًا وَّخَيْرَهَا عَاقِبَةً فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْمَا لَا عَاقِبَةَ لَهٗ

ترجمہ: اے زندہ اے قائم اے ہمیشہ رہنے والے اے سب سے زیادہ مہربان اے بوقت حساب درگزر کرنے والے میں تیری عزّت کا تیری قدرت کا اُن سب چیزوں کا جو تیرے علم میں ہیں واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج کی تجارت سے مجھے بہت سا رزق ملے اور بہت بڑی بزرگی حاصل ہو اور انجام بخیر ہو کیونکہ جن چیزوں کا انجام بخیر نہیں وہ کسی طرح اچھی نہیں۔

O یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی جانور یا غلام خریدو تو یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِیْ اَطْوَلَهَا حَيٰوةً وَّاَكْثَرَهَا مُنْفَعَةً وَّخَيْرَهَا عَاقِبَةً

ترجمہ: یااللہ میرے لیے اس کی عمر بڑھادے اور اس کا نفع زیادہ کر اور انجام بخیر ہو۔

O حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی چوپایہ خریدنے جاؤ تو تین دفعہ یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ عَظِيْمَةَ الْبَرَكَةِ الْمَنْفَعَةِ الْمَيْمُوْنَةِ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِيْ شِرَآءَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهَا اِلَى الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهَا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

ترجمہ: یااللہ اگر اس جانور سے برکت زیادہ ہو نفع زیادہ ملے اور یہ مبارک پیشانی بھی ہو تو اس کی خریداری میرے لیے آسان فرما اور اگر اس کے خلاف ہو تو مجھے کسی اور ایسے جانور کی طرف متوجہ فرمادے جو میرے لیے بہتر ہو کیونکہ تو عالم دانا اور میں جاہل ناواقف تو قادر ہے اور میں محتاج اور تو پوشیدہ باتوں کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب تمہیں کسی کام کے لیے جانا ہو تو ایسے وقت جایا کرو کہ آفتاب اتنا اونچا ہو گیا ہو کہ اُس کی شعاعوں کی سُرخی جاتی رہی ہو۔ جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرو اس طرح کہ رکعت اول میں بعد سورۂ حمد سورۂ قل ھواللہ احد اور رکعت دوم میں قل یاایہا الکفرون اور بعد سلام یہ دعا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ غَدَوْتُ اَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَّ اسِعًا حَلَا لًا طَيِّبًا وَّاَعْطِنِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِي الْعَافِيَةَ غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ غَدَوْتُ بِغَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ وَلٰكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْيَوْمِ فَبَارِكْ لِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

ترجمہ: یااللہ میری صبح اس حالت میں ہوئی ہے کہ تجھ سے تیرے حکم کے مطابق تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھے بہت سا عمدہ سے عمدہ حلال اور پاکیزہ رزق عطا

فرما اور وہ شے عنایت کر جس سے عافت کلّی حاصل ہو۔ میں نے اللہ کی قوت وقدرت سے صبح کی ہے اپنی طاقت سے نہیں بلکہ میں یہ جانتا ہوں کہ حقیقی قوت وقدرت یا اللہ تجھی میں ہے۔ یا اللہ میں آج کے دن برکت کا تجھ سے سائل ہوں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے تمام معاملات میں برکت دے اور محمد مصطفیؐ اور اُن کی آل پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیج۔

O فقہ الرضا میں لکھا ہے کہ جب کسی مال کو باندھ کر حفاظت سے رکھنا منظور ہوتو اس پر آیۃ الکرسی پڑھ بھی دو اور لکھ کر بھی اُس کے اندر رکھ دو اور یہ دعا بھی آیۃ الکرسی کے ساتھ لکھ دو:

وَجَعَلْنَا مِنْ م بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَ غْشَيْنَا هُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ط لَا ضَيْعَةَ عَلٰى مَا حَفِظَهُ اللّٰهُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنائی ہے اور ایک پیچھے پھر اوپر سے پاٹ دیا ہے اب انہیں نہیں سوجھتا۔ جس چیز کا خدا حافظ ہو وہ ضائع نہیں ہوسکتی۔ اگر اس کے بعد بھی وہ رُخ کریں تو یہ کہہ دے کہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیے کافی ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

اس عمل سے وہ مال ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

O نیز فرمایا کہ اگر تمہارا مال تلف ہوجائے تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنَ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ فَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ تَحْكُمُ فِيْهَا تَشَآءُ وَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حُسْنِ قَضَائِكَ وَبَلَآئِكَ اَللّٰهُمَّ هُوَ مَالُكَ وَرِزْقُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ خَوَّلْتَنِیْ حِيْنَ رَزَقْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ فَاَلْهِمْنِیْ شُكْرَكَ فِيْهِ وَالصَّبْرَ عَلَيْهِ حِيْنَ اُصِبْتُ وَاُخِذْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْطَيْتَ وَاَنْتَ اَصَبْتَ وَاَخَذْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ ثَوَابَهٗ وَلَا تَقْضِنِیْ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ دُنْيَایَ وَاٰخِرَتِیْ اِنَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَكَ وَاِلَيْكَ وَمِنْكَ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

ترجمہ: یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ تیرے اختیار میں ہوں اور میری تقدیر تیرے ہاتھ میں ہے جو تو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے اور جس بات کا تو ارادہ کرتا ہے ظہور میں آتی ہے۔ یا اللہ جو تیرا فیصلہ ہے اور جو آزمائش تیری طرف سے ہوئی ہے بہتر اور قابل شکر ہے یا اللہ وہ تیرا مال اور تیرا ہی رزق تھا اور میں تیرا بندہ ہوں جب تو نے مجھے عنایت کیا تھا اس کا مالک بنا دیا تھا۔ یا اللہ اب وہ مجھ سے چھن گیا ہے اور مجھے اس کا رنج و صدمہ ہے اس کے بارے میں مجھے صبر و شکر کی توفیق عنایت فرما۔ یا اللہ تو نے ہی دیا تھا اور تو نے ہی لے لیا یا اللہ اب مجھے اس کے ثواب سے محروم نہ کیجیو۔ اور دنیا و آخرت میں مجھے بھلا نہ دیجیو ذرا شبہہ نہیں کہ تو میری حاجت برآری پر قادر ہے یا اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے تیرا ہی میں بندہ ہوں تجھ سے ہی میری حاجتیں متعلق ہیں اور ہر حالت میں میرا مرجع تو ہی ہے۔ میں اپنے نفس کے لیے نفع و ضرر کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتا۔

O معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بازار بدترین حصص زمین ہیں اور وہ شیطان کے میدان ہیں جہاں وہ ہر روز صبح کو اپنا علم گاڑتا ہے اور کرسی بچھا کر بیٹھتا ہے اور اپنی اولاد کو پھیلا دیتا ہے کہ کسی کو یہ فریب دیں کہ وہ ڈنڈی ماریں۔ کسی کو یہ بہکائیں کہ وہ پیمانے کم رکھیں کسی کو یہ دھوکا دیں کہ وہ ناپ میں چوری کریں اور کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈالیں کہ مال کی اصلی قیمت کچھ کی کچھ بتائیں۔ پھر تاکید کے ساتھ اُن سب کو یہ حکم دیتا ہے کہ جس گروہ کا باپ (آدمؑ) مر گیا ہے اُس کی خوب خبر لو اور بہکانے میں کوئی دقیقہ نہ رکھو میں تمہارا باوا زندہ بیٹھا ہوں۔ (اور اُن کے باپ کے سبب سے خفیف اور ذلیل ہوا ہوں) پس جو شخص اوّل بازار میں گھستا ہے اُس کے ساتھ شیطان آتا ہے جو شخص سب سے آخر بازار سے نکلتا ہے اُس کے ساتھ جاتا ہے اور مسجدیں خدا کے نزدیک بہترین حصّہ زمین ہیں اور سب سے زیادہ پیارا خدا کو وہ شخص ہے جو مسجد میں سب سے پہلے جائے اور سب سے پیچھے باہر آئے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو بازار میں سب سے زیادہ داخل ہوا اور سب سے پیچھے نکلے۔

O حضرت صادق ۔ سے منقول ہے کہ جس شخص کا کروبار بگڑ گیا ہو اُس سے کوئی شے نہ خریدو کیونکہ اُس سے لین دین میں برکت نہیں ہوتی۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ کُرد لوگوں سے میل جول نہ کرو وہ جنوں کا ایک گروہ ہے جن کے غائب ہونے کی قوت خدا نے سلب کر لی ہے۔

○ معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لوگ امراض متعدی مثل جذام و برص وغیرہ مبتلا ہوں اُن سے لین دین نہ کرو۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ نو دولتوں سے سودا نہ کرو بلکہ اُن لوگوں سے جنہوں نے نعمت و فراغت میں پرورش پائی ہے۔

○ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسے کمینے آدمی سے جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پروانہ کرتا ہو کوئی سودا نہ خریدو۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے خارج ہے۔

○ نیز فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت کی ہے۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق -نے ہشام سے فرمایا کہ تو زیر سقف سائے میں رکھ کر اپنا مال نہ بیچ کیونکہ ایسی حالت میں اُس مال کی اصلیت نہیں کھلنے پاتی اور خریدار کو دھوکا ہو جاتا ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔

○ نیز فرمایا کہ جو شخص خریدتے وقت بھی قسمیں کھائے اور بیچتے وقت بھی خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔

○ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ قسم ہرگز ہرگز نہ کھاؤ کیونکہ جو نفع قسم کھا کے حاصل کیا جائے وہ کھانا تو حلال ہو جاتا ہے مگر اس میں برکت نہیں رہتی۔

○ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا کرے کہ اِدھر لیا اُدھر بیچ دیا اُسے روزی ملے گی اور جو اس غرض سے روک رکھے کہ جب مہنگا ہو جائے تب بیچوں وہ ملعون ہے۔

○ یہ بھی فرمایا کہ جو گروہ کوئی مال لے کر کسی شہر میں آئے اُسے شہر کے اندر لانے دو باہر کے باہر سودا نہ کرو اور شہر کے رہنے والے لین دین کے بارے میں دیہات والوں کے لیے دلّال نہ بنیں خدائے تعالیٰ بعض مسلمانوں کے سبب سے بعض کو روزی پہنچاتا ہے۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق -نے اسحاق بن عمار سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو صرّافی نہ کرنے دے کیونکہ صرّاف سود سے نہیں بچ سکتا۔ نہ کفن فروشی۔ کیونکہ کفن فروش لوگوں کی موت چاہتا ہے۔ اور جتنے لوگ زیادہ مرتے ہیں اُتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ نہ جَو وگندم فروشی کہ اس تجارت کا کرنے والا احتکار (مہنگا ہونے کی نیّت سے غلّے کا جمع کر کے رکھ چھوڑنا) سے نہیں بچ سکتا۔ نہ ذبح کرنے اور کھال اُتارنے کا پیشہ۔ اس پیشے کا کرنے والا سنگدل ہو جاتا ہے اور سنگ دل رحمتِ خدا سے دُور ہے۔ اور نہ بردہ

فروشی۔ کیونکہ سب سے بدتر وہ آدمی ہے جو آدمیوں کو بیچے۔

○ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے اپنے گھر میں ایک غلام عطا کیا اور اس بات کی ممانعت کر دی کہ اُس سے قصابی۔ حجّامی (یعنی پچھنے لگانا) اور زرگری کا کام نہ لیا جائے۔

○ دوسری حدیثوں میں منقول ہے کہ اگر پچھنے لگانے کی اُجرت پہلے سے نہ ٹھہرائے اور بعد پچھنے لگانے کے جو کچھ دے دیں وہ لے لے تو اس پیشے کا مضائقہ نہیں ہے۔

○ بعض حدیثوں میں جولاہے کے پیشے بھی مذمت آئی ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق ۔ سے بچّوں کی تعلیم کے پیشے کی بابت دریافت کیا۔ فرمایا کہ اس کی اُجرت لیا کرو۔ اُس نے عرض کی کہ وہ اشعار کی کتابیں اور رسالہ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ آیا میں اپنی اُجرت پہلے سے ٹھہرالوں؟ فرمایا ہاں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہ شرط ہے کہ سب بچّوں کو یکساں سمجھیو فیس کی کمی وبیشی کے لحاظ سے کسی پر کم اور کسی پر زیادہ توجہ نہ کریں۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کی کہ اہل خلاف کہتے ہیں کہ معلمی کا پیشہ حرام ہے۔ فرمایا وہ دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے بچے قرآن مجید نہ پڑھیں۔ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی پڑھوائی معلم کو دے تو وہ اُس کے لیے بالکل جائز اور حلال ہے۔ ہاں یہ صورت بہتر ہے کہ پہلے سے چُکائے نہیں جو کچھ بچّے کا ولی خوشی سے دے قبول کرے۔

○ معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جب قرآن مجید فروخت کرو تو کاغذ وجلد کے فروخت کرنے کی نیت ہو نوشتے کے فروخت کی نیت نہ کرو۔

○ صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ سے منقول ہے کہ کتابتِ قرآن مجید کی اُجرت لینے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ۔ سے منقول ہے کہ جو شخص پیسہ پیدا کرنے کی غرض سے ساری رات جاگتا رہے اور ضروری نیند نہ لے وہ کمائی اُس کے لیے حرام ہے۔ اکثر علماء نے اس حرام کے لفظ کو کراہت شدید محمول کیا ہے۔

○ کئی معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے نوکری یا ملازمت کے عنوان سے اپنے آپ کو لوگوں کے اختیار میں دے دیا ہے اُس نے اپنی روزی اپنے اوپر خود حرام کر لی ہے اور اپنے آپ کو خدا کی روزی سے محروم کر لیا۔

❀❀❀

(۱۱)

کھیتی باڑی کرنے اور باغ لگانے کی فضیلت

o علی ابن ابی حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام موسیٰ کاظم -کو اپنی زمین خود بوتے جوتتے دیکھا حالانکہ حضرت کے پاؤں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں حضور کے خادم کہاں گئے کہ یہ کام آپ خود اپنے ہاتھوں سے انجام دے رہے ہیں؟ فرمایا کہ جناب رسول خدا ﷺ اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اور میرے تمام پیغمبروں کا اور اُن کے وصیوں کا اور اُن کی اُمتوں کے نیک لوگوں کا پیشہ ہے۔

o معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے لیے زمین کا جوتنا بونا پسند کیا ہے کہ انھیں مینہ کا آنا بُرا نہ لگے۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں کی روزی کھیتی اور دودھ دینے والے جانوروں کے تھن میں مقرر فرمائی ہے کہ جو بارش آسمان سے نازل ہو اس کا ایک قطرہ بھی اُنھیں ناگوار نہ معلوم ہو۔

o دوسری حدیث میں فرمایا کہ کھیتیاں کرو اور باغ لگاؤ۔ واللہ کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کرسکتا۔ واللہ دجّال کے آجانے کے بعد بھی تم یہی پیشہ کرتے رہو۔

o معتبر حدیث میں جناب امام زین العابدین -سے منقول ہے کہ کھتی سب سے اچھا پیشہ ہے جس سے نیک اور بدسب کو رزق پہنچتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ نیک لوگ جو کچھ کھاتے ہیں اُن کا کھانا اُن کے لیے استغفار کرتا ہے اور بدوں کا کھانا اُن پر لعنت۔ نیز بہت سے حیوانات اور پرند بھی کھیتی سے رزق پاتے ہیں۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ کھتی کرنا سب سے بڑی کیمیا ہے۔

o دوسری حدیث میں فرمایا۔ کاشتکار لوگ اور سب لوگوں کا خزانہ ہیں وہ زمین کو جوتتے بوتے ہیں خدائے تعالیٰ اُن کو پاک و پاکیزہ روزی عنایت فرماتا ہے قیامت کے دن اُن کا مقام سب لوگوں سے بہتر ہوگا اور وہ مقربین میں شمار کئے جائیں گے اور مبارک اسم سے موسوم ہوں گے۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو بیج ڈال رہے تھے۔فرمایا بوئے جاؤ کہ خدائے تعالیٰ ہوا کے ذریعہ سے بھی ویسے ہی اُگا سکتا ہے جیسے پانی کے ذریعہ سے۔

O معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ کا گزر چند ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو زمین جوت رہے تھے۔فرمایا جوتے جاؤ کہ حضرت امیر المومنین ۔مزرعہ آباد کرنے کی غرض سے خود اپنے ہاتھ سے پھاوڑا لے کر زمین کھودا کرتے تھے اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُرمے کی گٹھیاں اپنے لعاب دہن سے تر کر کے اپنے دست مبارک سے بُو دیا کرتے تھے اور وہ اُسی وقت اُگ آیا کرتی تھیں۔

O معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین ۔نے خاص اپنی مزدوری سے ایک ہزار غلام خرید کر آزاد فرمائے۔

O موثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین ۔کی خدمت میں پہنچا دیکھا کہ آپ نے تیس سیر سے زیادہ عمداہ خرمہ کی گٹھیاں اُٹھائی ہیں اور لیے جارہے ہیں اُس شخص نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا اگر منظورِ خدا ہے تو خُرمہ کے لاکھ درخت ہیں۔پھر آپ نے وہ سب لے جا کر اپنے باغستان میں بو دیں وہ سب اُگ آئیں اور ان میں سے ایک ضائع نہ ہوئی۔

O معتبر حدیث میں ابی عمر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ۔کو اس حالت میں دیکھا کہ موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور بیلچہ ہاتھ میں لیے باغ میں خود کام کر رہے ہیں۔اور پسینہ حضرت کی پشت مبارک سے ٹپک رہا ہے۔میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں یہ بیلچہ مجھے عنایت کیجئے کہ میں یہ کام کروں۔فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اپنی روزی پیدا کرنے کے لیے خود دھوپ کی تکلیف پائے۔

O دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ چھ چیزیں ایسی ہیں جن کا نفع مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچ سکتا ہے۔اوّل فرزند صالح جو اُس کے لیے استغفار کرتا ہو۔دوسرے اُس کا قرآن مجید جس میں لوگ تلاوت کرتے ہوں۔تیسرے کنواں جو بنوا دیا ہو۔چوتھے درخت جو لگوا دیا ہو۔پانچویں نہر جو کھدوا دی ہو۔چھٹے کوئی نیک رسم جو اس طرح کر دی ہو کہ اُس کے مرنے کے بعد بھی لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں۔

O حدیث حسن میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ مرنے کے بعد جو چیزیں آدمی چھوڑ جاتا ہے اُن میں سے کوئی اُس پر ایسی شاق نہیں گزرتی جیسا روپیہ۔راوی نے عرض کی کہ جب روپیہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ باغات اور املاک و مکانات خرید لے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص چاہی یا نہری زمین بیچ کر اُس کے عیوض میں دوسری ویسی ہی زمین خرید لے گا اُس کی قیمت نقد ضائع ہو جائے گی اور اُس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکے گا۔

(۱۲)

کھیتی باڑی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

○ بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر آئے تو کھانے پینے کے محتاج ہوئے۔ حضرت جبرئیلؑ سے شکایت کی۔ اُنھوں نے کہا کہ کھیتی کیا کیجئے۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ مجھے کوئی دعا تو سکھلا دو۔ انہوں نے کہا یہ دعا بھی پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ الدُّنْیَا وَکُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ وَالْبِسْمِ الْمَعَافِیَۃَ حَتّٰی تُھَنِّئَنِی الْمَعِیْشَۃَ

ترجمہ: یا اللہ تو میری دنیا کی روزمرہ کی ضرورتوں کا کفیل ہو جا اور فکر جنّت کے سوا اور افکار سے نجات دے اور مجھے مکروہات سے محفوظ رکھ کر زندگانی دُنیا گوارا ہو۔

○ حدیث حسن میں جناب صادق ؑ سے منقول ہے کہ جب تم کھیت میں بیج ڈالنا چاہو تو پہلے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر رو بقبلہ کھڑے ہو اور تین مرتبہ یہ کہو:

اَفَرَأَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَہٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ

ترجمہ: کیا دیکھتے ہو کہ تم جو کچھ بوتے ہو آیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں۔

اس کے بعد ایک مرتبہ یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَبًّا مُّبَارَکًا وَّارْزُقْنَا فِیْہِ السَّلَامَۃَ

ترجمہ: یا اللہ ان دانوں میں برکت دے اور ہمارے لیے ان میں سلامتی عطا فرما۔

اس کے بعد جو دانے ہاتھ میں ہیں وہ بو دو۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانے بوتے وقت یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَاَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْہُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا

ترجمہ: یااللہ بیج تو میں نے ڈال دیا اُگانے والا تو ہے اب تو ان کی بالیں بنادے۔

O دوسری روایت میں فرمایا کہ پودے لگانے اور بیج ڈالنے کے وقت جس جس دانے پر یہ پڑھ دو۔ سُبْحَانَ الْبَاعِثِ الْوَارِثِ (بعد موت زندہ کرنے والا اور سب کے بعد باقی رہنے والا پاک و پاکیزہ ہے) تو ان شاء اللہ ضائع نہ ہوگا۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ درخت لگانے اور کھیت بونے کے وقت یہ آیت پڑھو:

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَاء

ترجمہ: اچھی بات کی مثال اچھے درخت کی سی ہے جس کی جڑ قائم ہو۔ اور شاخیں آسمان کی طرف اور ہر وقت اپنے خدا کے حکم سے پھل دیتا ہے۔

O حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ بیج میں سے ایک مُٹھی بھرلو۔ روبقبلہ کھڑے ہو جاؤ اور تین مرتبہ یہ پڑھو:

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں) پھر کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَرْثًا مُّبَارَكًا وَّا رْزُقْنَا فِيْهِ السَّلَامَةَ وَاجْعَلْهُ حَبًّا مُّتَرَا كِبًا وَلَا تَحْرِمْنِيْ خَيْرَمَا اَبْتَغِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِمَا مَتَّعْتَنِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ

ترجمہ: یااللہ تو ہمارے لئے اس کھیتی کو مبارک کر اور ہمیں اس میں سے پورا پورا رزق سلامتی کے ساتھ حاصل ہو۔ ان بیجوں کو بالیں بنادے اور جو نفع اُن میں سے چاہتا ہوں اس سے مجھے محروم نہ کر اور واسطہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک کا جو نفعت مجھے پہنچائے اُس سے آزمائش میں نہ ڈال۔

اس کے بعد مُٹھی بُو دو۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خُرمے کے درخت خوب پھلیں اور خُرمے بھی عمدہ ہوں اُسے چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں لے کر نیم کوب کر لے اور ہر شگوفہ میں

تھوڑی تھوڑی چھڑک دے اور باقی کو ایک پاک تھیلی میں بھر کر خرموں کے درخت کے بیچ میں رکھ دے۔

O دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خرمے کے درخت نہ کاٹو ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب نازل ہو۔

O ایک اور روایت میں فرمایا کہ خرمے کا درخت کاٹنا مکروہ ہے۔لوگوں نے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ جو بیری کے درخت جنگل میں ہوں اُن کا کاٹنا اچھا نہیں کیونکہ وہاں درخت کم ہوتے ہیں مگر شہر میں ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

O لوگوں نے حضرت امام رضا -سے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا میرے والد ماجد نے بیری کا درخت کاٹ کر اس کے بجائے انگور لگایا تھا۔

O حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جناب عیسیٰؑ کا ایک ایسے شہر سے گزر ہوا جہاں کے میوؤں میں کیڑے بہت ہوتے تھے۔شہر کے باشندوں نے اس بات کی اُن حضرتؑ سے شکایت کی۔فرمایا کہ جب تم درخت لگاتے ہو تو اُس کے تھالوں میں پہلے مٹی ڈالتے ہو اور پھر پانی دیتے ہو اسی سبب سے میوؤں میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔آئندہ سے پہلے پانی دیا کرو پیچھے مٹی ڈالا کرو۔چنانچہ اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کیا تو وہاں میوؤں میں کیڑوں کا ہونا موقوف ہو گیا۔

O جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص بیری کے درختوں کو سینچے تو ایسا ہے گویا کسی مومن کو عین تشنگی کے وقت پانی پلایا۔

نیز فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنے درخت پیدا کئے سب میوہ دار تھے اور سب کے پھل کھانے کے لائق تھے۔جب لوگ خدا ہے ہاں بیٹا ہونے کے قائل ہوئے آدھے درختوں کے میوے جاتے رہے اور کانٹے جو درختوں میں پیدا ہوئے اُس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے شرک شروع کیا یعنی مخلوق کی تعظیم و عبادت مثل خالق حقیقی کے کرنے لگے۔

❁❁❁

چودھواں باب

سفر کے آدابُ

(۱)

کون کونسے سفر جائز ہیں اور کون کونسے ناجائز

کون کونسے دن تاریخیں سفر کے لیے سعد ہیں اور کون کونسی نحس

○ جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ لکھا ہے کہ سفر صرف تین باتوں کے لیے کرنا چاہئے۔ اول اس لیے کہ اس میں توشۂ آخرت حاصل ہو۔ دوسرے اس لیے کہ اُمورِ معیشت کی اصلاح ہو۔ تیسرے سیر و تفریح کے لیے بشرطیکہ حرام نہ ہو۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر کرو کہ تمہیں صحت حاصل ہو۔ جہاد کرو کہ تمہیں دین و دنیا کی غنیمت ملے اور حج کرو کہ مال دار ہو جاؤ اور کسی کے محتاج نہ ہو۔

○ ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر ایک قطعہ عذاب ہے اس لیے سفر سے جو کام مدِنظر ہے جب وہ پورا ہو جائے تو بہت جلد پلٹ کر اپنے اہل وعیال میں آ جاؤ۔

○ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ محمد ابن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ میں ایسے ملک میں جایا کرتا ہوں جہاں سوائے برف اور یخ کے اور کوئی شے نہیں ہوتی (وہاں وضو وغیرہ کی کیا تدبیر کرے؟) فرمایا کہ جب حالت اضطرار ہے تیمم کر لے اور پھر کبھی ایسے ملک میں نہ جائے جہاں (احکامِ دین کی تعمیل نہ ہو سکے اور) دین برباد ہو۔

○ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں آ کر یہ عرض کی کہ میں سفر میں جانا چاہتا ہوں آپ میرے لیے دعا کریں۔ فرمایا تو کس دن جائے گا؟ عرض کی پیر کے دن

کو۔ کیونکہ وہ دن مبارک ہے اُس دن حضرت رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جو یہ کہتے ہیں جھوٹے ہیں۔ جناب رسول خدا ﷺ تو جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے۔ پیر سے زیادہ تو کوئی دن بھی منحوس نہیں ہے کہ اُسی دن جناب رسالت مآب ﷺ نے وفات پائی۔ اُسی دن ہم اہل بیتؑ کے گھر آسمانی وحی کا آنا بند ہوا۔ اور اُسی دن ہم اہل بیتؑ کا حق غصب کیا گیا۔ آیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے مشکلیں آسان ہونے کا ایسا دن بتلادوں کہ جس میں خدائے تعالیٰ نے لوہا حضرت داؤد - کے لیے نرم کر دیا؟ اس نے عرض کیا ہاں یا ابن رسولؐ اللہ۔ فرمایا کہ وہ منگل کا دن ہے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر ارادہ ہو چاہیے کہ ہفتہ (Saturdat) کے دن جائے کیونکہ اگر پہاڑ سے کوئی پتھر بھی اُس دن ہٹے گا تو خدائے تعالیٰ اُس کو ضرور بالضرور اُسی جگہ واپس پہنچا دے گا۔ اور جب مشکل کام درپیش ہوں تو منگل کے دن جائے کہ اُس دن لوہا حضرت داؤد - کے لیے نرم ہوا ہے۔

O معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا اور رسولؐ خدا اور فرشتوں کو پسند ہے۔

O صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جمعہ کی صبح کو سفر کرنا اور حاجات دنیاوی کے بارے میں کوشش کرنا اسلیے مکروہ ہے کہ مبادا نماز جمعہ رہ جائے مگر بعد نماز برکت کے لیے ہر کام کرنا اچھا ہے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ شب جمعہ میں سفر کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

O حضرت امام رضا - سے منقول ہے کہ جو شخص مہینے کے آخری بدھ میں اُن لوگوں کا قول باطل کرنے کی نیت سے جو اس دن سفر کرنا فال بد سمجھتے ہیں سفر کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور خدائے تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری کر دے گا۔

O بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ان تاریخوں میں سفر نہ کرو۔ تیسری چوتھی۔ پانچویں تیرھویں ۔سولھویں۔ بیسویں۔ اکیسویں۔ چوبیسویں۔ پچیسویں اور چھبیسویں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ چوتھی اور اکیسویں سفر کے لیے اچھی ہے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آٹھویں اور تیئسویں سفر کے لیے اچھی نہیں ہے۔ اگر تاریخ سعد ہو اور دن نحس یا تاریخ نحس ہو اور دن سعد تو دن کی رعایت کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہفتہ کے دن کے بارے میں زیادہ معتبر حدیثیں وارد ہوئیں ہیں۔

- دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں سفر یا نکاح کرے تو انجام اچھا نہ ہوگا۔

❁❁❁

(۲)

صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا زائل ہونا

○ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ صدقہ دے دو اور جس روز چاہے سفر کرو۔

○ دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُنہیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ایسے دنوں میں جیسے بدھ وغیرہ ہیں سفر کرنا مکروہ ہے؟ فرمایا کہ سفر شروع کرتے وقت صدقہ دے دو اور جس وقت چاہے چلے جاؤ۔

○ ایک اور صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ میں علم نجوم دیکھا کرتا تھا اور طالع وغیرہ پہچانتا تھا اور میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی تھی کہ خاص خاص ساعتوں میں خاص خاص کام کرنے چاہئیں۔ آخر میں نے اپنا یہ خدشہ جناب امام موسیٰ کاظم -کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کسی امر کا خیال آئے تو اس کے بعد پہلا مسکین جو تری نظر پڑے اُسے کچھ صدقہ دے دے اور اُس کام کو چلا جا خدائے تعالیٰ اس کا ضرر تجھ سے دفع کر دے گا۔

○ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کے وقت کچھ صدقہ دے دیتا ہے خدائے تعالیٰ اُس دن کی نحوست اُس سے دفع کر دیتا ہے۔

○ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب امام زین العابدین -کا ارادہ اپنے کھیتوں میں سے کسی کھیت میں جانے کا ہوتا تھا تو سلامتی کے لئے راہِ خدا میں کچھ خیرات کرتے اور یہ صدقہ اس وقت دیتے جب پاؤں رکاب میں رکھتے اور جب بفضلِ خدا وہ حضرت صحیح وسلامت واپس آجاتے تو خدائے تعالیٰ کا شکر بجا لاتے اور جو کچھ میسّر ہوتا تصدق فرماتے۔

○ حدیث حسن میں منقول ہے کہ عبدالملک نے جناب امام جعفر صادق -کی خدمت میں عرض کیا کہ علم نجوم کی بلا میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ چنانچہ جب میں کسی کام کو جانا چاہتا ہوں تو زائچے پر نظر ڈالتا ہوں۔ اگر

کوئی بدی نظر آتی ہے تو میں جانا موقوف کرتا ہوں اور بیٹھ رہتا ہوں اگر بھلائی دکھائی دیتی ہے تو چلا جاتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آیا تو نجوم سے یہ حکم لگالیتا ہے کہ یہ حاجت پوری ہو جائے گی؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں ابن رسولؐ اللہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا تو اپنی نجوم کی کتاب جلا ڈال۔

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی مومن کو ایسے اوقات میں سفر پیش آئے جن میں سفر کرنا مکروہ ہے تو آغازِ سفر سے پہلے سورۂ الحمد۔ قل اعوذ بربّ الفلق۔ قل اعوذ بربّ الناس۔ آیۃ الکرسی۔ انا انزلناہُ اور سورۂ آلِ عمران کی یہ آخری آیتیں پڑھے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللهَ قِیَامًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ط رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ط رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ط لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ط لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُ

لَا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۗ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْ وَرَابِطُوْ قف وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: بلاشک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات دن کے تغیر وتبدل میں اُن عقلمندوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کر کے یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں بنایا۔ افعال فضول کے صادر ہونے سے تیری ذات پاک ومنزہ ہے بس ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے۔ اے پروردگار جس کو تو جہنم میں بھیجے گا اُس کی پوری پوری رسوائی ہوگی۔ اور ظالموں کی کوئی مدد نہ کر سکے گا۔ اے پروردگار ہم نے بے شک راہِ ایمان کی طرف بلانے والے کی آواز سُنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیّت میں کیجیو۔ اے پروردگار جن جن چیزوں کے تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدے کئے ہیں وہ سب عطا فرمائیو اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کیجیو بلاشبہہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے پس خدائے تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کر لی اور یہ فرمایا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل ضائع نہ کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت کیونکہ دونوں کی اصل ایک ہی ہے۔ رہے وہ خاص لوگ جنھوں نے میرے سبب سے اپنے وطن چھوڑے۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے طرح طرح کی تکلیفیں پائیں۔ کافروں سے لڑے اور جہاد میں شہید ہو گئے اُن کے گناہوں کو میں ضرور بالضرور بخش دوں گا اور اُن کو اُن جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ اجر اُن کا اللہ کی طرف سے ہوگا اور بہتر سے بہتر اجر خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ کفار کا اس دنیا کا عیش تجھ کو ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے یہ چند روزہ ہے پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے مگر جو لوگ اپنے خدا سے ڈرتے رہتے ہیں اُن کے لیے اُس نے جنتیں مہیا کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالیٰ کی طرف سے

مہمانیاں ہوں گی اور جو کچھ خدا نے نیک لوگوں کے لیے تیار کیا ہے وہ بہت ہی اچھا ہے رہے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اُن میں سے جو جو خدائے تعالیٰ پر قرآن مجید پر اور پہلے نبیوں کی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اللہ سے ڈرتے رہیں گے اور اس کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ بیچیں گے اُن کا اجر بھی خدائے تعالیٰ کے پاس مہیّا ہے اور خدائے تعالیٰ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو جو اُمور تم پر واجب کئے گئے ہیں اپنے نفوس کو ان کی تعمیل پر آمادہ کرو جو مصیبتیں تم پر پڑیں ان کو سہو اپنے آئمہ کا ساتھ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اور ان کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ یَصُوْلُ الصَّآئِلُ وَبِكَ یَطُوْلُ الْآئِلُ وَلَا حَوْلَ لِکُلِّ ذِیْ حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ یَمْتَازُھَا ذُوْ قُوَّةٍ اِلَّا مِنْكَ اَسْئَلُكَ بِصِفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِیَرَتِكَ مِنْ بَرِیَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ وَعِتْرَتِهٖ وَسُلَالَتِهٖ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَاکْفِنِیْ شَرَّ هٰذَا الْیَوْمِ وَضُرَّهٗ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَهٗ وَیُمْنَهٗ وَبَرَکَاتِهٖ وَاقْضِ لِیْ فِیْ مُتَصَرِّ فَاتِیْ بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِیَّةِ وَکِفَایَةِ الطَّاغِیَةِ الْمُغْوِیَةِ وَکُلِّ ذِیْ قُدْرَةٍ لِّیْ عَلٰی اَذِیَّةٍ حَتّٰی اَکُوْنَ فِیْ جُنَّةٍ وَّعِصْمَةٍ مِنْ کُلِّ بَلَآءٍ وَّنِعْمَةٍ وَّاَبْدِلْنِیْ مِنَ الْمَخَاوِفِ فِیْهِ اَمْنًا وَّ مِنَ الْعَوَآئِقِ فِیْهِ یُسْرًا حَتّٰی لَا یَصُدَّنِیْ صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا یُمِلُّ بِیْ طَارِقٌ مِّنْ اَذَی الْعِبَادِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَیْكَ قَصِیْرٌ یَامَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

ترجمہ: یا اللہ جو حملہ کرنے والا حملہ کرتا ہے وہ تیری قوت سے اور جو دولت نفع پہنچاتی ہے وہ تیرے ہی حکم سے۔ کوئی متحرک بغیر تیری قدرت کے حرکت نہیں کر سکتا اور قوی جس قوت کے سبب ممتاز ہے وہ تیرا ہی عطیہ ہے۔ میں تیرے بندوں میں سے سب سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سے سب سے بہتر تیرے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی اولاد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال

کرتا ہوں کہ ان پر رحمت نازل کر اور مجھے آج کے دن کے شر اور نقصان سے بچالے۔اور خیر و برکت عطا کر اور اتنی حاجتیں میری پوری کر جو چیزیں میرے قبضہ میں ہیں ان کا انجام بخیر ہو۔ مجھے تجھ سے اور میرے متعلقین کو مجھ سے محبت پیدا ہو۔ان خواہشوں میں کامیاب ہوں اور گمراہ کرنے والی سرکشی سے محفوظ ہوں اور جو مجھے ایذا پہنچانے پر قدرر رکھتے ہیں وہ تکلیف نہ پہنچا سکیں۔ میں ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے تیری پناہ اور حفاظت میں رہوں۔آج کے خوف کو امن سے بدل دے اور مشکلوں کو آسانی سے کہ حصول مقصد میں کوئی حارج نہ ہوسکے اور مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ سکے اے وہ ذات کہ جس کے مانند کوئی اور شے نہیں ہے اور وہ ہر راز کا سُننے والا اور ہر پوشیدہ بات کا دیکھنے والا ہے بلا شک تو ہر شے پر قادر اور تمام امور کو مرجع ہے۔

o صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ سات چیزوں کا مسافر کے سامنے آنا منحوس ہے۔اوّل کوّے کا داہنی جانب بولنا۔دوسرے کتّے کا جو دم اٹھائے ہوئے ہو۔تیسرے بھیڑیا جو اپنی دُم کے بل بیٹھا ہو۔اور اُس کو دیکھ کر چیخے۔اور تین دفعہ اونچا نیچا ہو۔چوتھے ہرن جو داہنی طرف سے راستہ کاٹ کر بائیں جانب کو چلا جائے۔پانچویں اُلّو کا بولنا۔چھٹے سفید بالوں والی بڑھیا کا سامنے آنا۔ساتویں کنکٹے گدھے کا سامنے آنا۔جب کسی مسافر کے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی آجائے۔اور اُس کے دل میں خوف اور وہم پیدا ہو تو اُسے لازم ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اِعْتَصِمْتُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ فَاعْصِمْنِيْ ذٰلِكَ

ترجمہ: اے پروردگار میرے جو خطرہ میرے دل میں گزر رہا ہے اس کے شر سے ڈر کر تیری پناہ پکڑتا ہوں پس تو مجھے اس سے بچالے۔

پھر اس کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

o ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب سفر سے پہلے صدقہ دینے لگو تو یہ دعا پڑھ لو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِيْ وَسَلَامَةَ سَفَرِيْ وَمَا مَعِيَ فَسَلِّمْنِيْ وَسَلِّمْ مَا مَعِيَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَلِّغْ مَا مَعِيْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ

ترجمہ: یا اللہ میں اس صدقہ سے اپنی سلامتی اپنے سفر کی سلامتی اور جو جو کچھ میرے ساتھ ہے اُس سب کی سلامتی خریدتا ہوں پس تو مجھے اور میرے ساتھ جملہ اشخاص اور اشیاء کو

سلامت رکھ اور ہم سب کو منزلِ مقصود اور مقصد تک بہت ہی اچھی طرح پہنچا دیجئے۔

اور بعد صدقہ دینے کے یہ دعا پڑھو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ بِسْمِ اللهِ دَخَلْتُ وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِيْ وَعَجَلَتِيْ بِسْمِ اللهِ وَمَا شَآءَ اللهُ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا ذَكَرْتُهٗ اَمْ نَسِيْتُهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُسْتَعَانٌ عَلَى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَاَطْوِلَنَا الْاَرْضَ وَسَيِّرْنَا فِيْهَا بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَنَاصِرِيْ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اَقْطَعْ عَنِّيْ بُعْدَهٗ وَمَشَقَّتَهٗ وَاَصْحِبْنِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ بِخَيْرٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: سوائے اللہ کے جو صاحب کرم اور بُردبار ہے اور کوئی معبود نہیں ہے سوئے خدائے بزرگ و برتر کے اور کوئی معبود نہیں اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو مخلوقات ان کے اندر اور جو مخلوقات ان کے مابین ہیں ان سب کا اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے اُس کی ذات جو کچھ بھی مخلوق اس کی نسبت کہے (مثلاً بیٹا یا جورو یا شریک) اس سے پاک و منزّہ ہے۔ تمام پیغمبروں پر سلام ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے جو کل مخلوقات کا خیر گیراں اور روزی دہندہ ہے۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاکیزہ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہر مخالفِ حق ظالم اور ہر لعین شیطان سے مجھے پناہ دیجئے میں اللہ کا نام لے کر گھر میں آتا ہوں اور اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں۔ یا اللہ میں اپنی خورجی اور گٹھری تیرا نام لے کر آگے روانہ کرتا ہوں۔ اس سفر میں وہی ہو

گا جو اللہ چاہے گا۔ یا اللہ ہمارا سفر ہم پر آسان کر دے زمین ہمارے قدموں کے نیچے سمٹتی چلی جائے۔ یا اللہ ہمارا سفر ہمارے لیے باعثِ درستیٔ امور ہو اور جو کچھ تو اس میں ہمیں عطا فرمائے وہ ہمارے لیے مبارک ہو اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچائیو۔ یا اللہ میں سفر کی صعوبت۔ حالت کی دگر گونی اور اہل وعیال مال ودولت اور زن وفرزند کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ تو میرا قوتِ بازو اور مددگار رہے۔ یا اللہ گھر سے دُوری کا اور تکلیف کا زمانہ جلد ختم ہو۔ راستے میں میرا ساتھ دیجئے اور میرے بال بچوں کی اچھی طرح حفاظت فرمائیو۔ سوائے خدائے بزرگ وبرتر کے کسی میں قوت اور قدرت نہیں۔

❁❁❁

(۲)

روانگی کے وقت کا غسل، نماز اور دعائیں

O سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو سُنّت ہے کہ روانگی سے پہلے غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالصَّادِقِيْنَ عَنِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَ اشْرَحْ بِهٖ صَدْرِيْ وَنَوِّرْ بِهٖ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّحِرْزًا وَّ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّسُوْٓءٍ مِّمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَجَوَارِحِيْ عِظَامِيْ وَشَعْرِيْ وَبِشْرِيْ وَمُخِّيْ وَفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ اِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں قوت وقدرت نہیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے سچے جانشینوں کی جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ملت پر قائم ہوں۔ ان سب پر خدائے تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یا اللہ اس غسل سے میرا دل پاک۔ سینہ فراخ اور قبر نورانی کردے۔ یا اللہ اُن سب کا حرز گردان۔ اور میرا دل۔ اعضا۔ ہڈیاں۔ خون۔ بال۔ چہرہ۔ گودا رگ وپٹھے اور میری جن جن چیزوں کو زمین اُٹھائے ہوئے ہے ان سب کو اس غسل سے پاک کردے۔ یا اللہ جس دن مجھے تجھ سے حاجت پیش آئے تو اے تمام عالم کے پروردگار یہ غسل (طہارت کا) شاہد ہو۔ بالتحقیق تو ہر شے پر قادر ہے۔

O معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے بہتر امین جس کے سپرد سفر میں جاتے وقت آدمی اپنے بال بچوں کو کرجائے یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور یہ

کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَاتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَاتِمَةَ عَمَلِیْ

ترجمہ: یا اللہ میں اپنی جان اپنے اہل وعیال۔ اپنا مال اپنی اولاد۔ اپنی دنیا اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنا انجام تیرے سپرد کرتا ہوں۔

O ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جس نماز کا حدیث اسبق میں بیان ہوا اس کی رکعت اوّل میں سورۂ قل ہو اللہ احد اور رکعت دوم میں سورۂ انا انزلناہُ پڑھنی چاہیئے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام محمد باقر ؑ سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے بال بچوں کو ایک حُجرے میں جمع کرکے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اسْتَوْدِعُكَ الْغَدَاةَ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَوُلْدِیْ وَالشَّاھِدَ مِنَّا وَالْغَائِبَ اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا وَاحْفَظْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ جَوَارِكَ اَللّٰھُمَّ لَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتِكَ وَلَا تُغَیِّرْ مَابِنَا مِنْ عَافِیَتِكَ وَفَضْلِكَ

ترجمہ: یا اللہ میں آج کی صبح کو اپنی جان۔ اپنا مال۔ اپنے بال بچے اور جو میرے عزیز حاضر ہیں اور جو غائب ہیں ان سب کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یا اللہ تو ہم سب کی حفاظت کر اور ہمیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے یا اللہ ہم سے اپنی نعمت سلب نہ فرما اور تیرا فضل اور تیری عنایتیں جو ہمارے حال پر ہیں اُن میں فرق نہ آئے۔

O سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ اُس نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْیَوْمَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَا لِیْ وَوُلْدِیْ وَمَنْ مِنِّیْ بِسَبِیْلِ الشَّاھِدِ مِنْھُمْ وَالْغَآئِبِ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفِظْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اجْمَعْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّا اِلَیْكَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَحْشَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ

النَّظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِی الدُّنْیَا وَلْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ ھٰذَا التَّوَجُّہُ طَلَبًا لِّمَرْضَاتِكَ تَقَرُّبًا اِلَیْكَ اَللّٰھُمَّ فَبَلِّغْنِیْ مَا اُوَمِّلُہٗ وَاَرْجُوْہُ فِیْكَ وَفِیْ اَوْلِیَآئِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ خَرَجْتُ فِیْ وَجْھِیْ ھٰذا بِلَا ثِقَةٍ مِّنِیْ لِغَیْرِكَ وَلَارَجَاءٍ یَاوِیْ بِیْ اِلَّا اِلَیْكَ وَلَا قُوَّةَ اَتَّكِلُ عَلَیْھَا وَلَا حِیْلَةَ اَلْجَآءُ اِلَیْھَا اِلَّا طَلَبَ رِضَاكَ وَ وَابْتِغَآءُ رَحْمَتِكَ وَتُعَرُّضًا لِّثَوَابِكَ وَسَكُوْنًا اِلٰی اَحْسَنِ عَآئِدَ تِكَ وَاَنْتَاَعْلَمُ بِمَا سَبَقَ لِیْ فِیْ عِلْمِكَ فِیْ وَجْھِیْ مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَہُ اَللّٰھُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّیْ مَقَادِیْرَ كُلِّ بَلَآءٍ وَمَقْضٰی كُلِّ لَا وَاءٍ وَّالْبُسْطُ عَلَیَّ كَنَفًا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِّنْ عَفْوِكَ وَسَعَةً مِنْ رِّزْقِكَ وَتَمَامًا مِّنْ نِّعْمَتِكَ وَجِمَاعًا مِّنْ مُّعَانَاتِكَ وَوَفِّقْ لِیْ فِیْہِ یَارَبِّ جَمِیْعَ قَضَآئِكَ عَلٰی مُوَافَقَةِ ھَوَایَ وَحَقِیْقَةِ اَمَلِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ مَا اَحْذَرُ وَمَا لَا اَحْذَرُ عَلٰی نَفْسِیْ مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَیْرًا لِّیْ وَدُنْیَایَ مَعَ مَا اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْلِفَنِیْ فِیْمَنْ خَلَفْتُ وَرَآئِیْ مِنْ وُّلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجَمِیْعِ حُرَائِتِیْ بِاَفْضَلِ مَا تَخْلُفُ فِیْہِ غَائِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَحْصِیْنِ كُلِّ عَوْدَةٍ وَحِفْظِ كُلِّ مَضِیْعَةٍ وَّتَمَامِ كُلِّ نِعْمَةٍ وَّدِفَاعِ كُلِّ سَیِّئَةٍ وَكِفَایَةِ كُلِّ مَحْذُوْرٍ وَّصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوْہٍ وَّكَمَالِ مَا یَجْمَعُ لِیْ بِہِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ ارْزُقْنِیْ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَطَاعَتَكَ وَعِبَادَتِكَ حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْیَوْمَ دِیْنِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَجَمِیْعَ اِخْوَانِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظِ الشَّاھِدَ مِنَّا وَالْغَائِبَ

اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنَا وَاحۡفَظۡ عَلَيۡنَا اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا فِیۡ جَوَارِكَ وَلَا تَسۡلُبۡنَا نِعۡمَتِكَ وَلَا تُغَيِّرۡ مَا بِنَا مِنۡ نِّعۡمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّفَضۡلٍ ط

ترجمہ: یا اللہ میں آج کے دن اپنی جان اپنے اہل وعیال اپنا مال ودولت اپنی اولاد اور اپنے عزیز کیا حاضر اور کیا غائب سب تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یا اللہ تو ہماری حفاظت کر۔ یا اللہ ہمیں اپنی رحمت میں پھر جمع کر دیجیو اور اپنا فضل ہم سے سلب نہ فرما کیونکہ ہم سب تیری طرف متوجہ ہیں۔ یا اللہ ہم سفر کی صعوبت اور حالت کے تغیّر سے اور اہل وعیال مال ودولت اور بال بچوں کو نظر لگ جانے سے دنیا وآخرت میں تیری پناہ مانگتے ہیں۔ یا اللہ میں تیری رضا جوئی اور تیرا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرتا ہوں۔ یا اللہ میری جو جو آرزوئیں ہیں وہ سب پوری ہو جائیں کیونکہ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تیری ذات پاک اور تیرے خاص دوست میری اُمیدگاہ ہیں۔

یا اللہ میں اس سفر میں اپنے اوپر بھروسہ کر کے نہیں نکلا ہوں۔ میرا جو بھروسہ ہے تجھ پر ہے اور میری جو امید ہے تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ سوائے تیری رضا جوئی کے نہ مجھ میں کوئی قوت ہے جس پر بھروسہ کروں۔ اور نہ کوئی تدبیر ہے جس پر تکیہ کرلوں میں صرف تیری رحمت کا طالب تیرے ثواب کا آرزومند اور تیری طرف سے جو فوائد پہنچیں ان کی خواہش رکھنے والا ہوں۔ اس سفر میں مجھے جو جو اچھی بُری باتیں پیش آتی ہیں ان کا علم میری بہ نسبت تجھے کہیں زیادہ ہے یا اللہ جو بلائیں اور تنگیاں میرے لیے مقدر ہو چکی ہوں اُن کو دُور کر دے۔ اپنی رحمت میرے لیے وسیع فرما۔ گناہ میرے بخش دے رزق بکثر عنایت کر نعمت اپنی پور کر نہ مجھے کسی سے تکلیف پہنچے اور نہ کسی کو مجھ سے اور اے پروردگار میرے جو جو فیصلے تو نے میرے حق میں فرمائے وہ میری آرزوؤں کے موافق اور میری امیدوں کے مطابق ہوں اور جن جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کے متعلق خوف ہے اور جن سے خوف نہیں ہے اور تو ان سب کو مجھ سے بہتر جانتا ہے اُن سب کے شر سے تو مجھے محفوظ رکھنا اور اس سفر کو دنیا وآخرت کی بہبودی کا باعث میرے لیے قرار دے۔ ی اللہ میں اپنے بال بچے اہل وعیال مال ودولت عزیز وقریب جو جو چھوڑے جاتا ہوں ان سب کی حفاظت ان سے بہتر فرما جیسی کہ تو ان مومنین کے متعلقین کی فرماتا ہے جو اپنے گھر سے غائب ہوتے ہیں۔ نہ میرے متعلقین کے ستر اور پردے میں بٹہ لگے اور نہ کوئی شے ضائع ہو۔ نعمتیں تیری ان کے لیے جاری رہیں ہر قسم کی بُرائی اور

خوف وخطر کی چیزیں دُور ہوتی رہیں اور کوئی نا گوار امر پیش نہ آئے اور جن چیزوں سے مجھے تیری رضا ملے اور دنیا وآخرت میں خوشی ہو وہ سب ان کو میسر آئیں۔ اس سوال کے پورا کرنے کے بعد مجھے اپنی یاد اپنا شکر اور اپنی بندگی وعبادت کی توفیق عنایت فرما کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے اور تیری رضا کے سوال کے بعد یا اللہ میں آج کے دن اپنا دین و یمان۔ جان و مال۔ اہل وعیال اور عزیز وقریب سب تیرے سپرد کرتا ہوں یا اللہ جو گھر میں ہیں ان کی جو پردیس میں ہیں ان کی تو ہر طرح سے حفاظت فرما۔ یا اللہ تو ہمیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیجیو۔ نعمت اپنی سلب نہ کیجیو اور جو تیرا فضل وعافیت ہم پر ہے اس میں تغیر وتبدل نہ ہو۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق -سفر کا ارادہ کرتے تھے یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِيْلَنَا وَاَحسِنْ مَسِيْرَنَا وَاَعْظِمْ عَافِيَتِنَا

ترجمہ: یا اللہ ہمارے راستہ صاف کر ہمارا چلنا مبارک ہو اور ہم بخیر وعافیت رہیں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب ﷺ کا سفر کا ارادہ ہوتا اور روانگی کے لیے تیار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَآئِيْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ

ترجمہ: یا اللہ تیری ہی قوت کے ذریعہ سے میں اٹھا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں اور تیری ہی پناہ پکڑتا ہوں تو ہی میرا امید گاہ ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ جن چیزوں کی مجھے فکر ہے اور جن چیزوں کی نہیں ہے جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے ان سب کی فکر میں ہی بری ہوں۔ یا اللہ تقویٰ میرا توشہ ہو گناہ میرے معاف ہوں اور جدھر میں جاؤں خیر وخوبی پیش آئے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم ابن جعفر + سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اُسے چاہئے کہ اپنے گھر کے دروازے پر اُس طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے جدھر جانا ہے اور الحمد ۔آیۃ الکرسی اپنے سامنے کے رُخ اور دائیں بائیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ وَاحْفَظْ مَا مَعِيْ وَسَلِّمْنِيْ وَسَلِّمْ مَا مَعِيْ بِبَلَاغِكَ

اَلْحَسَنِ الْجَمِیْلِ

ترجمہ: یا اللہ میری اور میرے ساتھ کی جملہ چیزوں کی حفاظت فرما سب کو سلامت رکھ اور بہت اچھی طرح سے پہنچادے۔

اس عمل کے کرنے والے کو اس کے ساتھ کے جملہ اشخاص و اشیاء کو خدائے تعالیٰ سلامت رکھے گا اور بحفاظت پہنچادے گا۔

O سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب گھر کے دروازے سے سفر کے ارادہ سے نکلے تو دروازے پر کھڑا ہو تسبیح جناب فاطمہ زہرا = پڑھے اور سورۃ الحمد و آیۃ الکرسی جس طرح سے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَعَلَیْكَ خَلَّفْتُ اَھْلِیْ وَمَا لِیْ حَوَّلْتَنِیْ قَدْ وَثِقْتُ بِكَ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ یَامَنْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ اَرَادَہٗ وَلَا یُضِیْعُ مَنْ حَفِظَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْہُ وَلَا تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنِیْ مَاتَوَجَّھْتُ لَہٗ وَسَبِّبْ لِیَ الْمُرَادَوَ سَخِّرْلِیْ عِبَادَكَ وَبِلَادَكَ وَارْزُقْنِیْ زِیَارَۃِ وَوَلِیِّكَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِہٖ وَجَمِیْعِ اَھْلَبَیْتِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَمُدِّنِیْ مِنْكَ بِالْمَعُوْنَۃِ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَلَا تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَا اِلٰی غَیْرِیْ فَاَکِلَّ وَ اعْطِبَ وَزَوِدْ فِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَوْجَہَ مِنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ

ترجمہ: یا اللہ میں اپنا رُخ تیری طرف کرتا ہوں اور اپنے اہل و عیال مال و دولت کو تجھی پر چھوڑے جاتا ہوں میرا بھروسہ تجھی پر ہے۔ یا اللہ جو تجھ سے ارادت رکھتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے۔ اور جن کی تو حفاظت کرتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتے مجھے بھی محروم نہ رکھیو۔ یا اللہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل کیجیو اور اے سب رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے جو مقامات میرے پیش نظر نہیں ہیں۔ اُن میں میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی فکر آپ نہ کرنا پڑے۔ یا اللہ جہاں میرے

جانے کا ارادہ ہے وہاں پہنچا دے حصولِ مقصد کے لیے کوئی سبب پیدا کر دے۔ اپنے بندوں کو اور اپنے شہروں کو میرا مطیع کر دے۔ اپنے نبیؐ کی اپنے ولیؑ کی اور اُن کی اولاد میں جو امامؑ ہوئے ہیں اُن کی اور ان کے اہل بیتؑ کی جو قابل درود وسلام ہیں زیارت سے مجھے مشرف فرما اور ہر حالت میں میرا معین و مددگار رہ نہ مجھے میرے حال پر چھوڑ اور نہ کسی غیر کے ہاتھ میں سونپ کہ میں رنج و تکلیف میں پڑ جاؤں گا۔ تقویٰ وطہارت میرا توشہ ہو اور دنیا وآخرت میں میرے تمام گناہ بخش دے یا اللہ جو تیری طرف اپنا رخ کئے ہوئے ہیں ان سب میں میری آبرو زیادہ ہو۔

پھر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَاسْتَعَنْتُ بِاللّٰهِ وَالْجَاتُ ظَهْرِىْ اِلَى اللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ رَبِّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ لِاَنَّهٗ لَا يَاْتِىْ بِالْخَيْرِ اِلَّاۤ اَنْتَ وَلَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّاۤ اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَعَظُمَتْ اٰلَاۤؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔ اللہ سے مدد چاہتا ہوں۔ اللہ ہی میرا پشت و پناہ ہے اور اللہ ہی کو میں اپنا کام سونپے دیتا ہوں۔ اے پروردگار میرے میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبیؐ پر جسے تو نے بھیجا ایمان لایا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہر خیر وخوبی کا پہنچانے والا اور ہر قسم کی بدی کا دفع کرنے والا سوائے تیرے اور کوئی نہیں تیری پناہ لینے والا عزت پاتا ہے۔ تیری تعریف سب سے زیادہ بزرگ ہے تیرے نام پاک و پاکیزہ اور تیری نعمتیں سب سے بڑی ہیں اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

O اس روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جو شخص صبح کو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو شام تک کہ گھر پلٹ کر نہ آئے گا اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اگر کسی کو رات کے وقت باہر رہنے کا اتفاق ہو اور شام کے وقت گھر سے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے تو صبح آنے کے وقت تک ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

O دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ احضرت امام جعفر صادق -جب سفر میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ دعا میں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ وَاحۡفَظۡ مَا مَعِیۡ وَبَلِّغۡنِیۡ وَبَلِّغۡ مَا مَعِیۡ بِبَلَاغِكَ الۡحَسَنِ بِاللّٰہِ اسۡتَفۡتِحُ وَبِاللّٰہِ اَسۡتَنۡجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ اَتَوَجَّہُ اَللّٰھُمَّ سَھِّلۡ لِیۡ کُلَّ حَزُوۡنَۃٍ وَّذَلِّلۡ لِّیۡ کُلَّ صَعُوۡبَۃٍ وَاَعۡطِنِیۡ مِنَ الۡخَیۡرِ کُلِّہٖ اَکۡثَرَ مِمَّا اَرۡجُوۡا وَاصۡرِفۡ عَنِّیۡ مِنَ الشَّرِّ اَکۡثَرَ مِمَّا اَحۡذَرُ فِیۡ عَافِیَۃٍ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

ترجمہ: یا اللہ میری اور میرے ساتھ کی سب چیزوں کی حفاظت فرما اور ہمیں منزل مقصود تک اچھی طرح پہنچا دے اللہ کا نام لے کر میں سفر شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی سے کامیابی کی امید ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سفر میں توسّل ہے یا اللہ جن باتوں کی نسبت مجھ کو تردد ہے وہ بسہولت رفع ہو جائے اور جو امور سخت معلوم ہوتے ہیں وہ آسان ہو جائیں اور جتنی خیر و خوبی کی مجھے اُمید ہے اُس سے زیادہ عطا فرما اور جن خرابیوں اور پریشانیوں کا مجھ کو اندیشہ ہی ءان کو رفع فرما اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے عافیت عطا فرما۔

اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے:

اَسۡئَلُ اللّٰہَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَادَقَّ وَجَلَّ وَبِیَدِہٖ اَقۡوَاتُ الۡمَلَآئِکَۃِ اَنۡ یَّھَبَ لَنَا فِیۡ سَفَرِنَا اَمۡنًا وَّ اِیۡمَانًا وَّسَلَامَۃً وَّاِسۡلَامًا وَّ فِقۡھًا وَّ تَوۡفِیۡقًا وَّبَرَکَۃً وَّھُدًی وَّشُکۡرًا وَّعَافِیَۃً وَّمَغۡفِرَۃً وَّعَزۡمًا لَّا تُغَادِرُ ذَنۡبًا

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے جس کے ہاتھ تمام بڑی بڑی باتیں اور باریک باریک نکات ہیں اور جس کے ہاتھ تمام فرشتوں کی روزی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ سفر میں ہم کو سلامت اور محفوظ رکھے۔ اسلام و ایمان ہمارا قائم رہے ہدایت وفقہ پر عمل کرنے کی توفیق عنایت ہو برکت دعا فیت ہمارا ساتھ دے گناہوں کی بخشش میّسر ہو اور ارادہ ہمارا ایسا مستقل ہو کہ بیچ میں نہ ٹوٹے اور کوئی گناہ ہم سے نہ سرزد ہو۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر کے لیے گھر سے نکلے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالۡحَامِلُ عَلَی الظَّھۡرِ وَالۡخَلِیۡفَۃُ فِی الۡاَ

هْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: یا اللہ تو سفر کا بھی ساتھی سواری پر سوار ہونے کی طاقت دینے والا اور اہل وعیال و مال و دولت کا محافظ ہے۔

اس کے بعد چاہئے کہ یہ وہ دعائیں جو گھر سے نکلنے اور سوار ہونے کے وقت پڑھنی مناسب ہیں اور پہلی فصلوں میں مذکور ہو چکی ہیں پڑھے اور جب سوار ہولے تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰینَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَی الظَّهْرِ وَالْمُسْتَعَانُ عَلَی الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنَا بَلَاغًا نَبْلُغُ بِهٖ اِلٰی خَیْرٍ وَّ بَلَاغًا نَبْلُغُ بِهٖ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا ضَیْرَ اِلَّا ضِیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا حَافِظَ غَیْرُكَ

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے زیبا ہے جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پاک کے سبب ہم پر احسان کیا۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا گو ہم میں اُن کے مطیع کرنے کی قوت نہ تھی۔ ہماری بازگشت خدا ہی کی طرف ہے۔ خدا جو تمام عالم کا پرورش کرنے والا ہے اُس کا شکر ہے یا اللہ تو ہی سواری کی پیٹھ پر سوار کرنے والا ہے اور تجھی سے ہر امر میں مدد مانگی جاتی ہے یا اللہ تو ہمیں اس طرح پہنچا دے کہ ہمیں نفع حاصل ہو اور تیری رحمت۔ خوشنودی اور بخشش ہمارے شامل حال ہو۔ یا اللہ اصلی نفع نقصان وہ ہے جو تیری طرف سے پہنچے اور تیرے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے۔

❁❁❁

(۴)

روانگی کے کچھ آداب اور اُن چیزوں کا بیان جو ساتھ لینی چاہئیں

○ معتبر حدیث میں حضرت امیرالمومنین -سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سفر میں جاتے وقت بادام تلخ کا عصا اپنے ساتھ لے ذیل کی یہ آیتیں پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اپنے گھر واپس آنے کے وقت تک ہر درندہ۔ زہریلے جانور اور چور سے محفوظ رکھے گا اور جب تک عصا ہاتھ سے نہ رکھے گا ستّر (۷۷) فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ آیات مذکور یہ ہیں:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ط فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ط نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ط قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ط قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ط قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا

الۡاَجَلَیۡنِ قَضَیۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَیَّ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَکِیۡلٌ ؕ

ترجمہ: جب وہ مدین کی طرف گیا تھا کہ شاید میرا پروردگار مجھ کو میرا سیدھا راستہ بتلا دے اور جب وہ مدین کے کنوئیں پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ پانی پلا رہا ہے اور دو عورتیں اپنی بھیڑ بکریوں کو روکے ہوئے پیچھے کھڑی ہیں۔ اُن دونوں سے دریافت کیا کہ تم الگ تھلگ کیسی کھڑی ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ جب تک لوگوں کے جانور پانی نہیں پی چکتے ہیں ہمیں کوئی نہیں پلانے دیتا اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔ موسیٰ -نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے میں تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ خداوندا تیری طرف سے جو خیر وخوبی ہوتی ہے مجھے اس کی احتیاج ہے۔ تھوڑی دیر میں اُن دونوں عورتوں میں سے ایک شرمائی ہوئی آئی اور یہ کہا کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے جانوروں کو پلا دیا ہے اُس کی اُجرت دیں۔ جب حضرت موسیٰؑ اُن کے پاس پہنچے اور اُن سے کل قصہ بیان کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ اب کچھ خوف نہیں۔ تمہیں ظالموں کے ہاتھ سے نجات مل گئی۔ اُن دونوں میں سے ایک بولی کہ بابا جان ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ نوکری کے لیے یہ بہت اچھے ہیں۔ قوت میں بھی اور امانت میں بھی۔ شعیب -بولے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کروں مگر شرط یہ ہے کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو۔ اور اگر دس پورے کردو تو یہ تمہاری مہربانی ہے مگر میں تم پر بار ڈالنا نہیں چاہتا ان شاء اللہ تم مجھے نیک پاؤ گے موسیٰؑ بولے میرا آپ کا یہ عہد ہو گیا ان مدتوں میں سے جون سی بھی پوری کردوں پھر میرے ذمہ کوئی بات نہیں ہے اور اللہ ہم دونوں کے اقرار کا شاہد ہے۔

O دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے لیے طی الارض ہو جائے اُسے چاہئے کہ بادام کا تلخ عصا ہاتھ میں رکھے۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ سخت بیمار ہوئے تھے اور اُن کو وحشت عارض ہو گئی تھی جبرئیل -نے فرمایا کہ آپ درخت بادام تلخ کی ایک لکڑی توڑ کر اپنے سینے سے لگائیں اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کی وحشت رفع کر دی۔

O آگاہ رہنا چاہئے کہ منجملہ اُن چیزوں کے جو سفر میں ساتھ رکھنی چاہئیں تسبیح تربت جناب امام حسین -بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق -عراق میں تشریف لائے اور لوگ اُن حضرت کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے دریافت کیا یا ابن رسول اللہ! ی ہتو ہم جانتے ہیں کہ خاک پاک

تربت جناب امام حسین -ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔آیا یہ خوف وہم سے بھی ایمنی کا باعث ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اُس کو کوف سے امان ملے تو خاک شفا کی ایک تسبیح لے کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَصۡبَحۡتُ اَللّٰھُمَّ مُعۡتَصِمًا بِذَمَامِكَ وَجَوَارِكَ الۡمَنِيۡعِ الَّذِیۡ لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُجَاوَلُ مِنۡ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَّغَاشِمٍ مِنۡ سَاۤىِٕرِ مَنۡ خَلَقۡتَ وَمَا خَلَقۡتَ مِنۡ خَلۡقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِیۡ جُنَّةٍ مِّنۡ كُلِّ مَخُوۡفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَفِيَّةٍ وَّهِیَ وِلَاۤءُ اَهۡلِ بَيۡتِ نَبِيِّكَ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ مُحۡتَجِزًا مِّنۡ قَاصِدٍ لِّیۡ اِلٰى اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِيۡنٍ اِلَا خُلَاصِ فِی الۡاَعۡتِرَافِ بِحَقِّهِمۡ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبۡلِهِمۡ جَمِيۡعًا مُّوۡقِنًا اَنَّ الۡحَقَّ لَهُمۡ وَ مَعَهُمۡ وَ مِنۡهُمۡ وَفِيۡهِمۡ بِهِمۡ اُوَلِیۡ مَنۡ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيۡهِ يَا عَظِيۡمُ حَجَزۡتِ الۡاَعَادِیۡ عَنِّیۡ بِبَدِيۡعِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِنَّا جَعَلۡنَا مِنۡ م بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ

ترجمہ: یااللہ آج کی صبح میں نے تیری پناہ لی ہے اور تیرا قلعہ پناہ ایسا زبردست ہے کہ نہ اُس سے کوئی شے اونچی ہوسکتی ہے اور نہ اُس پر کوئی حملہ کرسکتا ہے (مجھے یقین ہے کہ) جتنی تیری مخلوق خواہ صامت ہے یا ناطق اُس کے شر سے اور (بالخصوص) جتنے انسان ہیں ان میں سے جو جو ستم گار ہیں یا راتوں کو ناگہاں آ کر لوگوں کو ستانے والے ہیں ان سب کے شر سے ایسا محفوظ رہوں گا گویا زرہ پہنے ہوئے ہوں اور ڈھال میرے ہاتھ میں ہے اور قلعہ کی فصیل کی آڑ پکڑے ہوئے ہوں۔ وہ زرّہ اور ڈھال کیا ہے تیرے نبی کے اہل بیت ؑ کی دوستی ہے جو ہر اُس شخ ﷺ کو جو مجھے تکلیف دینے کا ارادہ کرتا ہے روکتی ہے اور فصیل کیا ہے؟ اُنھیں کے حقوق کا خلوص کے ساتھ اقرار کرنا اور اُن کی حبل المتین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ حق اُن کے لیے۔ اُن کے ساتھ۔ اُن کے ارشاد میں۔ اُن کے مابین اور اُن سے ملا ہوا ہے۔ جو ان کے دوست ہیں اُن کا دوست ہوں اور جو ان کے دشمن ہیں میں اُن کا دشمن ہوں اور جو اُن سے بیگانہ بنتے ہیں میں بھی اُن سے ناآشنا ہوں۔ یااللہ جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن سب کے شر سے مجھے

اُن کے واسطے سے پناہ دے۔اے سب سے بزرگ میں نے تیرے واسطے سے جوآسمان وزمین کا پیدا کرنے والا اپنے مقابلے میں دشمنوں کو بند کردیا ہے علی التحقیق ہم نے اُن کے آگے ایک دیوار بنا دی ہے اور پیچھے بھی ایک دیوار بنادی ہے اوراوپر سے پاٹ دیا ہے اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ اَبِيْهِ وَ بِحَقِّ اُمِّهٖ وَ بِحَقِّ اِخِيْهِ وَبِحَقِّ وُلْدِهِ الطَّاهِرِيْنَ اجْعَلْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ

یا اللہ میں اس خاک پاک کا واسطہ اوراس کے صاحب کا ان کے جدامجد کا۔اُن کے والد ماجد کا۔اُن کی والدہ ماجدہ کا ان کے برادرِ معظم کا اوراُن کی اولاد میں جتنے معصوم ہوئے ہیں اُن سب کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں اس خاک پاک کو میرے لیے ہر بیماری سے شفا۔ ہر خوف سے امان اور ہر مصیبت کے لیے حفاظت قرار دے۔

صبح کے وقت یہ عمل کر لینے سے شام تک خدا کی حفظ وامان میں رہے گا۔

- دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ یا کسی سے ڈرتا ہواُسے چاہئے کہ جب گھر سے باہر جانے لگے عمل مذکورۂ بالا کرلیا کرے کہ یہ اُن کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے حرز کا کام دے گا۔
- سفر میں جو جوانگوٹھیاں مسافر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئیں اُن کا بیان انگشتریوں کی فصل میں مفصّل ہو چکا ہے اعادے کی ضرورت نہیں۔
- معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے عمامہ باندھ کر نکلے گا میں اس کا ضامن ہوں کہ وہ اپنے اہل وعیال میں صحیح وسالم پلٹ کر آئے گا۔
- دوسری معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم -سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اور وہ روانگی کے وقت عمامہ باندھے اورعمامے کا دوسرا سرا ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر باندھ لے تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اُس کو چوری کا۔ پانی میں ڈوبنے کا اور آگ سے جلنے کا کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا۔
- معتبر حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شنبہ کے روز سفر کرے سفید عمامہ سر پر ہو اور تحت الحنک باندھے ہوئے ہو تو اگر وہ ایک پہاڑ کو بھی اُکھاڑ پھینکنے کی نیت سے گیا ہو تو بھی وہ ارادہ ضرور پورا ہوگا۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے فرزند تو سفر کو جائے تو تلوار۔ کمان۔ گھوڑا۔ موزہ۔ عمامہ۔ ضروری ضروری رسیاں۔ پانی کی مشک۔ سوئی دھاگہ اور جن دواؤں کی تجھے اور تیرے ساتھیوں کو احتیاج ہو وہ سب ساتھ لے جائیو۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں جاتے تو تیل کی شیشی۔ سُرمہ دانی۔ قینچی۔ آئینہ۔ مسواک۔ کنگھا۔ سوئی دھاگہ۔ رسّی۔ سُتاری۔ اور نعل کے تسمے ساتھ لے لیتے تھے۔

O منجملہ اُن تعویذات کے جن کا سفر میں ساتھ ہونا مناسب ہے وہ تعویذ ہے جس کی نسبت یہ روایت ہے کہ وہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں تعبیر ہوا تھا وہ تعویذ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَسْئَلُكَ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ الْاَوَّلُ الْقَدِيْمُ الْاَبَدِيُّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ وَلَا يَحُوْلُ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْكَافِيْ لِكُلِّ شَيْءٍ الْمُحِيْطُ بِكُلِّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاحْجُبْ شُرُوْرَهُمْ وَشُرُوْرَ الْاَعْدَآءِ كُلِّهِمْ وَسُيُوْفِهِمْ وَبَاسِهِمْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ اَللّٰهُمَّ احْجُبْ عَنِّيْ شَرَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ بِحِجَابِكَ الَّذِي احْتَجَبْتَ بِهٖ فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ سِلَاحِهِمْ وَمِنَ الْحَدِيْدِ وَمِنْ كُلِّ مَا يَتَخَوَّفُ وَ يُحْذَرُوْا وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَدَّةٍ وَّبَلِيَّةٍ وَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ وَ عَلَيْهِ اَقْدَرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔ یا اللہ۔ یا اللہ اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے سب سے پہلے۔ اے قدیم اے وہ جس کی ہستی ہمیشہ سے ہے اور جس کے لیے کوئی تغیر و زوال نہیں میرا سوال تجھ سے ہے اور تو خدائے بزرگ ہر شے کے لیے کافی ہے اور ہر شے پر حاوی ہے یا اللہ واسطہ تیرے اسم اعظم و بزرگ و فرد و

یکتا و بے نیاز کا جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور جس کا شریک و سہیم ایک بھی نہیں ہے تو میرے لیے کفایت فرما اور لوگوں کے شر کو۔ کل دشمنوں کے شر کو اُن کی تلواروں کو اور ان کی ہر قسم کی ایذا دہی کو روک دے۔ جب اللہ اُن کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے (تو پھر کیا خطرہ ہے) یا اللہ جو شخص مجھے کوئی بدی پہنچانے کا ارادہ کرے تو مجھے اُس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے ایسا حجاب ڈال دے جیسا کہ خود تیرا حجاب عظمت ہے کہ نہ تجھ تک بدکار جنوں اور آدمیوں کے شر سے کسی کی اذیت پہنچ سکتی ہے نہ اُن کے ہتھیاروں کی نہ لوہے کی نہ اُن چیزوں سے جن سے بالعموم لوگ ڈرتے اور حذر کرتے ہیں اور نہ کسی بلا و مصیبت کی اور نہ چیزوں کے شر کی جن سے تو زیادہ واقف اور جن پر تو پورا پورا قادر ہے بالتحقیق تیری قدرت ہر شے پر محیط ہے۔ اپنے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پاک بھیج اور ایسا سلام جو سلام بھیجنے کا حق ہے۔

○ وہ تعویذ جو عمامے میں رکھنا چاہئے:

اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اُدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: آگے بڑھ ڈر نہیں تو مامون ہے۔ ڈر نہیں تو نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات پائی۔ ڈر نہیں تیرا ہی بول بالا ہوگا۔ ڈرو نہیں میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ تمہاری پیغام رسانی سنوں گا اور تمہاری تعمیل احکام دیکھوں گا۔ عوارض مابعد سے ہرگز نہ ڈرو۔ خدائے تعالیٰ وہ ہے جو اُن کو بھوک میں کھانا دیتا ہے اور خوف کے وقت مامون رکھتا ہے۔ قریب ہے کہ خدا تیرے لیے اُن سب کے شر سے کفایت کرے کیونکہ وہ ہر بات کو سُننا اور ہر امر کو جانتا ہے۔ اللہ سے بہتر نگہبان اور کوئی نہیں اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اُن کے پاس دروازے سے جاؤ جب تم اندر پہنچے تمہیں غالب رہو گے۔ اگر تم مومن ہو اللہ پر بھروسہ کرو۔

○ وہ تعویذ جو سواری کے چوپائے کے گلے میں باندھنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ احْفَظْ عَلَیَّ مَا لَوْ حَفِظَہٗ غَیْرُکَ لَضَاعَ وَاسْتُرْ عَلَیَّ مَالَوْ سَتَرَہٗ غَیْرُکَ لَشَاعَ وَاحْمِلْ عَنِّیْ مَالَو حَمَلَہٗ غَیْرُکَ لَکَاعَ وَاجْعَلْ عَلَیَّ ظِلاًّ ظَلِیًّا اَتَوَقّٰی بِہٖ کُلَّ مَنْ اَرَادَ فِیْ بِسُوْءٍ اَوْ نَصَبَ لِیْ مَکْرًا اَرْھَیَّۃً لِیْ مَکْرُوْھًا حَتّٰی یَعُوْدَ وَھُوَ غَیْرُ ظَافِرٍ لِّیْ وَلَا قَدِرٍ عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ کَمَا حَفِظْتَ بِہٖ کِتَابَکَ الْمُنْزَلَ عَلٰی قَلْبِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ

ترجمہ: یا اللہ تو میری محافظت فرما کیونکہ جس چیز کا محافظ تیرے سوا کوئی اور ہوتا ہے وہ ضائع ہوجاتی ہے اور میری پردہ پوشی فرما کیونکہ جس کا پردہ پوش تیرے سوا کوئی اور ہوتا ہے وہ بات کھل جاتی ہے اور میری فکروں کا بار دُور کر کیونکہ اگر تیرے سوا کوئی اور افکار کو دُور کرتا تو خرابی پیدا ہوتی اور مجھ پر اپنا سایہ رحمت ڈال تا کہ جو میرے ساتھ کوئی بدی کرنے کا ارادہ کرے یا کوئی جال پھیلائے یا اور کسی طرح تکلیف دہی پر آمادہ ہو تو وہ ناکام رہے۔ نہ میرے مقابلہ میں فتح یاب ہو اور نہ مجھ پر قابو پا سکے۔ یا اللہ میری ویسی ہی حفاظت کر جیسی تو اپنی کتاب کی حفاظت کرتا ہے جسے تو نے اپنے نبی مرسلؐ کے قلب مطہر پر نازل فرمایا۔ یا اللہ تو نے فرمایا اور تیرا قول حق ہے۔ بالتحقیق ہم نے ہی قرآن مجید نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

○ حضرت امام جعفر صادق ـ سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عَبَسَ کو سفید کاغذ لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لے تو جس راستے سے سفر میں جائے گا اُس راستے میں سوائے نیکی کے کوئی بات نہ دیکھے گا اور اس راستے کی تمام بدیوں سے محفوظ رہے گا۔

❁❁❁

(۵)

سفر میں زادِراہ ساتھ رکھنے اور اُس کے خرچ کرنے کے آداب

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو دستر خوان اپنے ساتھ لو اور راستے کے لیے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرا کر اس میں رکھو۔

O جناب رسالت مآب ﷺ سے منقول ہے کہ اس بات سے بھی آدمی کی عزّت بڑھتی ہے کہ جب سفر میں جانے لگے تو عمدہ کھانا اپنے ہمراہ لے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین -جب حج یا عمرے کے لیے سفر کرتے فرماتے تو اچھے سے اچھے کھانے اپنے ساتھ لے لیتے تھے۔

O جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو کھانا سفر میں ساتھ رکھا جائے اس میں روٹی ضرور ہو کہ باعثِ برکت ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم -کی نظر ایک توشہ دان پر پڑی جس میں پیتل کے کنڈے لگے ہوئے تھے۔ فرمایا ان کنڈوں کو اُکھاڑ کر لوہے کے کنڈے لگا دو تا کہ جانور توشہ دان میں نہ گھسنے پائیں۔

O ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق -نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا کہ تم حضرت امام حسین -کی قبر مطہّر کی زیارت کے لیے جایا کرتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اگر اپنے ماں باپ کی قبور کی زیارت کے لیے جاؤ تو ایسا نہ کرنا۔ اُس نے عرض کی ت پھر ہم کیا کھائیں؟ فرمایا روٹی دودھ یا چھاچھ کے ساتھ۔

O دوسری حدیث میں فرمایا میں نے سُنا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب جناب امام حسین -کی قبر مّنوّر کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو نعمت خانہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں جس میں کباب حلوان اور قسم قسم کے حلوے ہوتے ہیں اور جب اپنے دوستوں کی قبور کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو ایسا نہیں کرتے۔

O حضرت رسالت مآب ﷺ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک خرچ کرنے کا سب سے بہتر

طریقہ میانہ روی ہے اور خدائے تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ حج یا عمرے میں کیا جائے۔

O حدیث حسن میں منقول ہے کہ صفوان نے جناب امام جعفر صادق - سے دریافت کیا کہ میں اپنے بال بچوں کو حج میں اپنے ساتھ لے جایا کرتا ہوں اور خرچ اپنی کمر میں باندھ لیتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے۔ میرے والد ماجد یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کی تقویت اس میں ہے کہ اپنے خرچ کو محفوظ رکھے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک اور شخص نے اُنھیں حضرت سے عرض کیا کہ آیا وہ سکّہ جن پر تصویریں بنی ہوں اپنے پاس رکھوں اور حالتِ احرام میں اپنی ہمیانی میں ڈال کر اپنی کمر میں باندھ لوں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ وہ تو تیار خرچ ہے اور خدا کے بعد تیرا بھروسہ اُسی پر ہے۔

(٦)

دوستوں کو ساتھ لے جانے اور اُن کے ساتھ برتاؤ کے آداب

○ بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ شخص اکیلا سفر میں جائے وہ ملعون ہے۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنینؑ کو وصیت کی کہ یا علیؑ سفر میں اکیلے کبھی نہ جاؤ کیونکہ شیطان ایک شخص کے تو ساتھ رہتا ہے اور دو ۲ شخصوں سے ذرا دُور دُور۔ اے علیؑ جو شخص اکیلا سفر میں جاتا ہے وہ ایک گمراہ ہے اور جو دو ۲ اکٹھے ہو کر جاتے ہیں وہ دو گمراہ ہیں۔ ہاں اگر تین مل کر جائیں تو مسافر ہیں۔

○ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کوئی شخص جناب امام جعفر صادق -کی خدمت میں آیا۔ حضرتؑ نے اُس سے دریافت کیا کہ راستے میں تیرے ساتھ کون تھا؟ عرض کی میں اکیلا تھا۔ فرمایا اگر سفر سے پہلے تیری ملاقات مجھ سے ہوتی تو میں سفر کے آداب تجھ کو تعلیم کر دیتا۔ پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اکیلا جانے والا ایک شیطان ہے اور دو مل کر جانے والے ہیں دو ۲ شیطان ہیں۔ تین مل کر جانے والے مصاحب اور اکٹھے چلنے والے رفیق۔

○ بسند معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفر + سے منقول ہے کہ جس شخص کو تنہا سفر کرنے کا اتفاق ہو اُسے یہ پڑھ لینا چاہئے:

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ

ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہو سوائے خدا کے قدرت وقوت کسی میں نہیں۔ یا اللہ میری وحشت میں میرا مونس بن اور تنہائی میں مددگار۔ اور میری چیزیں میری نظر سے غائب رہیں گی اُن کی دشمنی سے حفاظت فرما۔

○ معتبر حدیث میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اوّل رفیق بہم پہنچالو پھر سفر میں جاؤ۔ نیز فرمایا کہ جو دو ۲ رفیق ہوتے ہیں اُن میں سے خدا کو زیادہ پیارا اور اُس کے نزدیک زیادہ ثواب والا وہ

ہوتا ہے جو اپنے رفیق کی مُدارت زیادہ کرے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کے نزدیک مصاحبوں اور رفیقوں کا تعداد میں چار ہونا سب سے بہتر ہے اور جس گروہ میں سات سے زیادہ ہوں گے اُن کا شور وشغب زیادہ ہوگا۔

○ احادیث مندرجۂ بالا کا خلاصہ یہ ہے ہم سفر ساتھیوں سے کی تعداد کم از کم تین ہے اور زیادہ سے زیادہ سات اور ہم توشہ وہمسفر ساتھیوں کا سات سے زیادہ ہونا اچھّا نہیں۔

○ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ مسنون یہ امر ہے کہ ہم توشہ رفیق اپنا اپنا خرچ اپنے اپنے پاس سے نکال کر پہلے دوسروں کے سامنے رکھ دے کہ اس سے خوشنودی خاطر اور خوبی اخلاق کی افزونی ہوتی ہے۔

○ حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ سفر میں اُس شخص کے ساتھ نہ جاؤ جو تمہاری فضیلت اپنے اوپر اتنی بھی نہ سمجھے جتنی تم اُس کی فضیلت اپنے اوپر سمجھتے ہو۔

○ جناب امام جعفر صادق -سے منقول کہ مصاحبت اور رفاقت اُس شخص کی کرو جس سے تمہاری زینت بڑھے۔ اُس شخص کی مصاحبت نہ کرو جس کے خود تم باعث زینت ہو۔

○ دوسری حدیث میں شہاب سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق -سے جا کر عرض کیا کہ حضرت کو میری دولت مندی کا حال اور اس بات کا کہ میں اپنے بردران ایمانی کے ساتھ سلوک کرتا ہوں معلوم چنانچہ میں اُن لوگوں کے لیے جو سفر مکہ میں رفیق ہوتے ہیں بہت کچھ خرچ کرتا ہوں اور اُنھیں خوب دل کھول کر کھلاتا پلاتا ہوں۔ فرمایا اے شہاب ایسا نہ کیا کر کیونکہ جیسا کہ تو دل کھول کر خرچ کرتا ہے اگر وہ بھی ایسا ہی کریں تو اُن کو نقصان نہ ہوگا اور آئندہ مفلسی و پریشانی پیش آئے گی اور اگر تو خرچ کیے جائے اور وہ نہ کریں تو یہ اُن کی ذلّت کی بات ہے۔ لہٰذا رفاقت ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو توانگری اور دانائی میں تیرے برابر ہوں۔

○ ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ اگر مصاحبت کرنی ہو تو اپنے مثل اور مانند کی مصاحبت اور رفاقت اختیار کرو۔ ایسے شخص کے رفیق نہ بنو جو تمہارے خرچ کا بار اپنے ذمہ لے کر یہ مومن کی ذلّت وخواری کا باعث ہے۔

○ حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مسافر کا حق اُس کے رفیقوں پر یہ ہے کہ اگر وہ راستے میں بیمار ہو جائے تو تین دن اُس کے لیے ٹھہریں۔

○ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر -سے دریافت کیا کہ اگر

بہت سے لوگ باہم سفر کررہے ہوں اور ایک ان میں سے مالدار ہو باقی سب مفلس تو آیا وہ مالدار اُن سب کا خرچ اُٹھا سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ بدل راضی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق -سے دریافت کیا کہ ایک شخص سفر میں مالدار لوگوں کے ساتھ جاتا ہے اُس کی حیثیت اُن لوگوں کی حیثیت سے بہت کم ہے۔ وہ سب اپنا اپنا خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کے برابر خرچ نہیں کرسکتا۔ حضور اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اُن کے ساتھ ہو کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اُسے اُن لوگوں کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیے جو اُس کے مثل و مانند ہوں۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو لوگ اپنے مصاحبوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ اور اپنے رفیقوں کے ساتھ نیک سلوک نہ کریں وہ اور جو کسی کا نمک کھا کر اُس کے حق نمک کی رعایت نہ کریں وہ ہمارے نہ ہم اُن کے۔

❀❀❀

(۷)

سفر کے چند آداب

O حدیث میں امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی جب تو لوگوں کے ساتھ سفر میں جائے تو اپنے معاملات میں اُن سے مشورہ زیادہ کر میل جول کے وقت ہنستا بولتا رہ۔ باہم خرچ کرنے میں سخاوت کو کام میں لا۔ اگر وہ تیری ضیافت کریں تو قبول کر لے اور اگر تجھ سے کچھ مدد چاہیں تو امداد دے۔ اور تین چیزوں میں سب سے بڑھا رہ ایک تو زیادہ خاموش رہنے میں۔ دوسرے زیادہ نماز پڑھنے میں۔ تیسرے جو کچھ تیرے پاس ہے خواہ سواری یا مال یا کھانا پینا اِس کی بابت سخاوت و جوانمردی کو کام میں لانے میں۔ اگر وہ تیری گواہی چاہیں یعنی کسی امرِ حق میں تجھے گواہ بنائیں تو مان لے اور گواہی دے دے اور اگر تجھ سے مشورہ کریں تو حتی الامکان اس امر میں کوشش کر کہ اچھی رائے اُنھیں دیا جائے رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کر اور جب تک خوب غور و فکر نہ کر لے اپنی رائے اُن پر ظاہر نہ کر بلکہ جو مشورہ اُنھوں نے تجھ سے طلب کیا ہے اُس میں بیٹھے بیٹھے غور و فکر کر پھر سورہ اور اُٹھنے کے بعد غور کر۔ المختصر جلدی نہ کر بلکہ اُن مختلف حالتوں اور مختلف وقتوں میں اپنی پوری پوری حکمت و دانائی و غور و خوض کو اُن کے امر کے متعلق رائے قائم کرنے میں کام لا کیونکہ اگر کوئی شخص کسی سے رائے طلب کرے اور وہ اپنی عقل خداداد کو پوری پوری صرف کر کے اس کو اچھی سے اچھی رائے نہ دے تو خدا اُس کی عقل و رائے کو سلب کر لیتا ہے اور اپنی امانت اُس سے چھین لیتا ہے۔

O جب تو یہ دیکھے کہ تیرے ہمراہی پیادہ چل رہے ہیں تو تو بھی پیادہ ہو لے اور اگر اُنھیں کوئی اور کام کرتے دیکھے تو تو بھی اُن کا شریک ہو جا۔ اگر وہ لوگ خیرات کریں یا کسی کو قرض دیں تو تو بھی حصّہ رسد دینے میں مضائقہ نہ کر جو تجھ سے عمر میں بڑے ہیں اُن کی معقول باتیں ضرور مان لے اگر تیرے ہمراہی تجھ سے کسی کام کے لیے کہیں یا کسی شے کا سوال کریں تو جہاں تک بن پڑے حامی بھر لے انکار نہ کر کیونکہ ایسے موقعوں پر انکار کرنا اظہارِ عجز و موردِ طعن ہے۔

O جب تم راستہ بھول جاؤ اور حیران رہ جاؤ تو وہیں اُتر پڑو اور اگر راہ مقصود میں شک ہو تو کھڑے ہو

جاؤ۔ ایک دوسرے سے مشورہ کرو۔ اور بہترین تجویز پر غور کرو۔ اور اگر کوئی اکاّ دُکاّ آدمی سامنے نظر آئے تو اُس سے راستہ نہ پوچھو بلکہ خود اُس کے بارے میں غور وخوض کرو کیونکہ بیابان میں ایک شخص تنہا ہونا بجائے خود ایک شک کی بات ہے کہ شاید وہ قزّاقوں کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان جو تمہیں حیران کرنا چاہتا ہو۔ اسی طرح دو شخصوں سے بھی حذر کرو سوائے اُس صورت کے بعض علامتیں اور قرینے ایسے نظر آئیں جو اس وقت میرے خیال میں نہیں ہیں کیونکہ عقلمند آدمی جب بنظر غور وخوض کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اس پر اس شے کا حق و باطل پوشیدہ نہیں رہتا اور حاضر وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب کو نظر نہیں آتیں۔

O اے فرزند! جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کے لیے اسے ڈھیل میں نہ ڈال فوراً نماز پڑھ کہ فرصت پالے کیونکہ نماز ایک فرض ہے جتنی جلد اُسے ادا کردے گا ہلکا ہو جائے گا اور نماز با جماعت ادا کر گو نیزوں کی زد پر ہی کیوں نہ ہو۔

O سواری کے چوپائے پر نہ سو کہ اس سے اُس کی پیٹھ زخمی ہو جائے گی اور یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔ ہاں اگر کھجاوے میں ہو اور جوڑوں کی سُستی کے سبب سے سونا ممکن ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔

O جب منزل کے قریب پہنچو تو اپنی سواری سے اُتر پڑو کہ وہ سواری تیری مددگار رہے خود اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کے گھاس دانے کی خبر لے لو۔ جب منزل پر اُترنا منظور ہو تو ایسی جگہ اختیار کرنی چاہیے جو دیکھنے میں خوش منظر ہو۔ وہاں کی مٹی نرم ہو اور اُس میں گھاس بہت پیدا ہوتی ہو۔ جب منزل پر اُترو تو آرام کرنے سے پہلے دو ۲ رکعت نماز پڑھ لو اور جب قضائے حاجت کے لیے جانا ہو تو قافلے سے بہت دُور جاؤ اور جب اسباب بار کرنا منظور ہو تو بھی دو رکعت نماز پڑھ لو۔ پھر اُس زمین کو وداع کرو اور اُس زمین پر اور اُس کے باشندوں پر سلام کرو کیونکہ کوئی قطعۂ زمین ایسا نہیں ہے جس میں کچھ فرشتے سکونت پذیر نہ ہوں۔ اگر ممکن ہو تو ہر کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا اُس میں سے تصدّق کرو جب تک سوار رہے قرآن مجید پڑھتا رہ اور جب تک کسی دوسرے کام میں مشغول ہو خدا کو یاد کرتا رہ اور جتنے عرصہ تک تنہا اور بیکار رہے دعا مانگے جا اول حصۂ شب میں ہرگز ہرگز سو بلکہ آرام کے لیے منزل کر۔ ہاں پچھلی آدھی رات میں چلنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ جب راستہ چل رہا ہو تو غل مچاتا ہوا نہ چل۔

O حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضر میں تو اعلیٰ درجے کی انسانیت ہے قرآن مجید پڑھنا۔ علماء کی صحبت میں بیٹھنا۔ فقہ اور دیگر علوم میں غور وفکر کرنا اور تمام نمازوں کو با جماعت ادا کرنا۔ اور سفر میں سب سے بہتر اپنا زادِراہ خرچ کرنا اپنے ہمراہیوں کا مخالف نہ بننا اور ہر نشیب و فراز میں اُترتے چڑھتے بیٹھتے خدا کو بہت یاد کرتا۔

o دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں داخل آدابِ سفر ہیں۔زادِراہ بہت ساساتھ لینا۔جو کھانا ساتھ ہواس کا عمدہ ہونا اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ بانٹ کر کھانا۔رفیقوں سے جُدا ہونے کے بعد جواُن کے راز تمہیں معلوم ہو گئے ہوں اُن کی پردہ داری کرنا اور جن باتوں میں خدائے تعالیٰ کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہواُن میں بہت مزاح وخوش طبعی کرنا۔

o دوسری حدیث میں فرمایا۔یہ مروت سے بعید ہے کہ جو بات سفر میں کسی کی دیکھی ہو وہ لوگوں سے کہتا پھرے۔

o جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حُدیٰ (اونٹ کومست کرنے والی نظم) پڑھنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں کوئی بات حرام وجھوٹ نہ ہو مسافر کا توشہ ہے اور راستہ کٹنے کا وسیلہ۔

o حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب تو کسی گروہ کے ساتھ سفر میں ہو تو اُن سے یہ نہ کہہ کر یہاں اُترو یا وہاں نہ اُترو کیونکہ اگر یہ کام تو انھیں کی رائے پر چھوڑ دے گا تو اُن میں کوئی نہ کوئی ایسا ہوگا جو اُسے سنبھال لے۔

o معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن مسافر کی اعانت کرے گا خدائے تعالیٰ علاوہ غم واندوہ سے نجات دینے کے تہتر (۷۳) سخت سے سخت دُنیوی بلائیں اس سے دفع فرمائے گا اور اس وقت میں جبکہ ہوں قیامت سے لوگوں کے دم بند ہوں گے ستّر قسم کی آخرت کی بلائیں بھی اُس سے دفع ہوں گی۔

❁❁❁

(۸)

راستہ طے کرنے کے آدابؑ

O معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب پیادہ چلنے سے تھک جاؤ تو تیز تیز چلو کہ اس سے تھکان جاتی رہتی ہے۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ کمر اور پیٹ مضبوط باندھ لو کہ تمہارے لیے پیادہ چلنا آسان ہو جائے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ صبح اور سہ پہر کے وقت راستہ چلنا چاہیئے۔

O معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ منقول ہے کہ شبا شب کوچ کیا کرو کہ رات میں راستہ اس آسانی سے قطع ہوتا ہے گو یا طی الارض ہو گیا۔

O جناب امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ پچھلی رات میں طی الارض ہو جاتا ہے۔

O نیز فرمایا کہ جب حضرت امیر المومنین صلوات الہ علیہ کو سفر کرنا ہوتا تو پچھلی رات میں روانہ ہوتے تھے۔

O جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب رات کو منزل کرنا منظور ہو تو نہ سرِ راہ اُترو اور نہ کسی دریا یا ندی کے پیٹے میں کہ یہ مقامات درندوں اور سانپوں کے چلنے پھرنے کے ہیں۔

O معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ندّیوں کے پیٹے میں نہ اُترو مُبادا سیلاب آجائے اور تمہیں نقصان پہنچے۔

O معتبر حدیث میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمدردی پسند کرتا ہے اور ہمدرد کا معین ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تمہاری سواری کے حیوانات لاغر ہوں تو ہر ہر پڑاؤ پر اُترے جاؤ اور اگر راستے میں بیابان ہو اور گھاس نہ ہو تو وہاں سے جلد گزر جاؤ اور جہاں زیادہ گھاس ہو وہاں تھوڑی دُور پر ٹھہرتے جاؤ۔

O جناب امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ اگر خشک زمین میں جہاں گھاس نہ ہو سفر کرنے کا اتفاق ہو جائے تو تیز و تند جاؤ۔ اور جہاں ایسی زمین ہو جس میں پانی اور چارہ بکثرت ہو وہاں سواری کے جانوروں کے ساتھ ہمدردی برتو اور آہستہ چلو۔

O حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جہاں راستہ بھول جاؤ وہاں دہنی سمت اختیار کرو۔

O جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں راستہ بھول جائے اُسے یہ آواز دینی چاہیے۔ یَا صَالِحُ اَغِثْنِیْ کیونکہ تمہارے مومن بھائی جنوں میں ایک شخص صالح نام جو خوشنودی خدا کے لیے صحراؤں میں پھرتا رہتا ہے۔ وہ جب تمہاری آواز سُنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بتا دیتا ہے۔

O معتبر حدیث میں جناب امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب راستہ بھول جاؤ تو یہ آواز دو:

یَا صَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ رَحِمَکُمُ اللهُ

ترجمہ: اے صالح اور اے ابو صالح خدا تم پر رحم کرے ہمیں ٹھیک بتلا دو۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ ایک سفر میں ہم راستہ بھول گئے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہم سے دُور جا کر اِسی طرح آواز دینے لگا جس طرح اوپر مذکور ہے۔ تھوڑی دیر میں پلٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک آہستہ آواز سُنی جس نے یہ کہا کہ راستہ دائیں جانب ہے چنانچہ اُس سمت کو تھوڑی ہی دُور چلے تھے کہ راستہ مل گیا۔

O عمر ابن یزید سے جس کا شمار آئمہ معصومین ؑ کے ثقات اصحاب میں ہے روایت کی گئی ہے کہ ہم ایک سال مکہ معظّمہ کے سفر میں راستہ بھول گئے پس تین روز وہیں رہے۔ بہت ڈھونڈا راستہ نہ مِلا۔ چنانچہ تیسرے روز ہمارے ساتھ کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ اس وقت ہم نے احرام کے کپڑے کفن کی طرح پہن لیے اور حنوط بھی کر لیا۔ اسی حال میں ہمارے رفیقوں میں سے ایک شخص اُٹھا اور اُس نے یہ آواز دی۔ یَا صَالِحُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کسی نے دُور سے جواب دیا۔ میں نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں جنوں کے اُس گروہ میں سے ہوں جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ اب اُن میں سے میرے سوا اور کوئی باقی نہیں ہے اور میرا یہ کام ہے کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتلا دیتا ہوں چنانچہ ہم بھی اُس کی آوز کے رُخ پر چلے گئے اور راستہ پر جا پہنچے۔

❋❋❋

(۹)

سفر اور منازل کی دعائیں

○ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب ﷺ کو حالتِ سفر میں نشیب کی طرف چلنا پڑتا تھا تو سبحان اللہ فرمایا کرتے تھے اور جب بلندی کی طرف چڑھنا ہوتا تھا تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

○ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَسِيْرِیْ عِبَرًا وَصُمْتِیْ تَفَكُّرًا وَكَلَامِیْ ذِكْرًا

ترجمہ: یا اللہ میرے چلنے کو محض قطع راہ قرار دے۔ میرے خاموش رہنے کو اپنی صنائع عجیبہ میں غور وفکر اور میرے بولنے کو اپنا ذکر۔

○ معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب ﷺ سے منقول ہے کہ جو کسی ندی کے پیٹے میں اُترتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لے تو خدائے تعالیٰ اس ندی کے کل پیٹے کو اُس کے لیے حسنات سے پُر کردے گا۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بلندیوں کے اوپر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گا تو انتہائے زمین تک جتنی چیزیں اس کے سامنے ہیں سب یہی کلمہ ادا کریں گی۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخصوں نے رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ملک شام کی طرف بغرض تجارت جانا چاہتے ہیں۔ حضرت ہمیں کوئی ایسی دعا تعلیم فرمادیں کہ راستے میں پڑھ لیا کریں تو سب طرح سے محفوظ رہیں۔ فرمایا جہاں تم مقام کرو اور نماز عشاء کے بعد سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹو تو پہلے میری دختر نیک اختر فاطمہؑ زہرا کی تسبیح پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو کہ اس عمل کی برکت سے صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہو گے۔ چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے تو چوروں کا ایک گروہ بھی اُن کے پیچھے ہولیا۔ منزل پر پہنچ کر نماز عشاء پڑھ کر جب وہ سونے لگے تو جناب فاطمہؑ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی۔ کچھ رات گئے چوروں نے جو ذرا فاصلے پر اُترتے تھے اپنے غلام کو اُن کی خبر لینے کے

لیے بھیجا۔غلام نے اُن کے پاس آ کر فقط ایک دیوار دیکھی اور ان کا کچھ نشان نہ پایا واپس آ کر جو حالت دیکھی تھی بیان کر دی۔ چور اپنے غلام کے قول کی تصدیق کیے خود آئے اور وہی کیفیت دیکھ گئے۔ صبح کو اُن لوگوں سے پھر ملے اور دریافت کیا کہ رات آپ کو ڈھونڈ ھنے آئے تھے یہاں سوائے ایک حصار کے کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ کیا آپ کا کوئی خاص قصّہ ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو بیان فرمایئے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم نے سوتے وقت حسبِ تعلیم جناب رسولِ خدا ﷺ حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تھی چوروں نے کہا کہ جایئے آپ پر کوئی چور قابو نہیں پا سکتا۔

○ دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ جس شخص کو ایسی منزل میں اُترنے کا اتفاق ہو جہاں درندوں کا خطرہ زیادہ ہو تو اُسے یہ دعا پڑھ لینی چاہئے:

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ كُلِّ سَبُعٍ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا و بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں حقیقی سلطنت اُس کی ہے اور ہر قسم کی حمد وثنا کا وہ سزاوار ہے ہر طرح کی خیر و خوبی اُس کے ہاتھ ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ میں ہر درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس دعا کے پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے کہ جب تک اُس منزل روانہ نہ ہو لیگا درندوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

○ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جس شخص کو کسی ایسی جگہ جانا ہو جہاں کسی طرح کا خوف ہے تو اُسے یہ آیت پڑھ لینی چاہئے:

رَبِّ اَدۡخِلۡنِيۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِيۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطَانًا نَّصِيۡرًا

ترجمہ: یا اللہ میرا اُس جگہ جانا اور وہاں سے آنا حق و صدق ہو اور میری امداد کے لیے اپنی طرف سے کوئی حجت مقرر فرما دے۔

جب وہ شخص یا چیز جس سے خوف کرتا ہے سامنے آ جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے۔

○ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سفر یا بیابان میں ہو اور جنّوں یا بھوت پلید وغیرہ سے ڈرتے ہو تو داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر یہ کہو:

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ تَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ

ترجمہ: کیا تم اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہو حالانکہ آسمان و زمین کی کل مخلوقات برضا و رغبت یا بجبر و اکراہ اس کا اقرار کر چکی ہے اور تم سب کو پھر بھی اسی کے پاس جانا ہے۔

تا کہ اُس منزل کی تمام خوبیاں تمہیں میسر آئیں اور وہاں کے ہر طرح کے شر سے تم محفوظ رہو۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین - سے فرمایا کہ یا علیؑ جب تمہارا کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جانے کا اتفاق ہو تو جس وقت وہ مقام نظر آنے لگے تو یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھَا اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنَاھَا وَاَعِذْنَا مِنْ رَبَاھَا وَجَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَجَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا

ترجمہ: یا اللہ میرا یہاں اُترنا مبارک کر کیونکہ سب سے بہتر اُتارنیوالا اور میزبان تو ہی ہے۔

○ دوسری روایت میں جناب امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ تم جب کسی شہر کے قریب پہنچو اور اُس کی آبادی پر تمہاری نظر پڑے تو یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَمَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا

ترجمہ: یا اللہ میں اس بستی کی نیکیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور تجھ سے سائل ہوں اور اس کی بدیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ اس کے پھل میرے کھانے میں آئیں اور اس کی بیماریوں سے مجھے محفوظ رکھ اور اس کے باشندوں کے دل میں میری محبت اور میرے دل میں یہاں

کے نیکو کاروں کی محبت ڈال دے۔

یا اللہ اے ساتوں آسمانوں کے اور جن اشیاء پر وہ سایہ فگن ہے اُن سب کے پروردگار۔ اے ساتوں زمینوں کے اور جن چیزوں کے وہ اپنے اوپر لیے ہوئے ہیں اُن سب کے پروردگار۔ اے ہوا کے اور جو چیزیں اُس سے متفرق ہوجاتی ہیں اُن سب کے مالک۔ اے شیاطین کے اور جن جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں اُن سب کے مالک میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میں اس بستی اور اس کے باشندوں سے جو خیر مجھے پہنچنے والی ہے اُس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

O دوسری حدیث میں حضرت امام محمد باقر - سے منقول ہے کہ شیاطین محمول اور کجادوں کے پاس آکر اونٹوں کو بھگا دیا کرتے ہیں لہٰذا تم اُن کے دفعیہ کے لیے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم - سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں ہو اور چوروں یا درندوں سے ڈرتا ہو اُسے اپنے گھوڑے کی یال پر یہ لکھ دینا چاہئے: **لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰی** (نہ پکڑے جانے کا تجھے ڈر ہے نہ انجام کا خوف) تا کہ وہ بحکم خدا اُن کے ضرر سے محفوظ رہے۔

O حدیث مندرجۂ بالا کا راوی بیان کرتا ہے میں خود سفر حج میں تھا۔ ناگہاں ایک بیابان میں ہم کو بدوؤں نے آگھیرا۔ سارے قافلہ کو خوب زدوکوب کیا۔ میں بھی انھیں میں تھا مگر یہ آیت اپنے گھوڑے کی یال پر لکھ چکا تھا۔ میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برسالت مبعوث کیا اور جناب امیر المومنین -کو امامت سے مشرف فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اُن چوروں کو میری طرف سے گویا اندھا کر دیا وہ کوئی نقصان مجھے نہ پہنچا سکے۔

O دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سَفر میں جاتے اور رات ہو جاتی تو یہ دعا پڑھ لیا کرتے تھے:

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْكِ وَسُوْٓءِ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدٍ وَمِنْ شَرِّ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَا وَلَدَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْيَوْمَ وَخَيْرَ هٰذِهِ الشَّهْرِ وَخَيْرَ هٰذِهِ السَّنَةِ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْبَلَدِ وَاَهْلِهٖ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَاَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: زمین میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں تیرے شر سے اور جو مخلوق تجھ میں ہے اُس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے اس کی بدی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں شیروں سے اور شیر کی قسم کے کل جانوروں سے۔ سانپوں اور بچھوؤں کے شر سے۔ اس ملک کے باشندوں کے شر سے خواہ وہ صاحب اولاد ہوں خواہ نابالغ اُن سب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ اے ساتوں آسمانوں کے اور جن چیزوں پر وہ سایہ افگن ہے اُن کے پروردگار اور اے ساتوں زمینوں کے جن چیزوں کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں اُن سب کے پروردگار ے ہواؤں کے اور جن کو وہ پراگندہ کر دیتی ہے اُن سب کے پروردگار۔ اے شیطانوں کے اور جن جن کو وہ گمراہ کر دیتے ہیں۔ ان سب کے مالک میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ محمدؐ اور آلِؑ پر درود بھیج۔ نیز میں تجھ سے اس رات کی۔ اس دن کی۔ اس مہینے کی۔ اس سال کی۔ اس ملک والوں کی اس بستی کی اور اس کے باشندوں کی اور تمام اس بستی کی اور چیزوں کی ہر خیر و خوبی کا طالب ہوں اور اس بستی کی جو چیزیں اس میں ہیں اُن سب کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر پر میرے پروردگار کا ہاتھ ہے اُن سب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ میرے پروردگار کی راہ راست ہے۔

O سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے جب مسافر کو کسی ٹیلے یا اور بلندی پر چڑھنے کا یا کسی پُل پر جانے کا موقع پیش آئے تو اُسے یہ پڑھنا چاہئے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰيهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰيهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ ط

ترجمہ: خدا اس سے بزرگ تر ہے کہ اُس کا کسی طرح وصف کیا جائے۔ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور وہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اُس کا کسی طرح وصف کیا جائے۔ ہر قسم کے تعریف خدا کے لیے زیبا ہے جو ہر قسم کی مخلوقات کا پالنے والا ہے یا اللہ تجھ کو ہر بلندی پر بلندی

حاصل ہے۔

O دعاؤں میں یہ بھی منقول ہے جس شخص کو راستے میں دشمنوں یا چوروں کا ڈر ہو وہ یہ دعا پڑھے:

یَا اٰخِذًا بِنَوَاصِیْ خَلْقِهٖ وَالسَّابِقُ بِهَا اِلٰی قُدْرَتِهٖ وَالْمُنْفِذُ فِیْهَا حُکْمَهٗ وَخَالِقَهَا وَجَاعِلَ قَضَآئِهٖ لَهَا غَالِبًا اِنِّیْ مَکِیْدٌ لِضُعْفِیْ وَلِقُوَّتِکَ عَلٰی مَنْ کَادَنِیْ تَعَرَّضْتُ فَاِنْ حُلْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَذٰلِکَ مَا اَرْجُوْهُ وَاِنْ اَسْلَمْتَنِیْ اِلَیْهِمْ غَیَّرُوْا مَا بِیْ مِنْ نِعْمَتِکَ یَا خَیْرَ الْمُنْعِمِیْنَ لَا تَجْعَلْ اَحَدًا مُغَیِّرًا نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ سِوَاکَ وَلَا تُغَیِّرْهَا وَاَنْتَ رَبِّیْ وَقَدْ تَرَی الَّذِیْ نَزَلَ بِیْ فَحُلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ شَرِّهِمْ بِحَقِّ مَا بِهٖ تَسْتَجِیْبُ الدُّعَاءَ یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ: اے اپنی مخلوقات کی پیشانیوں کے مالک اے اپنی قدرت کے باعث اُن کا روز ازل سے علم رکھنے والے۔ اے وہ جس کا حکم اُن سب پر چلتا ہے۔ اے کل مخلوق کے خالق اور اے وہ ذات جس کا فیصلہ اُن سب پر غالب ہے میں اپنی کمزوری کے سبب اندیشہ کی حالت میں ہوں۔ مگر جو مجھ سے فریب کرنا چاہتے ہیں تیری قوت برتے پر اُن کے مقابلے کے لیے تیار ہوں اگر تو میرے اور اُنکے مابین حائل ہو گیا تو فھوالمراد اور اگر تو نے مجھے ان کے حوالے کر دیا تو جو نعمت تو نے مجھے عطا کر رکھی ہے اس میں تغیر وتبدل کر دیں گے۔ اے بہترین منعمین جو نعمتیں تو نے اپنے بندے کو دے رکھی ہیں۔ اپنے سوا اور کسی کے ہاتھ سے اُن میں تغیر وتبدل روا نہ رکھ اور چونکہ تو میرا پروردگار ہے تو بھی اس میں تغیر وتبدل نہ فرما۔ اے اللہ اے تمام عالم کے پرورش کرنے والے بلا شک تو ان کو دیکھ سکتا ہے جو میرے ساتھ بدی کرنے پر اُتر آئے ہیں۔ واسطہ اُن چیزوں کا جن کی وجہ سے تو دعا قبول فرماتا ہے تو میرے اور اُن کے شر کے درمیان حائل ہو جا اور مجھے نجات دے۔

O حضرت امیر المومنین - سے منقول ہے کہ دشمنوں کے لیے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُضَامَ فِیْ سُلْطَانِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُضَلَّ فِیْ هُدَاکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِیْ عِبَادِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُضَاعَ فِيْ سَلَامَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْلَبَ وَالْاَمْرُلَكَ

ترجمہ: یااللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیرے تسلط کے میں ستایا جاؤ۔ یااللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری ہدایت موجود ہونے کے میں گمراہ ہوں۔ یااللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا بندہ ہوکر محتاج رہوں۔ یااللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری سلامتی میں ہونے کے میں ضائع ہوجاؤں۔ یااللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مرجع امور ہو اور میں مغلوب ہوجاؤں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اگر غول بیابانی سے مڈبھیڑ ہوجائے تو اذان کہہ دو۔

O سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے۔ جب کسی منزل پر اُترو تو یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزِلًامُّبَارَكًاوَّاَنْتَ خَيْرُالْمُنْزِلِيْنَ (یااللہ میرا اس جگہ کا اُترنا مبارک کر کہ تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے) اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے کوئی چھوٹی سی سورت پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِوَاَعِذْنَا مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنَاهَا وَاَعِذْنَامِنْ وَّبَاهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَآ اِلَيْنَآ

ترجمہ: یااللہ اس مقام کی خیروخوبی ہمارے حصے میں آئے۔اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ یااللہ اس کے پھل کھانے میں آئیں اس کی بیماریوں سے ہم محفوظ رہیں اور اس کے نیک باشندوں سے ہمیں محبت پیدا ہو۔

اس کے بعد یہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّةٌ اَتَوَلَّا هُمْ وَاَتَبَرَّءُ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَدُخُوْلِنَا هٰذَا صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا

وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا

ترجمہ: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا و بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور یہ کہ جناب علی ابن ابی طالبؑ امیر المومنین ہیں۔ اور جتنے امام اُن کی اولاد میں ہوئے ہیں وہ برحق امام ہیں مجھے اُن سب سے تولاّ ہے اور اُن کے دشمنوں سے بیزاری۔ یا اللہ میں تجھ سے اس زمین کی خیر و خوبی کا سائل ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ ہمارے یہاں آنے کا پہلا حصّہ مبارک ہو اور وسط کا درستی اُمور اور آخر کار کامیابی۔

O سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم کو کسی منزل میں حشرات الارض کا خوف ہو تو یہ دعا جو اسرار میں سے ہے پڑھ لیا کرو:

یَا ذَارِئَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلِّھَا لِعِلْمِكَ بِمَا یَکُوْنُ مِمَّا یَکُوْنَ مِمَّا ذَرَأْتَ لَكَ السُّلْطَانُ عَلٰی کُلِّ مَنْ دُوْنَكَ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِقُدْرَتِكَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ مِّنَ الضُّرِّ فِیْ بَدَنِیْ وَمِنْ سَبُعٍ اَوْھَامَّةٍ اَوْعَارِضٍ مِّن سَآئِرَ الدَّوَآبِّ یَاخَالِقَھَا بِفِطْرَتِهٖ اِدْرَأْھَا عَنِّیْ وَاحْجِزْھَا وَلَا تُسَلِّطْھَا عَلَیَّ وَعَافِنِیْ مِنْ شَرِّھَا وَبَأْسِمَا یَا اَللهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ احْفَظْنِیْ بِحِفْظِكَ وَاحْجُبْنِیْ بِسِتْرِكَ الْوَافِیْ فِیْ مَخَافِیْ یَارَحِیْمُ

ترجمہ: اے زمین کی کل مخلوقات کے پیدا کرنے والے جس کو اپنی مخلوقات کے متعلق جو کچھ ہونے والا ہے اور جس جس طرح ہونے والا ہے اس سب کا علم حاصل ہے تیرے سوا جتنی چیزیں ہیں اُن سب پر تیرا اقتدار و اختیار ہے اور میں جسمانی آزار سے۔ درندوں سے۔ حشرات الارض سے اور ہر قسم کے جانوروں کی گزند سے تیری اس قدرت کی جو تجھے ہر شے پر حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں۔ اے کل مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کرنے والا اُن کے ہر قسم کے جرر کو مجھ سے دور و دفع کر۔ مجھ پر ان میں سے کئی غلبہ نہ پا سکے اور مجھے ان کے شر اور خوف اے امن و امان عنایت فرما۔ یا اللہ اے بزرگ و برتر مجھے اپنی حمایت و حفاظت میں رکھ اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام خوفناک حالتوں میں تو خود میرے لیے سپر ہو جا۔

O شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب منزل سے روانگی کا ارادہ ہوتو دو رکعت نماز پڑھو خدائے تعالیٰ سے اُس کی حمایت وضمانت کا سوال کرواور اس مقام کے ساکنین کو وداع کرو کیونکہ ہر مقام میں کچھ فرشتے بحکم خدا سکونت رکھتے ہیں اور سب سے آخر میں یہ کہو:

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلآئِکَةِ اللّٰہِ الْحَافِظِیْنَ اَلسَّلٰمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے محافظ فرشتوں کو سلام۔ ہم پر اور اللہ کے کل نیک بندوں پر سلام اور رحمت و برکت ہو۔

❁❁❁

(۱۰)

بحری سفر کرنے اور پُلوں سے گزرنے کے آدابُ

O صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ تجارت کی نیّت سے سمندر کا سفر کرنا مکروہ ہے۔

O حضرت امیر المومنین -سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی غرض سے سمندر کا سفر کرے اُس نے عمدہ طریقے سے روزی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

O صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی نیت سے کشتی یا جہاز پر سوار ہوا اُس نے اپنے دین کو معرض تلف میں ڈالا۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طوفان و تلاطم کے وقت میں سفر دریا کی ممانعت فرمائی ہے۔

O حدیث حسن میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جب کشتی یا جہاز میں سوار ہونے لگو تو یہ کہو:

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَمُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں جس کے سبب سے جہاز اور کشتیاں چلتی بھی ہیں اور ٹھہرتی بھی ہیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اگر دریا میں طوفان آجائے تو بائیں کروٹ لیٹ کر دائیں ہاتھ سے موج کی طرف اشارہ کرو اور یہ کہو:

قِرِّیۡ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسۡکُنِیۡ بِسَکِیۡنَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

ترجمہ: اللہ کی قدرت سے تو قرار پکڑ اور اس کے سکینہ سے تو سکون حاصل کر کیونکہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی قوت و قدرت خواہ متعلق بسکوں یا بہ حرکت کسی میں نہیں ہے۔

O روایتوں میں سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سمندر کے اضطراب و تلاطم کے وقت یہ کہو:

بِسۡمِ اللهِ اسۡکُنۡ بِسَکِیۡنَةِ اللهِ وَقِرۡبِ وِقَارِ اللهِ وَاهۡدَأۡ بِاِذۡنِ اللهِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ سکونت خدا سے ساکن ہو جا۔ وقار خدا سے قرار پکڑ اور خدا کے حکم سے آرام لے کہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کی امداد کے قوت حرکت و سکون کسی میں نہیں۔

راوئ حدیث کا بیان ہے کہ میں بارہا جہاز میں سوار ہوا اور جب کبھی طوفان کا اتفاق ہوا میں نے حضرت امام رضا -کے فرمانے کے بموجب یہی دعا پڑھی اس دعا کا پڑھنا تھا کہ سمندر ایسا ساکن ہو جاتا گو یا طوفان آیا ہی نہ تھا۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو ڈوبنے کا خوف ہو وہ یہ پڑھ لیا کرے:

بِسۡمِ اللهِ مَجۡرٖهَا وَمُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ بِسۡمِ اللهِ الۡمَلِكِ الۡحَقِّ وَمَا قَدَرُوۡا اللهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِهٖ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جس کے سبب جہاز چلتے اور لنگر انداز ہوتے بلاشبہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بادشاہ برحق ہے انھوں نے اللہ کو ہرگز ایسا نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ قیامت کے دن زمین سراسر اُس کی خالص مالکیت ہوگی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹے ہوئے ہوں گے جن جن اشیاء کو لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں ان سب سے اُس کی ذات منزہ و برتر ہے۔

O دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ ڈوب جانے کا ڈر ہو تو یہ آیتیں پڑھے:

اَللهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتَابَ بِالۡحَقِّ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیۡنَ وَمَا قَدَرُوۡا اللهَ حَقَّ

قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے یہ کتاب برحق نازل کی وہ نیکوکار لوگوں کا دوست ہے انھوں نے خدا کو ہرگز ویسا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے حالانکہ قیامت کے دن زمین سراپا اُس کی خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹواں صورت میں ہوں گے۔ جن جن چیزوں کو لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سے اُس کی ذات پاک ومنزّہ ہے۔

○ دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جہاز پر سوار ہونا چاہو تو سو مرتبہ اللہ اکبر کہو اور سو مرتبہ درود شریف پڑھو اور سو مرتبہ یہ لعن:

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ مَنْ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ مَسِیْرَنَا وَعَظِّمْ اُجُوْرَنَا اَللّٰھُمَّ بِكَ اَنْتَشَرْنَا وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْنَا وَبِكَ اٰمَنَّا وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْنَا وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْنَا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتُنَا وَرَجَآءُنَا وَنَاصِرُنَا وَلَا تَحِلَّ بِنَا مَا لَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ بِكَ نَحُلُّ وَبِكَ نَسِیْرُ اَللّٰھُمَّ خَلِّ سَبِیْلَنَا وَاَعْظِمْ عَافِیَتَنَا اَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَاَنْتَ الْحَامِلُ فِی الْمَآءِ وَعَلَی الظَّھْرِ وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْھَا وَ مُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَنْ وَفَدَ اِلَیْہِ الرِّجَالُ وَشُدَّتْ اِلَیْہِ الرِّجَالُ فَاَنْتَ سَیِّدِیْ اَکْرَمُ مَزُوْرٍ وَاَکْرَمُ مَقْصُوْدٍ قَدْ جَعَلْتَ لِکُلِّ زَآئِرٍ کَرَامَةً وَلِکُلِّ وَافِدٍ تُحْفَةً فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِیَّایَ فَکَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاشْکُرْ سَعْیِ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ مِنْ اَمَلِیْ بِغَیْرِ مَنٍّ مِّنِّیْ عَلَیقكَ بَلْ لَّكَ الْمِنَّةُ عَلَیَّ اَنْ اَجْعَلْتَ لِیْ سَبِیْلاً اِلٰی زِیَارَةِ وَلِیِّكَ وَعَرَّفْتَنِیْ فَضْلَہٗ وَحَفِظْتَنِیْ فِیْ

لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ حَتّٰى بَلَغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ وَقَدْ رَجَوْتُ بِكَ فَلَا تَقْطَعْ رَجَآئِيْ وَاَمَّلْتُكَ فَلَا تُخَيِّبْ اَمَلِيْ وَاجْعَلْ مَسِيْرِيْ هٰذَا كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: یا اللہ جنہوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اُن پر لعنت بھیج۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ رسولِ خدا اور اُن کی آلِ برحق پر رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہمارا چلنا نیکی میں شمار فرما اور ہمارا اجر زیادہ کر۔ یا اللہ تیرے طفیل سے ہم سونے کے بعد اُٹھتے ہیں تیری ہی طرف ہمارا رُخ ہے تجھی پر ایمان ہے۔ تیری ہی رسی ہمارے ہاتھ میں ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے اور تجھی سے امید۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے اور تیرے چاہے بغیر نہ کوئی نعمت ملتی ہے اور نہ ہم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ یا اللہ ہم تیرے ہی آسرے پر منزل پر اُتر پڑتے ہیں اور تیرے ہی سہارے سے پھر چل کھڑے ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہمارا راستہ تکالیف سے خالی ہو اور ہماری عافیت زیادہ ہو۔ اہل وعیال اور اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ جس کے سبب سے جہاز چلتے اور ٹھہرتے ہیں۔ بلاشبہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اُن لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے قیامت کے دن زمین اس سرے سے اُس سرے تک خدا کی خالص ملکیت ہو گی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹے ہوئے دفتر کے مانند ہو جائیں گے۔ جن جن اشیاء کو لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات پاک و پاکیزہ ہے۔ یا اللہ جن لوگوں کے ہاں لوگ بڑے بڑے سامانوں سے آ کر مہمان ہوتے ہیں تیرا درجہ اُن سب سے کہیں زیادہ ہے تو میرا سردار ہے اور جن کی زیارت کا لوگ قصد کر کے آتے ہیں اُن سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ تو نے ہر زائر کے لیے ایک درجہ مقرر کیا ہے اور ہر اپنے گھر پر آنے والے کے لیے ایک تحفہ۔ میرا سوال تجھ سے یہ ہے کہ مجھے جو تحفہ تیری جناب سے ملے وہ آتشِ جہنم سے آزادی ہو۔ یا اللہ میری سعی مشکور فرما اور اہل وعیال سے جو میری جدائی ہے اس پر رحم کھا حالانکہ میرا کوئی احسان تیرے ذمہ نہیں بلکہ یہ تیرا سب سے بڑا احسان مجھ پر ہے کہ اپنے ولی کی زیارت کی میرے لیے سبیل کر دی اُن کے فضل و کمال کا مجھ کو علم بخشا شب و روز میری حفاظت کی حتیٰ کہ مجھے اس مقام تک صحیح و سلامت پہنچا دیا۔ یا اللہ مجھے تیری جناب سے امید لگی ہے پس مجھے ناامید مت کر اور مجھے تجھ سے ایک آس ہے سو میری آس نہ توڑ اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

میرے اس سفر کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے۔

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر مسافر کا مقصود جہاز میں بیٹھنے سے زیارت کے سوا کچھ اور ہو تو اس مذکورۂ بالا دعا کی عبارتوں کو موقع سے ادل بدل کر اپنے مقصود موافق کر لے۔

O معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ ہر پُل پر ایک شیطان رہتا ہے لہٰذا جب تم وہاں پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ وہ تم سے بھاگ جائے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب پُل پر قدم رکھو یہ کہو:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ ادۡحَرۡ عَنِّیۡ الشَّیۡطَانَ الرَّجِیۡمِ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر قدم رکھتا ہوں۔ یا اللہ مجھ سے شیطان لعین کو دُور کر۔

❁❁❁

(۱۱)

مسافر کی رخصت، واپسی اور استقبال کے آداب

○ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق - سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کسی مومن کو رخصت کرتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے:

رَحِمَكُمُ اللهُ وَزَوَّدَكُمُ التَّقْوىٰ وَوَجَّهَكُمْ اِلىٰ كُلِّ خَيْرٍ وَقَضٰى لَكُمْ كُلَّ حَاجَةٍ وَسَلَّمَ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَدُنْيَاكُمْ وَرَدَّكُمْ سَالِمِيْنَ اِلىٰ سَالِمِيْنَ

ترجمہ: خدائے تعالیٰ تم پر رحم کرے پرہیزگاری تمہارا توشہ قرار دے۔ ہر خیر وخوبی تمہیں میسر آئے۔ ہر حاجت تمہاری پورے کرے۔ دین ودنیا کو تمہارے سلامت رکھے اور تمہیں صحیح وسلامت پھیر لائے۔ اور تم اپنے اہل وعیال اور دوستون کو صحیح وسلامت پاؤ۔

○ دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا ﷺ کسی مسافر کو وداع فرماتے تھے تو اُس کا داہنا ہاتھ یا بازو پکڑ کر یہ فرماتے تھے:

اَحْسَنَ اللهُ لَكَ الصَّحَابَةَ وَاَكْمَلَ لَكَ الْمَعُوْنَةَ وَسَهَّلَ لَكَ الْحُزُوْنَةَ وَقَرَّبَ لَكَ الْبَعِيْدَ وَكَفَكَ الْمُهِمَّ وَحَفِظَلَكَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ وَوَجَّهَكَ لِكُلِّ خَيْرٍ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ سِرْ عَلىٰ بَرَكَةِ اللهِ

ترجمہ: خدا کرے تجھے رفیق اچھے میسر آئیں۔ خورد ونوش وافر ملتا رہے۔ مشکل راستہ بآسانی قطع ہو۔ جو بچھڑے ہوئے ہوں جلد ملیں جو سخت کام درپیش ہے پورا ہو جائے۔ تیرے دین اور ایمان اور انجام بخیر ہونے کا خدائے تعالیٰ محافظ رہے۔ ہر خیر وخوبی تجھے میسّر آئے۔ پرہیزگاری کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جا تجھے اللہ برکت عنایت کرے۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ اُس وقت میں آنحضرت یہ فرمایا کرتے تھے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ فَوَجَّهَكَ لِلْخَیْرِ حَیْثُ مَاتَوَجَّهْتَ وَزَوَّدَكَ التَّقْوٰی وَغَفَرَلَكَ الذُّنُوْبَ

ترجمہ: میرا تیرا دین تیرا ایمان تیرے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہون جہاں تو جائے تجھے بہتری میسر آئے۔ پرہیزگاری تیرا توشہ ہو اور خدا تیرے گناہوں کو بخش دے۔

O ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق -کے صحابیوں کا ایک گروہ آپ کو رخصت کرنے آیا تو اُن حضرت نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا مَا اَذْنَبْنَا وَهَا نَحْنُ مُذْنِبُوْنَ وَثَبِّتْنَا وَاِیَّاهُمْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا وَعَافِنَا وَاِیَّاهُمْ مِنْ شَرِّمَ قَضَیْتَ فِیْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ فِیْ سِنَتِنَا هٰذِهِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَعَجِّلْ نَصَرَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلِیِّهِمْ وَاَخْزِ عَدُوَّهُمْ عَاجِلًا

ترجمہ: یا اللہ جو گناہ ہم نے کیے ہیں بخش دے کیونکہ ہم بندے بہرحال قصوروار ہیں ہم کو اور ان سب کو دنیا و آخرت میں کلمہ حق پر ثابت قدم رکھ اور اس آنے والے برس میں اپنے بندوں کے لیے اور اپنی سلطنت اور جو کچھ تو نے مقرر فرمایا ہے اُس کے شر سے ہمیں اور ان سب کو نجات دے۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے حاکم کی جلد نصرت فرما اور اُن کے دشمن کو جلد رسوا کر دے۔

O معتبر حدیث میں منقول ہے کہ مسافر جب سفر سے پلٹ کر آئے تو سنت ہے کہ اپنے برادرانِ ایمانی کی ضیافت کرے۔

O معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پھر کر آئے تو مناسب ہے کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کچھ تحفہ لائے گو وہ ایک پتھر ہی ہو۔

O جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظّمہ سے ہو کر آتا تو اُس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے:

قَبَّلَ اللّٰہُ مِنْكَ وَاَخْلَفَ عَلَیْكَ نَفَقَتَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ

ترجمہ: خدا تیری سعی اور تیرا عملِ خیر قبول کرے۔ تیری وجہ معاش پھر بحال کر دے اور تیرے گناہ بخش دے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت حاجی سفر حج سے پلٹ کر آئیں اور راستے کی گرد اُن پر پڑی ہوئی ہو اُس وقت جو شخص معانقہ کی نیت سے اُن کی گردن میں ہاتھ ڈالے گا اُس کو حجر الاسود کے بوسہ لینے کا ثواب حاصل ہوگا۔

O دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پلٹ کر آئے تو مناسب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر سجدۂ شکر میں سو مرتبہ شکر الٰہی نہ کر لے کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ اور جب جناب جعفر طیارؓ ملک حبش سے واپس آئے تھے تو جناب رسولِ خداؐ نے اُن کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور اُن کے دونوں ابروؤں کے مابین بوسہ دیا تھا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تھا تو اُس کے گلے ملتے تھے۔

O معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کی مشایعت بوقت روانگی تھوڑی دُور تک اور استقبال مستحب ہے اور مومنوں کی مشایعت و استقبال کے واسطے نماز و روزہ قصر ہو سکتا ہے۔

❀❀❀

(۱۲)

متفرق آداب اور مفید باتیں

○ جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے شیعہ بعض کاموں کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا بھول جاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ اُن کو کسی نہ کسی آزمائش میں ڈالتا ہے کہ وہ متنبہ ہو جائیں اور خدائے تعالیٰ کی حمد وثنا یاد رکھیں اور حق تعالیٰ اس آزمائش کے سبب ان کی اُس تقصیر سے درگزر فرماتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ آدمی ہر کام کے شروع بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ لیا کرے۔

○ جناب امام محمد باقر -سے منقول ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو میوہ درخت بہشت کے کھانے کی ممانعت کی تو اُنہوں نے بہت اچھا تو کہہ لیا مگر ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس درخت کے پھل بھی کھا گئے اور بہشت سے بھی نکالے گئے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا: وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِکَ غَدًا ط اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ یعنی کسی امر کی

نسبت ہرگز ہرگز یہ نہ کہو کہ میں کل کروں گا سوائے اس کے اُسے مشیت الٰہی کے ساتھ مقید کر دیا جائے یعنی یوں کہو کہ خدا نے چاہا تو۔ اور جب بھول گئے ہوا پنے خدا کو یاد کرو یعنی اگر لفظ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے ہو تو جب یاد آئے کہہ لو گو ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے۔

○ معتبر حدیث میں موسیٰ بن جعفر صلوات اللہ علیہم سے منقول ہے کہ ان نو باتوں کے کرنے سے بھول پیدا ہوتی ہے۔(۱) کھٹا سیب (۲) دھنیا (۳) پنیر (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا (۶) قبروں کے کتبے پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان ہو کر راستہ چلنا (۸) جوئیں زندہ چھوڑ دینا (۹) گدی میں پچھنے لگوانا۔

○ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین چیزوں سے حافظہ بڑھتا ہے۔ (۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن مجید پڑھنا۔

○ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن وہ حضرت غمگین تھے فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا مجھے رنج ہوا حالانکہ میں نہ کبھی چوکھٹ پر بیٹھا ہوں نہ کبھی بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں سے ہو کر گزرا ہوں نہ میں نے

کھڑے کھڑے کبھی پائجامہ پہنا ہے اور پہننے کے کپڑوں سے کبھی ہاتھ منہ پونچھے ہیں۔

O حضرت امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ چند چیزوں سے غم جاتا رہتا ہے اوّل راستہ چلنا۔ دوسرے سوار ہونا۔ تیسرے پانی میں غوطہ لگانا۔ چوتھے سبزہ زار دیکھنا۔ پانچویں کچھ کھانا پینا۔ چھٹے حقِ زوجیّت ادا کرنا۔ ساتویں مسواک کرنا۔ آٹھویں خطمی سے سر دھونا۔

O حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ چند باتیں افلاس پیدا ہو کرنے والی ہیں اور چند باتیں تونگری بخشنے والی ہیں۔ فقر و افلاس پیدا کرنے والی یہ سولہ چیزیں ہیں۔

(۱) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا۔ (۲) حمام میں پیشاب کرنا۔ (۳) حالت جناب میں کچھ کھانا پینا۔ (۴) جھاؤ کی لکڑی سے خلال کرنا۔ (۵) کھڑے کھڑے کنگھا کرنا۔ (۶) جھاڑو گھر میں دے کر کوڑا رہنے دینا۔ (۷) جھوٹی قسم کھانا۔ (۸) زنا کرنا۔ (۹) اظہارِ حرص کرنا۔ (۱۰) مغرب عشاء کے مابین سونا۔ (۱۱) طلوع صبح صادق اور (۱۲) طلوع آفتاب کے مابین سونا۔ (۱۳) بہت جھوٹ بولنا۔ (۱۴) رات کے سائل کو خالی پھیر دینا۔ (۱۵) اندازے سے زیادہ خرچ کرنا۔ (۱۶) اپنے عزیزوں سے بُرا سلوک کرنا۔ اور تونگری پیدا کرنے والی اور مال بڑھانے والی یہ سترہ (۱۷) چیزیں ہیں۔ (۱) ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھنا ۔ (۲) مغرب و عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھنا۔ (۳) صبح و عصر کی نماز کے بعد تعقیبات پڑھنا۔ (۴) عزیزوں کے ساتھ نیکی و سلوک کرنا۔ (۵) گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ (۶) اپنا مال برادرانِ ایمانی کو بانٹ کر کھنا۔ (۷) علی الصباح طلب روزی میں نکلنا۔ (۸) لوگوں کے مال میں خیانت نہ کرنا۔ (۱۰) حق اور سچ بات کہنا۔ (۱۱) موذن جو کچھ اذان میں کہے اُن کلمات کا اعادہ کرنا۔ (۱۲) پاخانے میں باتیں نہ کرنا۔ (۱۳) طلب دنیا میں حریص نہ ہونا۔ (۱۴) جس شخص سے کوئی نعمت ملتی ہو اُس کا شکریہ ادا کرنا۔ (۱۵) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ (۱۶) جو ریزے دستر خوان پر گر پڑے ہوں اُن کو چُن کر کھالینا۔ (۱۷) ہر روز تیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا کہ جو شخص اس کا ورد کرے گا خدائے تعالیٰ اُس سے ستر (۷۰) قسم کی بلا دُور کر دے گا جس میں ادنیٰ قسم کی بلا افلاس و پریشانی ہے۔

O معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق -سے منقول ہے کہ جو شخص ہم اہل بیتؑ کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کے لیے بہشت میں ایک مکان بنادے گا۔

O دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ہم اہل بیتؑ کی شان میں ایک شعر کہنا چاہتا ہے اس کی تائید روح القدوس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

O ایک اور حدیث میں حضرت امام رضا -سے منقول ہے کہ جو مومن ہم اہل بیتؑ کی مدح میں

ایک بیت نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کے لیے بہشت میں اتنا بڑا ایک شہر بنائے گا جو اس دنیا کے سات گنے سے بھی زیادہ طویل وعریض ہوگا اور جس وقت وہ اس شہر میں پہنچے گا تو تمام مقرب فرشتے اور سب اولوالعزم پیغمبر اس کی ملاقات کے لیے آئیں گے۔

O معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت جنابت میں کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس افلاس پیدا ہوتا ہے۔ نیز دانت سے ناخن کاٹنے کی۔ حمام میں مسواک کرنے کی۔ مسجدوں میں ناک صاف کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O فرمایا کہ مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ کہ ایک دروازے سے آئے دوسرے سے نکل گئے اور اگر کبھی کبھار ایسی ضرورت آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھ کر گزرنا چاہئے۔

O میوہ دار درختوں کے نیچے اور راستے کے درمیان پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O بائیں ہاتھ پُر زور دے کر یا بائیں کروٹ لیٹ کر کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O قبروں کو چونہ گچ بنانے کی اور قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O نیز فرمایا کہ جو شخص کھلی جگہ غسل کرے ہوشیار رہے کہ اس کا ستر نہ کُھل جائے۔

O آبخورے میں جدھر دستی لگی ہوئی ہو اُس طرف سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اُدھر میل جمع ہوجاتا ہے۔

O کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے۔

O ایک پاؤں میں جوتہ پہن کر راستہ چلنے کی اور کھڑے کھڑے جوتہ پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O سورج یا چاند کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O فرمایا کہ جب باتھ روم میں جاؤ تو رو بقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھنے سے سخت اجتناب کرو۔

O حالت مصیبت میں زیادہ چیخ کر رونے اور جزع وفزع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O عورتوں کے لیے جنازے کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

O جھوٹے خواب بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹے خواب بنائے گا خدائے تعالیٰ اُسے حکم دے گا کہ پانی میں گرہ لگائے چونکہ ایسا وہ کر نہ سکے گا اُسے عذاب ہوگا۔

O مورتیں بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ جو کوئی مورت بنائے گا قیامت کے دن خدائے اُسے اُس مورت میں جان ڈالنے کا حکم دے گا اور چونکہ یہ اُس سے نہ بن پڑے گا اس لیے معذّب ہو گا۔

- مرغ کو گالی دینے کی ممانعت ہے کہ وہ نماز کے واسطے جگاتا ہے۔
- اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ ایک مومن کوئی چیز بیچتا ہو اور دوسرا بیچ میں آ کر دخل دے اور کہے کہ میری چیز بہتر ہے مجھ سے خرید لو۔ یا کوئی مومن ایک چیز خریدتا ہو اور دوسرا اس کا گاہک بن جائے اور زیادہ دام لگائے۔
- فرمایا کہ رات کو کوڑا گھر میں نہ رہنے دو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کہ شیطان اس میں رہتا ہے۔
- فرمایا کہ کھانے میں ہاتھ بھرے ہوئے نہ سوؤ کہ اگر اس فعل سے دیوانگی پیدا ہو جائے تو اس کا ذمہ دار وہی شخص خود ہوگا۔
- عورتوں کو بلا اجازت شوہر کے گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی۔ بس اگر کوئی عورت نکلتی ہے تو اُس پر آسمانوں کے فرشتے اور جن اور آدمی جن پر اُس کا گزر ہوتا ہے وہ سب جب تک وہ گھر آئے لعنت کرتے رہتے ہیں۔
- اس بات کی ممانعت فرمائی کہ عورت سوائے اپنے شوہر کے کسی کے لیے زینت کرے اور اگر ایسا کرے گی تو اس کو جہنم میں جلانا خدا پر واجب ہے۔
- اُن لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت فرمائی ہے جو غیب کی باتیں کرتے ہیں مثل نجومیوں و کاہنوں اور رمّالوں اور جھوٹے صوفیوں کے جو کوئی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گویا وہ اُن چیزوں سے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں منحرف ہو گیا۔ چوسر۔ شطرنج وغیرہ کھیلنا اور طبلہ۔ سارنگی۔ طنبورہ اور ستار وغیرہ کے بجانے کی ممانعت فرمائی ہے۔
- غیبت اور چغل خوری کرنے اور اُس کے سُننے کی ممانعت فرمائی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ چغل خور بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ فاسقوں کی ضیافت میں جانے سے منع فرمایا۔
- جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت فرمائی اور یہ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا گھر سے بے گھر ہو جاتا ہے۔
- فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم اس واسطے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال لے لے تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُس پر غضبناک ہوگا سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر لے اور اُس شخص کا مال واپس کر دے۔
- اس دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب پی جاتی ہو۔
- مصیبت کے وقت مُنہ پر طمانچے مارنے کو منع فرمایا ہے۔

- اُن باتوں کے کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے جو آدمی کو خدا کی یاد سے غافل کرتی ہوں۔
- چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا ہے۔
- مردوں کے لیے حریر اور دیبا اور گنجینہ ا؎ پہننے کی ممانعت ہے لیکن عورتوں کے لیے مضائقہ نہیں۔
- درختوں پر لگے ہوئے خرمے اُس سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی کہ وہ سُرخ یا زرد ہو جائیں۔
- اس بات کی ممانعت فرمائی کہ اُن تازہ چھواروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کر دیں اوران کے بدلے خشک چھوارے لے لیں یا انگوروں کو ابھی درخت پر ہی ہیں فروخت کر دیں اور اُن کے ہم وزن کشمش لے لیں۔
- چوسر یا شطرنج کے سامان بیچنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
- شراب خریدنے اور پلانے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اُس شخص پر جو بقصد شراب انگور کا درخت لگا دے۔ اور اُس پر جو شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑے اور شراب پینے والے پر۔ پلانے والے پر بیچنے والے پر۔ خریدنے والے پر۔ اس کی قیمت کھانے والے پر۔ اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لیے لے جائے اُس پر ان سب پر لعنت کی ہے۔
- فرمایا جو شراب پئے چالیس روز تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔
- سود کھانے کی جھوٹی گواہی دینے کی اور سود کا کاغذ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔ اور خدا نے سود لینے اور دینے والے اور لکھنے والے اور اُس کے گواہ پر لعنت کی ہے۔
- مسجد میں شعر پڑھنے اور گم شدہ کے واسطے آہ وزاری کرنے کی ممانعت فرمائی۔
- مسجد میں تلوار کھینچنے کی اور جانوروں کے منہ پر کوئی چیز مارنے کی ممانعت فرمائی۔
- کسی مسلمان کے اعضائے مخصوص کی طرف دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی جان بوجھ کر نظر کرے ستر ہزار فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔
- عورت کو کسی عورت کی اعضائے مخصوص دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔

قبرستان میں راستے کے بیچ میں۔ اور جہاں چکیاں چلتی ہوں وہاں۔ ندیوں کے پیٹے میں۔ اُن مقامات میں جہاں اونٹ بندھتے ہوں اور بام کعبہ پر نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

- شہد کی مکھی کو مارنے اور چوپایوں کے مُنہ پر داغنے کو منع فرمایا ہے۔

- اس بات کو منع فرمایا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائی جائے اور فرمایا کہ جو کوئی سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائے وہ رحمت خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔
- قرآن مجید کی کسی سورۃ کی قسم کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن کی سورۃ کی قسم کھائے تو اُس پر اُس سورۃ کی ہر آیت کے بدلے ایک کفارہ لازم ہوتا ہے خواہ وہ سچی قسم ہو یا جھوٹی۔
- علماء کا یہ خیال ہے کہ یہ کفارہ مستحب ہے۔ اور اس طرح کی قسم کھانے کو بھی منع فرمایا ہے کہ تیر جان کی قسم یا فلاں کی جان کی قسم۔
- ناپاکی کی حالت میں بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
- مطلق برہنہ ہونے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ رات ہو یا دن۔
- جمعہ کے روز اُس وقت جبکہ پیش نماز خطبہ پڑھتا ہو باتیں کرنے کو منع فرمایا ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے ثواب جمعہ پورا نہیں ملتا۔
- سورج نکلنے اور ڈوبنے کی قریب اور زوال کے وقت نماز نافلہ پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔
- اس بات سے منع فرمایا کہ چوپایوں کی طرح پانی میں مُنہ ڈال کر پئیں۔ بلکہ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی اُٹھاؤ اور پیو کہ یہ تمہارا بہترین ظرف ہے۔
- جس کنوئیں سے پانی پیتے ہوں اُس میں تھوکنے کو منع فرمایا ہے۔
- اس بات کی ممانعت کہ مزدور سے اُس کی مزدوری طے کرنے سے پہلے کام شروع کر دیں۔
- اس بات کی ممانعت فرمائی کہ دو شخص ایک دوسرے سے رنجیدہ ہو کر علیٰحدہ ہو جائیں اور اگر مجبوری ہو تو تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرے آتش جہنم اس کے واسطے اولیٰ ہے۔
- اس بات کو منع فرمایا کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی بڑھ کا فروخت کی جائے بلکہ جنس واحد مساوی الوزن فروخت کرنی چاہیئے۔
- اس بات کی ممانعت فرمائی کہ لوگوں کے مُنہ پر اُن کی تعریف کی جائے اور فرمایا کہ ایسی تعریف کرنے والوں کے مُنہ پر خاک ڈالو۔
- فرمایا کہ جو کوئی کسی ایک مزدور کی مزدوری ظلم سے رکھ لے اور اُس کو نہ دے تو حق تعالیٰ اس کے اعمال کا ثواب حبط کر دیتا ہے اور بہشت کی خوشبو اُس پر حرام ہے۔
- فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید کو حفظ کر کے بے پروائی سے اُس کو بھلا دے گا تو قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن میں باندھے جائیں گے اور حق تعالیٰ ہر آیت کے عوض ایک سانپ اس پر مسلط کر دے گا

سوئے اس کے کہ کسی اور صورت سے اس کی بخشش ہو جائے۔

O فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھنے کے بعد حرام مال کھائے یا احکام قرآن مجید پر عمل کرنے کے بجائے محبت دنیا و زینت دنیا کا زیادہ دلدادہ ہو تو مستوجب غضب الٰہی کا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ توبہ کرلے اور اگر بغیر توبہ کیے مرجائے تو قرآن مجید اُس کا مدعی ہوگا۔

O فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی مومن کے گھر کی پوشیدہ باتوں پر مطلع ہونے کی غرض سے ٹوہ لگائے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اُن منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جو مسلمانوں کی عیب جوئیاں کرتے رہتے ہیں اور وہ دنیا سے نہیں اُٹھایا جائے گا جب تک کہ خدا اس کو رُسوا نہ کردے۔ سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

O فرمایا کہ جو کوئی خدا کی دی ہوئی روزی پر راضی ہو اور شکایت کرے اور خدا کے لیے اپنی تنگی روزق پر صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی قبول نہ کی جائے گی اور قیامت کے دن خدا اُس کی طرف سے خشم ناک ہوگا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

O فرمایا کہ جو کوئی ظلم سے عورت کا مہر نہ دے خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بدکار رہے۔ اور قیامت کے دن حق تعالیٰ اُس پر عتاب فرمائے گا کہ میں نے اپنی کنیز کو تیرے عقد میں عہد و پیمان اور مہر کے بدلے دیا اور تو نے میرے عہد و پیمان کو پورا نہ کیا اور میری کنزی پر ظلم و ستم کیا پس اس کی نیکیاں ضبط ہو کر بعوض مہر عورت کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں اس کی کافی نہ ہوں گی تو حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں ڈال دو۔

O شہادت کے چھپانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس کے پاس شہادت ہو اور وہ اس کو چھپائے حق تعالیٰ بروز قیامت تمام خلائق کے سامنے اُس کے بدن کا گوشت اُس کو کھلائے گا۔

O فرمایا کہ جبرئیلؑ ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے حق کی نسبت نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میراث اُس کے واسطے قرار دی جائے گی۔

علیٰ ہذا مجھے مسواک کرنے کی یہاں تک نصیحت کی کہ میرا گمان ہوا کہ مسواک کرنا واجب ہو جائے گا۔

O اس طرح نمازِ شب کی یہاں تک نصیحت کی کہ مجھے خیال ہوا کہ میری اُمت کے نیک لوگ رات بھر نہ سویا کریں گے۔

O فرمایا کہ جو کوئی غریب مسلمان کو حقیر سمجھے اُس نے حق تعالیٰ کی حقارت کی پس خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو حقیر سمجھے گا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

O جو شخص کسی عام مسلمان کی قدر کرے گا قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُس سے خوش ہوگا۔

اور جسے کسی گناہ یا حرام چیز کی خواہش ہو اور وہ خدا کے خوف سے اُس کو ترک کردے تو حق تعالیٰ اُسے

جہنم سے آزد کرے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے مطمئن کر دے گا اور جن دو بہشتوں کا وعدہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وہ اُس کو عطا فرمائے گا۔

- جو کوئی دنیا و آخرت کے باب میں متردّد ہو کر دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے قیامت کے دن اس کے واسطے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کے سبب سے جہنم سے نجات پائے اور جو کوئی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر اختیار کرے گا خدائے تعالیٰ اُس سے خوش ہو کر اُس کے گناہ بخش دے گا۔
- جو شخص اُسے نظر بھر کر دیکھے جس کا دیکھنا اس پر حرام ہے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔
- جو کوئی اس عورت سے مصافحہ کرے جو اُس پر حرام ہو خدائے تعالیٰ اُس شخص سے ناراض ہوتا ہے۔
- جو کوئی کسی مسلمان کو خرید و فروخت میں دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے اور بروز قیامت وہ یہودیوں کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔
- فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو بدزبانی سے آزار پہنچائے حق تعالیٰ اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا ہے جب تک کہ وہ اُس کو اپنے سے راضی نہ کر لے گو دنوں میں روزہ رکھتی رہے اور راتوں کو نمازیں پڑھتی رہے۔ یہی حال اُس مرد کا ہوگا جو اپنی عورت پر ظلم و ستم کرے۔
- جو کوئی باوجود انتقام کی قدرت رکھنے کے غصّے کو ضبط کرے خدائے تعالیٰ اپس کو ایک شہید کا ثواب بخشے گا۔
- لوگوں کے مالوں میں خیانت کرنے سے منع فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اُس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آجائے تو وہ شخص ہماری ملّت کے سوائے دوسرے دین پر مرا اور قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُس سے خشمناک ہوگا۔
- جو کوئی جھوٹی گواہی کسی پر دے حق تعالیٰ اس کو زبان کے بل سب سے نیچے والے دوزخ میں منافقوں کے مابین لٹکائے گا۔
- جو کوئی خیانت کا مال دانستہ خریدے ایسا کہ جیسے خود اُس نے خیانت کی۔
- جو کوئی کسی برادر مومن کا حق ضبط کرے خدائے تعالیٰ رزق کی برکت اُس پر حرام کر دیتا ہے۔ مگر یہ کہ توبہ کرے۔
- جو کوئی کسی کا گناہ سُن کر فاش کر دے ایسا ہے جیسا کہ خود اُس نے کیا۔

O جس کسی سے کوئی مسلمان بھائی قرض لینا چاہے اور وہ ادائیگی کی طاقت رکھنے کے باوجود قرض نہ دے توحق تعالیٰ بہشت کی خوشبو اُس پر حرام کر دیتا ہے۔

O جو کوئی عورت کی کج خلقی پر خدا کے خوف سے صبر کرے توحق تعالیٰ اُس کو شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

O جو عورت میل جول اور مدارات اپنے شوہر سے نہ کرے اور اُس پر اُن فرمائشات کا بوجھ ڈالے جن پر وہ قدرت نہیں رکھتا توحق تعالیٰ اپس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور بروز قیامت اُس سے ناخوش ہوگا۔

O جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کرے ایسا ہے جیسے اُس نے خدائے تعالیٰ کو گرامی و بزرگ سمجھا۔

O اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیش نمازی ایسے گروہ کی کرے جو اُس سے راضی نہ ہوں اور جو شخص کسی گروہ کی پیش نمازی اُن کی رضامندی سے کرے۔ ٹھیک وقت پر حاضر ہو اور نماز کو عمدگی کے ساتھ بجالائے تو سب نمازیوں کے برابر اُس کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔

O جو کوئی کسی اپنے عزیز و یگانہ کے پاس اُس کی ملاقات کو جائے یا کوئی مال اُس کے لیے لے جائے توحق تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اُس کے لیے کرامت فرمائے گا اور ہر قدم پر چالیس ہزار نیکیاں اُس کے واسطے لکھی جائیں گی چالیس ہزار گناہ محو کئے جائیں گے۔ چالیس ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور ایسا ہوگا کہ گویا سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت کی ہے۔

O جو کوئی کسی اندھے کی دنیاوی حاجتوں میں سے کوئی حاجت برلائے اور اس حاجت برآری کی غرض سے اس کو کوئی مسافت طے کرنی پڑے توحق تعالیٰ اُس کو آتشِ جہنم سے برائت عطا فرمائے گا۔ اور ستّر حاجتیں اس کی حاجاتِ دنیا سے برلائے گا اور جب تک وہاں سے پلٹ کر نہ آئے گا رحمت الٰہی اس کے شاملِ حال رہیں گی۔

O جو کوئی ایک دن اور رات بیمار رہے اور عیادت کنندگان سے اپنی بیماری کی تکلیف کی شکایت نہ کرے توحق تعالیٰ اس کو حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ کے ساتھ مبعوث کرے گا تا آنکہ وہ پُل صراط سے اُن کی معیت میں مانند برق کے گزر جائے۔

O جو شخص کسی بیمار کی کوئی حاجت برلانے میں کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے کہ اُسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ اگر وہ بیمار اُس کے گھر والوں ہی سے ہو تو آیا کچھ زیادہ ثواب

ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔

○ فرمایا جو شخص کسی مرد مومن سے دنیا کی سختی اور غموں میں سے کوئی غم دُور کردے تو حق تعالیٰ اُسے غمہائے آخرت میں سے بہتر غموں سے نجات دے گا اور بلاہائے دُنیا سے بہتر بلائیں اُس سے دفع کرے گا کہ آسان تر اُس میں سے دردِ شکم ہے۔

○ فرمایا کہ جو شخص کسی شخص سے اپنا حق طلب کرے اور وہ اُس کے ادا کرنے میں باوجود قدرت رکھنے کے تاخیر کرے تو ہر روز ناجائز بحری محصول لینے والے کا گناہ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

○ جو شخص کسی برادر مومن کے ساتھ کچھ سلوک کر کے احسان جتلائے حق تعالیٰ اُس کے عمل حبط کر دیتا ہے اور کچھ ثواب اس کو نہیں دیتا اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے احسان جتانے والے اور بخیل اور سخن چیں پر بہشت حرام کردی ہے۔

○ جو کوئی صدقہ دے اُسے ایک ایک درہم کے بدلے نعمت ہائے بہشت سے کوہ اُحد کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی کسی محتاج کے دینے کے واسطے صدقہ اُٹھا کر لے جائے تو اُس کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اصل تصدیق کرنے والوں کو بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔

○ جس کسی کے خوف خدا سے آنسو جاری ہوں تو ہر ہر قطرے کے عوض جو اُس کی آنکھ سے نکلے خدائے تعالیٰ اُس کو بہشت میں ایک قصر ایسا عطا فرمائے گا جو مروارید اور تمام جواہرات سے مزیّن ہوگا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھی ہوں اور نہ کانوں نے سُنی اور نہ خیالوں میں گزری۔

○ جو شخص نماز باجماعت پڑھنے کی نیت سے مسجد کو جائے تو ہر ہر قدم پر ستّر ستّر ہزار حسنات اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ستّر ستّر ہزار درجے اس کے لیے بلند کئے جاتے ہیں۔ اگر اس حالت میں اُس کو موت آجائے تو حق تعالیٰ ستّر ہزار فرشتے اُس پر تعینات کر دیتا ہے کہ قبر میں اس کی عیادت کریں اور تنہائی کے مونس ہوں اور جب تک محشور ہونے کا وقت آئے اُس کے لیے طلب آمرزش کرتے ہیں۔

○ جو شخص رضائے خدا کے واسطے اذان کہے حق تعالیٰ اُسے چالیس ہزار شہیدوں اور چالیس ہزار صدیقوں کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی شفاعت سے چالیس ہزار گنہگاروں کو داخل بہشت کرے گا۔

○ تحقیق کہ جو مومن مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اُس پر ستّر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اُس کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور قیامت کے روزِ عرش الٰہی کے سایہ میں رہے گا جب تک کہ حق تعالیٰ خلائق کے حساب وکتاب سے فارغ ہو اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کا ثواب ایسے ہی چالیس ہزار فرشتے ہوں گے۔

O اگر نمازِ جماعت کی صف اوّل میں شریک ہونے کا ہمیشہ خیال رکھے اور کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو دنیا و آخرت میں موذن کا ثواب عطا فرمائے گا۔

O فرمایا کہ کسی بدی کو حقیر نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظر میں وہ خفیف دکھلائی دے۔ اور کسی نیکی کو بڑا نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظروں میں وہ بہت بڑی معلوم ہوتی ہو کیونکہ استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے گناہِ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا۔ بلکہ جب گناہ صغیرہ پر اصرار کرکے توبہ نہ کرو گے تو وہی کبیرہ ہو جائے گا۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں منع فرمایا نیز اُن لوگون کی باتیں سُننے سے منع فرمایا جو یہ نہ چاہتے ہوں کہ کوئی اُن کی باتیں سُنے اور یہ بھی فرمایا کہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اُس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔ قبرستان میں ہنسنے کو منع فرمایا ہے۔

O حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ تین آدمیوں پر حق تعالیٰ قیامت کے روز نظر رحمت نہ کرے گا اور اُن کے اعمال قبول نہ فرمائے گا اور عذاب دردناک میں اُن کو مبتلا کرے گا۔ اول اُس شخص پر جو دیوّث ہو۔ دوسرے اُس پر جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پرواہ نہ کرے۔ تیسرے اُس پر جو باوجود اپنے پاس ایک چیز موجود ہونے کے لوگوں سے اُس کا سوال کرے۔

O جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ ہر فحش بکنے والے بے حیا پر جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ وہ کو دکیا بکتا ہے اور لوگ اس کو کیا کہتے ہیں بہشت حرام ہے۔ اگر ایسے آدمی کے حال کی تفتیش کی جائے تو یا تو وہ ولدالحرام ثابت ہوگا یا شیطان اس کے نطفے میں شریک نکلے گا۔

O دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ بہشت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ کے فاصلے پر پہنچے گی مگر ماں اور باپ کا عاق کیا ہوا اور دیوّث اُس کو نہیں سونگھ سکے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت زنا کار ہو اور وہ دانستہ تغافل کرے۔

O منقول ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا قسم بخدائے عظیم میری اُمت کے چند آدمی کافر ہیں۔ ناحق لوگوں کو مار ڈالنے والا۔ جادوگر۔ دیوث۔ حیوان کے ساتھ بُرائی کرنے والا۔ محرمات سے جماع کرنے والا مانند ماں اور بہن وغیرہ کے۔ فتنہ فساد برپا کرنے میں سعی کرنے والا۔ کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا۔ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والا۔ باجود مقدرت اور حج واجب ہونے کے حج کے لیے نہ جانے والا۔

O حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی شراب سے مست ہو۔ اور چالیس دن کے اندر مر جائے تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ بُت پرست کے مانند ہے۔

O دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس کسی کے گھر میں طنبور یا عُود یا کوئی چیز آلاتِ ساز سے یا چوسر یا شطرنج چالیس روز تک رکھی رہیں وہ مستوجب غضب الٰہی ہوگا۔اور اگر ان چالیس روز میں مرجائے تو فاسق و فاجر مرے گا اور اُس کی جگہ جہنّم میں ہوگی۔

O جناب امیر المومنین -سے منقول ہے کہ کبوتر اپنی آواز میں اُن لوگوں پر نفرین کرتے ہیں جو ساز بجاتے ہیں اور گانے والی عورتوں کو رکھتے ہیں اور بانسلی دستار اور سارنگی بجاتے ہیں۔

O موثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق -کی خدمت میں حاجر ہوکر عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔حضرت نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں۔''اگر یہ جانتے ہو کہ خدائے تعالیٰ تمہاری روزی کا کفیل ہے تو روزی کے لیے فکر مند کیوں ہو؟ اگر یہ جانتے ہو کہ روزی منجانب اللہ مقرر ہو چکی ہے تو پھر حرص کر لیے ہے؟ اگر یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کے دن حساب دنیا برحق ہے تو پھر مال کیوں جمع کیا جاتا ہے؟ اگر یہ اُمید رکھتے ہو کہ جو کچھ خدا کی راہ میں جائے خدا اُس کا عوض ضرور دے گا تو پھر بخل کیوں برتتے ہو؟ اگر یہ علم رکھتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی نارضامندی کا نتیجہ عذاب جہنّم ہے تو پھر خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اگر موت کو برحق جانتے ہو تو پھر خوشی کیسی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ خدا سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تو پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ؟ اگر شیطان کو اپنا دشمن جانتے ہو تو پھر اس سے غافل رہنا کیا معنی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ ہر کس و ناکس کو پل صراط سے گذرنا پڑے گا تو خود بینی و خود ستائی سے کیا حاصل؟ اگر یہ جانتے ہو کہ تمام اُمور قضاء الٰہی سے متعلّق و مقرر ہیں تو پھر رنجیدہ و غمگین کیوں ہوتے ہو؟ اگر یہ سمجھ چکے ہو کہ دُنیا فانی ہے تو اس دُنیا سے وابستگی کیسی؟''

O معتبر حدیث میں جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے زیادہ عابد وہ شخص ہے کہ اُس کے ذمّے جو واجب ہوا اُسے بجالائے سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیا کرے سب میں زیادہ زاہد وہ ہے کہ جو خدا نے حرام کیا ہے اُس کو ترک کردے سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو ہر مقام پر حق بات کہے خواہ خود اُس کے واسطے نفع ہو یا نقصان سب سے زیادہ عادل وہ شخص ہے کہ دوسروں کے لیے بھی وہی بات تجویز کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو اور جس کو اپنے لیے اس کا نفس گوارا نہ کرے وہ دوسروں کے لیے بھی نہ چاہے سب سے زیادہ بزرگ وہ شخص ہے جو اپنی موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے سب سے زیادہ دانا وہ شخص ہے جو قبر میں پہنچ جانے کے بعد عذاب الٰہی سے مطمئن ہوا ہو اور ثواب و جزائے الٰہی کا اُمیدوار ہو سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو تغیرّات و انقلاباتِ دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے۔سب سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جس کی نظر میں دنیا ہیچ ہو۔سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو لوگوں کی واقفیت اور علم

سے اپنا ذخیرہ علم بڑھاتا رہے سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب رہے۔ سب سے زیادہ باوقار وہ شخص ہے جس کے اعمال نیک زیادہ ہوں۔ سب سے زیادہ بے قدر وہ شخص ہے جس کے عمل نیک ہوں۔ سب سے زیادہ کم نصیب وہ شخص ہے جو لوگوں کی حالت پر رشک کرے سب سے زیادہ بے چین بخیل ہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو ان چیزوں میں بھی بخل کرے جو خدا نے اُس کے ذمّہ واجب کی ہیں۔ مخلوق پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہو۔ سب سے زیادہ ذلیل فاسق ہوتا ہے سب سے زیادہ بے وفا اور سب سے کم خلق اللہ کا دوست بادشاہ ہوتا ہے۔ لالچی آدمی سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے جو شخص پابند حرص نہ ہو وہ سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا۔ جس کا خلق سب سے بڑھا ہوگا اس کا ایمان بھی سب سے زیادہ ہوگا۔ جس کی پرہیزگاری زیادہ ہوگی وہ لوگوں کی نظروں میں زیادہ باوقعت ہوگا اور جس کی وقعت زیادہ ہوگی وہ اُن چیزون سے معترض نہ ہوگا جن میں اُس کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ سب سے زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے اور فساد سے کنارہ کشی کرے۔ جھوٹا سب سے زیادہ بے مروّت ہے۔ بادشاہ لوگ سب سے زیادہ بدبخت ہیں۔ تکبّر کرنے والے خدا اور مخلوق دونوں کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ جس شخص نے گناہوں کو ترک کردیا ہوگا وہ طاعتِ الٰہی میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا سمجھا جائے گا۔ جو شخص جاہلوں سے گریز کرے اور بچتا رہے وہ سب سے زیادہ دانشمند ہے اور جو نیک لوگوں سے میل جول رکھے وہ سب سے زیادہ سعادت مند ہے۔ جو لوگوں کی خاطر تواضع سب سے زیادہ کرتا ہے وہی سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ جو شخص بُری محفلوں میں بیٹھے گا اُس کی نسبت لوگوں کو سب سے زیادہ تہمتیں لگانے کا موقع ہاتھ آئے گا۔ سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو کسی آدمی کو قتل کر ڈالے جو اُس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کو مارے جو اُس کے اوپر ہاتھ نہ اُٹھائے۔ جرائم معاف کر دینے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کا سزا دینے کا اختیار بھی سب سے بڑھا ہوا ہو۔ اور سب سے زیادہ مجرم وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے تو کم عقل بن جائے مگر پیچھے اُن کا خاکہ اُرائے۔ سب سے زیادہ پاجی وہ شخص ہے جو لوگوں کو ذلیل کرے سب سے زیادہ دُور اندیش وہ شخص ہے جو غصّے کو زیادہ ضبط کرے سب سے زیادہ مہذّب وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ زیادہ تہذیب سے پیش آئے اور سب سے بہتر وہ شخص ہے جس سے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچے۔

❁❁❁

ISLAMICMOBILITY.COM
IN THE AGE OF INFORMATION
IGNORANCE IS A CHOICE

"Wisdom is the lost property of the Believer,

let him claim it wherever he finds it"

Imam Ali (as)